

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ فَانْتَهُوا۔
رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔

جامع ترمذی شریف

مترجم اردو مع مختصر شرح

تالیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم

مولانا فاطمہ الدین

جلد دوم O حصہ دوم

ابواب فضائل القرآن

ابواب الامثال

ابواب التفسیر القرآن

ابواب القراءة

ابواب الدعوات

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور O پاکستان

مَا أَتَىكَ الْبَلَاءُ شَدِيدًا فَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَبُرَ عَذَابُ الْكَافِرِينَ
اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اس کو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آ جاؤ

جامع ترمذی شریف

جلد دوم

تالیف: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: مولانا نجم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالرؤف علوی حفظہ اللہ الساذ جامعہ عثمانیہ



ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان

Ph: 7211788-7231788

مکتبہ اعلم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: جامع ترمذی شریف

تالیف: امام ابو عبد اللہ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: مولانا ہاشم الدین

فطر ثانی: حافظ محبوب احمد خان

طابع: خالد مقبول

مطبع: زاہد بشیر



7224228 مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

7221395 مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

7211788 مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۲۲	۳۵۵: سورہ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت		
	۳۵۶: سورہ آل عمران کی فضیلت کے متعلق		
۳۲۶	۳۵۷: سورہ کہف کی فضیلت کے متعلق		
	۳۵۸: سورہ یٰسین کی فضیلت کے متعلق		
۳۲۷	۳۵۹: سورہ دخان کی فضیلت کے متعلق		
	۳۶۰: سورہ ملک کی فضیلت کے متعلق		
۳۲۸	۳۶۱: سورہ زلزال کی فضیلت		
۳۲۹	۳۶۲: سورہ اخلاص اور سورہ زلزال کی فضیلت کے متعلق		
	۳۶۳: سورہ اخلاص کی فضیلت کے متعلق		
۳۳۲	۳۶۴: معوذتین کی فضیلت کے بارے میں		
۳۳۳	۳۶۵: قرآن پڑھنے کی فضیلت		
	۳۶۶: قرآن کی فضیلت کے بارے میں		
۳۳۵	۳۶۷: قرآن کی تعلیم کی فضیلت کے متعلق		
۳۳۶	۳۶۸: قرآن میں سے ایک حرف پڑھنے کا اجر		
۳۳۷	۳۶۹: باب ۳۶۹-۳۷۰		
۳۳۸	۳۷۰: نبی اکرم ﷺ کی قراءت کے متعلق		
۳۳۹	۳۷۱: باب		
۳۴۰	۳۷۲: قراءت کے متعلق ابواب		
۳۴۱	۳۷۳: اس بارے میں قرآن سات قراءتوں پر نازل ہوا		
۳۴۲	۳۷۴: باب		
۳۴۳	۳۷۵: باب		
۳۴۴	۳۷۶: قرآن کی تفسیر کے متعلق ابواب		
۳۴۵	۳۷۷: جو شخص اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرے	۳۱۱	مثالوں کے متعلق ابواب
۳۴۶	۳۷۸: سورہ فاتحہ کی تفسیر کے متعلق		۳۳۶: اللہ تعالیٰ کی بندوں کے لیے مثال
۳۴۷	۳۷۹: سورہ بقرہ سے	۳۱۲	۳۳۷: نبی اکرم ﷺ اور تمام انبیاء کی مثال
۳۴۸	۳۸۰: سورہ آل عمران کے متعلق		۳۳۸: نماز، روزے اور صدقے کی مثال کے متعلق
۳۴۹	۳۸۱: سورہ نساء کی تفسیر کے بارے میں	۳۱۶	۳۳۹: قرآن پڑھنے اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال
۳۵۰	۳۸۲: تفسیر سورہ مائدہ	۳۱۷	۳۴۰: پانچ نمازوں کی مثال
۳۵۱	۳۸۳: تفسیر سورہ انعام	۳۱۸	۳۴۱: باب
۳۵۲	۳۸۴: تفسیر سورہ اعراف		۳۴۲: انسان، اس کی موت اور امید کی مثال
۳۵۳	۳۸۵: تفسیر سورہ انفال	۳۲۱	قرآن کے فضائل کے متعلق ابواب
۳۵۴	۳۸۶: تفسیر سورہ التوبہ		۳۴۳: سورہ فاتحہ کی فضیلت
۳۵۵	۳۸۷: تفسیر سورہ یونس	۳۲۲	۳۴۴: سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کی فضیلت کے متعلق

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۱۵	سورہ دخان کی تفسیر	۴۳۵	تفسیر سورہ ہود
۵۱۶	سورہ احقاف کی تفسیر	۴۴۰	تفسیر سورہ یوسف
۵۱۹	سورہ محمد کی تفسیر		تفسیر سورہ زمر
۵۲۰	سورہ فتح کی تفسیر	۴۴۱	سورہ ابراہیم کی تفسیر
۵۲۲	سورہ حجرات کی تفسیر	۴۴۳	تفسیر سورہ حجر
۵۲۴	سورہ قی کی تفسیر	۴۴۵	تفسیر سورہ فصل
۵۲۵	سورہ ذاریات کی تفسیر	۴۴۶	تفسیر سورہ بنی اسرائیل
۵۲۶	سورہ طہ کی تفسیر	۴۵۵	تفسیر سورہ کہف
۵۲۷	سورہ نجم کی تفسیر	۴۶۱	تفسیر سورہ مریم
۵۳۰	سورہ قمر کی تفسیر	۴۶۲	سورہ طہ کی تفسیر
۵۳۱	سورہ رحمن کی تفسیر	۴۶۵	سورہ انبیاء کی تفسیر
۵۳۲	سورہ واقعی کی تفسیر	۴۶۸	سورہ حج کی تفسیر
۵۳۴	سورہ حدید کی تفسیر	۴۷۰	سورہ مؤمنون کی تفسیر
۵۳۶	سورہ مجادلہ کی تفسیر	۴۷۲	سورہ نور کی تفسیر
۵۳۹	سورہ مشر کی تفسیر	۴۸۰	سورہ فرقان کی تفسیر
۵۴۰	تفسیر سورہ المستحد	۴۸۱	تفسیر سورہ شعراء
۵۴۴	تفسیر سورہ الصف	۴۸۳	تفسیر سورہ نمل
۵۴۴	سورہ جمح کی تفسیر	۴۸۴	تفسیر سورہ القصص
۵۴۴	سورہ منافقون کی تفسیر	۴۸۵	تفسیر سورہ العنکبوت
۵۴۹	تفسیر سورہ التائین		سورہ روم کی تفسیر
	سورہ تحریم کی تفسیر	۴۸۷	تفسیر سورہ لقمان
۵۵۳	سورہ قلم کی تفسیر		تفسیر سورہ السجدہ
۵۵۴	سورہ حادثہ کی تفسیر	۴۸۹	سورہ احزاب کی تفسیر
۵۵۵	سورہ معارج کی تفسیر	۵۰۰	تفسیر سورہ سبا
	تفسیر سورہ الجن	۵۰۲	سورہ فاطر کی تفسیر
۵۵۹	سورہ قیامت کی تفسیر	۵۰۳	تفسیر سورہ یسین
۵۶۰	سورہ محس کی تفسیر	۵۰۴	تفسیر سورہ صافات
۵۶۱	سورہ حکویر کی تفسیر	۵۰۵	تفسیر سورہ ص
	سورہ مطلقین کی تفسیر	۵۰۷	سورہ زمر کی تفسیر
۵۶۲	سورہ الشقاق کی تفسیر	۵۱۱	سورہ مؤمن کی تفسیر
	سورہ بروج کی تفسیر	۵۱۲	حم السجدہ کی تفسیر
۵۶۶	سورہ قاشیہ کی تفسیر	۵۱۳	سورہ شورہ کی تفسیر
	سورہ فجر کی تفسیر	۵۱۴	سورہ زخرف کی تفسیر

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۸۷	۳۹۸: سوتے وقت پڑھنے والی دعائیں		سورۃ الفس کی تفسیر
۵۸۸	۳۹۹: اسی کے بارے میں	۵۶۷	سورۃ اللیل کی تفسیر
۵۸۹	۴۰۰: اسی کے بارے میں		سورۃ الضحیٰ کی تفسیر
	۴۰۱: اسی کے بارے میں	۵۶۸	سورۃ المشرح کی تفسیر
۵۹۰	۴۰۲: اسی کے بارے میں		سورۃ التین کی تفسیر
	۴۰۳: سوتے وقت قرآن پڑھنے کے بارے میں	۵۶۹	سورۃ علق کی تفسیر
۵۹۱	۴۰۴: باب	۵۷۰	سورۃ قدر کی تفسیر
۵۹۲	۴۰۵: باب	۵۷۱	سورۃ لم یکن کی تفسیر
۵۹۳	۴۰۶: سوتے وقت تسبیح، تحمید، اور تہلیل کہنے کے بارے میں		سورۃ زلزال کی تفسیر
	۴۰۷: اسی سے متعلق		سورۃ تکوین کی تفسیر
۵۹۴	۴۰۸: رات کو آنکھ کھل جانے پر پڑھی جانے والی دعا	۵۷۳	سورۃ کوثر کی تفسیر
۵۹۵	۴۰۹: اسی کے بارے میں	۵۷۴	سورۃ فتح کی تفسیر
	۴۱۰: اسی کے بارے میں		سورۃ ہب کی تفسیر
۵۹۶	۴۱۱: اس بارے میں کہ رات کو نماز (تہجد) کیلئے اٹھے تو کیا کہے؟	۵۷۵	سورۃ اخلاص کی تفسیر
	۴۱۲: اسی کے بارے میں	۵۷۶	معوذتین کی تفسیر
۵۹۸	۴۱۳: تہجد کی نماز شروع کرتے وقت کی دعا کے متعلق	۳۸۱: باب	
	۴۱۴: باب	۳۸۲: باب	
۶۰۲	۴۱۵: اس بارے میں کہ جو قرأت میں کیا پڑھے	۵۷۹	دُعائوں کے باب
۶۰۳	۴۱۶: اس بارے میں کہ گھر سے نکلتے وقت کیا کہے	۳۸۳: دعا کی فضیلت کے بارے میں	
	۴۱۷: اسی بارے میں	۳۸۴: اسی سے متعلق	
	۴۱۸: بازار میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی دعا	۳۸۵: اسی کے متعلق	
۶۰۴	۴۱۹: کوئی چار ہو تو یہ دعا پڑھے	۳۸۶: ذکر کی فضیلت کے بارے میں	
۶۰۵	۴۲۰: اس متعلق کہ مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہے	۳۸۷: اسی سے متعلق	
۶۰۶	۴۲۱: اس متعلق کہ مجلس سے کھڑا ہو تو کیا کہے	۳۸۸: اسی کے بارے میں	
	۴۲۲: اس متعلق کہ پریشانی کے وقت کیا پڑھے	۳۸۹: مجلس ذکر کی فضیلت کے بارے میں	
۶۰۷	۴۲۳: اس بارے میں کہ جب کسی جگہ ٹھہرے تو کیا دعا پڑھے	۳۹۰: جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ ہو اس کے بارے میں	
	۴۲۴: اس بارے میں کہ سفر میں جاتے وقت کیا کہے	۳۹۱: اس بارے میں کہ مسلمان کی دعا مقبول ہے	
۶۰۸	۴۲۵: اس بارے میں کہ سفر سے واپسی پر کیا کہے	۳۹۲: اس بارے میں کہ دعا کرنے والا پہلے اپنے لیے دعا کرے	
۶۰۹	۴۲۶: اسی کے بارے میں	۳۹۳: دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے کے بارے میں	
	۴۲۷: اس بارے میں کہ کسی کو رخصت کرتے وقت کیا کہے	۳۹۴: دعائیں جلدی کرنے والے کے متعلق	
۶۱۰	۴۲۸: اسی کے بارے میں	۳۹۵: صبح اور شام کی دعا کے متعلق	
	۴۲۹: اسی کے بارے میں	۳۹۶: اسی سے متعلق	
	۴۳۰: مسافر کی دعا کے متعلق	۳۹۷: باب	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۱۱		۴۳۱: اس بارے میں کہ سواری پر سوار ہوتے وقت کیا کہے	
۶۱۲		۴۳۲: آخری کے وقت پڑھنے کی دعا	
		۴۳۳: اس بارے میں کہ بادل کی آواز سن کر کیا کہے	
		۴۳۴: اس بارے میں کہ چاند دیکھ کر کیا کہے	
۶۱۳		۴۳۵: اس بارے میں کہ غصہ کے وقت کیا پڑھے	
۶۱۵		۴۳۶: اس بارے میں کہ جب کوئی برا خواب دیکھے تو کیا کہے	
		۴۳۷: اس بارے میں کہ جب کوئی ناپھل دیکھے تو کیا کہے	
		۴۳۸: اس بارے میں کہ جب کوئی کھانا کھائے تو کیا کہے	
۶۱۶		۴۳۹: اس بارے میں کہ کھانے سے فراغت پر کیا کہے	
۶۱۷		۴۴۰: اس بارے میں کہ گدھے کی آواز سن کر کیا کہا جائے	
		۴۴۱: تسبیح، تحمید، تہلیل اور تحمید کی فضیلت	
۶۱۸		۴۴۲: باب ۴۴۲ تا ۴۴۶	
۶۲۲		۴۴۷: جامع دعاؤں کے بارے میں	
۶۲۳		۴۴۸: باب ۴۴۸ تا ۴۵۳	
۶۲۶		۴۵۴: اگھوں پر تسبیح گننے کے بارے میں	
		۴۵۵: باب ۴۵۵ تا ۴۸۲	
۶۲۲		۴۸۳: توبہ اور استغفار کی فضیلت اور اللہ کی اپنے بندوں پر رحمت	
۶۲۶		۴۸۴: باب ۴۸۴ تا ۴۹۹	
۶۵۴		دعاؤں کے بارے میں مختلف احادیث	
		۵۰۰: باب نبی اکرم ﷺ کی دعا اور فرض نماز کے بعد ان کے تعویذ کے متعلق	
۶۵۷			
۶۶۴		۵۰۱: باب ۵۰۱ تا ۵۰۸	

أَبْوَابُ الْأَمْثَالِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مثالوں کے متعلق ابواب

جو نبی اکرم ﷺ سے مروی ہیں

۳۴۶: باب اللہ تعالیٰ کی بندوں

کے لیے مثال

۳۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ اللَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ لِعِبَادِهِ

۷۶۹: حضرت نواس بن سمان کلابی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم کی اس طرح مثال دی ہے کہ وہ ایسی راہ ہے جس کے دونوں جانب دیواریں ہیں جن میں جا بجا دروازے لگے ہوئے ہیں جن پر پردے لٹک رہے ہیں۔ پھر ایک بلانے والا اس راستے کے سرے پر کھڑا ہو کر اور ایک اس کے اوپر کھڑا ہو کر بلارہا ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ”وَاللَّهُ يَدْعُوًا.....“ (یعنی اللہ تعالیٰ جنت کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھی راہ پر چلا دیتا ہے) اور وہ دروازے جو راستے کے دونوں جانب ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی حدود (حرام کی ہوئی چیزیں) ہیں۔ ان میں اس وقت تک کوئی گرفتار نہیں ہو سکتا جب تک پردہ نہ اٹھائے یعنی صغیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے اور اس راستے کے اوپر پکارنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ نصیحت کرنے والا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن کو زکریا بن عدی کے حوالے سے ابو الخثعمی فرازی کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا کہ بقیہ بن ولید کی وہی روایتیں موجود تھیں لوگوں سے روایت کرتے ہیں اور اسمعیل بن عیاش کی کسی روایت کا اعتبار نہ کرو خواہ وہ ثقہ سے نقل کرے یا غیر ثقہ سے۔

۷۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ نَا بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكَلَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا عَلَى كَنَفِي الصِّرَاطِ زُورَانِ لَهُمَا أَبْوَابٌ مُفْتَحَتَةٌ عَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ وَدَاعٌ عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٌ يَدْعُو فَوْقَهُ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَالْأَبْوَابُ الَّتِي عَلَى كَنَفِي الصِّرَاطِ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا يَفْعُ أَحَدٌ فِي حُدُودِ اللَّهِ حَتَّى يُكْشَفَ السِّرُّ وَالَّذِي يَدْعُو مِنْ فَوْقِهِ وَاعِظُ رَبِّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ زَكْرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ يَقُولُ قَالَ أَبُو اسْحَاقَ الْفَرَارِيُّ خُذُوا عَنْ بَقِيَّةٍ مَا حَدَّثَكُمْ عَنِ الثَّقَاتِ وَلَا تَأْخُذُوا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ مَا حَدَّثَكُمْ عَنِ الثَّقَاتِ وَلَا غَيْرِ الثَّقَاتِ.

۷۷۰: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری فرماتے ہیں کہ ایک دن

۷۷۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ

رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے سرہانے اور میکائیل علیہ السلام میرے پاؤں کے پاس کھڑے ہیں اور آپس میں کہہ رہے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے لیے مثال بیان کرو۔ دوسرے نے کہا (اے نبی ﷺ) سنیے آپ کے کان ہمیشہ سنتے رہیں اور سمجھئے، آپ کا دلی ہمیشہ سمجھتا رہے۔ آپ کی اور آپ کی امت کی مثال اس طرح ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک بڑا مکان بنایا۔ پھر اس میں ایک گھر بنایا پھر وہاں ایک دسترخوان لگوا کر ایک قاصد کو بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دے چنانچہ بعض نے اس کی قبول کی اور بعض نے دعوت قبول نہیں کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ بادشاہ ہیں وہ بڑا مکان اسلام ہے اور اسکے اندر والا گھر جنت ہے اور آپ اے محمد ﷺ پیغمبر (رسول) ہیں۔ جس نے آپ کی دعوت قبول کی اسلام میں داخل ہوا۔ جو اسلام میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جو جنت میں داخل ہو گیا اس نے اس میں موجود چیزیں کھالیں۔ یہ حدیث مرسل ہے اس لیے کہ سعید بن ابی ہلال نے جابر بن عبد اللہ کو نہیں پایا۔ اس باب میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔ وہ سند اس سے زیادہ صحیح ہے۔

۷۷۱: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز پڑھی اور عبد اللہ بن مسعودؓ کا ہاتھ پکڑ کر بطحاء کی طرف نکل گئے۔ وہاں پہنچ کر انہیں بٹھایا اور ان کے گرد ایک خط (لکیر) کھینچ کر فرمایا: تم اس خط سے باہر نہ نکلتا۔ تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے تم ان سے بات نہ کرنا (اگر تم نہیں کرو گے) تو وہ بھی تم سے بات نہیں کریں گے۔ پھر آپ ﷺ نے جہاں کا ارادہ کیا تھا چلے گئے۔ میں وہیں بیٹھا ہوا تھا کہ میرے پاس کچھ لوگ (یعنی جن) آئے گویا کہ وہ جاٹ ہیں۔ ان کے بال اور بدن نہ تو میں نگے دیکھتا تھا اور نہ ہی ڈھکے ہوئے۔ وہ میری طرف آئے لیکن اس خط (لکیر) سے تجاوز نہ کر سکتے۔ پھر نبی

سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ جِبْرِيلَ عِنْدَ رَأْسِي وَمِيكَائِيلَ عِنْدَ رِجْلَيَّ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اضْرِبْ لَهُ مَثَلًا فَقَالَ اسْمَعْ سَمِعْتُ أَذْنُكَ وَاعْقِلْ عَقْلَ قَلْبِكَ إِنَّمَا مَثَلُكَ وَمَثَلُ أُمَّتِكَ كَمَثَلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا ثُمَّ بَنَى فِيهَا بَيْتًا ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا مَائِدَةً ثُمَّ بَعَثَ رَسُولًا يَدْعُو النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَجَابَ الرَّسُولَ وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ فَاللَّهُ هُوَ الْمَلِكُ وَالْدَارُ إِلَّا سَلَامٌ وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ وَأَنْتَ يَا مُحَمَّدُ رَسُولٌ فَمَنْ أَجَابَكَ دَخَلَ إِلَّا سَلَامٌ وَمَنْ دَخَلَ إِلَّا سَلَامٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَكَلَ مَا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ ثُمَّ يَذْكُرُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مَسْعُودٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ بِإِسْنَادٍ أَصَحَّ مِنْ هَذَا.

۷۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَتَّى إِذَا خَرَجَ بِهِ إِلَى بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَأَجْلَسَهُ ثُمَّ خَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْرَحَنَّ خَطُّكَ فَإِنَّهُ سَيَنْتَهِي إِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمُهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يُكَلِّمُوكَ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَرَادَ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي خَطِّي إِذْ آتَانِي رِجَالٌ كَانَتْهُمْ الزُّطُّ أَشْعَارُهُمْ وَأَجْسَامُهُمْ لَا

اکرم ﷺ کی طرف جاتے۔ یہاں تک کہ رات کا آخری حصہ ہو گیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ میں پوری رات نہیں سو سکا۔ پھر میرے خط میں داخل ہوئے اور میری ران کو تکیہ بنا کر لیٹ گئے۔ آپ ﷺ جب سوتے تو خراٹے لینے لگتے میں اسی حال میں تھا اور نبی اکرم ﷺ میری ران پر سر رکھے سو رہے تھے کہ کچھ لوگ آئے جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان کے حسن و جمال کو اللہ ہی جانتا ہے۔ وہ لوگ مجھ تک آئے پھر ایک جماعت آپ ﷺ کے سرہانے بیٹھ گئی اور دوسری آپ ﷺ کے پاؤں کے پاس۔ پھر کہنے لگے: ہم نے کوئی بندہ ایسا نہیں دیکھا جسے وہ کچھ دیا گیا ہو۔ جو اس نبی ﷺ کو عطاء کیا گیا ہے۔ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے۔ ان کے لیے مثال بیان کرو۔ ان کی مثال ایک سردار جیسی ہے جس نے محل بنایا اور اس میں دسترخوان لگوا کر لوگوں کو کھانے پینے کے لیے بلایا۔ پھر جس نے اس کی دعوت قبول کی اس نے کھایا پیا اور جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے اسے سزا دی یا فرمایا عذاب دیا۔ پھر وہ لوگ اٹھ گئے اور نبی اکرم ﷺ جاگ گئے۔ اور فرمایا تم نے سنان لوگوں نے کیا کہا۔ جانتے ہو یہ کون تھے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ فرشتے تھے۔ جو مثال انہوں نے بیان کی جانتے ہو وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا انہوں نے جو مثال دی وہ یہ ہے کہ رحمن نے جنت بنائی اور لوگوں کو بلایا۔ جس نے اس کی دعوت قبول کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے انکار کیا اسے عذاب دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے۔ ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل ہے۔ سلیمان تیمی، ابن طرخان ہیں۔ وہ قبیلہ بنی تمیم میں جایا کرتے تھے۔ اس لئے تیمی مشہور ہو گئے۔ علی، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں۔ کہ میں نے کسی کو سلیمان سے زیادہ اللہ سے ڈرتے

أَرَى عَوْرَةً وَلَا أَرَى قِسْرًا أَوْ يَنْتَهُونَ إِلَيَّ وَلَا يُجَاوِزُونَ الْخَطَّ ثُمَّ يَصْدُرُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْخَيْرِ اللَّيْلِ لَكِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ نَبِيَّيَ وَأَنَا جَالِسٌ فَقَالَ قَدْ أَرَانِي مِنْذُ اللَّيْلَةِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ فِي خَطِيئَةٍ فَتَوَسَّدَ فَخِذِي وَرَقْدَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَقْدَ نَفَخَ فَبَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِي إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بَيْضٌ اللَّهُ أَعْلَمُ مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَأَنْتَهُوْا إِلَيَّ فَجَلَسَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالُوا بَيْنَهُمْ مَا رَأَيْنَا عَبْدًا قَطُّ أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَيْنِيهِ تَنَازَلَتْ وَقَلْبُهُ يَقْطُنُ أَضْرِبُوا لَهُ مِثْلًا مِثْلَ سَيِّدِ بَنِي قُصْرٍ ثُمَّ جَعَلَ مَا بَدَأَ فَدَعَا النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ فَمَنْ أَجَابَهُ أَكَلَ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرِبَ مِنْ شَرَابِهِ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقِبَهُ أَوْ قَالَ عَذَّبَهُ ثُمَّ ارْتَفَعُوا وَاسْتَقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ مَا قَالُوا هَؤُلَاءِ وَهَلْ تَدْرِي مَنْ هُمْ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هُمُ الْمَلَائِكَةُ فَتَدْرِي مَا الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبُوهُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبُوهُ الرَّحْمَنُ بَنَى الْجَنَّةَ وَدَعَا إِلَيْهَا عِبَادَهُ فَمَنْ أَجَابَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقِبَهُ أَوْ عَذَّبَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مَجَالِدٍ وَأَبُو عُثْمَانَ التَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مِلٍّ وَسَلِيمَانُ التَّيْمِيُّ وَهُوَ ابْنُ طَرْحَانَ وَإِنَّمَا كَانَ يَنْزِلُ بَنِي تَمِيمٍ فَانْسَبَ إِلَيْهِمْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَا رَأَيْتُ

ہوئے نہیں دیکھا۔

أَخُوْفُ لِلّٰهِ مِنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ

۳۴۷: باب نبی اکرم ﷺ اور

۳۴۷: بَابُ مَا جَاءَ مِثْلَ النَّبِيِّ وَالْأَنْبِيَاءِ

تمام انبیاء کی مثال

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَسَلَّم

۷۷۲: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اسے اچھی طرح مکمل کر کے اس کی تزئین و آرائش کی لیکن ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ چنانچہ لوگ اس میں داخل ہوتے اور تعجب کرتے ہوئے کہتے کہ کاش یہ جگہ خالی نہ ہوتی اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۷۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ نَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانٍ نَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمِثْلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَ أَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبَنَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۳۴۸: باب نماز، روزے اور صدقے

۳۴۸: بَابُ مَا جَاءَ مِثْلَ الصَّلَاةِ

کی مثال کے متعلق

وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ

۷۷۳: حضرت حارث اشعریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یحییٰ علیہ السلام کو پانچ چیزوں کا حکم دیا کہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ ان پر عمل پیرا ہوں۔ لیکن یحییٰ علیہ السلام نے انہیں پہنچانے میں تاخیر کی تو عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ چیزوں پر عمل کرنے اور بنو اسرائیل سے ان پر عمل کرانے کا حکم دیا ہے یا تو آپ انہیں حکم دیجئے ورنہ میں حکم دیتا ہوں۔ یحییٰ علیہ السلام نے کہا: مجھے اندیشہ ہے کہ اگر آپ انہیں پہنچانے میں سبقت لے گئے تو مجھے دھنسا دیا جائے گا یا عذاب دیا جائے گا۔ پھر انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا۔ یہاں تک کہ وہ جگہ بھر گئی اولوگ اونچی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے کہ خود بھی

۷۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّ أَبَا سَلَامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ الْحَارِثَ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا وَيَأْمُرَ بِنَبِيِّ إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا وَإِنَّهُ كَادَ أَنْ يُطْغَى بِهَا فَقَالَ عِيسَى إِنَّ اللَّهَ أَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لَتَعْمَلَ بِهَا وَتَأْمُرَ بِنَبِيِّ إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا فَأَمَّا أَنْ تَأْمُرَهُمْ وَأَمَّا أَنْ أَمُرَهُمْ فَقَالَ يَحْيَى أَخْشَى أَنْ سَبَقَنِي بِهَا أَنْ يُخَسَفَ بِي أَوْ أُعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسُ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَمْتَلُوا وَقَعَدُوا عَلَى الشَّرَفِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ بِنَبِيِّ خَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ

۱: اینٹ سے مراد نبی اکرم ﷺ ہیں جیسے کہ صحیحین کی روایت میں بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا وہ اینٹ میں ہی ہوں۔ مجھ سے ہی وہ عمارت مکمل ہوئی اور انبیاء کا خاتمہ ہوا۔ چنانچہ میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی آخری نبی ہوں (مترجم)

ان پر عمل کروں اور تم لوگوں کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں۔ (۱)
 تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ
 اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اسکی مثال اس شخص کی سی
 ہے جس نے خالصتاً اپنے سونے چاندی کے مال سے کوئی غلام
 خریدا اور اسے کہا کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا پیشہ ہے۔ لہذا اسے
 اختیار کرو اور مجھے کما کر دو لیکن وہ کام کرتا اور اس کا منافع کسی اور کو
 دے دیتا۔ چنانچہ تم میں سے کون اس بات پر راضی ہے کہ اس کا
 غلام اس طرح کا ہو (۲) اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا۔ لہذا
 جب تم نماز پڑھو تو کسی اور جانب توجہ نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے
 نماز پڑھنے والے بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے جب وہ نماز
 پڑھتے ہوئے ادھر ادھر متوجہ نہ ہو۔ (۳) اور میں تمہیں روزے
 رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔ اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک
 گروہ کے ساتھ ہے اس کے پاس مشک سے بھری ہوئی تھیلی
 ہے جس کی خوشبو اس کو بھی پسند ہے اور دوسرے لوگوں کو بھی۔
 چنانچہ روزے دار کے منہ کی بوا اللہ کے نزدیک اس مشک کی خوشبو
 سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔ (۴) میں تمہیں صدقہ دینے کا حکم
 دیتا ہوں۔ اسکی مثال ایسے شخص کی سی ہے جو دشمن کی قید میں چلا
 جائے اور وہ لوگ اسکے ہاتھ گردن کے ساتھ باندھ کر اسے قتل
 کرنے کے لیے لے کر چل دیں جب وہ اس کی گردن اتارنے
 لگیں تو وہ کہے کہ میں تم لوگوں کو کچھ تھوڑا یا زیادہ جو میرے پاس
 ہے اسے بطور فدیہ دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ انہیں فدیہ دے کر اپنی
 جان چھڑالے۔ (۵) میں تمہیں اللہ کے ذکر کی تلقین کرتا ہوں
 اسکی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے دشمن اسکے تعاقب میں
 ہوں اور وہ بھاگ کر ایک قلعے میں گھس جائے اور ان لوگوں سے
 اپنی جان بچالے۔ اسی طرح کوئی بندہ خود کو شیطان سے اللہ کے
 ذکر کے علاوہ کسی چیز سے نہیں بچا سکتا۔ پھر نبی کرام علیہ السلام نے
 فرمایا: اور میں بھی تم لوگوں کو پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ جن کا
 اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ (۱)۔ بات سنتا (۲) اطاعت کرنا

أَعْمَلُ بِهِنَّ وَأَمْرُكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا بِهِنَّ أَوْ لِهِنَّ أَنْ
 تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَإِنْ مَثَلٌ مَنْ أَشْرَكَ
 بِاللَّهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهِ
 يَنْتَظِرُ أَوْ رِقٍ فَقَالَ هَذِهِ ذَارِي وَهَذَا عَمَلِي فَأَعْمَلْ
 وَأَذِلِّي فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّي إِلَى غَيْرِ سَيِّدِهِ فَأَيُّكُمْ
 يَرْضَى أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ كَذَلِكَ وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَكُمْ
 بِالصَّلَاةِ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْصُبُ
 وَجْهَهُ لَوَجْهِ عَبْدِهِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ وَأَمَرَكُمْ
 بِالصِّيَامِ فَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِي عَصَابَةٍ مَعَهُ
 ضُرَّةٌ فِيهَا مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يَعْجَبُ أَوْ يُعْجَبُ
 رِيحُهَا وَإِنْ رِيحُ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ
 الْمِسْكِ وَأَمَرَكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ
 رَجُلٍ أَسْرَهُ الْعَدُوَّ فَأَوْثَقُوهُ إِلَى غُنْفِهِ وَقَدْ مَوَّهَ
 لِيَضْرِبُوْهُ غُنْفَهُ فَقَالَ أَنَا أَفْدِيهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ
 فَقَدَى نَفْسَهُ مِنْهُمْ وَأَمَرَكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللَّهَ فَإِنْ مَثَلُ
 ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتَّى
 إِذَا آتَى عَلَى حِصْنٍ حَصِينٍ فَأَخْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ
 كَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يُخْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ
 اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَمْرُكُمْ
 بِخَمْسٍ اللَّهُ أَمَرَنِي بِهِنَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ
 وَالْهَجْرَةُ وَالْجَمَاعَةُ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيدَ شِبْرٍ
 فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ غُنْفِهِ إِلَّا أَنْ يَرْجِعَ وَمَنْ
 ادَّعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُنْحَى جَهَنَّمَ فَقَالَ
 رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ فَقَالَ إِنْ صَلَّى
 وَصَامَ فَأَدْعُوا بِدَعْوَى اللَّهِ الَّذِي سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ
 الْمُؤْمِنِينَ عِبَادَ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
 رِيبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَارِثُ الْأَشْعَرِيُّ
 لَهُ حُجَّةٌ وَلَهُ غَيْرُ هَذَا الْحَدِيثِ.

(۳) جہاد کرنا (۴) ہجرت کرنا (۵) مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ منسلک رہنا۔ اس لیے کہ جو جماعت سے ایک باشت کے برابر بھی الگ ہو اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال دی مگر یہ کہ وہ دوبارہ جماعت سے مل جائے۔ جس نے زمانہ جاہلیت والی برائیوں کی طرف لوگوں کو بلایا وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ اگر چہ اس نے نماز پڑھی اور روزے رکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں“ لہذا لوگوں کو اللہ کی طرف بلاؤ جس نے تمہارا نام مسلمان، مؤمن اور اللہ کا بندہ رکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ حارث اشعری صحابی ہیں۔ اور ان سے دیگر روایات بھی مروی ہیں۔

۷۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا
أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو سَلَامٍ اسْمُهُ مَمْطُورٌ
وَقَدَّرَوَاهُ عَلَى بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ.
۷۷۵: مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو سَلَامٍ اسْمُهُ مَمْطُورٌ
وَقَدَّرَوَاهُ عَلَى بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ.

خلاصۃ الاموال: (۱) معلم امت فخر کائنات ﷺ نے کتنے سادہ اور دلنشین انداز میں صراطِ مستقیم کی مثال پیش فرمائی اور اس مضمون کو قرآن پاک میں جا بجا بیان کیا گیا کہ ہدایت صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اگر کوئی ہستی کے اختیار میں ہدایت ہوتی تو وہ حضور ﷺ ہو سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی ارشاد فرمادیا اَنْتَ لَا تَهْدِي مَنْ اَخْبَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ کہ آپ ﷺ اپنے پیاروں میں سے کسی کو ہدایت عطا نہیں کر سکتے مگر اللہ تعالیٰ جسے چاہے دیدے (۲) نبی کریم ﷺ کی نبوت و رسالت کو ایک عمدہ اور بہترین مثال سے واضح کر دیا۔ سچ ہے کہ جس نے آنحضرت ﷺ کی دعوت کو قبول کیا اور آپ ﷺ پر ایمان لایا وہ جنت کا مستحق ہو گیا (۳) ان مثالوں سے واضح ہوا کہ نماز میں بندہ اللہ تعالیٰ سے مناجات کرتا ہے اس لئے ایسی مناجات اور ہمکلامی ہو کہ کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہو اور صدقہ کے ذریعہ سے جہنم کی آگ سے نجات ملتی ہے جس طرح کوئی آدمی اپنے غلام کو اپنی طرف سے کھلائے پلائے اور یہ چاہے کہ یہ غلام میرے ہی کام کرے لیکن غلام اتنا نالائق ہو کہ اپنے مالک کے سوا دوسرے لوگوں پر اپنی کمائی خرچ کر دیا کرے یا ان کی خدمت کرے تو اس کا مالک و آقا اس سے ناراض ہو جاتا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ بھی بہت سخت ناراض ہوتے ہیں اس بات سے کہ کوئی بندہ غیر خدا سے اپنی حاجت طلب کرے یا غیر خدا کی نذر و منت ماننے بہت ہی اچھی مثالوں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے پیغمبروں نے سمجھایا ہے۔

۳۴۹: باب قرآن پڑھنے اور قرآن

۳۴۹: بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَارِي

نہ پڑھنے والے مؤمن کی مثال

لِلْقُرْآنِ وَغَيْرِ الْقَارِي

۷۷۵: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے مؤمن کی مثال ترج (سنگترے) کی سی ہے کہ اسکی خوشبو بھی اچھی اور ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے۔ اور جو مؤمن قرآن نہیں پڑھتا اسکی مثال کھجور کی سی

۷۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
كَمَثَلِ الْأَنْزَنْجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ

ہے جس کی خوشبو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔ پھر قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی طرح ہے۔ کہ اس میں خوشبو تو ہوتی ہے لیکن وہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال حظل کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی کڑوی ہوتی ہے اور ذائقہ بھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ بھی اسے قنادہ سے نقل کرتے ہیں۔

۷۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کی مثال کھیتی کی مانند ہے کہ ہوا اسے ہمیشہ جھکا رہتی ہے۔ کبھی دائیں کبھی بائیں۔ پھر مؤمن ہمیشہ آزمائش میں رہتا ہے۔ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ کبھی نہیں ہلتا یہاں تک کہ جڑ سے کاٹ دیا جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۷: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درختوں میں سے ایک ایسا درخت بھی ہے کہ موسم خزاں میں بھی اس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مؤمن کی طرح ہے۔ مجھے بتاؤ کہ وہ کونسا درخت ہے۔ عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق سوچنے لگے لیکن میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے چھوٹا ہونے کی وجہ سے کہتے ہوئے شرم آ رہی تھی۔ پھر میں نے اپنے والد حضرت عمرؓ سے اپنے دل میں آنے والے خیال کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو یہ میرے لیے ایسا ایسا مال ہونے کے مقابلے میں زیادہ محبوب تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۵۰: باب پانچ نمازوں کی مثال

۷۷۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الثَّمَرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيحُهَا مُرٌّ وَطَعْمُهَا مُرٌّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَيْضًا .

۷۷۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزُّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُفَيْسُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَاءٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تُسْتَخَصَّدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۷۷۷: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدَّثُونِي مَا هِيَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النُّخْلَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فَاسْتَحْيَيْتُ يَعْنِي أَنْ أَقُولَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِاللَّذِي وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَا تَكُونُ فَلَنْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

۳۵۰: بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۷۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدٍ

نے فرمایا: دیکھو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل باقی رہ جائے گی۔ عرض کیا گیا۔ نہیں بالکل نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح پانچوں نمازوں کی بھی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قتیہ اس حدیث کو بکر بن مضر سے اور وہ ابن ہاد سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب: ۳۵۱

۷۷۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے۔ کہ معلوم نہیں کہ اس کے شروع میں بھلائی ہے یا آخر میں۔ اس باب میں حضرت عمارؓ، عبد اللہ بن عمروؓ، اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ عبد الرحمن بن مہدی، حماد بن یحییٰ کو ثبت کہتے ہیں۔ اور انہیں اپنے اساتذہ میں شمار کرتے ہیں۔

بْنِ إِسْرَٰهِيْمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَنْقُي مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَنْقُي مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْسَحُوا اللَّهُ بِهِنَ الْخَطَايَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُودٍ عَنْ مُضَرَ الْقُرَشِيِّ عَنْ ابْنِ الْهَادِ نَحْوَهُ.

باب: ۳۵۱

۷۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى الْأَبِیْ عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يَذَرِي أَوَّلَهُ خَيْرًا مِنْ آخِرِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَيُرْوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُقْبَلُ حَمَادُ بْنُ يَحْيَى الْأَبِیْ وَكَانَ يَقُولُ هُوَ مِنْ شُيُوخِنَا.

خلاصۃ الابواب: یہ فرق ایمان کامل اور ناقص کی وجہ سے ہے کامل ایمان والا شخص جب قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس کو ترجمہ کی تشبیہ دی ہے اسلئے کہ ترجمہ بہترین پھل ہے ظاہر و باطن دونوں لحاظ سے تو ایمان کی بدولت اس کی تلاوت کا اثر ظاہر و باطن دونوں پر ہوتا ہے۔ منافق قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے ظاہر تو خوشنما ہوتا ہے لیکن قلب و باطن خراب و بد مزہ ہوتا ہے یعنی اس کی تلاوت کا اثر قلب پر نہیں ہوتا۔ علیٰ ہذا القیاس جو شخص ایمان والا تو ہوتا ہے لیکن تلاوت نہیں کرتا ایسے آدمی کو ایمان تو فائدہ دیتا ہے لیکن اس کا ظاہر کوئی اچھا نہیں ہوتا اس طرح منافق جو قرآن مجید نہیں پڑھتا اس کا ظاہر و باطن دونوں خراب ہیں جس طرح حطل کا پھل ہے اور حضور ﷺ نے مومن کو کھجور کے درخت کے ساتھ تشبیہ دی ہے جس طرح اس درخت کے پتے نہیں چھڑتے اس طرح مومن شخص کے ایمان پر فتنوں اور مصائب کا کوئی اثر نہیں ہوتا اس کا ایمان پختہ اور غیر متزلزل ہوتا ہے (۲) جو شخص ایسی نہر کے پانی سے غسل کرے جو اس کے دروازے پر ہوا اور پانی بھی صاف اور شفاف ہو تو اس کے جسم پر کسی قسم کی میل کچیل باقی نہیں رہتی ایسے ہی پانچ نمازوں کی تاثیر ہے کہ گناہ باقی نہیں رہتے بشرطیکہ بندہ نماز کے بعد اپنے آپ کو گناہوں کی آلودگی سے نہ گندہ کرے۔

۳۵۲: باب انسان اسکی موت اور امید کی مثال

۷۸۰: حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کی اور اسکی کیا مثال ہے اور دو کنکریاں پھینکیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ امید ہے اور یہ موت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۷۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی مثال اس طرح ہے کہ کسی کے پاس سواونٹ ہوں لیکن ان میں سے ایک بھی سواری کے قابل نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۸۲: ہم سے روایت کی سعید بن عبد الرحمن بخزومی نے سفیان کے حوالے سے اور وہ زہری سے اس سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اور فرمایا کہ تم ان میں ایک کو بھی سواری کے قابل نہ پاؤ گے۔ سالم حضرت ابن عمرؓ سے راوی ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: لوگ ان سواونٹوں کی طرح ہیں جن میں تمہیں ایک بھی سواری کے قابل نہ ملے یا فرمایا ایک آدھ سواری کے قابل مل جائیگا۔

۷۸۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میری اور میری امت کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ سلگائی۔ چنانچہ کیڑے مکوڑے اور پروانے اس پر گرنے لگیں۔ چنانچہ میں پیچھے کی طرف گھسٹ کر تمہیں بچانے کی کوشش کر رہا ہوں اور تم ہو کہ آگے بڑھ کر اس میں گرتے چلے جا رہے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۸۴: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کی عمریں پہلی امتوں کے مقابلے میں ایسی ہیں جیسے عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت۔ پھر تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کئی مزدوروں کو کام پر لگایا

۳۵۲: بَاب مَا جَاءَ مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَآجَلِهِ وَأَمَلِهِ

۷۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى نَا بِشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَذَرُونَ مَآمِثَ هَذِهِ وَهَذِهِ وَرَمَى بِحِصَا تَيْنِ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذَاكَ الْأَمَلُ وَهَذَا الْأَجَلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۷۸۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّاسُ كَابِلٍ مِائَةِ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۸۲: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّاسُ كَابِلٍ مِائَةِ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً أَوْ لَا تَجِدُ فِيهَا إِلَّا رَاحِلَةً.

۷۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدْنَا رَأً فَجَعَلَتِ الدُّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا فَأَنَا اخِذٌ بِحِجْزِ كُمْ وَأَنْتُمْ تَقَعُمُونَ فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۸۴: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَامَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِيمَا خَلَا مِنْ الْأَمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ وَ

اور ان سے کہا کہ کون میرے لئے دوپہر تک ایک قیراط کے عوض میں کام کرے گا۔ چنانچہ یہودیوں نے ایک ایک قیراط کے بدلے کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ کون ایک قیراط کے عوض دوپہر سے عصر تک کام کرے گا۔ چنانچہ نصاریٰ نے اس وقت کام کیا۔ پھر اب تم لوگ عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط کے عوض کام کرتے ہو۔ جس پر یہود و نصاریٰ غصے میں آ گئے اور کہنے لگے کہ ہم کام زیادہ کرتے ہیں اور معاوضہ کم دیا جاتا ہے۔ پھر وہ شخص کہتا ہے کہ کیا میں نے تم لوگوں کے حق میں سے کچھ رکھ لیا اور تم پر ظلم کیا؟ وہ کہتے ہیں ”نہیں“ تو وہ کہتا ہے کہ پھر یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں۔

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

خلاصۃ الباب : اس باب میں دو چیزوں کا بیان ہے (۱) حضور ﷺ پکاریں تو اس کا جواب دینا ضروری ہے اس حدیث کی بنا پر بعض فقہاء نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی اطاعت سے نماز میں جو کام بھی کریں اس سے نماز میں خلل نہیں ہوتا اور بعض فقہاء نے فرمایا ہے کہ اگرچہ خلاف نماز افعال سے نماز ٹوٹ جائے گی اور اس کے بعد میں نماز کی قضاء کرنا پڑے گی لیکن کرنا یہی چاہئے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی کو بلائیں اور وہ نماز میں بھی ہو تو نماز قطع کر کے تعمیل حکم کرے یہ صورت تو صرف حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہے لیکن ایسے کام جن میں تاخیر کرنے سے شدید نقصان کا خطرہ ہو اس وقت بھی نماز قطع کر دینا پھر قضاء کر لینا چاہئے جیسے کوئی نمازی یہ دیکھے کہ نابینا آدمی کنویں یا گڑھے کے قریب پہنچ کر گر جاتا ہے تو فوراً نماز توڑ کر اس کو بچانا چاہئے (۲) سورہ فاتحہ کی فضیلت ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسی سورت گزشتہ کتابوں میں نازل نہیں ہوئی اس سورہ میں بہت مضامین و معارف ہیں سارے قرآن مجید کا نچوڑ اور خلاصہ اس سورت میں ہے۔

أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قرآن کے فضائل کے متعلق

نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۳۵۳: باب سورة فاتحة کی فضیلت

۷۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ابی بن کعب کے پاس گئے اور انہیں پکارا۔ اے ابی۔ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے آپؐ کی طرف دیکھا اور جواب نہیں دیا۔ پھر انہوں نے نماز مختصر کی اور آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا ”السلام علیک یا رسول اللہ“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”علیکم السلام“ اور پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے مجھے جواب دینے سے روکا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا تم نے میرے اوپر نازل ہونے والی وحی میں یہ حکم نہیں پڑھا ”اسْتَجِیْبُوْا.....“ (یعنی جب تمہیں اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس چیز کیلئے پکاریں جو تمہیں زندگی بخشنے تو انہیں جواب دو)۔ عرض کیا۔ جی ہاں۔ انشاء اللہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو میں تمہیں ایسی سورت بتاؤں جو نہ تورات میں اتری ہے نہ انجیل میں نہ زبور میں اور نہ ہی قرآن میں اس جیسی کوئی سورت ہے۔ عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپؐ نے فرمایا: نماز کس طرح پڑھتے ہو؟ انہوں نے ام القرآن (سورہ فاتحہ) پڑھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تورات، زبور، انجیل حتیٰ کہ قرآن میں بھی اس جیسی کوئی سورت نازل نہیں ہوئی۔ یہی سبع مثانی (سات دہرائی جانے والی آیتیں) ہے اور یہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں

۳۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۷۸۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُدٍ الْعَزِيزِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى أَبِي بِنٍ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبُي وَهُوَ يُصَلِّي فَأَلْتَفَتَ أَبُي فَلَمْ يُجِبْهُ وَصَلَّى أَبُي فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا أَبُي أَنْ تُجِيبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَمْ تَجِدْ فِيمَا أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ أَنْ (اسْتَجِیْبُوْا لِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ) قَالَ بَلَى وَلَا أَعُوذُ إِلَّا بِشَاءِ اللَّهِ قَالَ أَتُحِبُّ أَنْ أَعْلِمَكَ سُورَةً لَمْ يَنْزَلْ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَنْزَلْتُ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيَتْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِکِ.

حضرت انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۵۴: باب سورہ بقرہ اور آیت

الکریٰ کی فضیلت کے متعلق

۷۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ اور جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے وہاں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کا ایک کوہان (یعنی بلندی) ہوتا ہے اور قرآن کا کوہان سورہ بقرہ ہے۔ اس میں ایک آیت ایسی بھی ہے جو قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ اور وہ آیت الکریٰ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکیم بن جبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ انہیں ضعیف کہتے ہیں۔

۷۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کے وقت ”حَمَّ الْمُؤْمِنِ إِلَى إِلَهِهِ الْمَصِيرُ“ تک اور آیت الکریٰ پڑھی تو آیات کی برکت سے اس کی شام تک حفاظت کی جائے گی اور جو شام کو پڑھے گا تو اس کی صبح تک حفاظت کی جائے گی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض علماء عبد الرحمن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ السلیکی کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔

۷۸۹: حضرت ابویوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ان کے ہاں ایک طاق تھا جس میں کھجوریں تھیں ایک جتنی آئی اور اس میں سے کھجوریں چرا لیتی۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا: جاؤ اور جب وہ آئے تو کہنا بسم اللہ اور پھر کہنا کہ

۳۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ

الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ

۷۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي تَقْرَأُ الْبَقَرَةَ فِيهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَفِيهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ هِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ وَقَدْ تَكَلَّمْنَا فِيهِ شُعْبَةُ وَصَفَّاهُ.

۷۸۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ أَبُو سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ الْمَدِينِيُّ نَا ابْنُ أَبِي فُذَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَلِكِيِّ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمَّ الْمُؤْمِنِ إِلَى إِلَهِهِ الْمَصِيرُ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حَفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُمَسِّيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِينَ يُمَسِّي حَفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمْنَا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ الْمَلِكِيِّ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۷۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو أَحْمَدُ نَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ سَهْوَةٌ فِيهَا تَمَرٌ فَكَانَتْ تَجِبُنِي الْقَوْلُ فَتَأْخُذُ مِنِّي فَشَا

اللہ اور رسول کے حکم کی تعمیل کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ ابویوبؓ نے اسے پکڑ لیا تو وہ جتنی قسم کھانے لگی کہ دوبارہ نہیں آئے گی۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے پوچھا کہ تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ عرض کیا اس نے قسم کھائی ہے کہ اب نہیں آئے گی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس نے جھوٹ بولا کیونکہ وہ جھوٹ کی عادی ہے۔ چنانچہ حضرت ابویوبؓ نے اسے پکڑا تو اس نے پھر قسم کھائی اور ابویوبؓ نے اسے دوبارہ چھوڑ دیا۔ پھر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے پوچھا تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ عرض کیا اس نے قسم کھائی ہے کہ اب نہیں آئے گی۔ آپؐ فرمایا اس نے جھوٹ کہا کیونکہ وہ جھوٹ کی عادی ہے چنانچہ حضرت ابویوبؓ نے پھر اسے پکڑا اور فرمایا میں تجھے نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤں۔ اس نے کہا میں تمہیں ایک چیز بتاتی ہوں وہ یہ کہ تم گھر میں آیت الکرسی پڑھا کرو تو شیطان یا کوئی اور چیز تمہارے قریب نہیں آئے گی۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ کو اس کے قول کی خبر دی۔ آپؐ نے فرمایا۔

ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِذْهَبْ فَإِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَجِيبِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَأَخَذَهَا فَحَلَفْتُ أَنْ لَا تَعُودَ فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ حَلَفْتُ أَنْ لَا تَعُودَ قَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ فَأَخَذَهَا مَرَّةً أُخْرَى فَحَلَفْتُ أَنْ لَا تَعُودَ فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا تَعُودَ فَقَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ فَأَخَذَهَا فَقَالَ مَا آتَا بِتَارِكِكَ حَتَّى أَذْهَبَ بِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي ذَا كِبَرَةٍ لَكَ شَيْئًا آيَةُ الْكُرْسِيِّ أَفْرَأَاهَا فِي بَيْتِكَ فَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ فَخَبَّرَهُ بِمَا قَالَتْ صَدَقْتُ وَهِيَ كَذُوبٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

اس نے سچ کہا اگر چہ وہ جھوٹا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ایک لشکر روانہ کیا۔ اس میں کئی کے لوگ تھے۔ آپؐ نے ان سے قرآن پڑھنے کو کہا جسے جو یاد تھا پڑھا پھر آپؐ ان میں سے ایک کسمن (چھوٹی عمروا لے شخص) کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہیں کتنا قرآن یاد ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے فلاں فلاں سورت اور سورہ بقرہ یاد ہے۔ آپؐ نے پوچھا تمہیں سورہ بقرہ یاد ہے۔ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر جاؤ تم ان کے امیر ہو۔ چنانچہ ان کے معززین میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم میں نے سورہ بقرہ محض اس لئے نہیں سیکھی کہ میں اسکے ساتھ (نماز میں) کھڑا نہ ہو سکوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قرآن سیکھو اور پڑھو اس لیے کہ جس نے قرآن کو سیکھا اور پھر اسے تہجد وغیرہ میں پڑھا اسکی مثال ایک مشک سے بھری

۷۹۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَالُ نَا أَبُو أُسَامَةَ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ عَطَاءِ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثًا وَهُمْ ذُو وَعَدٍ فَاسْتَفَرَّاهُمْ فَاسْتَفَرَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ بِغَنَى مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ فَأَتَانِي عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَحَدِئِهِمْ سِنًا فَقَالَ مَا مَعَكَ يَا فَلَانُ فَقَالَ مَعِيَ كَذَا وَكَذَا وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ أَمَعَكَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَاللَّهِ مَا مَنَعْنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ إِلَّا خَشْيَةً أَنْ لَا أَقُومَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَأَقْرُؤْهُ فَإِنْ مَثَلَ الْقُرْآنَ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقْرَاهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ

ہوئی تھیلی کی سی ہے کہ اسکی خوشبو ہر جگہ پھیلی رہتی ہے اور جس نے اسے یاد کیا اور پھر سو گیا تو وہ اس کے دل میں محفوظ ہے جیسے مشک کی تھیلی کو باندھ کر رکھ دیا گیا ہو۔ یہ حدیث حسن ہے اور اسے سعید مقبری بھی ابواحمد کے مولیٰ عطاء سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند مرسل نقل کرتے ہیں۔ تفسیر اسے لیث بن سعد سے وہ سعید مقبری سے وہ عطاء سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی مرسل نقل کرتے ہوئے ابو ہریرہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۵۵: باب سورہ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت

۷۹۱: حضرت ابو سعید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رات کے وقت سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں وہی اس کیلئے کافی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۹۲: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے کتاب لکھی اس میں سے دو آیتیں نازل کر کے سورہ بقرہ کو ختم کیا گیا۔ اگر یہ آیتیں کسی گھر میں تین رات تک پڑھی جائیں تو شیطان اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۶: باب سورہ آل عمران کی فضیلت کے متعلق

۷۹۳: حضرت نواس بن سمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) قرآن اور اہل قرآن جو دنیا میں اس پر عمل کرتے تھے اس طرح آئیں گے کہ آگے سورہ بقرہ اور پھر سورہ آل عمران ہوگی۔ پھر نبی اکرمؐ نے ان دونوں سورتوں کی

مَحْشُورٍ مُسْكًا يَفُوحُ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جَرَّابٍ أَوْ كَحَى عَلَى مِسْكِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ.

۳۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

۷۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرُمِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الْجَرُمِيِّ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْفَلَقِ عَامِ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا يَقْرَأُ فِي ذَارِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرُبُهَا شَيْطَانٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ

۷۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا هِشَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَطَّارُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ نَوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْقُرْآنُ وَأَهْلُهُ الَّذِي يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا تَقْلُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالْ عِمْرَانُ قَالَ نَوَاسٌ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَثْمَالٍ مَانِسِيْنَهُنَّ بَعْدَ قَالَ يَأْتِيَانِ كَانَهُمَا غِيَابَتَانِ وَبَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَانَهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاً وَإِنْ أَوْ كَانَهُمَا ظُلَّةٌ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تَجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَأَبِي أُسَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يَجِيءُ ثَوَابُ قِرَاءَةِ تَبَهُ كَذَا فَسَرَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ وَمَا يُشَبِّهُ هَذَا مِنَ الْأَحَادِيثِ أَنَّهُ يَجِيءُ ثَوَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَفِي حَدِيثِ نَوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا فَسَّرُوا إِذْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَيُفِي هَذَا دَلَالَةٌ أَنَّهُ يَجِيءُ ثَوَابُ الْعَمَلِ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَالِحُمِيدِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِي تَفْسِيرِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ أَعْظَمَ مِنْ آيَةِ الْكُرْسِيِّ قَالَ سُفْيَانُ لِأَنَّ آيَةَ الْكُرْسِيِّ هُوَ كَلَامُ اللَّهِ وَكَلَامُ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

تین مثالیں بیان فرمائیں۔ میں اس کے بعد انہیں کبھی نہیں بھولا آپؐ نے فرمایا: وہ اس اس طرح آئیں گی گویا کہ وہ دو چھتریاں ہیں اور ان کے درمیان ایک روشنی ہے۔ یا اس طرح آئیں گی جیسے دو سیاہ بادل ہیں یا صف باندھے ہوئے پرندوں کی مانند اپنے ساتھی (یعنی پڑھنے والے) کی طرف سے شفاعت کرتے ہوئے آئیں گی۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ اور ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ سورتوں کے آنے سے مراد ان کا ثواب ہے۔ بعض اہل علم اس حدیث اور اس سے مشابہ احادیث کی یہی تفسیر کرتے ہیں۔ حضرت نواسؓ کی حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے کہ قرآن کے آنے سے مراد اس پر عمل کرنے والوں کے اعمال کا اجر اور ثواب ہے۔ امام بخاری، حمیدی سے اور وہ سفیان بن عیینہ سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ ”اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین میں آیت الکرسی سے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کی“ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ آیت الکرسی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور وہ اسکے پیدا کئے ہوئے آسمان وزمین سے بہت عظیم ہے۔

خلاصۃً لاہی اب: سورہ بقرہ قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت ہے اور مدینہ طیبہ میں پہلے اس کا نزول ہوا اور مختلف زمانوں میں مختلف آیتیں نازل ہوتی رہیں یہاں تک کہ رباعینی سود کے متعلق جو آیات ہیں وہ آنحضرت ﷺ کی آخری عمر میں فتح مکہ کے بعد نازل ہوئیں اور اس کی ایک آیت ۲۸۱ و تسقوا یوماً تو قرآن کی بالکل آخری آیت ہے جو ۱۰ھ میں ۱۰ ذی الحجہ کو منی کے مقام پر نازل ہوئی جبکہ آنحضرت ﷺ حجۃ الوداع کے فرائض ادا کرنے میں مشغول تھے اور اس کے اسی توے دن کے بعد آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی۔ پورے قرآن مجید کے مضامین اس میں موجود ہیں عقائد، احکام، عالمی قوانین، انتظامی امور یہ سارے مضامین پر مشتمل ہے اس کی تلاوت اور اس پر عمل کرنا دنیا و آخرت میں سرخروئی اور کامرانی کا سبب ہے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ سورہ بقرہ کی دس آیات کسی مجنون پر پڑھی جائیں تو اس کو افاقہ ہو جائے گا اور اگر کوئی شخص ان کو رات میں پڑھ لے تو اس رات کو جن شیاطین گھر میں داخل نہیں ہوں گے اور اس کو اور اس کے اہل و عیال کو اس رات میں کوئی آفت، بیماری، رنج، دُغم وغیرہ ناگوار چیز پیش نہ آئے گی۔ وہ دس آیتیں یہ ہیں چار آیتیں شروع بقرہ کی پھر تین آیتیں درمیانی یعنی آیت الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں پھر آخری سورہ بقرہ کی تین آیتیں (۲) سورہ آل عمران کی فضیلت بھی زبان نبوت سے وارد ہوئی کہ جو شخص اس کی تلاوت کرتا ہے اور عمل کرتا ہے تو یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے حق میں شفاعت کرے گی اللہ تعالیٰ اس کی سفارش قبول فرماویں گے۔

۳۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْكَهْفِ

۷۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ إِذْ رَأَى ذَابْتَهُ تَرَكْضُ فَنَظَرَ فَإِذَا مِثْلُ الْقِمَامَةِ وَالسَّحَابَةِ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِينَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْآنِ أَوْ نَزَلَتْ عَلَى الْقُرْآنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ.

۷۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ غُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّجَالِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي يَسَ

۷۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَسُفْيَانُ وَكِيعٌ قَالَا نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُونَ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يَسَ وَمَنْ قَرَأَ يَسَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِقَرَأَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَبِالْبَصْرَةِ لَا يَعْرِفُونَ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَهَارُونَ أَبُو مُحَمَّدٍ شَيْخٌ مَجْهُولٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ نَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلَا يَصِحُّ حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ مِنْ

۳۵۷: بَابُ سُورَةِ الْكَهْفِ كَيْفَ كُتِبَتْ فِي فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

۷۹۴: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سورہ کھف پڑھ رہا تھا کہ اس نے اپنی سواری کو کوزتے ہوئے دیکھا۔ پھر آسمان کی طرف دیکھا تو وہاں ایک بدلی کی طرح کوئی چیز تھی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور قصہ بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سیکنہ (طمینان) تھا جو قرآن کے ساتھ نازل ہوا یا فرمایا قرآن کے اوپر نازل ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں اسید بن خضیر سے بھی روایت ہے۔

۷۹۵: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورہ کھف کی پہلی تین آیتیں پڑھیں۔ وہ دجال کے فتنے سے محفوظ کر دیا گیا۔ محمد بن بشار، معاذ بن ہشام اور وہ اپنے والد سے اس سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۸: بَابُ سُورَةِ الْيُسْنِ كَيْفَ كُتِبَتْ فِي فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

۷۹۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورہ یسین ہے۔ جو اسے ایک مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا اجر لکھ دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حمید بن عبد الرحمن کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل بصرہ اس حدیث کو قتادہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہارون ابو محمد مجہول ہیں۔ ابو موسیٰ بھی یہ حدیث احمد بن سعید سے وہ قتیبہ سے اور وہ حمید بن عبد الرحمن سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

قَبْلِ اسْنَادِهِ وَاسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

۳۵۹: باب سورۃ دخان کی فضیلت کے متعلق

۷۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورۃ دخان رات کو پڑھی وہ اس حالت میں حج کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اسکی مغفرت مانگ رہے ہوں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ عمر بن ابی خثعم ضعیف ہیں۔ امام بخاری انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔

۷۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے شب جمعہ کو سورۃ دخان پڑھی اسکی مغفرت کر دی گئی۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہشام ابو مقدام ضعیف ہیں۔ ان کا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید تینوں یہی کہتے ہیں۔

۳۶۰: باب سورۃ ملک کی فضیلت کے متعلق

۷۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگا دیا انہیں علم نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے لیکن وہ قبر تھی جس میں ایک شخص سورۃ ملک پڑھ رہا تھا یہاں تک کہ اسے مکمل کیا وہ صحابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (سورۃ ملک) عذاب قبر کو روکنے اور اس سے نجات دلانے والی ہے اور اپنے پڑھنے والے کو اس سے بچاتی ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۸۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

۳۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَمِّ الدُّخَانِ

۷۹۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَارِزُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي خَثْعَمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمَّ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعُمَرُ بْنُ أَبِي خَثْعَمٍ يُضَعَّفُ قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ مُتَكَرِّرُ الْحَدِيثِ:

۷۹۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوْفِيُّ نَارِزُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ هِشَامِ أَبِي الْمُقَدَّامِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمَّ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَهَشَامُ أَبُو الْمُقَدَّامِ يُضَعَّفُ وَلَمْ يَسْمَعْ الْحَسَنُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَكَذَا قَالَ أَيُّوبُ وَيُونُسُ بْنُ عُيَيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ.

۳۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْمَلِكِ

۷۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ وَبْنُ مَالِكِ التُّكْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْجَوَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خَبَاءً عَلَى قَبْرِهُ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا قَبُرَ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمَلِكِ حَتَّى خَتَمَهَا فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ضَرَبْتُ خَبَائِي وَأَنَا لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمَلِكِ حَتَّى خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۸۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا

سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن میں تیس آیتوں والی ایک سورت ہے جس نے ایک شخص کی شفاعت کی اور اسے بخش دیا گیا۔ وہ تبارک الذی یعنی سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک هذا حدیث حسن۔

۸۰۱: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ نَا الْفَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ أَلَمْ تَنْزِيلُ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ هَذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ مِثْلَ هَذَا وَرَوَاهُ مُعِينَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَرَوَى زُهَيْرٌ قَالَ قُلْتُ لَا بِيَ الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ مِنْ جَابِرٍ يَذْكُرُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ إِنَّمَا أَخْبَرَنِيهِ صَفْوَانُ أَوْ بَنُ صَفْوَانَ وَكَانَ زُهَيْرًا أَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

۸۰۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۸۰۳: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ نَا الْفَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ تَفْضُلَانِ عَلَى كُلِّ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ بِسَبْعِينَ حَسَنَةً.

مروی ہے۔

۸۰۲: ہم سے روایت کی ہناد نے ان سے ابوالاحوص نے وہ لیت سے وہ ابو الزبیر سے وہ جابر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۸۰۳: ہم سے روایت کی ہریم بن مسعر نے ان سے فضیل نے وہ لیت سے اور وہ طاؤس سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا (سورۃ المجدہ اور سورۃ ملک) قرآن کی دوسری سورتوں پر ستر گنا فضیلت رکھتی ہیں۔

۳۶۱: باب سورۃ زلزال کی فضیلت

۸۰۴: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سورۃ زلزال پڑھی اس کے لیے آدھے قرآن کے پڑھنے کا ثواب ہے۔ جس نے سورۃ کافرون پڑھی اس کے لیے چوتھائی قرآن کا اور جس نے سورۃ اخلاص پڑھی اس کے لیے تہائی قرآن کا ثواب ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حسن بن سلم کی

۳۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذَا زُلْزِلَتْ

۸۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْجَرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَمٍ بْنِ صَالِحٍ الْعِجْلِيُّ نَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ إِذَا زُلْزِلَتْ عَدِلَتْ لَهُ بِنِصْفِ الْقُرْآنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ عَدِلَتْ لَهُ بِرُبُعِ الْقُرْآنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ عَدِلَتْ لَهُ بِثُلْثِ الْقُرْآنِ هَذَا

روایت سے جانتے ہیں اور اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۸۰۵: حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کسی صحابی سے پوچھا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ اس نے عرض کیا: اللہ کی قسم نہیں کی یا رسول اللہ ﷺ اور نہ ہی میرے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے شادی کروں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تمہیں سورہ اخلاص یاد نہیں۔ عرض کیا؟ کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ تہائی قرآن ہوا۔ پھر آپؐ نے پوچھا سورہ نصر یاد ہے۔ اس نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ چوتھائی قرآن ہوا۔ پھر پوچھا سورہ کافرون یاد ہے۔ اس نے عرض کیا یہ بھی یاد ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ بھی چوتھائی قرآن ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا کیا سورہ زلزال بھی یاد ہے۔ اس نے عرض کیا: جہاں کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ بھی چوتھائی قرآن ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا تم نکاح کرو۔ نکاح کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶۲: باب سورہ اخلاص اور سورہ زلزال کی

فضیلت کے متعلق

۸۰۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورہ زلزال نصف قرآن کے برابر، سورہ اخلاص تہائی قرآن کے برابر اور سورہ کافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ایمان بن مغیرہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۶۳: باب سورہ اخلاص کی فضیلت کے متعلق

۸۰۷: حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی روزانہ رات کو تہائی قرآن پڑھنے سے بھی عاجز ہے کیونکہ جس نے سورہ اخلاص پڑھی گویا کہ اس نے تہائی قرآن پڑھا۔ اس باب میں حضرت

حَدِيثُ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ الْحَسَنِ بْنِ سَلَمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

۸۰۵: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَى ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا عِنْدِي مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ بَلَى قَالَ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلَى قَالَ رُبُّهُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قَالَ بَلَى قَالَ رُبُّهُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا زُلْزِلَتْ الْأَرْضُ قَالَ بَلَى قَالَ رُبُّهُ الْقُرْآنِ قَالَ تَزَوَّجْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْإِخْلَاصِ

وَفِي سُورَةِ إِذَا زُلْزِلَتْ

۸۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا يَمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْعَنْزِيُّ نَا عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفُ الْقُرْآنِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تَعْدِلُ رُبُّعُ الْقُرْآنِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَمَانِ بْنِ الْمُغِيرَةِ.

۳۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْإِخْلَاصِ

۸۰۷: حَدَّثَنَا بُدَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا زَيْدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ امْرَأَةِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابودرداء رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ اس حدیث کو کسی نے زائدہ سے بہتر بیان کیا ہو۔ اسرائیل اور فیاض بھی ان کی متابعت کرتے ہیں۔ پھر شعبہ اور کئی ثقہ راوی اسے منصور سے نقل کرتے ہوئے اضطراب کرتے ہیں۔

۸۰۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آپؐ نے کسی کو سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ آپؐ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے پوچھا۔ کیا واجب ہوگئی۔ آپؐ نے فرمایا: جنت۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مالک بن انس کی روایت سے جانتے ہیں اور ابوحنین وہ عبید بن حنین ہیں۔

۸۰۹: حضرت انس بن مالکؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص روزانہ دو سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے، اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ ہاں البتہ اگر اس پر قرض ہوگا۔ تو وہ معاف نہیں ہوگا۔ اسی سند سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے سونے کا ارادہ کیا اور پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹا۔ پھر سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندے اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہو جا۔ یہ حدیث ثابت کی روایت سے غریب ہے۔ وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ پھر یہ اس کے علاوہ اور اس سند سے بھی منقول ہے۔

۸۱۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمع ہو جاؤ میں تم لوگوں کے سامنے تمہاری قرآن پڑھوں گا۔ چنانچہ جو لوگ جمع ہو سکے جمع ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نکلے اور سورۃ اخلاص پڑھی پھر واپس چلے

وَسَلَّمَ اَيَّعِزُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ مَنْ قَرَأَ اَللّٰهُ الْوَاحِدَ الصَّمَدَ فَقَدْ قَرَأَ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي السَّرْدَاءِ وَاَبِي سَعِيدٍ وَقَتَادَةَ ابْنِ النُّعْمَانِ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَاَبْنِ غُمَرَ وَاَبِي مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مِنْ رَوَايَةِ زَائِدَةَ وَتَابِعَهُ عَلِيُّ رَوَاتِهِ اِسْرَائِيلُ وَالْفَضِيلُ بْنُ عِيَاضٍ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الثَّقَاتِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَنْصُورٍ وَاضْطَرَبُوا فِيهِ.

۸۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَنِئِينَ مَوْلَى لَالٍ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَوْ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قُلْتُ مَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَبُو حَنِئِينَ هُوَ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ.

۸۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ نَا حَاتِمُ بْنُ مَيْمُونٍ أَبُو سَهْلٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتِي مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مُجِئَ عَنْهُ ذُنُوبٌ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَبِهَذَا إِلَّا سَنَادٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةً مَرَّةً فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا عَبْدِي أَذْخَلَ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ ثَابِتٍ.

۸۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ ثَنَى أَبُو حَارِثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْشَوْا فَاِتْنِي

گئے۔ لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ تہائی قرآن پڑھیں گے۔ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے کوئی نئی چیز نازل ہونے کی وجہ سے اندر گئے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: میں نے تم سے کہا تھا کہ میں تہائی قرآن پڑھوں گا۔ جان لو کہ یہ (یعنی سورہ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے۔

۸۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورہ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۲: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری شخص مسجد قباء میں ہم لوگوں کی امامت کرتے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ جب بھی نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنے لگتے تو پہلے سورہ اخلاص پڑھتے پھر کوئی دوسری سورت پڑھتے اور ہر رکعت میں اسی طرح کرتے۔ ان کے ساتھیوں نے ان سے کہا کیا آپ سورہ اخلاص پڑھنے کے بعد یہ سوچتے ہیں کہ یہ کافی نہیں پھر دوسری بھی پڑھتے ہیں۔ یا تو آپ یہ سورت پڑھ لیا کریں یا پھر کوئی اور سورہ۔ انہوں نے فرمایا میں اسے یہ گز نہیں چھوڑوں گا۔ اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ میں تمہاری امامت کروں تو ٹھیک ہے ورنہ میں چھوڑ دیتا ہوں۔ وہ لوگ انہیں اپنے میں سب سے افضل سمجھتے تھے لہذا کسی اور کی امامت پسند نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے اس شخص سے پوچھا: اے فلاں تمہیں اپنے دوستوں کی تجویز پر عمل کرنے سے کوئی چیز روکتی ہے اور کیا وجہ ہے کہ تم ہر رکعت میں یہ سورت (یعنی سورہ اخلاص) پڑھتے ہو۔ اس

مَسَافَرًا عَلَيْكُمْ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي سَافَرًا عَلَيْكُمْ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ إِنِّي لَأَرَى هَذَا خَبَرًا جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي قُلْتُ مَسَافَرًا عَلَيْكُمْ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ إِلَّا وَانْهَاهَا تَعْدِلُ بِثَلَاثِ الْقُرْآنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ اسْمُهُ سَلْمَانٌ.

۸۱۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَاحِلُ بْنُ مُخَلَّدٍ نَاسِلِيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ فَنِي سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَاسِمِعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ فَنِي عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَوْمُهُمْ فِي مَسْجِدِ قَبَاءَ فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً يَقْرَأُ لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ يَقْرَأُ بِهَا افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَتَّى يَقْرَعَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرَى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ تَقْرَأُ بِهَذِهِ السُّورَةِ ثُمَّ لَا تَرَى أَنَّهَا تُخْرِجُكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرَى فَمَا إِنَّ تَقْرَأَ بِهَا وَامَّا أَنْ تَدْعَاهَا وَتَقْرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرَى قَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَوْكُمُ بِهَا فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوا يَرَوْنَهُ أَفْضَلَهُمْ وَكَرَهُوا أَنْ يَوْمَهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا آتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فَلَانُ مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَأْمُرُ بِهِ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ هَذِهِ

السُّورَةُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ وَقَدْ رَوَى مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ إِنْ حُبَّكَ أَيَّاهَا يَدْخُلَكَ الْجَنَّةَ.

نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس سورت سے محبت کرتا ہوں آپ: فرمایا تمہیں اس سورت سے محبت یقیناً جنت میں داخل کرے گی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ یعنی عبد اللہ بن عمر کی ثابت بنانی سے روایت ہے۔ مبارک بن فضالہ بھی اسے ثابت بنانی سے اور وہ انسؓ سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس سورت (یعنی سورہ اخلاص) سے محبت کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: اسکی محبت تمہیں جنت میں داخل کر دے گی۔

۳۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَعْوِذَتَيْنِ ۸۱۳: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَائِيحِي بْنُ سَعِيدٍ نَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَ بَنِي قَيْسٍ بَنِي أَبِي حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَ(قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) إِلَى آخِرِ السُّورَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۶۴: باب معوذتین کی فضیلت کے بارے میں ۸۱۳: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کچھ ایسی آیات نازل کی ہیں کہ کسی نے ان کے مثل آیات نہیں دیکھیں یعنی سورہ فلق اور سورہ الناس۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۴: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد ”معوذتین“ پڑھنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۸۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَهْيَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِيَّاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمَعْوِذَتَيْنِ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

خلاصۃ الابواب: (۱) سورہ کہف کی تلاوت کرنا خصوصاً جمعہ کے دن فتنہ و جال سے حفاظت کا سبب ہے منہ احمد میں بروایت حضرت کہل بن معاویہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سورہ کہف کی پہلی اور آخری آیات پڑھ لے اس کے لئے اس کے قدم سے لے کر سر تک ایک نور ہو جاتا ہے اور جو پوری پڑھ لے تو اس کے لئے زمین سے آسمان تک نور ہو جاتا ہے۔ روح المعانی میں بروایت حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورہ کہف پوری کی پوری ایک وقت میں نازل ہوئی اور ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ آئے جس سے اس کی عظمت و شان ظاہر ہوتی ہے (۲) سورہ یسین کے تو بہت فضائل ہیں جس مقصد کے لئے بھی تلاوت کی جائے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے پورا فرمادیتے ہیں (۳) سورہ دخان کی تلاوت توجہ مقبول کا ذریعہ ہے حدیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اس کی تلاوت کرے (۴) حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سورہ ملک حفاظت کرنے

والی ہے اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ہے۔ حضرت خالد بن معدانؓ نے فرمایا کہ مجھے الم تنزیل اور اسی طرح تبارک الذی کے متعلق یہ اطلاع پہنچی ہے کہ ایک آدمی ان سورتوں کو پڑھا کرتا تھا ان کے علاوہ اور کچھ نہیں پڑھا کرتا تھا اور وہ بڑا گناہ گار تھا (قبر) میں اس سورت نے (پرنده) کی شکل میں آکر اس پر اپنے پروں کا سایہ کر لیا اور عرض کیا الہی اس کو بخش دے یہ مجھے بہت پڑھاتا تھا اللہ نے اس کی سفارش قبول فرمائی اور یہ فرمایا کہ اس شخص کے ہر گناہ کے بدلے ایک نیکی لکھ دے اور اس کا درجہ اونچا کر دو۔ دراصل اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور قیامت کا ذکر ہے جو آدمی اس کو سمجھ کر پڑھتا ہے اور اس پر عقیدہ رکھتا ہے تو اسے بہترین عقیدہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتے ہیں (۵) سورۃ زلزال اور سورۃ اخلاص کی فضیلت کے بارے میں احادیث وارد ہوئی ہیں۔ جزئی نے فرمایا چوتھا قرآن ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن میں چار چیزیں زندگی، موت، حشر، حساب اور اس سورت میں صرف حساب کا بیان ہے اور اس کو نصف قرآن کہنے کی وجہ یہ ہے کہ قرآن میں احوال دنیا کا بھی بیان ہے اور آخرت کا بھی اور اس سورت میں صرف آخرت کا بیان ہے لہذا یہ سورت ایک حیثیت سے چہارم قرآن ہے اور دوسری حیثیت سے نصف قرآن ہے ایک وجہ نصف قرآن کہنے کی یہ بھی ہے کہ ایمان کہتے ہیں مبداء اور معاد یعنی اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھنا تو اس سورۃ میں قیامت کا ذکر ہے۔ سورۃ اخلاص کی محبت اور اس کی تلاوت گناہوں سے مغفرت کا سبب ہے اس لئے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی صفات کا تذکرہ ہے۔ معوذتین کے فضائل و فوائد بہت زیادہ ہیں جتنی عقیدت اور حضور قلب اور اخلاص کے ساتھ ان کی تلاوت کی جائے گی اتنا نفع زیادہ ہوگا ان کی تلاوت کرنے والا اپنے آپ کو رب العزت کی پناہ میں دے دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

باب ۳۶۵:

۸۱۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں ماہر ہے وہ شخص ایسے لکھنے والے (فرشتوں) کے ساتھ ہوگا جو نیک ہیں اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور یہ اس کیلئے سخت ہے (یہ ہشام کی روایت کے الفاظ ہیں) یا اس کا پڑھنا اس پر شاق ہے (یہ شعبہ کی روایت کے الفاظ ہیں) اس کے لیے دگنا اجر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۶۶:

۸۱۶: حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے یاد کیا پھر اس کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حلال اور حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام جانا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کی برکت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اور اسے اپنے گھر والوں میں سے ایسے دس آدمیوں کی شفاعت کا اختیار دے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے

باب ۳۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَصْلِ قَارِئِ الْقُرْآنِ

۸۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ وَهْشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّادَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَا هَرَبَ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُهُ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ شَدِيدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌ لَهُ أَجْرَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَادَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحْلَ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَذْخَلَهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ إِمْنٍ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجِبَتْ لَهُ النَّارُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ.

صَحِيحٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو عُمَرَ بَرَّازٌ كُوفِيٌّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ۔
جانتے ہیں اور اسکی کوئی سند صحیح نہیں۔ حفص بن سلیمان، ابو عمر
بزاز کوئی ہیں۔ یہ ضعیف ہیں۔

۳۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْقُرْآنِ

۸۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ
الْجُعْفِيُّ نَا حَمْرَةَ الزِّيَّاتِ عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ الطَّائِي
عَنْ ابْنِ أَخِي الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ
قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي
الْأَحَادِيثِ فَقَدْ خَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ لَا تَرَى النَّاسَ قَدْ خَاصُوا فِي الْأَحَادِيثِ
قَالَ أَوْ قَدْ فَعَلُوا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أَنهَا
سَتَكُونُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرُجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأٌ مَا قَبْلَكُمْ وَخَيْرٌ مَا بَعْدَكُمْ
وَحُكْمٌ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَضْلُ لَيْسَ بِالْهَزَلِ مَنْ تَرَكَهُ
مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنْ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ
أَضَلَّهُ اللَّهُ وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْأَمِينِ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ
وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَ
هْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ
وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقُضِي عَجَائِبُهُ هُوَ
الَّذِي لَمْ تَنْتَهُ الْجِنَّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتَّى قَالُوا (إِنَّا سَمِعْنَا
قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَأَمَّا بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ
صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أَجْرٌ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ) عَدَلَ وَمَنْ
دَعَا إِلَيْهِ هُدًى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا
أَعْوَرُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
حَمْرَةَ الزِّيَّاتِ وَإِسْنَادُهُ مَجْهُولٌ وَفِي الْحَارِثِ
مَقَالَ۔

۳۶۶: باب قرآن کی فضیلت کے بارے میں

۸۱۷: حضرت حارث اعور فرماتے ہیں کہ میں مسجد کے پاس سے
گزر رہا تو دیکھا کہ لوگ دنیاوی (باتوں) میں مشغول ہیں۔ چنانچہ
میں حضرت علیؑ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین کیا
آپ دیکھ نہیں رہے کہ لوگ باتوں میں مشغول ہیں۔ آپؑ نے
فرمایا کیا ایسا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا:
میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب ایک
فتنہ آنے والا ہے۔ میں نے عرض کیا: اس سے بچنے کا کیا راستہ
ہوگا۔ آپؑ نے فرمایا اللہ کی کتاب قرآن کریم میں تم سے پچھلوں
کے متعلق بھی تذکرہ ہے اور تمہارے بعد کا بھی نیز اس میں
تمہارے درمیان ہونے والے معاملات کا حکم ہے اور یہ سیدھا سچا
فیصلہ ہے۔ یہ مذاق نہیں ہے۔ جس نے اسے حقیر جان کر چھوڑ دیا
اللہ تعالیٰ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ پھر جو شخص اس کے علاوہ
کسی اور چیز میں ہدایت تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے
گا۔ یہ اللہ کی ایک مضبوط رسی ہے اور یہی ذکر حکیم ہے اور یہی صراط
مستقیم ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے جسے خواہشات نفسانی میڑھا نہیں
کر سکتی اور نہ ہی اس سے زبانیں خلط ملط ہوتی ہیں۔ علماء اس
سے سیر نہیں ہو سکتے۔ یہ بار بار دہرانے اور پڑھنے سے پرانا نہیں
ہوتا۔ اس کے عجائب کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اسے سن کر جن کہہ اٹھے کہ
”ہم نے عجیب قرآن سنا جو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے ہم اس پر
ایمان لائے۔“ جس نے اس کے مطابق بات کی اس نے سچ کہا۔
جس نے اس پر عمل کیا اس نے اجر پایا۔ جس نے اس کے مطابق
فیصلہ کیا اس نے عدل کیا۔ اور جس نے اسکی طرف لوگوں کو بلایا
اسے صراط مستقیم پر چلا دیا گیا۔ اے اعمور اس حدیث کو یاد کر لو۔ یہ

حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حمزہ زیات کی روایت سے جانتے ہیں اور اس کی سند مجہول ہے نیز حارث کی روایت
میں کلام ہے۔

۳۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ

۸۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَّنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عُلْقَمَةُ ابْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ ابْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَذَاكَ الَّذِي أَقْعَدَ نَبِيَّ مَقْعَدِي هَذَا وَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ حَتَّى بَلَغَ الْحِجَابُ بْنُ يُونُسَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا بَشَرُ بْنُ السَّرِيِّ نَاسُفِيَانُ عَنْ عُلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ أَوْ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُفْيَانُ لَا يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عُلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَهَكَذَا ذَكَرَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عُلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَصْحَابُ سُفْيَانَ لَا يَذْكُرُونَ فِيهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَهُوَ أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ زَادَ شُعْبَةُ فِي

۳۶۷: بَابُ قُرْآنِ كِي تَعْلِيمِ كِي فَضِيلَتِ كِي مُتَعَلِّقِ

۸۱۸: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ اس حدیث کے راوی ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ اسی حدیث نے مجھے اس جگہ بٹھایا چنانچہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے سے لے کر حاج بن یوسف کے زمانے تک قرآن کی تعلیم دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۹: حضرت عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین یا فرمایا افضل ترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا پھر اور لوگوں کو بھی قرآن سکھایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبد الرحمن بن مہدی اور کئی راوی اس حدیث کو سفیان ثوری سے وہ علقمہ بن مرثد سے وہ عبد الرحمن سے وہ عثمان سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اس سند میں سعد بن عبیدہ کا ذکر نہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان بھی یہ حدیث سفیان سے وہ شعبہ سے وہ علقمہ بن مرثد سے وہ سعد بن عبیدہ سے وہ ابو عبد الرحمن سے وہ عثمان سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار یہ بات یحییٰ بن سعید سے اور وہ سفیان اور شعبہ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے بھی اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔ وہ سفیان اور شعبہ سے ایک سے زیادہ مرتبہ وہ علقمہ بن مرثد سے وہ سعد بن ابی عبیدہ سے وہ ابو عبد الرحمن سے وہ عثمان سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ سفیان کے ساتھی اس حدیث کی سند میں سفیان کے سعد بن عبیدہ سے نقل کرنے کا ذکر نہیں کرتے۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں سفیان نے سعد بن عبیدہ کو زیادہ ذکر کیا ہے۔ اور ان کی حدیث اشبہ ہے۔ علی بن عبد اللہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ میرے

نزدیک ثقاہت میں کوئی شعبہ کے برابر نہیں اور جب شعبہ کی سفیان مخالفت کرتے ہیں۔ تو میں ان کا قول لیتا ہوں۔ ابوعمار، وکیع سے شعبہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ شعبہ نے فرمایا: سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔ میں نے ان سے حدیث سننے کے بعد کئی مرتبہ اس شخص سے پوچھی جس سے وہ روایت کرتے ہیں کہ ویسے ہی پایا جیسے سفیان نے روایت کیا تھا۔ اس باب میں حضرت علیٰ اور سعد سے بھی روایت ہے۔

۸۲۰: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ اس حدیث کو ہم علی بن ابی طالب کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۶۸: باب قرآن میں سے ایک

حرف پڑھنے کا اجر

۸۲۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن مجید میں سے ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے ایک نیکی دی جائے گی اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے میں نہیں کہتا کہ ”الم“ (ایک) حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام بھی ایک حرف ہے اور میم بھی ایک حرف ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ قتیبہ بن سعید کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ محمد بن کعب قرظی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں پیدا ہوئے۔ یہ حدیث اسکے علاوہ اور سند سے بھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ابواخوص اسے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی اسے مرفوع اور بعض موقوف روایت کرتے ہیں۔ محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابو حمزہ ہے۔

إِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ وَكَانَ حَدِيثُ سُفْيَانَ أَشْبَهَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَخْبِي بَنُ سَعِيدٍ مَا أَحَدٌ يَعْدِلُ عِنْدِي شُعْبَةً وَإِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانٌ أَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ أَبَا عَمَّارٍ يَذْكُرُ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانٌ أَحْفَظُ مِنِّي وَمَا حَدَّثَنِي سُفْيَانٌ عَنْ أَحَدٍ بِشَيْءٍ فَسَأَلْتُهُ إِلَّا وَجَدْتُهُ كَمَا حَدَّثَنِي وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدٍ.

۸۲۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلِمَهُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ.

۳۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ

الْقُرْآنِ مَالَهُ مِنَ الْآجُرِ

۸۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الْخَنَفِيُّ نَا الضَّحَّاكَ بْنَ عُثْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَلِهَا لَا أَقُولُ أَلَمْ حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَا م حَرْفٌ وَمِمَّنْ حَرْفٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ بَلَغَنِي أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ وُلِدَ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَوَاهُ أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ يُكْنَى أَبُو حَمْزَةَ.

۸۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا۔ تو قرآن اپنے رب سے عرض کرے گا۔ یا اللہ اسے جوڑا پہنا پھر اسے عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ وہ (قرآن) عرض کرے گا: یا اللہ اسے مزید پہنا۔ چنانچہ پھر اسے عزت کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر وہ عرض کرے گا: یا اللہ اس سے راضی ہو جا تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور میڑھیاں (درجات) چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے ایک نیکی زیادہ کی جائے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب: ۳۶۹

۸۲۳: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے وہ شعبہ سے وہ عاصم بن بہدلہ سے وہ ابوصالح سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن یہ غیر مرفوع ہے اور زیادہ صحیح ہے۔

۸۲۴: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کسی چیز کو اتنے غور سے نہیں سنتے جتنا کہ اسکی (قراءت والی) دو رکعتوں کو سنتے ہیں اور جتنی دیر وہ نماز پڑھتا رہتا ہے۔ نیکی اسکے سر پر چھڑکی جاتی ہے اور بندوں میں سے کوئی کسی چیز سے اللہ کا اتنا قرب حاصل نہیں کر سکتا جتنا کہ اسکے پاس سے نکلے ہوئی چیز سے۔ ابونصر کہتے ہیں کہ اس سے مراد قرآن ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بکر بن حنیس پر ابن مبارک اعتراض کرتے ہیں کہ انہوں نے آخر میں ان سے نقل کرنا چھوڑ دیا تھا۔

باب: ۳۷۰

۸۲۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس کے اندر قرآن میں سے کچھ نہیں (یعنی اسے کچھ قرآن یاد نہیں) وہ دیران گھر کی مانند ہے۔ یہ حدیث حسن

۸۲۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَبْدَ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ خَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكِرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ خَلَّةَ الْكِرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضَى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهُ اقْرَأْ وَارْقَأْ وَيَزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب: ۳۶۹

۸۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ يَهْدٍ لَه عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهَذَا أَصَحُّ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ:

۸۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو النَّضْرِ نَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْنَى اللَّهُ لِعَبْدِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَكَعَتَيْنِ يُصَلِّيَهُمَا وَإِنَّ الْبِرَّ لَيَذُرُّ عَلَيْكَ رَأْسَ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ يَعْنِي الْقُرْآنَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَبَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَتَرَكَهُ فِي آخِرِ آثَرِهِ.

باب: ۳۷۰

۸۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسٍ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَ خَاسِرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صحیح ہے۔

۸۲۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صاحب قرآن (یعنی حافظ) سے کہا جائے گا کہ پڑھ اور منزلیں پڑھتا جا اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔ تمہاری منزل وہی ہے جہاں تم آخری آیت پڑھو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو محمد بن بشار، عبد الرحمن بن مہدی سے وہ سفیان سے اور وہ عاصم سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب ۳۷۱

۸۲۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے (نیک) اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے۔ یہاں تک کہ اگر کسی نے مسجد سے تنکا بھی نکالا تھا تو وہ بھی۔ پھر مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کئے گئے۔ چنانچہ میں نے اس سے بڑا گناہ نہیں دیکھا کہ کسی نے قرآن کریم کی کوئی آیت یا سورۃ یاد کرنے کے بعد بھلا دی ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام بخاری بھی سے غریب کہتے ہیں۔۔۔ کہ میں مطلب بن عبد اللہ بن حطب کے کسی صحابی سے سماع کے متعلق نہیں جانتا۔ ہاں ان ہی کا ایک قول ہے کہ میں نے یہ حدیث ایسے شخص سے روایت کی ہے جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں موجود تھا۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے کسی صحابی سے سماع کا علم نہیں۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ علی بن مدینی مطلب کے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماع کا انکار کرتے ہیں۔

باب ۳۷۲

۸۲۸: حضرت عمران بن حصینؓ سے منقول ہے کہ وہ ایک

الْقُرْآنِ كَالْيَبِ الْخَرِبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ۸۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقَالُ يَغْنَى لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ أَقْرَأُ أَرْقَ وَرَتَّلَ كَمَا كُنْتَ تَرْتَلُ فِي الدُّنْيَا وَإِنْ مَنَزَلَتْكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

باب ۳۷۱

۸۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرِضْتُ عَلَى أَجُورٍ أُمْتِي حَتَّى الْقَدَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَغَرِضْتُ عَلَى ذُنُوبٍ أُمْتِي فَلَمْ أَرِذْنًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أَوْ يَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَذَا كَرُثَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَاسْتَعْرَبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا أَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ سَمَاعًا مِنْ أَحَدٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَهُ حَدَّثَنِي مَنْ شَهِدَ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ لَا نَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ سَمَاعًا مِنْ أَحَدٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَنْكَرَ عَلَيَّ بْنُ الْمَدِينِيِّ أَنْ يَكُونَ الْمُطَّلِبُ سَمِعَ مِنْ أَنَسٍ.

باب ۳۷۲

۸۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ سُفْيَانُ

قاری کے پاس سے گزرے جو قرآن پڑھ رہا تھا۔ پھر اس نے ان سے کچھ مانگا (یعنی بھیک مانگی) تو عمرانؑ نے ”إِنَّا لِلّٰهِ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ پڑھا اور ایک حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے اسے چاہیے کہ اللہ سے سوال کرے اس لیے کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے سوال کریں گے۔ محمود کہتے ہیں کہ خثیمہ بصری جن سے جابر جعفی روایت کرتے ہیں وہ خثیمہ بن عبد الرحمن نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور خثیمہ بصری کی کنیت ابو نصر ہے۔ انہوں نے انس بن مالکؓ سے کئی احادیث روایت کی ہیں اور ان سے جابر جعفی روایت کرتے ہیں۔

۸۲۹: حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے قرآن کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کیا وہ اس پر ایمان نہیں لایا۔ محمد بن یزید بن سنان یہ حدیث اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے اس کی سند اس طرح بیان کرتے ہیں کہ مجاہد، سعید بن مسیب سے اور وہ صہیب سے نقل کرتے ہیں۔ ان کی روایت کا کوئی متابع نہیں اور وہ ضعیف ہیں۔ ابو مبارک بھی مجہول ہیں اور اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ کعب کے نقل کرنے میں بھی اختلاف ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یزید بن سنان رباوی کی حدیث میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن ان کے بیٹے محمد ان سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔

۸۳۰: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا، اعلان کر کے صدقہ کرنے والے کی طرح ہے آہستہ قرآن پڑھنے والا چھپا کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن آہستہ پڑھنا زور سے پڑھنے سے افضل ہے کیونکہ علماء کے نزدیک چھپا کر صدقہ دینا اعلان کر کے صدقہ دینے سے افضل ہے۔ نیز اہل

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَارِئٍ يَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ مَحْمُودٌ هَذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْهُ جَابِرُ الْجَعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَخَيْثَمَةُ هَذَا شَيْخٌ بَصْرِيٌّ يُكْنَى أَبَانَصْرَ قَدَرَوَى جَابِرُ الْجَعْفِيُّ عَنْ خَيْثَمَةَ هَذَا أَيْضًا.

۸۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ نَا وَكَيْعٌ نَا أَبُو قُرَّةَ يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَمَّنَ بِالْقُرْآنِ مِنْ اسْتَحْلَ مَحَارِمِهِ وَقَدَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَنَانٍ عَنْ أَبِيهِ هَذَا الْحَدِيثَ وَزَادَ فِي هَذَا إِسْنَادٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ صُهَيْبٍ وَلَا يَتَابِعُ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَلِيَّ رِوَايَتِهِ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَأَبُو الْمُبَارَكِ رَجُلٌ مَجْهُولٌ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ وَقَدْ حُوِّلَ وَكَيْعٌ فِي رِوَايَتِهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ أَبُو قُرَّةَ يَزِيدُ بْنُ سَنَانٍ الرَّهَاقِيُّ لَيْسَ بِحَدِيثِهِ بَأْسٌ إِلَّا رِوَايَةُ ابْنِهِ مُحَمَّدٍ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَرَوِي عَنْهُ مَنَ كَثِيرٌ.

۸۳۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرَّةٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الَّذِي يُسِرُّ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي يَجْهَرُ بِقِرَاءَةِ

علم کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ریا کاری و خود پسندی سے محفوظ رہے۔ کیونکہ اعلانیہ اعمال کی نسبت خفیہ اعمال میں ریا کا خوف نہیں ہوتا۔

الْقُرْآنَ لِأَنَّ صِدْقَةَ السِّرِّ أَفْضَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ صِدْقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَأَنَّ مَعْنَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَكُمْ يَأْمَنُ الرَّجُلُ مِنَ الْعُجْبِ لِأَنَّ الدُّيُ يُسِرُّ بِالْعَمَلِ لَا يُخَافُ عَلَيْهِ بِالْعُجْبِ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ فِي الْعَلَانِيَةِ.

باب ۳۷۳:

باب ۳۷۳:

۸۳۱: حضرت ابولبابہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ سورہ اسراء اور سورہ زمر پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابولبابہ بصری ہیں۔ ان سے حماد بن زید کئی احادیث نقل کرتے ہیں۔ ان کا نام مروان ہے۔ یہ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی کتاب التاريخ میں نقل کیا ہے۔

۸۳۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالزُّمَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو لُبَابَةَ هَذَا شَيْخٌ بَصْرِيُّ قَدْ رَوَى عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ غَيْرَ حَدِيثٍ وَيَقَالُ اسْمُهُ مَرْوَانُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فِي كِتَابِ التَّارِيخِ.

۸۳۲: حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ سونے سے پہلے وہ سورتیں پڑھا کرتے تھے جو ”سَبَّح“ یا ”يُسَبِّحُ“ سے شروع ہوتی ہیں نیز فرماتے ہیں کہ ان میں سے ایک آیت ایسی ہے جو ایک ہزار آیتوں سے افضل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۸۳۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا بَقِيعَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ عَرِبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ يَقُولُ إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً خَيْرَ مِنَ أَلْفِ آيَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

باب ۳۷۴:

باب ۳۷۴:

۸۳۳: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت ”أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ تین مرتبہ پڑھنے کے بعد سورہ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتے ہیں۔ جو اس کیلئے شام تک مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ ہیں اور اگر وہ اس دن مر جائے تو اس کا شمار شہیدوں میں ہوتا ہے۔ نیز اگر کوئی شام کو پڑھے گا تو اسے بھی یہی مرتبہ عطا کیا جائے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۸۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ أَبُو الْعَلَاءِ الْخَقَفَانِيُّ نَا فَعُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُضِيحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَكَمَّلَ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمِيسَى وَإِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمِيسَى كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

فِي الْأَمْرِ سَعَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا
تھے: کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی وضو کر کے ہی سو جاتے۔ میں
نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی
یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۸۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ
أَنَا إِسْرَائِيلُ نَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي
الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَعْزُضُ نَفْسَهُ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ لَا
رَجُلَ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنْ قَرِئْتُ مَنَعُونِي أَنْ أَبْلَغَ
كَلَامَ رَبِّي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.
۸۳۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی
اکرم ﷺ خود کو عرفات میں لوگوں کے سامنے پیش کرتے اور
فرماتے کہ کیا تم لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو مجھے اپنی قوم
کے پاس لے چلے تاکہ میں انہیں اپنے رب کا کلام سناؤں اس
لیے کہ قریش نے مجھے اس سے منع کر دیا ہے۔ یہ حدیث حسن
صحیح غریب ہے۔

باب ۳۷۶:

باب ۳۷۶:

۸۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا شَهَابُ بْنُ عَبْدِ
الْعَبْدِيِّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ
قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ
شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا
أُعْطِيَ السَّائِلِينَ وَفَضَّلَ كَلَامَ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ
كَفَضَّلَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.
۸۳۷: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جسے قرآن
نے میری یاد اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول کر دیا۔ میں
اسے ان لوگوں سے بہتر چیز عطا کروں گا جو میں مانگنے والوں کو
دیتا ہوں اور اللہ کے کلام کی دوسرے تمام کلاموں پر اسی طرح
فضیلت ہے جس طرح خود اللہ تعالیٰ کی اسکی تمام مخلوقات پر۔
یہ حدیث حسن غریب ہے۔

خلاصۃ الابواب : قرآن کے قاری کے لئے یہ بہت بڑا شرف ہے کہ اس کی وجہ سے اس کے گھرانے
سے دس آدمیوں کو اللہ تعالیٰ جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل فرما دیں گے (۲) قاری قرآن ملائکہ یعنی فرشتوں کا ساتھ
ہوگا اور فرشتوں کی معیت نصیب ہونا اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے (۲) تمام فتنوں سے بچنے کا راستہ قرآن کریم میں ہے
تمام معاملات کا حکم اس میں ہے اس پر عمل کرنے سے عزت ملتی ہے اور اس کو چھوڑ دینے سے ذلت اور پستی مقدر بن جاتی ہے
صحابہ کرامؓ نے قرآن کریم کو اپنی اجتماعی اور انفرادی زندگیوں میں داخل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اقتدار اور حکومت عطا
فرمائی آج کے مسلمانوں نے قرآن کریم کو پس پشت ڈال کر غیر مسلموں کے قوانین کو اپنایا ہے تو ذلیل و خوار ہیں (۳)
احادیث باب کا خلاصہ یہ ہے کہ سب سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ سعادت مند ہیں وہ لوگ جو اخلاص
کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم میں مشغول رہتے ہیں کلام پاک چونکہ اصل دین ہے اس کی بقاء و اشاعت پر ہی دین کا
دار و مدار ہے اس لئے اس کے سیکھنے اور سکھانے کا افضل ہونا ظاہر ہے کسی وضاحت کا محتاج نہیں البتہ اس کی انواع مختلف ہیں
کمال اس کا یہ ہے کہ مطالب و مقاصد سمیت سیکھے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ فقط الفاظ سیکھے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص نے

قرآن مجید کو حاصل کر لیا اس نے علوم نبوت کو اپنی پیشانی میں جمع کر لیا۔ شرم و حیا میں ان لوگوں کی فہرست میں جو قیامت کے ہولناک دن میں عرش کے سایہ میں ہوں گے ان لوگوں کو بھی شمار کیا ہے جو مسلمانوں کے بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے ہیں نیز ان لوگوں کو بھی شمار کیا ہے جو بچپن میں قرآن شریف سیکھتے ہیں اور بڑے ہو کر اس کی تلاوت کا اہتمام کرتے ہیں۔ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جس کے ایک ایک حرف پڑھنے پر اجر و ثواب کا وعدہ ہے قیامت کے دن وہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفاعت کرے گا کہ اے اللہ اس کو عزت کا تاج پہنا چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرماویں گے اور قرآن کریم کی شفاعت بہت اونچا مرتبہ رکھتی ہے اس کے مقابلہ میں کسی کی شفاعت نہیں۔ نماز میں اس کی تلاوت تو درجات کو اور زیادہ بڑھا دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے اس سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ نہیں۔ احادیث میں قرآن کریم کی عزت و قدر کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے کہ اس کو حفظ کر کے اس کی نگرانی کی جائے تاکہ بھول نہ جائے قرآن کریم سے بے پروائی بہت بڑا گناہ ہے نیز لوگوں کے سامنے اس کی تلاوت کر کے پھر لوگوں سے سوال کرنا بہت معیوب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ایسی حرکت کرنے سے منع فرمایا ہے ارشاد نبویؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کرنا چاہئے حضور ﷺ کا معمول نقل کیا گیا ہے کہ سونے سے پہلے خاص خاص سورتیں پڑھتے تھے اور ان میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزاروں آیتوں سے افضل ہے لیکن اس کو بیان نہیں فرمایا اس کا مخفی رکھنا ایسا ہی جس طرح لیلۃ القدر کو پوشیدہ رکھا ہے بعض حضرات علماء نے فرمایا کہ وہ سورۃ حشر کی آخری آیت ہے۔

أَبْوَابُ الْقِرَاءَةِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قِرَاءَاتِ كِتَابِكَ

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۸۳۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْطَعُ قِرَاءَتُهُ يَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُهَا مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَبِهِ يَقْرَأُ أَبُو عُبَيْدٍ وَيَخْتَارُهُ هَكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلُوكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا وَصَفَتْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرْفًا حَرْفًا وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَكَانَ يَقْرَأُ مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ يَوْمَ الدِّينِ.

۸۳۸: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قرآن پڑھتے ہوئے ہر آیت پر وقف کرتے تھے یعنی اس طرح پڑھتے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ پھر ٹھہرتے۔ پھر پڑھتے ”الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ“ پھر رکتے اور پھر پڑھتے ”مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ“ (اور پھر رکتے)..... یہ حدیث غریب ہے۔ ابو عبیدہ بھی اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔ اور یہی قراءت پڑھتے تھے۔ یعنی ”مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ“ کی جگہ ”مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ“ نہیں پڑھتے تھے۔ یحییٰ بن سعید اور کئی راوی بھی ابن جریج سے وہ ابن ابی ملیکہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے اسی سند سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن اسکی سند متصل نہیں۔ اس لیے کہ لیث بن سعد، ابن ابی ملیکہ سے وہ یعلیٰ بن مملوک سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی قراءت کی کیفیت بیان کی کہ ہر حرف الگ الگ ہوتا تھا۔ لیث کی حدیث زیادہ صحیح ہے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ ﷺ ”مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ“ پڑھتے تھے۔

۸۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرَاهُ قَالَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَقْرَأُونَ مَالِكُ يَوْمِ الدِّينِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ أَيُّوبُ بْنُ

۸۳۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، (اور میرا خیال ہے کہ انسؓ نے) عثمانؓ (کا نام بھی لیا) یہ سب حضرات ”مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ“ پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو زہری کی انسؓ سے روایت سے صرف شیخ ایوب بن سوید رملی کی روایت سے جانتے ہیں۔ زہری کے

بعض ساتھی یہ حدیث زہری سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سب ”مَالِکِ یَوْمَ الدِّینِ“ پڑھتے تھے۔ عبدالرزاق بھی معمر سے وہ زہری سے اور وہ سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ”مَالِکِ یَوْمَ الدِّینِ“ پڑھتے تھے۔

۸۳۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھی ”أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ“ سوید بن نصر بھی ابن مبارک سے اور وہ یونس بن یزید سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ سوید بن نصر، ابن مبارک سے وہ یونس بن یزید سے اس سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اور ابوعلی بن یزید، یزید بن یونس کے بھائی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ ابن مبارک اس حدیث کے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ ابو عبیدہ نے بھی اس حدیث کی اتباع میں یہ آیت اسی طرح پڑھی۔

۸۳۱: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ”هَلْ تَسْتَطِيعُ رَبِّكَ“ یعنی کیا تم اپنے رب سے مانگنے کی طاقت رکھتے ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف رشدین کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہیں پھر عبد الرحمن بن زیاد افریقی بھی ضعیف ہیں۔ لہذا اس کی سند ضعیف ہے۔

۸۳۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے ”إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ“ یعنی اس نے غیر صالح عمل کیا۔ اس حدیث کو کئی راوی ثابت بنانی سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ شہر بن حوشب بھی اسے اسماء بنت یزید سے روایت کرتے ہیں۔ عبد بن حمید کہتے ہیں کہ یہی

سُوَيْدُ الرَّمْلِيِّ وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا يَقْرَأُونَ مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ وَرَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا يَقْرَأُونَ مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ.

۸۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ قَالَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهِذَا إِلَّا سَنَادَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ هُوَ أَخُو يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدٌ تَفَرَّدَ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِهِذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَهَكَذَا قَرَأَ أَبُو عَبِيدٍ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ اتِّبَاعًا لِهَذَا الْحَدِيثِ.

۸۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارِ شَدِيدٍ بِنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ بِنِ أَنْعَمٍ عَنْ عُثْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غُنَمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَسْتَطِيعُ رَبِّكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ بِنِ سَعْدٍ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيٍّ وَرِشْدُ بْنُ بِنِ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ بِنِ أَنْعَمٍ إِلَّا فَرِيقِي يَضَعَفَانِ فِي الْحَدِيثِ.

۸۳۲: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ نَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُهَا إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ هَذَا حَدِيثٌ قَدَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ نَحْوُ هَذَا وَهُوَ حَدِيثٌ ثَابِتُ الْبُنَانِيِّ وَقَدْ رَوَى هَذَا

ام سلمہ رضی اللہ عنہا انصاریہ ہیں اور میرے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ شہر بن حوشب نے کئی حدیثیں ام سلمہ انصاریہ سے نقل کی ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتی ہیں۔

الْحَدِيثُ أَيضًا عَنْ شَهْرَبْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ وَ سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُولُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ هِيَ أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ عِنْدِي وَاحِدٌ وَقَدْ رَوَى شَهْرَبْنِ حَوْشَبٍ غَيْرَ حَدِيثٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ وَهِيَ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا.

۸۴۳: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا“ میں ذال پر پیش پڑھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امیہ بن خالد ثقہ اور ابو جاریہ عبدی مجہول ہیں۔ ہم اس کا نام نہیں جانتے۔

۸۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا أُمِّيَّةَ بِنْتُ خَالِدٍ نَا أَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا مُثْقَلَةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأُمِّيَّةُ بِنْتُ خَالِدٍ ثِقَةٌ وَأَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ شَيْخٌ مَجْهُولٌ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ.

۸۴۴: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اس طرح پڑھی ”هِيَ عَيْنُ حَمِيَّةٍ“ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور صحیح وہ ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عمرو بن عاص کے درمیان اس حدیث کی قراءت میں اختلاف ہے انہوں نے اس اختلاف کو کعب احبار کے سامنے پیش کیا۔ لہذا اگر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس کوئی حدیث ہوتی تو وہ کافی ہوتی اور وہ کعب بن احبار کے پاس نہ جاتے۔

۸۴۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ مِصْدَعِ ابْنِ يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي عَيْنِ حَمِيَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قِرَاءَتُهُ وَيُرَوَّى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعُمَرُ وَبَنِي الْعَاصِ اخْتَلَفُوا فِي قِرَاءَةِ هَذِهِ الْآيَةِ وَارْتَفَعُوا إِلَى كَعْبٍ الْأَخْبَارِيِّ ذَلِكَ فَلَوْ كَانَتْ عِنْدَهُ رَوَايَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاسْتَعْنَى بِرَوَاتِهِ وَلَمْ يَحْتَجْ إِلَى كَعْبٍ.

۸۴۵: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر (خبر ملی کہ) اہل روم، فارس والوں پر غالب ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ”أَلَمْ غَلَبَتِ الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ يَقْرُحُ الْمُؤْمِنُونَ“ تک آیات نازل ہوئیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ غَلَبَتْ دونوں طرح (یعنی غَلَبَتْ اور غَلَبَتْ) پڑھا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ پہلے اہل روم مغلوب ہو گئے تھے

۸۴۵: حَدَّثَنَا نَاصِرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسٍ فَأَعْجَبَ ذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكْتُ أَلَمْ غَلَبَتِ الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ يَقْرُحُ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ الرُّومِ عَلَى فَارِسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

پھر غالب ہوئے۔ لہذا غَلَبَتْ میں ان کے غالب ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ نصر بن علی نے بھی غَلَبَتْ پڑھا ہے۔

۸۴۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھا ”خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضَعْفٍ پڑھو۔ عبد بن حمید بھی یزید بن ہارون سے اور وہ فضیل بن مرزوق سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف فضیل بن مرزوق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۴۷: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت اس طرح پڑھتے تھے ”فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ“ یعنی دال کے ساتھ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۴۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا: ”فَرُوحٌ وَ رِيحَانٌ وَ جَنَّةُ نَعِيمٍ“ یعنی راء پر پیش پڑھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ہارون اعمور کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۴۹: حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ ہم شام گئے تو ابو درداء ہمارے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیا تم میں سے کوئی عبد اللہ بن مسعود کی قرأت سے قرآن پڑھ سکتا ہے؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا تو میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم نے عبد اللہ بن مسعود کو یہ آیت کس طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے ”وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى“ میں نے عرض کیا وہ اس طرح پڑھتے تھے۔ ”وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى.....“۔ ابو درداء نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ”وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى“ پڑھوں لیکن میں ان کی بات نہیں مانوں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح

مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَيُقْرَأُ غَلَبَتْ وَغَلَبَتْ يَقُولُ كَانَتْ غَلَبَتْ ثُمَّ غَلَبَتْ هَكَذَا قَرَأَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلَبَتْ .

۸۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا نَعِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحْوِيُّ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ (خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ) فَقَالَ مِنْ ضَعْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ .

۸۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۸۴۸: حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصَّبْعِيُّ عَنْ هَارُونَ الْأَعْوَرِ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فَرُوحٌ وَ رِيحَانٌ وَ جَنَّةُ نَعِيمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَارُونَ الْأَعْوَرِ .

۸۴۹: حَدَّثَنَا هَنَادَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَاتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَأَشَارُوا إِلَيَّ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُهَا وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى وَلَذَكَرُوا الْأُنْثَى فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَأَنَا وَاللَّهِ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُهَا وَهَؤُلَاءِ يُرِيدُونَ نَبِيَّ أَنْ يَقْرَأَهَا وَمَا خَلَقَ فَلَا أَتَا بَعْضَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا قِرَاءَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاللَّيْلِ إِذَا

يَغْشَى وَالنَّهَارَ إِذَا تَجَلَّى وَالذِّكْرُ وَالْأُنْثَى .

ہے اور عبد اللہ بن مسعودؓ کی قراءت اسی طرح ہے ”وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارَ إِذَا تَجَلَّى وَالذِّكْرُ وَالْأُنْثَى“

۸۵۰: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اس طرح پڑھائی ”إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۸۵۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اس طرح پڑھی ”وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى هُمْ“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حکم بن عبد الملک قتادہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ ہمیں قتادہ کے ابو طفیل رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی صحابی سے سماع کا علم نہیں اور یہ روایت مختصر ہے۔ اس کی صحیح سند اس طرح ہے کہ قتادہ، حسن سے اور وہ عمران بن حصینؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ“ میرے خیال میں یہ حدیث اس حدیث سے مختصر ہے۔

۸۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَكَذَا رَوَى الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا مِنْ أَنَسٍ وَأَبِي الطُّفَيْلِ وَهَذَا عِنْدِي مُخْتَصَرٌ إِنَّمَا يَرَوِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الْحَدِيثُ بِطَوْلِهِ وَحَدِيثُ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عِنْدِي مُخْتَصَرٌ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ .

۸۵۲: حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتابرا ہے وہ شخص ان میں سے کسی کے لیے یا فرمایا تم لوگوں کے لیے جو کہے میں فلاں آیت بھول گیا بلکہ اسے تو بھلا دیا گیا۔ لہذا قرآن کو یاد کرتے رہا کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قرآن لوگوں کے دلوں سے اس سے بھی زیادہ بھاگنے والا ہے جس طرح چوپایہ اپنی باندھنے کی رسی سے بھاگتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بِسْمًا لَا حَدِيثَهُمْ أَوْلَا حَدِيثَهُمْ أَن يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٍ بَلْ هُوَ نَسِيَ فَأَسْتَدْكِرُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفْصِيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النِّعَمِ مِنْ عَقْلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

خلاصۃ الابواب : ان ابواب میں حضور ﷺ کی قراءت کے بارہ احادیث وارد ہوئی ہیں کہ آپ ﷺ قراءت بہت ٹھہر ٹھہر کے کرتے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی یہی ہے کہ قرآن مجید کو آہستہ آہستہ پڑھئے یعنی جلدی کے ساتھ نہ پڑھا جائے جیسا کہ ہمارے زمانے کے حفاظ پڑھتے ہیں نیز حضور ﷺ نے مختلف طریقوں سے قرآن پاک پڑھا۔

۳۷۷: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ

۸۵۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّابْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ آمَنِينَ مِنْهُمْ الْعَجُوزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْغُلَامُ وَالْحَارِيَّةُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ أَيُّوبَ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ وَسُمُرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي جُهَيْمٍ بِنِ الْحَارِثِ بْنِ الصَّمَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۸۵۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرَّةِ بِنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُسَوَّرِ بِنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بِنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ مَرَرْتُ بِهَشَامِ بْنِ حَكِيمٍ بِنِ حِزَامٍ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يَقْرَأْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَذْتُ أَسَاوِرَهُ فِي الصَّلَاةِ فَنَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّيْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُهَا فَقَالَ أَقْرَأْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ وَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهْوَأَقْرَأْنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي تَقْرَأُهَا فَإِنِطَلَقْتُ أَقُوذُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ

۳۷۷: بَابُ اس بَارِے میں قرآن سات قراءتوں پر نازل ہوا

۸۵۳: حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ کی جبریل سے ملاقات ہوئی تو آپؐ نے فرمایا: اے جبریل میں ایسی قوم کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں جو امی (یعنی ان پڑھ) ہے۔ ان میں بوڑھے بھی ہیں عمر رسیدہ بھی ہیں بچے بھی ہیں اور بچیاں بھی۔ پھر ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ جبرائیل نے کہا: اے محمدؐ! قرآن کو سات حرفوں (یعنی قراءتوں) پر نازل کیا گیا ہے۔ اس باب میں عمرؓ، حذیفہؓ بن یمانؓ، ابو ہریرہؓ، اور ام ایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ ام ایوبؓ، ابویوبؓ کی بیوی ہیں۔ نیز سمرہؓ، ابن عباسؓ اور ابو جہم بن حارث بن صمد سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابی بن کعبؓ ہی سے منقول ہے۔

۸۵۴: مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن عبد القاری کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں عہد نبویؐ میں ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس سے گزرا تو وہ سورہ فرقان پڑھ رہے تھے۔ میں نے ان کی قراءت سنی تو وہ ایسی قراءت پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان کے نماز پڑھتے ہوئے ان سے لڑ پڑوں لیکن میں نے انتظار کیا کہ سلام پھیر لیں۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی گردن کے پاس سے چادر پکڑ کر کھینچی اور پوچھا کہ تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی۔ جو تم ابھی پڑھ رہے تھے۔ کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ میں نے کہا۔ جھوٹ بولتے ہو اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی یہ سورت پڑھائی ہے۔ چنانچہ میں انہیں کھینچتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ میں نے انہیں سورہ فرقان کئی ایسے حروف پر پڑھتے سنا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں سکھائے۔ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے

مجھے سورہ فرقان پڑھائی ہے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: اے عمرؓ اسے چھوڑ دو۔ پھر فرمایا: اے ہشام تم پڑھو۔ انہوں نے وہی قراءت پڑھی جو میں نے سنی تھی۔ نبی اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عمرؓ تم پڑھو۔ میں نے وہ قراءت پڑھی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی تھی۔ نبی اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قرآن سات حروف (یعنی قراءتوں) پر نازل ہوا ہے۔ لہذا جس میں آسانی ہو اس میں پڑھا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس اسے زہری سے اسی سند سے نقل کرتے ہیں لیکن مسور بن مخرمہ کا ذکر نہیں کرتے۔

باب: ۳۷۸

باب: ۳۷۸

۸۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جس نے اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے کوئی دنیاوی مصیبت دور کر دی اللہ تعالیٰ اسکی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کر دیگا۔ جو کسی مسلمان کی دنیا میں پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسکی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کرے گا۔ جو کسی تنگدست کیلئے آسانیاں پیدا کر دے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اس وقت تک مدد کرتا رہے گا جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جس نے علم حاصل کرنے کیلئے کوئی راستہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ اسکے لیے جنت کا ایک راستہ آسان کر دیتے ہیں اور کوئی قوم ایسی نہیں کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت یا آپس میں ایک دوسرے کو قرآن سناتے سناتے، سیکھتے سکھاتے ہوں اور ان پر اللہ کی مدد نازل نہ ہو اور اسکی رحمت ان کا احاطہ نہ کر لے اور فرشتے انہیں گھیر نہ لیں اور جس نے عمل میں سستی کی اسکا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔ اس حدیث کو کئی راوی اعمش سے وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اسباب بن محمد نے اعمش سے کہا کہ مجھے ابو صالح کے واسطے سے ابو ہریرہؓ

۸۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَسَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ يَسْرِعْ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرْ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِي مَسْجِدٍ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَخَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ ابْتَطَأَ بِعَمَلِهِ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا الْحَدِيثِ رَوَى اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضُ هَذَا الْحَدِيثِ. سے ایک حدیث پہنچی ہے اور پھر اس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔

خُلاصَةُ الْأَبْوَابِ : قرآن کریم سات حروف پر اُترتا ہے کی بہترین تشریح اور تعبیر یہ ہے کہ حروف کے اختلاف سے مراد قراءتوں کا اختلاف ہے اور سات حروف سے مراد اختلاف قراءت کی سات نوعیتیں ہیں چنانچہ قراءتیں تو اگرچہ سات سے زائد ہیں لیکن ان قراءتوں میں جو اختلاف پائے جاتے ہیں وہ سات اقسام میں منحصر ہیں (۱) مفرد اور جمع کا اختلاف کہ ایک قراءت میں لفظ مفرد ہے اور دوسری میں صیغہ جمع مثلاً ”وَتَسْمَتُ كَلِمَةً رَبِّكَ“ اور ”كَلِمَاتٍ رَبِّكَ“ (۲) مذکر و مؤنث کا اختلاف کہ ایک میں لفظ مذکر استعمال ہوا ہے اور دوسری میں مؤنث جیسے لَا يُقْبَلُ اور لَا تُقْبَلُ (۳) وجہ اعراب کا اختلاف کہ زیر و بر و غیرہ بدل جائیں مثلاً هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ اور غَيْرِ اللَّهِ (۴) حرفی ہیئت کا اختلاف جیسے ”يَنْعَرِ شَوْنٌ“ اور ”يُعَرِّ شَوْنٌ“ (۵) ادوات (حروف نحویہ) کا اختلاف جیسے ”لَكِنَّ الشَّيَاطِينَ“ اور ”لَكِنْ الشَّيَاطِينَ“ (۶) لفظ کا ایسا اختلاف جس میں حروف بدل جائیں جیسے تَعْلَمُونَ يَعْلَمُونَ (۷) لہجوں کا اختلاف جیسے تخفیف، تخم، امالہ، مد، قصر، اظہار اور ادغام۔ یہ تشریح امام مالک سے منقول ہے اس کے علاوہ امام ابو الفضل رازی فرماتے ہیں کہ قراءت کا اختلاف سات اقسام میں منحصر ہے (۱) اسماء کا اختلاف (۲) افعال کا اختلاف (۳) وجہ اعراب کا اختلاف (۴) الفاظ کی کمی بیشی کا اختلاف (۵) تقدیم و تاخیر کا اختلاف کہ ایک قراءت میں کوئی لفظ کم اور دوسری میں زیادہ ہو (۶) بدلیت کا اختلاف کہ ایک قراءت میں ایک لفظ ہے اور دوسری قراءت میں اس کی جگہ دوسرا لفظ (۷) لہجوں کا اختلاف اس کی تفصیل گذر چکی ہے ان سات قراءتوں کی وجہ سے قرآن کریم پڑھنے میں آسانی پیدا ہوگئی کیونکہ حدیث باب کے الفاظ صراحت اور وضاحت کے ساتھ بتلا رہے ہیں کہ اُمت کے لئے سات حروف کی آسانی طلب کرنے میں حضورؐ کے پیش نظریہ بات تھی کہ آپؐ ایک آتی اور ان پڑھ قوم کی طرف مبعوث ہوئے ہیں جس میں ہر طرح کے لوگ ہیں اگر قرآن کریم کی تلاوت کے لئے صرف ایک ہی طریقہ متعین کر دیا گیا تو اُمت مشکل میں مبتلا ہو جائے گی اس کے برعکس اگر کئی طریقے رکھے گئے تو ممکن ہوگا کہ کوئی شخص ایک طریقے سے تلاوت پر قادر نہیں ہے تو دوسرے طریقے سے انہی الفاظ کو ادا کر دے اس طرح اس کی نماز اور تلاوت کی عبادت درست ہو جائیں گی۔

بَابُ ۳۷۹

بَابُ ۳۷۹

۸۵۶: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ قَبِيْ أَيْ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ اخْتِمَهُ فِي شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اخْتِمَهُ فِي عَشْرِينَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اخْتِمَهُ فِي خَمْسَةِ عَشَرَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اخْتِمَهُ فِي

۸۵۶: حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کتنے دنوں میں قرآن ختم کر لیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا: ایک ماہ میں۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے کم مدت میں پڑھ سکتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر بیس دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے کہا کہ میں اس سے بھی کم مدت میں پڑھ سکتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا پھر پندرہ دن پڑھ لیا کرو۔ میں نے کہا میں اس سے بھی کم مدت میں پڑھ سکتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا دس دن میں پڑھ لیا

کرو۔ میں نے عرض کیا میں اس سے بھی کم مدت میں پڑھنے کی استطاعت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا پھر پانچ دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے بھی کم مدت میں پڑھ سکتا ہوں لیکن آپؐ نے اس سے کم مدت میں پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ یہ حدیث ابو بردہ کی عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت سے حسن صحیح غریب ہے اور کئی سندوں سے عبد اللہ بن عمروؓ ہی سے منقول ہے۔ انہی سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا وہ اسے نہیں سمجھا۔ نیز یہ بھی عبد اللہ بن عمروؓ سے منقول ہے کہ چالیس دن میں قرآن کریم ختم کیا کرو۔ اسحق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص چالیس دن میں قرآن کو ختم نہ کرے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ تین دن سے کم میں قرآن نہ پڑھا (ختم نہ کیا) جائے۔ انکی دلیل حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کی حدیث ہے۔ لیکن بعض علماء جن میں عثمان بن عفانؓ بھی ہیں۔ تین دن سے کم مدت قرآن ختم کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ ہی کے بارے میں منقول ہے کہ وہ وتر کی ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا کرتے تھے۔ سعید بن جبیرؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے خانہ کعبہ میں دو رکعتوں میں پورا قرآن ختم کیا لیکن ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا اہل علم کے نزدیک مستحب ہے۔ ۸۵۷: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ قرآن کو چالیس دن میں ختم کیا کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض حضرات اسے معمر سے وہ سہاک سے وہ وہب بن منبہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عمرو کو چالیس روز میں قرآن ختم کرنے کا حکم دیا۔

۸۵۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کونسا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کہ آدمی قرآن ختم کر کے شروع کرنے

عَشْرَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اخْتَمَهُ فِي خَمْسٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَمَارْخَصْ لِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ وَقَالَ اسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَلَا نُحِبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْتِيَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا لَمْ يَقْرَأِ الْقُرْآنَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ لِلْحَدِيثِ الَّذِي رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَرَوَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ يُؤْتِرُ بِهَا وَرَوَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ فِي الْكَعْبَةِ وَالتَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ أَحَبُّ إِلَى أَهْلِ الْعِلْمِ.

۸۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْبَغْدَادِيِّ نَاعِلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَأَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ.

۸۵۸: حَدَّثَنَا نَاصِرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ الْمُرَيْجِ نَا صَالِحَ الْمُرَيْجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الْحَالُ الْمُرْتَحِلُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ نَا صَالِحُ الْمُرِّي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ نَضْرٍ ابْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ الرَّبِيعِ.

والا بن جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ابن عباسؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ محمد بن بشار، مسلم بن ابراہیم سے وہ صالح مری سے وہ قتادہ سے وہ زرارہ بن اوفی سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں اور اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں ہے۔ اور میرے نزدیک یہ حدیث بواسطہ نصر بن علی، ہشیم بن ربیع کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۸۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ بِهِذَا إِلَّا سَنَادٌ نَحْوَهُ.

۸۵۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کو تین دن سے کم میں پڑھا وہ اسے سمجھ نہیں سکا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے اور وہ شعبہ سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُرْآنَ كِي تَفْسِيرِ كِي مُتَعَلِّق

نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۳۸۰: باب جو شخص اپنی رائے سے

قرآن کی تفسیر کرے

۳۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي

يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ

۸۶۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کر لے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَابِشُرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بغيرِ عِلْمٍ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۶۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے کوئی بات (یعنی حدیث) اس وقت تک نہ نقل کرو جب تک تمہیں یقین نہ ہو کہ یہ میرا ہی قول ہے اور جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا وہ اور ایسا شخص جو قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے گا دونوں اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کر لیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۸۶۱: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا سُؤَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي الْأَمَّا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۸۶۲: حضرت جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن میں اپنی طرف سے کچھ کہا اگرچہ صحیح کہا ہو تب بھی اس نے غلطی کی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض محدثین سہیل بن ابی حزم کو ضعیف کہتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعد کے علماء سے یہی قول منقول ہے کہ وہ اپنی رائے سے تفسیر کرنے والے کی مذمت کرتے ہیں۔ نیز جو روایات مجاہد اور قتادہ سے منقول ہیں کہ انہوں نے تفسیر کی ان پر یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں

۸۶۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِي حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا سَهِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَزْمٍ أَخُو حَزْمِ الْقُطَيْعِيِّ ثَنِي أَبُو عَمْرٍو النَّجَوِيُّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَاصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَ قَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي سَهِيلِ بْنِ أَبِي حَزْمٍ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ شَدَّدُوا فِي هَذَا فِي أَنْ يُفَسِّرَ الْقُرْآنَ

نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی۔ اس لیے کہ حسین بن مہدیؑ عبد الرزاق سے وہ معمر سے اور وہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: قرآن کریم میں کوئی آیت ایسی نہیں جس کی تفسیر میں نے کوئی نہ کوئی روایت نہ سنی ہو۔ پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفیان سے اور وہ اعمش سے نقل کرتے ہیں کہ مجاہد نے فرمایا: اگر میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت پڑھتا تو مجھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بہت سی ایسی باتوں کے متعلق پوچھنے کی ضرورت نہ پڑتی جو ان سے پوچھتا ہوں۔

بِغَيْرِ عِلْمٍ وَأَمَّا الَّذِي رُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَتَادَةَ وَغَيْرِ هِمَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ فَسَّرُوا الْقُرْآنَ فَلَيْسَ الظَّنُّ بِهِمْ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي الْقُرْآنِ أَوْ فَسَّرُوهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ مِنْ قِبَلِ أَنْفُسِهِمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُمْ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا أَنَّهُمْ لَمْ يَقُولُوا مِنْ قِبَلِ أَنْفُسِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ فِيهَا بِشْيَءٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ لَوْ كُنْتُ قَرَأْتُ قِرَاءَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ لَمْ أُحْتَجْ إِلَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِمَّا سَأَلْتُ.

خلاصۃ الابواب : علم تفسیر جہاں ایک انتہائی شرف و سعادت کی چیز ہے وہاں اس نازک وادی میں قدم رکھنا بے حد خطرناک بھی ہے کیونکہ اگر انسان کسی آیت کی غلط تفسیر کر بیٹھے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف ایک ایسی بات منسوب کر رہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے نہیں کہی اور ظاہر ہے کہ اس سے بڑی گمراہی کیا ہو سکتی ہے جن لوگوں نے ضروری شرائط پوری کئے بغیر قرآن کریم کی تفسیر میں دخل اندازی کی ہے وہ کافی محنت خرچ کرنے کے باوجود اس بدترین گمراہی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ علماء کرامؒ نے ان اسباب کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے جو انسان کو تفسیر قرآن کے معاملے میں گمراہی کی طرف لیجاتے ہیں ان میں پہلا سبب نااہلیت ہے اور یہ سب سے خطرناک ہے کہ انسان اپنی اہلیت اور صلاحیت کو دیکھے بغیر قرآن کریم کے معاملے میں رائے زنی شروع کر دے خاص طور سے ہمارے زمانے میں گمراہی کے اس سبب نے بڑی قیامت ڈھائی ہے یہ غلط فہمی عام ہوتی جا رہی ہے کہ صرف عربی زبان پڑھ لینے کے بعد انسان قرآن مجید کا عالم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد جس طرح سمجھ میں آئے قرآن کریم کی تفسیر کر سکتا ہے حالانکہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ دنیا کا کوئی بھی علم و فن ایسا نہیں کہ جس میں محض زبان و دانی کے بل پر مہارت پیدا ہو سکتی ہو۔ آج تک کسی ذی ہوش نے انگریزی زبان پر مکمل عبور رکھنے کے باوجود یہ دعویٰ نہیں کیا ہوگا کہ وہ ڈاکٹر ہو گیا ہے اور میڈیکل سائنس کی کتابیں پڑھ کر دنیا پر مشتم کر سکتا ہے اور نہ قانون کی اعلیٰ کتابیں دیکھ کر ماہر قانون کہلا سکتا ہے اور اگر کوئی شخص ایسا دعویٰ کرے تو یقیناً ساری دنیا اسے احمق اور بے وقوف کہے گی۔ بلکہ ان کے لئے سالہا سال کی محنت درکار ہوتی ہے انہیں ماہر اساتذہ سے پڑھا جاتا ہے اس کے لئے بڑی بڑی درس گاہوں سے کئی کئی امتحانات سے گزرنا ہوتا ہے پھر کسی ماہر فن کے پاس رہ کر ان کا عملی تجربہ کرنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر ان علوم کا مبتدی کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ لہذا تفسیر قرآن جیسا علم محض عربی زبان سیکھ لینے کی بناء پر آخر کیسے حاصل ہو جائے گا تو علم تفسیر میں درک حاصل کرنے کے لئے بہت وسیع معلومات درکار ہوتی ہیں۔ دوسرا سبب تفسیر قرآن میں گمراہی یہ ہے کہ انسان اپنے ذہن میں پہلے سے کچھ نظریات متعین کر لے اور پھر قرآن کو ان نظریات کے تابع بنانے کی فکر کرے جیسا کہ علامہ ابن تیمیہؒ نے نشاندہی فرمائی ہے۔ ان کے علاوہ بھی کئی اسباب ہیں اس واسطے حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے بھی قرآن میں اپنی طرف سے کچھ کہا اگر چہ صحیح کیا ہو تب بھی اس نے غلطی کی۔

وَمِنْ سُورَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب سورہ فاتحہ کی تفسیر کے متعلق

۸۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ
 الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى
 صَلَاةً لَمْ يقرأَ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ
 غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَخْيَانًا أَكُونُ
 وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ فَاقْرَأْهَا فِي نَفْسِكَ
 فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي
 نِصْفَيْنِ فِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ
 يَقُومُ الْعَبْدُ (فَيَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) فَيَقُولُ
 اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَمْدُ نَبِيِّ عَبْدِي فَيَقُولُ
 (الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ) فَيَقُولُ اللَّهُ أَتَنِي عَلَى عَبْدِي
 فَيَقُولُ (مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ) فَيَقُولُ مَجْدُنِي عَبْدِي
 وَهَذَا إِلَيَّ وَيَسْنِي وَيَبْنِي عَبْدِي (إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ
 نَسْتَعِينُ) وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ
 يَقُولُ (إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ
 أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ)
 هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَاسْمَعِيلُ بْنُ
 جَعْفَرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
 أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَالِكُ بْنُ
 أَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي السَّائِبِ
 مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَرَوَى ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ
 عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَى أَبِي
 وَأَبُو السَّائِبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا.

۸۶۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اسکی نماز ناقص ہے نامکمل ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا اے ابو ہریرہؓ: کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا: اے فارسی کے بیٹے دل میں پڑھا کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندے کی نماز کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ایک حصہ اپنے لیے اور ایک اس بندے کے لیے۔ پھر میرا بندہ جو مانگے وہ اس کے لیے ہے۔ چنانچہ جب بندہ کھڑا ہو کر ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔ جب ”الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ“ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثناء بیان کی۔ جب ”مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ“ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعظیم کی۔ اور یہ خالصتا میرے لیے ہے اور میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔ پھر ”إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ“ سے آخر تک میرے بندے کے لیے ہے اور اس کے لیے وہی ہے جو وہ یہ کہتے ہوئے مانگے ”إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ، اسماعیل بن جعفر اور کئی راوی علاء بن عبد الرحمن سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ پھر ابن جریج اور مالک بن انس بھی علاء بن عبد الرحمن سے وہ ابوسائب سے (جو ہشام کے مولیٰ ہیں) وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ نیز ابن اور لیس اپنے والد سے اور وہ علاء بن عبد الرحمن سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میرے والد اور ابوسائب نے ابو ہریرہؓ سے اسی کی ہم

معنی روایت کی ہے۔

(ف) اس روایت میں بھی مقتدی کو دل میں پڑھنے کا حکم ہے زبان سے نہیں اور دل میں تو یہی ہے کہ جو امام پڑھتا ہے اسکو دل سے متوجہ ہو کر سننے پڑھنے کا مفہوم حاصل ہو جائیگا۔

۸۶۴: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَيَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ قَالَ ثَنِي ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنِي أَبِي وَأَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ وَكَانَا جَلِيسَيْنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِ الْقُرْآنِ فَفِي خِدَاجٍ غَيْرُ تَمَامٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ.

۸۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ أَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هَذَا عَبْدِي بْنُ حَاتِمٍ وَجُنْتُ بِغَيْرِ أَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ فَلَمَّا دُفِعْتُ إِلَيْهِ أَخَذَ بِيَدِي وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ إِنِّي لَا رَجُؤَ أَنِّي يُجْعَلَ اللَّهُ يَدَهُ فِي يَدِي قَالَ فَقَامَ بِي فَلَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ وَصَبِيٌّ مَعَهَا فَقَالَا إِنَّ لَنَا إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهُمَا حَتَّى قَضَى حَاجَتَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي حَتَّى أَتَى بِي ذَارَةَ فَالْقَتْ لَهُ الْوَلِيدَةَ وَسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَالثَّنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا يَفْرُكُكَ أَنْ تَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَهَلْ تَعْلَمُ مِنَ إِلَهٍ سِوَى اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا تَفْرَأُ تَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَتَعْلَمُ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنَ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ الْيَهُودَ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَإِنَّ النَّصَارَى ضَلَالٌ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي خَنِيفٌ

۸۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز ناقص و نامکمل ہے۔ اسماعیل بن ابویس کی روایت میں اس سے زیادہ نہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو زرہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ لیکن انہوں نے ابن ابویس کی روایت کو بطور دلیل پیش کیا ہے جو وہ اپنے والد سے اور وہ علاء سے روایت کرتے ہیں۔

۸۶۵: حضرت عدی بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ عدی بن حاتم ہیں۔ میں کسی امان اور تحریر کے بغیر آ گیا تھا۔ جب مجھے آپ کے سامنے لے جایا گیا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ آپ پہلے ہی صحابہ سے کہہ چکے تھے کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیں گے۔ پھر آپ مجھے لے کر کھڑے ہوئے تو ایک عورت اور ایک بچہ آپ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں آپ سے کام ہے۔ آپ ان کے ساتھ ہو لئے اور ان کا کام کر کے دوبارہ میرا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے گھر لے گئے۔ ایک بچی نے آپ ﷺ کے لیے بھجونا بچھا دیا جس پر آپ بیٹھ گئے اور میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد مجھ سے پوچھا کہ تمہیں ”لا الہ الا اللہ“ کہنے سے کوئی چیز روکتی ہے۔ کیا تم اللہ کے علاوہ کسی معبود کو جانتے ہو۔ میں نے عرض کیا ”نہیں“۔ پھر کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر فرمایا: تم اس لیے اللہ اکبر کہے سے راہ فرار اختیار کرتے ہو کہ تم اس سے بڑی کوئی چیز جانتے ہو؟ میں نے عرض

مُسْلِمٌ قَالَ فَرَأَيْتُ وَجْهَهُ تَبَسَّطَ فَرَحًا قَالَ ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَنْزِلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْتُ أَغْشَاءَ طَرَفِي النَّهَارِ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ عَشِيَّةً إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ فِي ثِيَابٍ مِّنَ الصُّوفِ مِنْ هَذِهِ النَّمَارِ قَالَ فَصَلَّى وَقَامَ فَحَكَّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ يَنْصُفُ صَاعٌ وَلَوْ قُبْضَةً وَلَوْ بَعْضُ قُبْضَةٍ يَقْبَى أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ أَوْ النَّارِ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ أَحَدُكُمْ لَا قِيَّ اللَّهُ وَقَائِلٌ لَهُ مَا أَقُولُ لَكُمْ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكُمْ سَمْعًا وَبَصَرًا فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَيْنَ مَا قَدَّمْتُ لِنَفْسِكَ فَيَنْظُرُ قَدْ أَمَهُ وَبَعْدَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَقْبَى بِهِ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ لَيَقْبَى أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَإِنِّي لَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الْفَاقَةَ فَإِنَّ اللَّهَ نَا صِرُّكُمْ وَمُعْطِيكُمْ حَتَّى تَسِيرَ الظُّلُمَةُ فِيمَا بَيْنَ يَثْرَبَ وَالْحِجْرَةِ أَوْ أَكْثَرَ مَا يَخَافُ عَلَى مَطِيئَتِهَا السَّرَقُ فَجَعَلْتُ أَقُولُ فِي نَفْسِي فَإِنْ لُصُوصُ طَيِّبٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَبِيشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثُ بِطَوْلِهِ.

(جہنم کی) آگ سے بچائے چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو۔ اگر یہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کے ذریعے ہی بچائے۔ اس لیے کہ میں تم لوگوں کے متعلق فاقے سے نہیں ڈرتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار اور عطاء کرنے والا ہے یہاں تک کہ (عقرباں ایسا وقت آئے گا کہ) ایک اکیلی عورت مدینہ سے حیرہ تک سفر کرے گی اور اسے اپنی سواری کی چوری کا بھی خوف نہیں ہوگا۔ عدی کہتے ہیں کہ میں دل میں سوچنے لگا کہ اس وقت قبیلہ بنو طی کے چور کہاں ہوں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف سماک بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ بھی سماک سے وہ عباد بن حبیش سے وہ عدی بن حاتم سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔

۸۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ۸۶۲: رَوَيْتُ كِي هِم سَعْمُثْنِي اَمْرُ مَحْمَدِ بْنِ بَشَّارٍ نَعْمُثْنِي

نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَهُودُ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَالنَّصَارَى ضَلَالٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ.

نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے وہ سماک بن حرب سے وہ عباد بن حبیش سے وہ عدی بن ابی حاتم سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ یہود مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ (یعنی یہودیوں پر غضب کیا گیا ہے) ہیں اور نصاریٰ ضَلَالٌ (گمراہ ہیں)۔ پھر طویل حدیث ذکر کی۔

خَلَاصُهُ سُوْرَةُ فَاتِحَتِهِ: سُوْرَةُ فَاتِحَتِہِ میں حضور ﷺ نے پہلی بات تو یہ ارشاد فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہر جملہ پر جواب مرحمت فرماتے ہیں یہ بندہ کے لئے بہت خوش نصیبی کی بات ہے کہ اللہ جل جلالہ اپنی حمد و ثناء پر جواب ارشاد فرما دیں۔ دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ مَغْضُوبٌ عَلَیْہِمْ کے مصداق یہود ہیں اور ضالین سے مراد نصاریٰ ہیں تیسری چیز سورہ فاتحہ کی اہمیت بیان فرمائی کہ نماز میں اس سورہ کا پڑھنا ضروری اور واجب ہے کہ اس کے بغیر نماز ناقص ہوتی ہے اس میں ائمہ کا اختلاف ہے بعض ائمہ کے نزدیک مطلق اسکی تلاوت فرض ہے چاہے امام ہو یا مقتدی ہو اور چاہے منفرد ہو۔ بعض ائمہ کرام کے نزدیک امام اور منفرد پر اس کا پڑھنا واجب ہے اور مقتدی پر نہیں اس لئے کہ دوسری احادیث میں مقتدی کو قراءت سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

سورۃ بقرہ کے متعلق

وَمِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

۸۶۷: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو (مٹی کی) ایک مٹھی سے پیدا کیا جسے اس نے پوری زمین سے اکٹھا کیا۔ اس لیے اولاد آدم میں سے کوئی سرخ رنگ کا ہے کوئی سفید ہے تو کوئی کالا ہے اور کوئی ان رنگوں کے درمیان۔ اسی طرح کوئی نرم مزاج ہے تو کوئی سخت، کوئی خبیث اور کوئی طیب۔

امام ابویسی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ”أَدْخُلُوا الْبَابَ“ (ترجمہ۔ یعنی سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہو جاؤ) کی تفسیر میں فرمایا: کہ بنی اسرائیل اپنے کولہوں پر گھسٹتے ہوئے دروازے میں داخل ہوئے یعنی انحراف کرتے ہوئے۔ اس سند سے ”قَبْدُلُ الدِّينِ“ (ترجمہ۔ یعنی ان (ظالم) لوگوں نے اس قول کو بدل دیا جو ان سے کہا گیا تھا) کی تفسیر میں منقول ہے کہ انہوں نے کہا ”حَبَّةٌ“

۸۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوا نَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قُبْضَةٍ قَبْضُهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدَرِ الْأَرْضِ فَجَاءَ مِنْهُمْ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزَنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى أَدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا قَالَ دَخَلُوا مُتَرَجِّفِينَ عَلَى أَوْرَاقِهِمْ أَيْ مُنْخَرِفِينَ وَبِهَذَا إِذَا سَنَدًا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْدُلُ الدِّينِ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ قَالَ قَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعِيرَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

فِي شَعِيرَةٍ“ (جو میں دانہ)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۹: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک اندھیری رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ ہم میں سے کسی کو قبلہ کی سمت معلوم نہیں تھی لہذا جس کا جدر منہ تھا۔ اسی طرف نماز پڑھ لی۔ صبح ہوئی تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ”فَاَيْنَمَا تُوَلُّوا فَتَمَّ وَجْهُ اللَّهِ“ (یعنی تم جس طرف بھی منہ کرو گے اسی طرف اللہ کا چہرہ ہے) یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اشعث بن سنان ربیع کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

۸۷۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز سواری پر ہی پڑھ لیتے تھے خواہ اس کا منہ کسی طرف بھی ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کی طرف آرہے تھے پھر ابن عمرؓ نے یہ آیت پڑھی: ”وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ“ (ترجمہ اللہ ہی کے لیے ہے مشرق اور مغرب) اور فرمایا یہ آیت اسی باب میں نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور قنادہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ آیت ”وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ“ ”قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ“ (یعنی اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے) سے منسوخ ہے۔ یہ قول محمد بن عبد الملک بن شوارب یزید بن زریج سے وہ سعید سے اور وہ قنادہ سے نقل کرتے ہیں۔ جبکہ مجاہد اسکی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرف بھی منہ کرو گے اسی طرف قبلہ ہے یعنی اپنا تمہاری نماز قبول ہوگی۔ یہ قول ابو کریب وکیع سے وہ نضر بن عربی سے اور وہ مجاہد سے نقل کرتے ہیں۔

۸۷۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کاش کہ ہم مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھتے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ ”وَاتَّخِذُوا مِنْ

۸۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا أَشْعَثُ السَّمَّانِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ غُبَيْدٍ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ أَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلَّيْ كُلُّ رَجُلٍ مِثْلَ عَلَى حَيْالِهِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلَّتْ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوا فَتَمَّ وَجْهُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَشْعَثِ السَّمَّانِ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ غُبَيْدٍ اللَّهِ وَأَشْعَثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ.

۸۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ وَهُوَ جَاءَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ هَذِهِ الْآيَةَ (وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ) وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي هَذَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ قَنَادَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ) فَاَيْنَمَا تُوَلُّوا فَتَمَّ وَجْهُ اللَّهِ هِيَ مَنْسُوخَةٌ نَسَخَهَا قَوْلُهُ (قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) أَيْ بَلْقَاءُ هَذَا حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ وَيُرْوَى عَنْ مُجَاهِدٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (فَاَيْنَمَا تُوَلُّوا فَتَمَّ وَجْهُ اللَّهِ) قَالَ فَتَمَّ قَبْلَهُ اللَّهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيعٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهِذَا.

۸۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ صَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ

مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى“ (یعنی مقام ابراہیم کونماز کی جگہ مقرر کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کاش آپ مقام ابراہیم کونماز کی جگہ بناتے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ”وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى“۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۸۷۳: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آیت کریمہ ”وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا“ (ترجمہ اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا) کی تفسیر میں فرمایا کہ وسطاً سے مراد عدل و انصاف ہے یعنی نہ افراط نہ تفریط بلکہ دونوں کے درمیان ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۴: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو بلایا اور پوچھا جائیگا کہ کیا آپ نے اللہ کا پیغام پہنچایا تھا۔ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر ان کی قوم کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ کیا نوح علیہ السلام نے تمہیں پیغام پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے کہ ہمیں کوئی ڈرانے والا یا کوئی اور انہیں آیا۔ پھر نوح علیہ السلام سے پوچھا جائے گا کہ آپ کے گواہ کون ہیں۔ وہ عرض کریں گے کہ محمد (ﷺ) اور ان کی امت۔ پھر تمہیں بلایا جائے گا اور تم گواہی دو گے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا تھا۔ یہی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر ہے ”وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا“ (اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہی دو اور رسول اللہ (ﷺ) تم پر گواہ ہوں) وسط سے مراد عدل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشر بھی جعفر بن عون سے اور وہ اعمش سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔

۸۷۵: حضرت برائہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب مدینہ

فَنَزَلْتُ (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشِيمٌ نَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتَ مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلْتُ (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ۔

۸۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ (وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا) قَالَ عَدْلًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۷۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعَى نُوحٌ فَيَقَالُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُدْعَى قَوْمُهُ فَيَقَالُ هَلْ بَلَغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا آتَانَا مِنْ نَذِيرٍ وَمَا آتَانَا مِنْ أَحَدٍ فَيَقَالُ مَنْ شَهِدَ ذَلِكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمُّهُ قَالَ فَيُوتَى بِكُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا) وَالْوَسْطُ الْعَدْلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ۔

۸۷۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي

تشریف لائے تو سولہ سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے لیکن چاہتے تھے کہ انہیں خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”قَدْ نَرَى تَقَلُّبَكَ.....“ (یعنی ہم آپ کا چہرہ (بار بار) آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں۔ ہم آپ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں لہذا اپنا چہرہ خانہ کعبہ کی طرف پھیر لیجئے) چنانچہ آپ کا رخ اسی قبلہ کی طرف کر دیا گیا جسے آپ پسند فرماتے تھے۔ پھر ایک شخص نے آپ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی اس کے بعد اس کا گزر انصار کی ایک جماعت پر ہوا جو عصر کی نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع میں تھے۔ ان کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا۔ اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ آپ کا رخ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے بھی رکوع میں اپنے چہرے قبلہ کی طرف پھیر لیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری اسے ابوالخث سے نقل کرتے ہیں۔

۸۷۶: ہم سے روایت کی ہند نے ان سے وکیع نے ان سے سفیان نے وہ عبد اللہ بن دینار سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ وہ (لوگ) فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع میں تھے۔ اس باب میں حضرت عمرو بن عوف مزیؓ، ابن عمرؓ، عمارہ بن اوسؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب قبلہ تبدیل کیا گیا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے ان بھائیوں کا کیا ہوگا جو بیت المقدس کی طرف چہرے (رخ) کر کے نماز پڑھتے تھے اور اس حکم سے (قبلہ کی تبدیلی) پہلے فوت ہو گئے۔ اس پر آیت نازل ہوئی ”وَمَا كَانَ اللَّهُ.....“ (یعنی اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۸: حضرت عروہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ

اسحاق عن البراء قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة صلى نحو بيت المقدس ستة أو سبعة عشر شهراً أو كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب أن يوجه إلى الكعبة فأنزل الله عز وجل (قد نرى تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها فول وجهك شطر المسجد الحرام) فوجهه نحو الكعبة وكان يحب ذلك فصلى رجلاً معه العصر قال ثم مر على قوم من الأنصار وهم ركوع في صلاة العصر نحو بيت المقدس فقال هو يشهد أنه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنه قد وجهه إلى الكعبة قال فأنصرفوا وهم ركوع هذا حديث حسن صحيح وقد رواه سفیان الثوري عن أبي إسحاق.

۸۷۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا رُكُوعًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَغَمَارَةَ بْنِ أَوْسٍ وَأَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۷۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِأَخَوَانَا الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ إِيمَانَكُمْ) الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّ

سے عرض کیا کہ میں صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرنے والے پر اس عمل میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھتا۔ نیز میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں کہ ان کے درمیان سعی نہ کروں۔ انہوں نے فرمایا اے بھانجے تو نے کتنی غلط بات کہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی پھر اس کے بعد مسلمانوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ ہاں زمانہ جاہلیت میں جو سرکش مناة (بت) کے لیے لبیک کہتا تھا وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کرتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ“ (جو حج بیت اللہ کرے یا عمرہ ادا کرے اس پر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے پر کوئی گناہ نہیں) اگر ایسا ہی ہوتا جیسا کہ تم کہہ رہے ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ”فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا“ (یعنی اس پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ صفا و مروہ کی سعی نہ کرے) زہری کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کے سامنے بیان کی تو انہوں نے اسے بہت پسند کیا اور فرمایا: اس میں بڑا علم ہے۔ میں نے کچھ علماء کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ عرب میں سے جو لوگ صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ ان دو پتھروں کے درمیان سعی کرنا امور جاہلیت میں سے ہے اور انصار میں سے کچھ لوگ کہتے کہ ہمیں بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ صفا و مروہ کا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ.....“ (یعنی صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔) ابو بکر بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیت انہی لوگوں کے متعلق نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۹: حضرت عاصم احوں کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا و مروہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ زمانہ جاہلیت کی نشانیوں میں سے تھے۔ جب اسلام آیا تو ہم نے ان کا طواف چھوڑ دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ“ حضرت

هَرِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا أَرَانِي عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا أَبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ بئسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَهْلِ لِمَنَةِ الطَّاعِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَانْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتِ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي بَكْرٍ بَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ آخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هُوَ لَاءٍ وَهَؤُلَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۷۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَا مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا وَانْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ

انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان کے درمیان سعی کرنا نفل عبادت ہے اور جو کوئی نفل نیکی کرے اللہ تعالیٰ قبول فرمانے والا اور جاننے والا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۰: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جب آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا۔ پھر یہ آیت پڑھی ”وَاتَّخِذُوا مِنِّي مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ“ (ترجمہ اور تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ قرار دو) پھر آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی پھر آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا پھر آپ نے فرمایا: ہم بھی وہیں سے شروع کرتے ہیں جہاں سے اللہ نے شروع کیا ہے اور یہ آیت پڑھی ”إِنَّ الصَّفَا.....“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۱: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ میں جب کوئی روزہ رکھتا پھر افطار کئے بغیر سو جاتا تو وہ دوسری شام تک دن کچھ نہ کھاتا۔ حضرت قیس بن صرمہ انصاریؓ روزہ دار تھے افطار کے وقت اپنی بیوی کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیا تیرے پاس کھانا ہے۔ اس نے کہا۔ نہیں۔ لیکن میں جا کر تلاش کرتی ہوں۔ سارا دن کام کرنے کی وجہ سے حضرت قیس بن صرمہ انصاری کو نیند آگئی۔ جب آپ کی زوجہ واپس آئی تو انکو (سوئے ہوئے) دیکھ کر کہا ہائے تمہاری محرومی۔ پھر جب دوسرے دن دوپہر کا وقت ہوا تو وہ بے ہوش ہو گئے۔ چنانچہ اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ”أَجَلٌ لَّكُمْ.....“ تم لوگوں کے لیے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں سے (محبت کرنا) حلال کر دیا گیا۔ اس پر وہ لوگ بہت خوش ہوئے نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”وَكُلُوا وَاشْرَبُوا.....“ (یعنی کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تم لوگوں کے لیے سفید خط سیاہ خط سے متمیز ہو جائے۔) (یعنی واضح ہو جائے)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۲: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي“

شَعَائِرُ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا قَالَ هُمَا تَطَوُّعٌ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرٌ أَفَانُ اللَّهُ شَاكِرٌ عَلِيمٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۸۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَقَرَأَ (وَاتَّخِذُوا مِنِّي مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبْدًا بِمَابَدَأَ اللَّهُ بِهِ وَقَرَأَ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ) هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ إِلَّا فُطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ وَلَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمَسِيَ وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ إِلَّا نَصَارَى كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَهُ إِلَّا فُطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَعَلَبَتُهُ عَيْنُهُ وَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خِيَّتُ لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غَشِيَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ (أَجَلٌ لَّكُمْ لَيْلَةُ الصَّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ) فَفَرَّ حُوبُهَا فَرَحًا شَدِيدًا (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبَيِّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۸۲: حَدَّثَنَا هَازِدُ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ الْكِنْدِيِّ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ

اَسْتَجِبْ لَكُمْ“ (یعنی تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا) کی تفسیر میں فرمایا کہ دعا ہی اصل عبادت ہے اور یہ آیت ”وَقَالَ رَبُّكُمْ اِذْغُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِلٰی قَوْلِهِ ذَاخِرِيْنَ“ تک پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۳: شخصی حضرت عدی بن حاتم سے نقل کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”حَتّٰی يَتَبَيَّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ“ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اس سے مراد رات کی تاریکی میں سے دن کی روشنی کا ظاہر ہونا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۴: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے وہ مجالہ سے وہ شعبہ سے وہ عدی بن حاتم سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اس کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔

۸۸۵: حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے روزے کے متعلق پوچھا تو آپ نے یہ آیت پڑھی ”حَتّٰی يَتَبَيَّنَ.....“ (ترجمہ۔ یعنی کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے۔ اس سے مراد ہے کہ رات کی تاریکی چلی جائے اور صبح کی سپیدی نمودار ہو جائے) چنانچہ میں نے دو رسیاں رکھ لیں ایک سفید اور ایک کالی اور رات کے آخر میں انہیں دیکھنے لگتا۔ پھر آپ نے مجھ سے کچھ کہا لیکن یہ بات سفیان کو یاد نہیں رہی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: کہ اس سے مراد رات اور دن ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۶: حضرت اسلم ابو عمران کہتے ہیں کہ ہم جنگ کے لیے روم گئے ہوئے تھے کہ رومیوں کی فوج میں سے ایک بڑی صف مقابلے کے لیے نکلی جن سے مقابلے کے لیے مسلمانوں میں سے بھی اتنی ہی تعداد میں یا اس سے زیادہ آدمی نکلے۔ ان دنوں مصر پر عقبہ بن عامر حاکم تھے جبکہ لشکر کے امیر فضالہ بن عبید تھے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے روم کی صف پر حملہ کر دیا یہاں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی قَوْلِهِ (وَقَالَ رَبُّكُمْ اِذْغُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ) وَقَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَرَأَ (قَالَ رَبُّكُمْ اِذْغُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ) اِلٰی قَوْلِهِ (ذَاخِرِيْنَ) هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۸۸۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ اَنَا خُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ نَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (حَتّٰی يَتَبَيَّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ) مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۸۸۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

۸۸۵: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ حَتّٰی يَتَبَيَّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ فَاَخَذْتُ عَقَالَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْيَضُ وَالْاُخْرٰى اَسْوَدُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِمَا فَقَالَ لِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَخْفَظْهُ سُفْيَانُ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۸۸۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيْدٍ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ اَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ اَسْلَمَ اَبِي عُمَرَ اَنْ قَالَ كُنَّا بِمَدِيْنَةِ الرُّومِ فَاَخْرَجُوْا اِلَيْنَا صَفًّا عَظِيْمًا مِنَ الرُّومِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهُمْ اَوْ اَكْثَرُ وَعَلٰی اَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلٰی الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ

تک کہ ان کے اندر چلا گیا۔ اس پر لوگ چیخنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ خود کو اپنے ہاتھ سے ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔ چنانچہ ابویوب انصاریؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو تم لوگ اس آیت کی یہ تفسیر کرتے ہو ”وَلَا تُلْقُوا“.....“ (یعنی تم خود کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو)۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ آیت ہم انصار کے متعلق نازل ہوئی اس لیے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اس کے مددگاروں کی تعداد زیادہ ہو گئی۔ تو ہم لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے۔ اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے اور اس کی مدد کرنے والے بہت ہیں اور ہمارے اموال (کھیتی باڑی وغیرہ) ضائع ہو گئے ہیں۔ ہمارے لیے بہتر ہوگا کہ ہم ان کی اصلاح کریں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہماری بات کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی ”وَأَنْفِقُوا.....الآیہ“ (یعنی تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور خود کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو) چنانچہ ہلاکت یہ تھی کہ ہم اپنے احوال اور کھیتی باڑی کی اصلاح میں لگ جائیں اور جنگ و جہاد کو ترک کر دیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ابویوبؓ ہمیشہ جہاد ہی میں رہے یہاں تک کہ دفن بھی روم ہی کی سرزمین میں ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۸۸۷: حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ آیت میرے ہی متعلق نازل ہوئی ”فَمَنْ كَانَ“.....الآیہ“ (ترجمہ۔ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو روزے، خیرات یا قربانی سے اس کا فدیہ ادا کرو)۔ کہتے ہیں کہ ہم صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ احرام کی حالت میں تھے۔ ہمیں مشرکین نے روک دیا۔ میرے بال کانوں تک لمبے تھے اور جوئیں میرے منہ پر گرنے لگی تھیں۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور دیکھا تو فرمایا: لگتا ہے کہ تمہارے سر کی جوئیں تمہیں اذیت (تکلیف)

فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى صَفِّ الرُّومِ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوا سُبْحَانَ اللَّهِ يُلْقِي بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَتَأُولُونَ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَا التَّائِيلُ وَإِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا أَعَزَّ اللَّهُ إِلَّا سَلَامٌ وَكَثُرْنَا صِرْوَةً فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُونَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعَزَّ إِلَّا سَلَامٌ وَكَثُرْنَا صِرْوَةً فَلَمَّا قَمْنَا فِي أَمْوَالِنَا فَاصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَكَانَتْ التَّهْلُكَةُ إِلَّا قَامَةً عَلَى الْأَمْوَالِ وَاصْلَاحَهَا وَتَرْكُنَا الْغُرُوقَ وَمَا زَالَ أَبُو أَيُّوبَ شَاخِصًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى ذَلَّ بِأَرْضِ الرُّومِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۸۸۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا هُشَيْمٌ لَنَا مُغِيرَةُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقِيَ أَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا يَأَى عَنِي بِهَا (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَلْيَدِ يَتَمَنَّ صِيَامًا أَوْ صَدَقَةً أَوْ نُسُكًا) قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدَيْبِيَّةِ وَنَحْنُ مُحْرَمُونَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ وَكَانَتْ لِي وَفَرَةٌ فَجَعَلْتُ الْهُوَامَ قَسَاقِطًا عَلَى وَجْهِ قَمْرِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ هُوَامٌ رَأْسُكَ تُوْذِيكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقِي وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قَالَ مُجَاهِدٌ

دے رہی ہیں۔ عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر بال منذ وادو۔ اس طرح یہ آیت نازل ہوئی۔ مجاہد کہتے ہیں کہ روزے تین دن کے، کھانا کھلائے تو چھ مسکینوں کو اور اگر قربانی کرے تو ایک بکری یا اس سے زیادہ۔

۸۸۸: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے ان سے ہشیم نے وہ ابو بشر وہ مجاہد وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ اور وہ کعب بن عجرہ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۹: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے ان سے ہشیم نے ان سے اشعث بن سوار نے انہوں نے شعی سے انہوں نے عبد اللہ بن معقل سے اور انہوں نے کعب بن عجرہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبد الرحمن بن اصہبانی بھی عبد اللہ بن معقل سے روایت کرتے ہیں۔

۸۹۰: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے ان سے اسماعیل نے وہ ایوب وہ مجاہد وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ اور وہ کعب بن عجرہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہا تھا اور جو میں میری پیشانی پر بھڑ رہی تھیں۔ آپ نے پوچھا کہ کیا یہ تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: سر کے بال منذ وادو اور قربانی کرو، دو یا تین روزے رکھ لویا پھر چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ ایوب کہتے ہیں کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ کون سی چیز پہلے فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۱: حضرت عبد الرحمن بن بکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ حج عرفات میں (ٹھہرنا) ہے اور منیٰ کا قیام تین دن تک ہے لیکن اگر کوئی جلدی کرتے ہوئے دو دن میں ہی چلا گیا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں اور اگر تین دن تک قیام کرے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ نیز جو شخص عرفات میں طلوع فجر سے پہلے پہنچ گیا اس کا حج ہو گیا۔ ابن عمرؓ سفیان بن عیینہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ ثوری کی بیان کردہ یہ حدیث بہت

الصَّيَامُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِينٍ وَالنُّسْكُ شَاةٌ فَصَاعِدًا.

۸۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ بَنَحْوِ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ أَيْضًا عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ بَنَحْوِ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَ صُبْهَانِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ.

۸۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَوْقَدُ تَحْتَ قَدْرِ وَالْقَمَلُ يَتَنَازَرُ عَلَى جَبْهَتِي أَوْ قَالَ حَاجِبِي فَقَالَ أَتَوَذِّيكَ هُوَ أَثَمَكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَخْلَقَ رَأْسَكَ وَأَنْسَكَ نَسِيكَ أَوْ صُمَّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعَمَ سِتَّةَ مَسَاكِينٍ قَالَ أَيُّوبُ لَا أَذْرِي بِأَيِّهِنَّ بَدَأَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۹۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجُّ عَرَفَاتُ الْحَجُّ عَرَفَاتُ الْحَجُّ عَرَفَاتُ أَيَّامُ مِنَى ثَلَاثَ (فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِيَّامَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِيَّامَ عَلَيْهِ) وَمَنْ أَذْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَذْرَكَ الْحَجَّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ

عمدہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے شعبہ نے بھی کبیر بن عطاء سے نقل کیا ہے۔ لیکن اس حدیث کو ہم صرف کبیر بن عطاء ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۹۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھگڑالو (لڑائی جھگڑا کرنے والا) آدمی سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۸۹۳: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اگر یہودیوں میں سے سے کوئی عورت ایام حیض میں ہوتی تو وہ لوگ نہ اس کے ساتھ کھاتے پیتے اور نہ میل جول رکھتے چنانچہ نبی اکرم ﷺ سے اس مسئلے کے متعلق دریافت کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”يَسْأَلُونَكَ..... الْآيَةَ“ (یعنی یہ آپؐ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں تو آپؐ فرما دیجئے کہ یہ ناپاک کی ہے) پھر آپؐ نے حکم دیا کہ ان کے ساتھ کھایا پیا جائے اور انہیں گھروں میں اپنے ساتھ رکھا جائے نیز ان کے ساتھ جماع کے علاوہ سب کچھ (یعنی بوس و کنار وغیرہ) کرنا جائز ہے۔ اس پر یہودی کہنے لگے کہ یہ ہمارے ہر کام کی مخالفت کرتے ہیں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ عباد بن بشیر اور اسید بن خضیر آئے اور آپؐ کو یہود کے اس قول کی خبر دینے کے بعد عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم حیض کے ایام میں جماع بھی نہ کرنے لگیں تاکہ ان کی مخالفت پوری ہو جائے۔ یہ بات سن کر نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک غصے سے متغیر ہو گیا۔ یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ شاید آپؐ ان سے ناراض ہو گئے ہیں اور پھر اٹھ کر چل دیئے۔ اسی وقت ان دونوں کے لیے دودھ بطور دیدہ آیا تو آپؐ نے انہیں بھیج دیا اور انہوں نے پیا۔ اس طرح ہمیں علم ہوا کہ آپؐ ان سے ناراض نہیں ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبد الاعلیٰ اسے عبد الرحمن بن مہدی سے اور وہ حماد بن سلمہ سے

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَهَذَا أَجْوَدُ حَدِيثٍ رَوَاهُ الْفُورِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ.

۸۹۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ إِلَّا لَدَّ الْخِصْمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۸۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَى سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ الْيَهُودُ إِذَا حَاصَصَتْ أَمْرًا مِنْهُمْ لَمْ يُوَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِ بُوَهَا وَلَمْ يُجَامِعُوَهَا فِي الْبُيُوتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَى فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوَاكِلُوهَا هُنَّ وَيُشَارِ بُوَهُنَّ وَأَنْ يَكُونُوا مَعَهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَفْعَلُوا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْبِكَاحَ فَقَالَتْ الْيَهُودُ ذَمَائِرُيْدُ أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفْنَا فِيهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ بْنُ بَشِيرٍ وَأُسَيْدُ بْنُ خَضِيرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ بِذَلِكَ وَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

امام ترمذی یہ حدیث بیان کر کے اس آیت کی تفسیر کرنا چاہتے ہیں۔ ”وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهَدُ اللَّهُ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْإِغْصَامِ“ (یعنی بعض لوگ ایسے ہیں کہ دنیاوی زندگی میں آپ ﷺ کی بات کو پسند کرتے ہیں اور وہ اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے اور وہ سخت جھگڑالو ہے۔) (مترجم)

اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۸۹۴: حضرت ابن منکر کہتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا: یہودی کہا کرتے تھے کہ جو شخص اپنی بیوی سے پچھلی طرف سے اس طرح صحبت کرے کہ دخول قبل (یعنی آلہ تناسل کا دخول) اگلے حصہ میں ہی ہو تو اس سے بچہ بھیگنا پیدا ہوتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”نِسَاءُكُمْ حُرَّتُكُمْ الْاَيَةُ“ (تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں لہذا اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو داخل کرو)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت ”نِسَاءُكُمْ حُرَّتُكُمْ الْاَيَةُ“ کی تفسیر نقل کرتی ہیں کہ اس سے مراد ایک ہی سوراخ (میں دخول کرنا) ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن خثیم کا نام عبد اللہ بن عثمان بن خثیم ہے اور ابن سابط وہ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سابط جلی کی ہیں اور حفصہ وہ عبد الرحمن بن ابوبکر صدیق کی بیٹی ہیں۔ بعض روایات میں ”فِي سِمَامٍ وَاحِدٍ“ کے الفاظ بھی مروی ہیں۔

۸۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاک ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس طرح عرض کیا۔ میں نے آج رات اپنی سواری پھیر دی۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر یہ آیت نازل ہوئی ”نِسَاءُكُمْ حُرَّتُكُمْ الْاَيَةُ“ (یعنی جس طرف سے چاہو) (قبل میں) صحبت کرو البتہ پاخانے کی جگہ اور حیض سے اجتناب کرو) یہ حدیث غریب ہے۔ یعقوب

۸۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُثَنِّكَ رَسِمَعِ جَابِرًا يَقُولُ كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ مَنْ اتَى امْرَاَتَهُ فِي قُبْلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلُ فَنَزَلَتْ (نِسَاءُكُمْ حُرَّتُكُمْ لَكُمْ فَاتُوا حُرَّتَكُمْ اَنَّى شِئْتُمْ) هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ نِسَاءُكُمْ حُرَّتُكُمْ لَكُمْ فَاتُوا حُرَّتَكُمْ اَنَّى شِئْتُمْ يَعْنِي صِمَامًا وَاحِدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ خُثَيْمٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ وَابْنُ سَابِطٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَابِطِ الْجَمْعِيُّ الْمَكِّيُّ وَحَفْصَةُ هِيَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَيُرْوَى فِي سِمَامٍ وَاحِدٍ.

۸۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِي اللَّيْلَةَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَأَنْزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةُ (نِسَاءُكُمْ حُرَّتُكُمْ لَكُمْ فَاتُوا حُرَّتَكُمْ اَنَّى شِئْتُمْ) أَقْبِلْ وَادْبُرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَيَعْقُوبُ

۱: اس آیت سے درمیں جماع کرنے پر استمال کرنا ممکن ہے اس لیے کہ کھیتی وہی ہوتی ہے جہاں بیج بونے پر فصل اُگ آئے۔ (مترجم)

۲: یعنی اپنی بیوی سے پچھلی جانب سے اگلے حصہ میں صحبت کی ہے۔ حضرت عمرؓ نے سوچا کہ شاید اس میں گناہ ہو۔ (واللہ اعلم۔ مترجم)

بُنْ عَبْدَ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ هُوَ يَعْقُوبُ الْقُمِيُّ.

وہ عبد اللہ اشعری کے بیٹے ہیں اور یہ یعقوب قمی ہیں۔

۸۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا هِشَامُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَصَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ زَوَّجَ أُخْتَهُ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ عَنْدهُ مَا كَانَتْ ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً لَمْ يَرِاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهُوَ بِهَا وَهُوَ يَتُهُ ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ لَهُ يَا لَكُغْ أَكْرَمْتُكَ بِهَا وَزَوَّجْتُكَهَا فَطَلَّقْتُهَا وَاللَّهِ لَا تَرْجِعْ إِلَيْكَ أَبَدًا أَخْرَمَا عَلَيْكَ قَالَ فَقِيلَ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَاجَتُهُ إِلَيْهَا وَحَاجَتُهَا إِلَى بَعْضِهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَلْيُغْنِ أَجْلَهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمِعَا لِرَبِّي وَطَاعَةً ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ أَرَوْ جُكَ وَأَكْرَمُكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْحَسَنِ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ النِّكَاحُ بِغَيْرِ وَلِيٍّ لِأَنَّ أُخْتِ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ كَانَتْ ثَيِّبًا فَلَوْ كَانَ الْأَمْرُ إِلَيْهَا ذَوْنٌ وَلَيْهَا لَزَوَّجَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تَخْتِجْ إِلَى وَلِيِّهَا مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَأَمَّا خَاطَبَ اللَّهُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ الْأُولِيَاءَ فَقَالَ (فَلَا تَعْضَلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَرْوَاجَهُنَّ) فَفِي هَذِهِ الْآيَةِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ إِلَى الْأُولِيَاءِ فِي التَّزْوِيجِ مَعَ رِضَاهُنَّ.

۸۹۷: حضرت معقل بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے عہد رسالت میں اپنی بہن کا کسی مسلمان سے نکاح کیا۔ تھوڑا عرصہ وہ ساتھ رہے پھر اس نے ایک طلاق دے دی اور عدت گزر جانے تک رجوع نہیں کیا یہاں تک کہ عدت گزر گئی۔ پھر وہ دونوں (یعنی میاں، بیوی) ایک دوسرے کو چاہنے لگے۔ چنانچہ دوسرے لوگوں کے ساتھ اس آدمی نے بھی نکاح کا پیغام بھیجا تو میں (یعنی معقل بن یسار) نے کہا: اے کہنے میں نے اسے تمہارے نکاح میں دے کر تمہاری عزت افزائی کی تھی اور تم نے اسے طلاق دے دی۔ اللہ کی قسم وہ کبھی تمہاری طرف رجوع نہیں کرے گی۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی ایک دوسرے کی ضرورت کو جانتا تھا۔ چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ”وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ.....“ سے ”وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ“ تک (اور اگر تم میں سے کچھ لوگ اپنی بیویوں کو طلاق دے دیں اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو تم انہیں اپنے سابق شوہروں سے (دوبارہ) نکاح کرنے سے مت روکو بشرطیکہ وہ قاعدے کے مطابق اور باہم رضا مند ہوں۔ اس سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اس نصیحت کا قبول کرنا تمہارے لئے زیادہ صفائی اور پاکی کی بات ہے کیونکہ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے) جب معقل نے یہ آیات سنیں تو فرمایا: اللہ ہی کے لیے سب واطاعت ہے۔ پھر اسے بلایا اور فرمایا: میں اسے تمہارے نکاح میں

دے کر تمہارا کرام کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے حسن سے منقول ہے۔ اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ بغیر ولی کے نکاح جائز نہیں۔ اس لیے کہ معقل بن یسار کی بہن مطلقہ تھیں۔ چنانچہ اگر انہیں نکاح کا اختیار ہوتا تو وہ اپنا نکاح خود کر لیتیں اور معقل بن یسار کی محتاج نہ ہوتیں اس آیت میں خطاب بھی اولیاء (سرپرستوں) کیلئے ہے کہ انہیں نکاح سے مت روکو۔ لہذا آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نکاح کا اختیار عورتوں کی رضا مندی کے ساتھ ان کے اولیاء (سرپرستوں) کو ہے۔

۸۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَثْنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقُقْعَاءِ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ قَالَ

۸۹۸: حضرت عائشہ کے مولیٰ یونس کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے لیے ایک مصحف (قرآن کریم کا نسخہ) لکھوں اور جب اس آیت ”حَافِظُوا... الْآيَةَ“ پر پہنچوں تو انہیں

۸۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَثْنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقُقْعَاءِ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ قَالَ

بتاؤں چنانچہ جب میں اس آیت پر پہنچا تو انہیں بتایا۔ انہوں نے حکم دیا کہ یہ آیت اس طرح لکھو ”حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ“ (ترجمہ نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی حفاظت کرو نیز عصر کی نماز کی بھی اور اللہ کے سامنے اب کے ساتھ کھڑے رہو) پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں نے یہ آیت نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح سنی ہے۔ اس باب میں حضرت حفصہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۹: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۰۰: عبدہ سلیمان حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خندق کے موقع پر مشرکین کے لیے بدعا کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ ان (کفار) کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جیسے ان لوگوں نے ہمیں درمیانی نماز پڑھنے سے غروب آفتاب تک مشغول کر دیا (یعنی عصر کی نماز)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے حضرت علیؓ سے منقول ہے۔ ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے۔

۹۰۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”صلوۃ وسطیٰ“، یعنی درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، ابو ہاشم بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۰۲: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز میں باتیں کر لیا کرتے تھے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی ”وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ“، یعنی اللہ کے لیے باادب کھڑے

أَمَرْتَنِي عَانِشَةُ أَنْ أَكُتِبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغَتْ هَذِهِ الْآيَةَ فَأَذِنِي (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى) فَلَمَّا بَلَغَتْهَا أَذْنَتْهَا فَأَمَلْتُ عَلَى حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَالصَّلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ وَقَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۹۹: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مُسْعِدَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ نَا الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۰۰: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ الْأَعْرَجِ عَنْ عِيْنَةَ السَّلْمَانِيِّ أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ اْمَلَأْ قُبُورَهُمْ وَيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ حَسَّانٍ الْأَعْرَجِ اسْمُهُ مُسْلِمٌ.

۹۰۱: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو النَّضْرِ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مَصْرَفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُثْبَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَمُحَمَّدُ بْنُ غَبِيَدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلَى عَهْدِ

ہوا کرو۔ چنانچہ ہمیں نماز کے دوران خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

۹۰۳: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے ان سے بشیم نے اور وہ اسمعیل بن ابی خالد سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں ”وَنَهَيْنَا عَنِ الْكَلَامِ“ (یعنی ہمیں بات کرنے سے روک دیا گیا) کے الفاظ زیادہ ذکر کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

۹۰۴: حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ ”وَلَا تَيْمَمُوا.....“ انصار کے بارے میں نازل ہوئی۔ ہم لوگ کھجوروں والے تھے اور شخص اپنی حیثیت کے مطابق تھوڑی یا زیادہ کھجوریں لے کر حاضر ہوتا۔ کچھ لوگ گچھا یا دو گچھے لا کر مسجد میں لٹکا دیتے پھر اصحاب صفہؓ کے لیے کہیں سے کھانا مقرر نہیں تھا اگر ان میں سے کسی کو بھوک لگتی تو وہ گچھے کے پاس آتا اور اپنی لاٹھی مارتا جس سے کچی اور پکی کھجوریں گر جاتیں اور وہ کھا لیتا۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو خیرات دینے میں رغبت نہیں رکھتے تھے۔ وہ ایسا گچھا لاتے جس میں خراب ریں زیادہ ہوتیں یا ٹوٹا ہوا گچھا لا کر لٹکا دیتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا.....“ (اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے عمدہ چیز خرچ کرو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے پیدا کیا ہے) اور ردی (خراب) چیزوں کو خرچ کرنے کی نیت نہ کیا کرو۔ حالانکہ تم خود کبھی ایسی چیز کو نہیں لیتے مگر یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں اور تعریف کے لائق ہیں) راوی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم میں سے ہر آدمی اچھی چیز لے کر آتا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابو مالک کا نام غزو ان ہے وہ قبیلہ بنو غفار سے تعلق رکھتے ہیں۔ سفیان ثوری بھی سدی سے اس بارے میں کچھ نقل کرتے ہیں۔

۹۰۵: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان پر شیطان کا بھی ایک اثر ہوتا ہے

سُئِلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَتْ وَقُومُوا لِلَّهِ تَلَابُثًا فَإِمْرًا بِالسُّكُوتِ.

۹۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَنَهَيْنَا عَنِ الْكَلَامِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَمْرٍو وَالشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ أَيَّاسٍ.

۹۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الشَّيْخِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا تَيْمَمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تَنْفَقُونَ قَالَ نَزَلَتْ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ كُنَّا أَصْحَابَ نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي مِنْ نَخْلِهِ عَلَى قَدَرِ كَثْرَتِهِ وَقَلَّتِهِ وَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِالْقَنُوقِ الْقَنُوقِ فَيَعْلِقُهُ فِي الْمَسْجِدِ كَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا جَاءَ أَتَى الْقَنُوقَ فَضَرَبَهُ بَعْضَاهُ فَيَسْقُطُ الْبُسْرُو وَالتَّمْرُ فَيَأْكُلُ وَكَانَ نَاسٌ مِمَّنْ لَا يَرْعُبُ فِي الْخَبِيرِ يَأْتِي الرَّجُلُ بِالْقَنُوقِ فِيهِ الشَّيْخُ وَالْحَشْفُ وَبِالْقَنُوقِ قَدْ انْكَسَرَ فَيَعْلِقُهُ فَانْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا انْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيْمَمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تَنْفَقُونَ وَلَسْتُمْ بِأَخِيذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَهْدَى إِلَيْهِ مِثْلَ مَا أُعْطِيَ لَمْ يَأْخُذْهُ إِلَّا عَلَى إِغْمَاضٍ أَوْ حَيَاءٍ قَالَ فَكُنَّا بَعْدَ ذَلِكَ يَأْتِي أَحَدُنَا بِصَالِحٍ مَا عِنْدَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو مَالِكٍ هُوَ الْغِفَارِيُّ وَيُقَالُ اسْمُهُ غَزْوَانٌ وَقَدْ رَوَى الثَّوْرِيُّ عَنِ الشَّيْخِ شَيْئًا مِنْ هَذَا.

۹۰۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مَرْثَةَ الْهَمْدِ ابْنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

اور فرشتے کا بھی۔ شیطان کا اثر شر کا وعدہ اور حق کی تکذیب ہے جبکہ فرشتے کا اثر بھلائی کا وعدہ دینا اور حق بات کی تصدیق کرنا ہے۔ پس جو شخص اپنے اندر اسے پائے تو جان لے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ کی تعریف بیان کرے اور جو کوئی پہلے والا اثر پائے تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ.....“ (ترجمہ۔ شیطان تمہیں متابی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے)۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابواوص کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

۹۰۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزہ چیز ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو بھی اسی چیز کا حکم دیا جس کا اپنے رسولوں کو دیا اور فرمایا ”يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ.....“ (اے پیغمبرو تم پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو اس لیے کہ میں تمہارے اعمال کے متعلق جانتا ہوں) پھر مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا...“ (اے ایمان والو ہماری عطا کی ہوئی چیزوں میں سے بہترین چیزیں کھاؤ) راوی کہتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے پریشان ہے اور اس کے بال خاک آلود ہو رہے ہیں وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے۔ اے رب۔ اے رب۔ حالانکہ اس کا کھانا پینا، پہننا سب حرام چیزوں سے ہیں اسے حرام ہی سے خوراک دی گئی پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے فضیل بن مرزوق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو حازم انجعی کا نام سلمان مولیٰ عزاہ اشجعیہ ہے۔

۹۰۷: سدی کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے یہ حدیث سنائی جس نے حضرت علیؓ سے سی کہ یہ آیت ”إِنْ تُبْذَوْا مَافِي“ (خواہ تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ اس کا حساب لے گا) پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا)

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَمَةً بَيْنَ أَدَمَ وَلِلْمَلِكِ لَمَمَةً فَأَمَّا لَمَمَةُ الشَّيْطَانِ فَإِعَاذٌ بِالْشَّرِّ وَتَكْذِيبٌ بِالْحَقِّ وَأَمَّا لَمَمَةُ الْمَلِكِ فَإِعَاذٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ الْآخِرَى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَأَ (الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ) الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ أَبِي الْأَخْوَصِ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ.

۹۰۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو نَعِيمٍ نَا فَضِيلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ قَابِطٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَهُ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبِ مَا رَزَقْنَكُمْ قَالَ وَذَكَرَ الرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغَذِي بِمَا لِحَرَامٍ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ لَا شَجْعِي اسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عِزَّةَ الْأَ شَجْعِيَّةِ.

۹۰۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ ثَبِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (إِنْ تُبْذَوْا مَافِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفَوُةٌ يُحَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ

نازل ہوئی تو اس نے ہمیں غمگین کر دیا ہم سوچنے لگے کہ اگر کوئی دل میں گناہ کا خیال کرے اور اس پر حساب ہونے لگا تو ہمیں کیا معلوم کہ اس میں سے کیا معاف کیا جائے گا اور کیا نہیں۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی اور اسے منسوخ کر دیا ”لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ.....“ (اللہ تعالیٰ کسی کو اسکی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں کرتا ہر ایک کیلئے وہی ہے جو اس نے کمایا ہے اور ہر ایک پر اپنی برائی کا وبال ہے)۔ یعنی خیال پر حساب نہیں ہوگا۔

۹۰۸: حضرت امیر نے حضرت عائشہؓ سے ”إِنْ تُبْذَوْا مَا فِي“ اور ”مَنْ يَعْمَلُ.....“ کی تفسیر پوچھی تو آپؐ نے فرمایا میں نے جب سے ان آیات کی تفسیر نبی اکرمؐ سے پوچھی ہے اس وقت سے کسی نے مجھ سے ان کے متعلق نہیں پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو مصیبتوں میں گرفتار کرنا ہے مثلاً بخاریا کوئی غمگین کر دینے والا حادثہ یہاں تک کہ کبھی اپنے کرتے کے بازو (جیب) وغیرہ میں کوئی چیز رکھنے کے بعد اسے گم کر دینا ہے اور پھر اس کے متعلق پریشان ہونا ہے تو اس پریشانی پر بھی اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے آگ کی بھٹی سے خالص سونا صاف ہو کر نکلتا ہے۔ یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۹۰۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب آیت ”إِنْ تُبْذَوْا مَا فِي“ نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ کے دلوں میں اس سے اتنا خوف بیٹھ گیا کہ کسی اور چیز سے نہیں بیٹھا تھا۔ انہوں نے اس خوف کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا: کہو کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان داخل کر دیا اور یہ آیت نازل فرمائی ”أَمِنَ الرُّسُولُ.....“ (ترجمہ: رسول اس چیز کا اعتقاد رکھتے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے نازل کی گئی اس طرح مومنین بھی یہ

مَنْ يَشَاءُ) الْآيَةَ أَحْزَرَ نَسْنَا قَالَ قُلْنَا يُحَدِّثُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ فَيَحَاسِبُ بِهَا نَذْرِي مَا يُغْفَرُ مِنْهُ وَمَا لَا يُغْفَرُ مِنْهُ فَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ بَعْدَهَا فَنَسَخْنَاهَا (لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ).

۹۰۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (إِنْ تُبْذَوْا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ) وَعَنْ قَوْلِهِ (مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ) فَقَالَتْ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ مُعَاتَبَةُ اللَّهِ الْعَبْدَ مَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُمَى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةُ يَضَعُهَا فِي يَدِ قَمِيصِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْرُغُ لَهَا حَتَّى أَنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ التَّيْرُ مِنَ الْحِمْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.

۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِنْ تُبْذَوْا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ قَالَ دَخَلَ قُلُوبُهُمْ مِنْهُ شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُولُوا أَسْمِعْنَا وَأَطْعْنَا قَالَ لَقِيَ اللَّهُ الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمِنَ الرُّسُولُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ

الْآيَةَ لَا يَكْفِلُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وَسَعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تَأْخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفُ لَنَا وَارْحَمْنَا الْآيَةَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَآدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ يُقَالُ هُوَ وَالِدُ يَحْيَى بْنِ آدَمَ

سب اللہ، اسکے فرشتوں اس کی کتابوں اور اس کے تمام پیغمبروں پر ایمان لائے کہ ہم اسکے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور سب نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے پروردگار ہم تیری بخشش کے طلبگار ہیں اور ہمیں تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اسکی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا اسے ثواب بھی اس کا ہوتا ہے جو وہ ارادے سے کرتا ہے اور گناہ بھی۔ اے ہمارے رب اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہمارا مواخذہ نہ فرما۔ (اس دعا پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) میں نے قبول کی (پھر وہ دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب ہم پر

سخت حکم نہ بھیج جیسا کہ تو نے پہلی امتوں پر بھیجا تھا۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میں نے یہ دعا بھی قبول کی (پھر وہ لوگ دعا کرتے ہیں)۔ اے ہمارے رب ہم پر ایسا جو نہ ڈال جسے سنبھالنے کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ اور ہمیں معاف فرما، ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم فرما اس لیے کہ تو ہی ہمارا کارساز ہے۔ لہذا ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے یہ دعا بھی قبول کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایک اور سند سے بھی ابن عباسؓ ہی سے منقول ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ آدم بن سلیمان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ یحییٰ کے والد ہیں۔

حُلاَصَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ: سورۃ بقرہ کی تفسیر کے بارہ میں عرض ہے کہ اس سورۃ کا نام بقرہ اس لئے ہے کہ اس کے آٹھویں رکوع میں گائے سے متعلق ایک قصہ بیان ہوا ہے اس مناسبت سے اس کا نام سورۃ البقرہ ہے۔ سورۃ بقرہ میں چونکہ تمام بنیادی عقائد یعنی توحید، رسالت، کتب، آخرت وغیرہ اور مرکزی اعمال یعنی جہاد، انفاق، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ اور بعض اہم معاملات یعنی نکاح، ھدیت، قصاص، وصیت، دیوت، قرض، سود وغیرہ تفصیل سے مذکور ہیں بلکہ وہ تمام مضامین جو پورے قرآن میں پھیلے ہوئے ہیں تفصیلاً یا اجمالاً سارے کے سارے اس سورت میں آگئے ہیں اسی مناسبت سے بعض روایتوں میں اس سورت کا نام فسطاط القرآن بھی آیا ہے۔ فسطاط کے معنی خیمہ کے ہیں جس طرح خیمہ نیچے بیٹھنے والوں پر حاوی ہوتا ہے اس طرح یہ سورت بھی قرآن مجید کے تمام مضامین پر حاوی ہے اس لئے اس لحاظ سے باقی سورتوں پر فضیلت و برتری حاصل ہے۔ سورۃ بقرہ مدینہ منورہ میں سب سے پہلے نازل ہوئی تھی مدینہ اور اس کے قرب و جوار میں یہودی کافی تعداد میں آباد تھے اس لئے اس سورت میں یہودی اصلاح کا پہلو بہت نمایاں ہے کیونکہ یہودیوں میں بڑے بڑے سرمایہ دار اور بڑے بڑے عالم اور پیر موجود تھے ان کی اصلاح سے پوری قوم کی اصلاح ہو سکتی تھی۔ مرکزی مضمون اور ذیلی مضامین کے اعتبار سے اس سورت کے دو حصے ہیں پہلا حصہ ابتدائے سورت سے شروع ہو کر بائیسویں رکوع اور آیت نمبر ۷۷ تک ہے اس حصہ میں توحید اور رسالت کے مضامین کو بیان کیا گیا ہے اور یہود پر جو اللہ تعالیٰ نے انعامات کئے تھے ان کا ذکر ہے اور ساتھ ساتھ یہودی خباثتوں کا اور ان خباثتوں کی وجہ سے ان پر جو عذاب نازل ہوئے ان کا بھی بیان ہے دوسرا حصہ آیت نمبر ۷۸ سے لے کر آخر تک ہے اس میں مسلمانوں کے ظاہر و باطن کی اصلاح کے طریقے اور اندرونی نظام کو درست کرنے کے لئے امور انتظامیہ بیان فرما کر مشرکین کے مقابلہ میں انہیں جہاد اور انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیا گیا ہے گویا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی خاطر مشرکین سے جہاد کا حکم فرمایا گیا ہے یہ سورۃ کی روح ہے امام ترمذیؒ نے شان نزول کے بارہ میں احادیث رسول اللہ ﷺ نقل فرمائی ہیں اور کئی آیات کے معنی اور مطالب بھی نقل فرمائے ہیں۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ

باب سورہ آل عمران کے متعلق

۹۱۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا أَبُو الْوَلِيدِ نَا يَزِيدُ بْنُ
إِسْرَاهِيمَ نَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ سَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ
آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ الَّتِي آخِرُ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَأ
بَهُ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّاهُمُ اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ
أَبِي مُلَيْكَةَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ.

۹۱۰: حضرت عائشہ فرماتی ہیں ”هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ“ ترجمہ۔ وہی ہے جس نے آپ پر ایسی کتاب نازل کی جس کا ایک حصہ وہ آیات ہیں جو کہ محکم ہیں (یعنی اشتباہ سے محفوظ ہیں) اور انہی آیات پر کتاب کا اصل مدار ہے۔ اور دوسرا حصہ وہ ہے جس میں ایسی آیات ہیں جو مشتبہ المراد ہیں چنانچہ جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کے اسی حصے کے پیچھے ہو لیتے ہیں جو مشتبہ المراد ہے۔ ان کی غرض فتنے کی ہی ہوتی ہے اور اس کا (غلط) مطلب ڈھونڈنے کی۔ حالانکہ اس کا مطلب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (سورہ آل عمران آیت ۷)

کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو آیات مشتبہات کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان سے بچو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب اسے ابن ابی ملیکہ سے اور وہ حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں۔

فَالْقُلُوبُ: متشابہ یہ ہے کہ اسکی مراد صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہو۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔ جس کا لغوی معنی بھی کسی کو معلوم نہ ہوا نہیں مقطعات کہا جاتا ہے۔ کہ اس کا مدلول لغوی تو معلوم ہو۔ مقطعات کے متعلق بعض لوگوں کی حالیہ تحقیقات قابل قدر ہے کہ ان سے بھی قرآن کریم کا ایک ایسا اعجاز ثابت ہوا جو اللہ تعالیٰ نے کمپیوٹر اور اعداد کی ترقی کے اس دور کیلئے محفوظ رکھا تھا اور وہ مختصراً (۱۹) کا عدد ہے کہ جس کے ارد گرد مقطعات کی تعداد اور بعض دیگر حقائق گھومتے ہیں مثلاً آغاز قرآن، تسمیہ یعنی بسم اللہ... الخ کے (۱۹) اعداد ہیں اور قرآن پاک کی پہلی سورہ گودود دفعہ اتری لیکن جب مکمل ہوئی تو اس کی آیات (۱۹) ہو گئیں اور اسی ”اقراء“ سورہ سے آخر تک سورتیں شمار کی جائیں تو وہ انیس بنتی ہیں اور پھر بسم اللہ جس پارے میں مستقل آیت کے طور پر شامل قرآن ہے وہ انیسواں پارہ ہے اس کے متعلق اردو، عربی، انگریزی میں مفصل مضمون شائع ہو کر علمی حلقوں میں مقبول ہو چکا ہے گو اس پر اعتراض ہوا کہ بسم اللہ کے تو انیس حروف نہیں بلکہ اکیس ہیں، تو، بہ ادب واجب عرض ہے کہ انیس ہی ہیں کہ آغاز کتابت قرآن سے بسم اللہ جیسے لکھی جاتی ہے وہ بسم اور الرحمن کے تلفظ و ترتیب سے بسم اور رحمان سے نہیں۔ پوری دنیا میں کوئی قرآن مجید اس کے خلاف نہیں لکھا گیا قرآن پاک کا رسم الخط توفیقی ہے کہ جس طرح نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے مروی ہے اسی طرح پڑھا لکھا جائے گا۔ اور تفسیر قرطبی میں ابن مسعودؓ کا ایک اثر اور ابن عطیہ سے ایک روایت منقول ہے کہ جو بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ورد کی مداومت کریگا وہ انیس (زبانیہ) جہنم کے فرشتوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر عبداللہ بن مسعودؓ جیسے فقیہ اور ابن عطیہ سے منقول ہو تو پھر آجکل کے کسی عالم کی کیسے بات مانی جائے چاہے وہ کتنا بڑا ہو کہا جاتا ہے کہ الرحمن ”فعلان“ کے وزن پر ہے قرآن پہلے نازل ہوا اور صرف نحو کے قواعد بعد میں بنائے گئے ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ ”۱۹“ کا عدد بہائیوں کے ہاں ان کا ایک شعار ہے بہائی تو قرآن پاک کو منسوخ مانتے ہیں۔ ان کے بعد ”۱۹“ کے عدد کا ”اللہ“ کی طرف سے ظاہر ہونا قرآن پاک کی حقانیت کی دلیل اور بہائیوں کا رد ہے۔

۹۱۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق پوچھا ”فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ... الْآيَةُ“ (یعنی جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ تشابہ کی اتباع کرتے ہیں ان کی غرض فتنہ پیدا کرنا اور اس کی غلط تفسیر کرنا ہوتا ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لینا۔ یزید اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ جب تم لوگ ان کو دیکھو تو پہچان لو۔ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس طرح کئی حضرات اسے ابن ابی ملیکہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہوئے قاسم بن محمد کا ذکر نہیں کرتے۔ ان کا ذکر صرف یزید بن ابراہیم کرتے ہیں۔ ابن ابی ملیکہ کا نام عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہے ان کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماع ثابت ہے۔

۹۱۲: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے نبیوں میں سے دوست ہوتے ہیں۔ میرے دوست میرے والد اور میرے رب کے دوست (ابراہیم علیہ السلام) ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ”إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ...“ (ترجمہ۔ ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی تابعداری کی اور یہ نبی ﷺ) اور جو اس پر ایمان لائے اور اللہ مومنوں کے دوست ہیں)

۹۱۳: ہم سے روایت کی محمود نے ان سے ابو نعیم نے وہ سفیان سے وہ اپنے والد سے وہ ابو نعیم سے وہ عبد اللہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں مسروق کا ذکر نہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ ابو نعیم کا نام مسلم بن صبیح ہے۔ پھر ابو کریب بھیج و کعب سے وہ سفیان سے وہ اپنے والد سے وہ ابو نعیم سے وہ عبد اللہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو نعیم کی روایت کے مطابق نقل کرتے ہیں۔ اس

۹۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا أَبُو عَامِرٍ وَهُوَ الْخَزَّازُ وَيَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ يَزِيدُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو عَامِرٍ الْقَاسِمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ قَالَ فَإِذَا رَأَيْتَهُمْ فَاعْرِضْ لَهُمْ وَقَالَ يَزِيدُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاعْرِضْ لَهُمْ فَأَلْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ وَافِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَنَّمَا ذَكَرَهُ يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَقَدْ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ أَيْضًا.

۹۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَلاَةً مِنَ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ وَلِيَّتِي أَبِي وَخَلِيلُ رَبِّي ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لِلدِّينِ أَتَّبِعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ.

۹۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَعِيمٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ وَأَبُو الضُّحَى اسْمُهُ مُسْلِمٌ بْنُ صُبَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میں بھی مسروق کا ذکر نہیں ہے۔

۹۱۴: حضرت عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے ایسی جھوٹی قسم کھائی جس سے وہ کسی مسلمان کا مال دبا نا چاہتا ہے وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غصہ ہوں گے۔ اشعث بن قیسؓ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث میرے متعلق ہے۔ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ مشترک زمین تھی۔ اس نے میری شراکت کا انکار کر دیا تو میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے گواہ لانے کیلئے کہا تو میں نے عرض کیا کہ میرے پاس کوئی گواہ نہیں۔ چنانچہ آپؐ نے یہودی کو حکم دیا کہ قسم کھاؤ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ... الْآيَةَ“ (یعنی جو لوگ اللہ سے کیے ہوئے عہد اور اپنی قسموں کے مقابلے میں تھوڑا سا معاوضہ لے لیتے ہیں آخرت میں ان لوگوں کیلئے کوئی حصہ نہیں اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے بات کریں گے نہ انکی طرف دیکھیں گے اور نہ انہیں پاک کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ (سورہ آل عمران آیت ۷۷) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن ابی اوفیٰ سے بھی روایت منقول ہے۔

۹۱۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ... يَا مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ...“ تو ابو طلحہؓ کے پاس ایک باغ تھا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا یہ باغ اللہ کیلئے وقف ہے۔ اگر میں اس بات کو چھپا سکتا تو کبھی ظاہر نہ ہونے دیتا۔ آپؐ نے فرمایا اسے اپنے قریبداروں میں تقسیم کر دو۔ راوی کو شک ہے ”قرابتک“ فرمایا، یا ”أَقْرَبِيكَ“۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انسؓ اسے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہؓ سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

وَسَلَّمَ حَدِيثُ أَبِي نَعِيمٍ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ .

۹۱۴: حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ كَمَا بَنَيْتُ وَيَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدْتُ فَقَدْ مَنَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَاكَ بَيْنَهُ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ اخْلُفْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذَنْ يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَا لِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ آيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى .

۹۱۵: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ نَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ (وَمَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا) قَالَ أَبُو طَلْحَةَ وَكَانَ لَهُ حَائِطٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَائِطِي لِلَّهِ وَلَوْ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُسْرِهَ لَمْ أُغْلِنَهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِي قَرَابَتِكَ أَوْ أَقْرَبِيكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ .

۹۱۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کونسا حاجی اچھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جس کا سر گرد آلود ہو اور کپڑے میلے کیلے ہوں۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کونسا حج افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جس میں بلند آواز سے لبیک کہا جائے اور زیادہ قربانیاں کی جائیں پھر ایک شخص کھڑا ہوا اور پوچھا کہ ”وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ“ میں سبیل سے کیا مراد ہے۔ آپؐ نے فرمایا سفر خرچ اور سواری۔ اس حدیث کو ہم صرف ابراہیم بن یزید خوزی کی روایت سے جانتے ہیں بعض اہل علم نے ان کے حافظے پر اعتراض کیا ہے۔

۹۱۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ بْنِ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنَ الْحَاجِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الشَّيْخُ السَّفَلُ فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعَجُّ وَالشَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ مَا السَّبِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ الْخَوْزِيِّ الْمَكِّيِّ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۹۱۷: حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”نَدْعُ أَبْنَاءَ نَاوَأَبْنَاءَ كُمْ.....“ الا یہ ”تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ، فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کو بلا یا فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۹۱۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ نَكِيرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ كُمْ وَنِسَاءَ نَا وَنِسَاءَ كُمْ) الْآيَةُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۹۱۸: ابو غالب کہتے ہیں کہ حضرت ابو امامہ نے (خارجیوں کے) کچھ سروں کو دمشق کی میٹھی پر لٹکے ہوئے دیکھا تو فرمایا یہ دوزخ کے کتے اور آسمان کی چھت کے نیچے کے بدترین مقتول ہیں۔ اور بہترین مقتول وہ ہیں جو ان (خارجیوں) کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ پھر یہ آیت پڑھی ”يَوْمَ تَبْيَضُّ.....“ (جس دن کچھ چہرے سیاہ اور کچھ چہرے سفید ہوں گے) راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپؐ نے یہ نبی اکرم ﷺ سے سنا تو فرمایا اگر میں نے ایک دو یا تین یا چار یہاں تک کہ سات مرتبہ نہ سنا ہوتا تو ہر گز تم لوگوں کے سامنے بیان نہ کرتا۔ یعنی کئی مرتبہ سنا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابو غالب کا نام حزر ہے جبکہ ابو امامہ باہلی

۹۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكَيْعٌ عَنْ رَبِيعٍ وَهُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ رَأَى أَبُو أُمَامَةَ رَأَى وَسَامًا مَنصُوبَةً عَلَى دَرَجٍ دِمَشْقٍ فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ كَلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَوْنِيمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ ثُمَّ قَرَأَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وَجُوهٌ وَتَسْوُ دُجُوهٌ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قُلْتُ لَا بِي أُمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَمْ أَسْمَعُهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمْ هُوَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو غَالِبٍ اسْمُهُ حَزْرُورٌ وَأَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ اسْمُهُ صُدْيُ بْنُ

۱: یہ آیت نصاریٰ نجران کے نبی اکرم ﷺ سے سوال و جواب کرنے اور اپنے شبہات دور کرنے کے بعد نازل ہوئی کہ اگر اب بھی کوئی تسلیم نہ کرے تو انہیں مباہلے کی دعوت دیجئے کہ ہم بھی اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں تم بھی بلاؤ۔ ہم بھی اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں تم بھی بلاؤ۔ ہم خود بھی آتے ہیں اور تم بھی آؤ اور دعا کریں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ لیکن نصاریٰ نے مباہلے سے انکار کر دیا۔ (واللہ اعلم۔ مترجم)

کا نام صدی بن عجلان ہے وہ قبیلہ بابلہ کے سردار ہیں۔

۹۱۹: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہوئے سنا ”كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ ... الْآيَةِ“ کہ تم لوگ ستر امتوں کو پورا کرنے والے ہو۔ اور ان سب میں بہتر اور معزز ہو۔ یہ حدیث حسن ہے اسے کئی راوی بہز بن حکیم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں اس آیت کا ذکر نہیں کرتے۔

۹۲۰: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے دندان مبارک شہید ہو گئے۔ سر میں زخم آیا اور پیشانی بھی زخمی ہوئی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر خون بہنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قوم کیسے کامیاب ہوگی جنہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کچھ کیا اور وہ انہیں اللہ کی طرف بلاتا ہے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ”لَيْسَ لَكَ مِنَ الْآمْرِ شَيْءٌ“ (آپ ﷺ کا اس میں کوئی اختیار نہیں اللہ چاہے تو انہیں معاف کر دے اور چاہے تو عذاب دے۔)

۹۲۱: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا، دندان مبارک شہید ہو گئے اور شانہ مبارک پر ایک پتھر مارا گیا اور آپ کے چہرہ مبارک سے خون بہنے لگا۔ آپ اسے صاف کرتے اور کہتے کہ وہ قوم کس طرح فلاح پائے گی جنہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کچھ کیا جبکہ وہ انہیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”لَيْسَ لَكَ مِنَ الْآمْرِ شَيْءٌ“..... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۲۲: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احد کے موقع پر فرمایا: اے اللہ البوسفیان پر لعنت بھیج۔ اے اللہ حارث بن ہشام پر لعنت بھیج۔ اے اللہ صفوان بن امیہ پر لعنت بھیج۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ”لَيْسَ لَكَ

عَجَلَانٌ وَهُوَ سَيِّدُ بَابِلَةَ.

۹۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) قَالَ أَنْتُمْ تَتَمَوْنَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ نَحْوُ هَذَا وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ (كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ).

۹۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشَجَّ وَجْهُهُ شَجَّةً فِي جَبْهَتِهِ حَتَّى سَالَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوا هَذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ فَزَلَّتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْآمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ إِلَى آخِرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَجَّ فِي وَجْهِهِ وَكُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ وَرُمِيَ رَمِيَةً عَلَى كَتِفِهِ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيلُ عَلَى وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُهُ وَيَقُولُ كَيْفَ تُفْلِحُ أُمَّةٌ فَعَلُوا هَذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ فَانْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْآمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلَمٍ الْكُوفِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ اللَّهُمَّ الْعَنِ أَبَا سُفْيَانَ اللَّهُمَّ

مِنْ الْأَمْرِ شَيْءٌ... الْآيَةَ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا اور یہ لوگ اسلام لے آئے اور وہ بہترین مسلمان ثابت ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو عمر بن حمزہ نے سالم سے نقل کیا ہے۔ پھر زہری بھی سالم سے اور وہ اپنے والد (ابن عمرؓ) سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۲۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار آدمیوں کے لیے بد دعا کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی: ”لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ...“ پھر اللہ تعالیٰ نے ان (چاروں) کو اسلام کی ہدایت دی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب صحیح ہے یعنی نافع کی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے۔ یحییٰ بن ایوب بھی اسے ابن عجلان سے نقل کرتے ہیں۔

۹۲۴: حضرت اسماء بن حکم فزاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ نبی اکرمؐ سے جو حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق مجھے اس سے فائدہ پہنچتا اور اگر کوئی صحابی مجھ سے کوئی حدیث بیان کرتا تو میں اسے قسم دیتا۔ اگر وہ قسم کھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا۔ چنانچہ ایک مرتبہ ابوبکر صدیقؓ نے مجھ سے بیان کیا اور وہ سچے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جو کسی گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد طہارت حاصل کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ اسے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ سے معاف نہ کریں۔ پھر یہ آیت پڑھی ”وَالَّذِينَ إِذَا...“ (اور وہ لوگ جو اگر کبھی کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں یا اپنے آپ پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اس سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہیں۔ اور اللہ کے علاوہ کون گناہ بخشا ہے اور اپنے کیے پر جانے بوجھتے ہوئے اصرار نہ کریں۔) اس حدیث کو شعبہ اور کئی لوگوں نے عثمان بن مغیرہ سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ اور ہم اسماء کی صرف یہی حدیث جانتے ہیں۔

الْعَنِ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ اللَّهُمَّ اَلْعَنْ صَفْوَانَ ابْنَ اُمَيَّةَ قَالَ فَزَلْتُ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ) فَتَابَ عَلَيْهِمْ فَاَسْلَمُوا فَحَسَنَ اِسْلَامَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ حُمَزَةَ عَنْ سَالِمٍ وَكَذَا رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ.

۹۲۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ الْبَصْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو عَلَى أَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَانْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يَعْذِبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ فَهَذَا هُمْ لِلَّهِ لِلَا سَلَامَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ يُسْتَعْرَبُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ.

۹۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَقْتُهُ وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدِّقُ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ قَدْرَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَرَفَعُوهُ وَرَوَاهُ مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَلَا نَعْرِفْ لَا سَمَاءَ إِلَّا هَذَا حَدِيثٌ.

۹۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَارُوحُ بْنُ عَبْدِ عُبَادَةَ عَنْ
حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ
قَالَ رَفَعْتُ رَأْسِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ وَمَا مِنْهُمْ
يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا يَمِينُذُ تَحْتَ حَجَفَتِهِ مِنَ النَّعَاسِ
فَبَذَلَكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُم مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً
نُّعَاسًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۲۵: حضرت ابو طلحہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس روزان میں سے کوئی ایسا نہیں تھا جو اونگھ کی وجہ سے نیچے کونہ جھکا جاتا ہو (۱)۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے یہی اونگھ مراد ہے۔ ”ثُمَّ أَنْزَلَ.....“ (پھر تم لوگوں پر تنگی (غم) کے بعد اونگھ نازل کی گئی جو تم میں سے ایک جماعت کو گھیر رہی تھی اور دوسری جماعت کو صرف اپنی فکر تھی) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَارُوحُ بْنُ عَبْدِ عُبَادَةَ عَنْ
حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
الرَّبِيعِ مِثْلَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۲۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ نَارُوحُ بْنُ عَبْدِ عُبَادَةَ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ قَسَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشِينَا
وَنَحْنُ فِي مَصَافٍ يَوْمَ أُحُدٍ حَدَّثَ أَنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ
غَشِيَهُ النَّعَاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ
يَدِي وَأَخَذَهُ وَيَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَأَخَذَهُ وَالطَّائِفَةُ
الْأُخْرَى الْمُنَافِقُونَ لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ أَجَبَ
قَوْمٌ وَأَرْعَبَهُ وَأَخَذَ لَهُ لِلْحَقِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ.

۹۲۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ احد کے موقع پر میدان جنگ میں ہم پر غشی طاری ہو گئی تھی۔ میں بھی ان لوگوں میں تھا جن لوگوں پر اس روز اونگھ طاری ہو گئی تھی۔ چنانچہ میری تلوار میرے ہاتھ سے گرنے لگی۔ میں اسے پکڑتا وہ پھر گرنے لگتی۔ دوسرا گروہ منافقین کا تھا جنہیں صرف اپنی جانوں کی فکر تھی یہ لوگ انتہائی بزدل، مرعوب اور حق کو چھوڑنے والے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْوَاحِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ
خُصَيْفِ بْنِ مِقْسَمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ
وَمَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يُغْلَ فِي قَطِيفَةٍ حُمْرَاءَ أَفْتَقَدْتُ
يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
وَمَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يُغْلَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ
خُصَيْفِ بْنِ نَحْوِ هَذَا وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ

۹۲۸: حضرت مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباس نے فرمایا: ”وَمَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يُغْلَ فِي قَطِيفَةٍ حُمْرَاءَ“ (یعنی مال غنیمت میں) خیانت کرنا نبی کا کام نہیں اور جو خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اسے لے کر حاضر ہوگا) یہ آیت ایک سرخ روئی دار چادر کے بارے میں نازل ہوئی جو غزوہ بدر کے موقع پر گم ہو گئی تھی تو بعض لوگوں نے کہا کہ شاید نبی اکرم ﷺ نے لے لی ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبد السلام بن حرب بھی خصیف سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں۔ بعض اسے خصیف سے اور وہ مقسم

۱۔ مفسرین نے لکھا ہے۔ غزوہ احد میں جب مسلمانوں پر شکست کے آثار ظاہر ہوئے جن کو شہید ہونا تھا وہ شہید ہو گئے اور جنہوں نے راہ فرار اختیار کر لی تھی انہوں نے راہ فرار اختیار کی تو میدان جنگ میں باقی رہ جائیو لے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے اونگھ طاری کر دی تاکہ دہشت اور خوف زائل ہو جائے چنانچہ اس کے بعد وہ مارہ مسلمان جمع ہوئے اور دوبارہ جنگ کی (مترجم)

سے نقل کرتے ہوئے ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۹۲۹: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ میری نبی اکرم ﷺ سے ملاقات ہوئی تو آپؐ نے فرمایا: جابر کیا بات ہے۔ میں تمہیں شکستہ حال کیوں دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والد شہید ہو گئے اور قرض اور عیال چھوڑ گئے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کی خوشخبری نہ سناؤں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد سے ملاقات کی عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کے علاوہ ہر شخص سے پردے کے پیچھے سے گفتگو کی لیکن تمہارے والد کو زندہ کر کے ان سے بالمشافہ گفتگو کی اور فرمایا: اے میرے بندے تمنا کر۔ تو جس چیز کی تمنا کرے گا میں تجھے عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ مجھے دوبارہ زندہ کر دے تاکہ میں دوبارہ تیری راہ میں قتل ہو جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فیصلہ ہو چکا کہ کوئی دنیا میں واپس نہیں جائے گا۔ راوی کہتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی ”وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَمُوتُونَ“ (یعنی تم ان لوگوں کو مردہ نہ سمجھو جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے گئے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے.... الخ) یہ حدیث اس سند سے حسن و غریب ہے۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ پھر علی بن عبد اللہ مدنی اور کئی راوی اس حدیث کو کبار محدثین سے اسی طرح روایت کرتے ہیں نیز عبد اللہ بن محمد بن عقیل بھی جابر سے اس کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔

۹۳۰: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے اس آیت ”وَلَا تَحْسَبَنَّ“ کی تفسیر پوچھی گئی تو آپؓ نے فرمایا: کہ ہم نے بھی اسکی تفسیر نبی اکرم ﷺ سے پوچھی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: ان کی (یعنی شہداء کی) روحوں سبز پرندوں (کی شکل) میں ہیں جو جنت میں جہاں چاہتے ہیں وہاں پھرتے ہیں۔ ان کا ٹھکانہ عرش سے لٹکی ہوئی قدیلیں ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف جھانکا اور پوچھا کیا تم لوگ کچھ اور بھی چاہتے ہو تو میں تمہیں عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا یا اللہ ہم اس سے

خُصِيفَ عَنْ مَقْسَمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۹۲۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ نَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ حَرَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْتَهَدْتُ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَذِينًا قَالَ أَلَا أُنَبِّشُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَ أَحْبَبُ أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَا حَا وَقَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَى أُعْطِيكَ قَالَ يَا رَبِّ تُخَيِّبُنِي فَأَقْتُلْ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ قَالَ وَأَنْزَلْتَ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيثِ هَكَذَا عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرٍ شَيْئًا مِنْ هَذَا.

۹۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَقَالَ أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَأُخْبِرْنَا أَنَّ أَرْوَاحَهُمْ فِي طَيْرٍ خُصِرٍ تَسْرُحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ وَتَأْوِي إِلَى قُنَادِيلٍ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فَأُطْلِعَ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ إِطْلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَسْتَرْيِدُونَ شَيْئًا فَأَرْيِدْكُمْ قَالُوا رَبَّنَا وَمَا نَسْتَرْيِدُ

زیادہ کیا چاہیں گے کہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں گھومتے پھرتے ہیں۔ پھر دوبارہ اللہ تعالیٰ نے ان سے اسی طرح کیا تو ان شہداء نے سوچا کہ ہم اس وقت تک نہیں چھوٹیں گے جب تک کوئی فرمائش نہیں کریں گے۔ تو انہوں نے تمنا ظاہر کی کہ ہماری روحمیں ہمارے جسموں میں واپس کر دی جائیں تاکہ ہم دنیا میں جائیں اور دوبارہ تیری راہ میں شہید ہو کر آئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَنَحْنُ فِي الْجَنَّةِ نَسْرُحُ حَيْثُ شِئْنَا ثُمَّ الطَّلَعِ عَلَيْهِمْ
الثَّانِيَةَ فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيدُونَنَا شَيْئًا فَازِيدَكُمْ فَلَمَّا رَأَوْا
أَنَّهُمْ لَا يَسْرُكُونَ قَالُوا تُعِيدُوا أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا
حَتَّى نَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۹۳۱: ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، عطاء بن سائب اور ابو عبیدہ، حضرت ابن مسعود سے اسکی مثل روایت کیا لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ہمارے نبی کو ہماری طرف سے سلام پہنچایا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ ہم اپنے رب سے راضی اور ہمارا رب ہم سے راضی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۹۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
السَّائِبِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ وَزَادَ
فِيهِ وَتَقَرَّرُ نَبِينَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُهُ أَنْ قَدْ رَضِينَا
وَرَضَى عَنَّا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۹۳۲: حضرت عبداللہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی گردن میں ایک اڑدھا بنادیں گے۔ پھر آپ نے اسکے مطابق آیت پڑھی ”لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ“ (ترجمہ جو لوگ اللہ کی اپنے فضل سے دی ہوئی چیزوں کو خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے لئے بہتر ہے بلکہ یہ ان کے لیے برا ہے کیونکہ عنقریب قیامت کے دن جس چیز سے انہوں نے بخل کیا تھا وہ ان کی گردن میں طوق بنا کر لٹکائی جائے گی) پھر راوی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے مصداق میں یہ آیت پڑھی ”سَيُطَوَّقُونَ“ (عنقریب وہ چیز جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن وہ ان کی گردن میں طوق بنا کر لٹکائی جائے گی) اور فرمایا جس نے کسی مسلمان بھائی کا جھوٹی قسم کھا کر حق لے لیا وہ اللہ سے اس حال

۹۳۲. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانَ عَنْ جَامِعٍ وَهُوَ
ابْنُ أَبِي رَاشِدٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَغَيْنَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فِي غُنْفِهِ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهُ مِنْ
كِتَابِ اللَّهِ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَنَا لَهُمُ اللَّهُ
مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ وَقَالَ مَرَّةً قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخَلُوا بِهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَمَنْ أَقْطَعَ مَالَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَمِينٍ لَقِيَ
اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ
يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَمَعْنَى قَوْلِهِ شُجَاعًا أَقْرَعٌ يَعْنِي حَيَّةٌ

میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس سے ناراض ہوگا۔ پھر اس کے مصداق میں یہ آیت پڑھی ”إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ“ (بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ”شجاع اقرع“ سے مراد سانپ ہے جو گنجا ہوگا۔ شدت زہر کی وجہ سے اسکے سر کے بال ختم ہو گئے ہوں گے۔

۹۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک کوڑا (لاٹھی) رکھنے کی جگہ دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔ لہذا اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو "سَيَسْتَمُ فَمَنْ رُحِزَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ" (یعنی پھر جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سودا ہے)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۴: حمید بن عبد الرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ مروان بن حکم نے اپنے محافظ کو حکم دیا کہ ابن عباسؓ کے پاس جاؤ اور کہو کہ جو لوگ اپنی بات پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایسے کام پر ان کی تعریف کی جائے جو انہوں نے نہیں کیا۔ اگر انہیں عذاب دیا گیا تو ہم سب عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تم لوگوں کو اس آیت سے کیا مطلب یہ آیت تو اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ہے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی "وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَتَلَائَلَا تَحْسِبُ الَّذِينَ يُفَرِّحُونَ بِمَا آتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكْتُمُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوا وَقَدْ آرَوْهُ أَنْ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوا بِذَلِكَ إِلَيْهِ وَفَرَّحُوا بِمَا أُوتُوا مِنْ كَيْمَانِهِمْ وَمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ۔

۹۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَوْضِعَ سَوَاطِ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَقْرَبُ وَإِنْ سَيَسْتَمُ فَمَنْ رُحِزَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۹۳۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرَانِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ إِذْ هَبَّ يَارَافِعُ لَبَّوْا بِهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَهُ لَيْنَ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا أُوتِيَ وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذِّبًا لِنَعْدِ بْنِ أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَهَذِهِ الْآيَةُ إِنَّمَا أَنْزَلْتُ هَذِهِ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَتَلَائَلَا تَحْسِبُ الَّذِينَ يُفَرِّحُونَ بِمَا آتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكْتُمُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوا وَقَدْ آرَوْهُ أَنْ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوا بِذَلِكَ إِلَيْهِ وَفَرَّحُوا بِمَا أُوتُوا مِنْ كَيْمَانِهِمْ وَمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ۔

پوچھی تو انہوں نے اس کے علاوہ کوئی دوسری بات بتائی اور یہ ظاہر کیا کہ جو کچھ آپؐ نے پوچھا ہم نے بتا دیا اور اس پر اپنی تعریف کے طلبگار ہوئے۔ اپنی کتاب اور پوچھی گئی بات پر خوش ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

خلاصہ سورۃ آل عمران ان: مفسرین نے لکھا ہے کہ نجران کے نصاریٰ یعنی عیسائیوں کا ایک وفد مدینہ منورہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جو ان کے ساتھ چیدہ آدمیوں پر مشتمل تھا۔ وفد میں تین آدمی سرکردہ تھے یعنی عاقب، سید اور ابو حارثہ یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں جھگڑنے لگے اور کہا کہ وہ اللہ

ولد (بیٹے) اور نائب ہیں اور حضرت مریم صدیقہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے معبود ہیں اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا رب تو زندہ جاوید اور سارے جہان کا نگہبان اور رازق ہے زمین و آسمان کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں وہ ماں کے رحم میں اپنی مرضی کے مطابق بچے کی شکل بناتا ہے وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اب تم بتاؤ کیا ان صفات میں سے کوئی ایک صفت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں پائی جاتی ہے جب ان صفات میں سے کوئی صفت بھی ان میں نہیں تو پھر وہ معبود کس طرح بن سکتے ہیں اس پر سورہ ال عمران کی ابتدائی اسی/۸۰ آیات نازل ہوئیں اور مشرکین نصاریٰ کے شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے انہیں کچھ شبہات توحید کے بارہ میں تھے اور کچھ رسالت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے بارے میں پانچ شبہات ان کے دلوں میں تھے شبہ اول یہ تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں روح اللہ کلمۃ اللہ اور انجیل میں ابن اللہ وغیرہ الفاظ وارد ہوتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ولد اور نائب ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو تصرف کا اختیار دے رکھا ہے اس لئے ان کو پکارنا چاہئے۔ دوسرا شبہ ان کے معجزات کے بارے میں تھا اس سے معلوم ہوا کہ وہ متصرف و مختار کارساز اور غیب دان تھے۔ تیسرا شبہ ہمیں اپنے بڑوں کی کچھ ایسی عبارتیں ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی عبادت اور پکار کا حکم دیا تھا اسی وجہ سے ہمارے بڑے ان کو پکارتے تھے۔ چوتھا شبہ یہ تھا کہ حضرت مریم علیہا السلام کے پاس ہر وقت بے موسم کے پھل موجود رہتے تھے حالانکہ ان کو کوئی لاکر نہیں دیتا تھا اس سے معلوم ہوا کہ وہ خود صاحب اختیار تھیں۔ پانچواں شبہ یہ تھا کہ زکریا علیہ السلام کے گھر میں ان کے انتہائی بڑھا پے کے زمانے میں بیٹا پیدا ہوا جب کہ ان کی بیوی صاحبہ بھی ولادت کے قابل نہ تھیں تو اس سے معلوم ہوا کہ ان کو اختیار و تصرف حاصل تھا اور وہ کارساز تھے جیسی تو بے موسم بیٹا پیدا ہوا۔ ان پانچ شبہات کے جواب میں اس سورہ میں دئے گئے پہلے شبہ کا جواب یہ دیا کہ یہ الفاظ تشابہات میں سے ہیں اور ان کا حکم یہ ہے کہ ان کی تاویل حکمت کے مطابق کی جائے گی اگر ان کی تاویل سمجھ میں نہ آئے تو ان میں زیادہ بحث و کرید کرنے کی اجازت نہیں بلکہ ان پر اس قدر اجمالی ایمان کافی ہے کہ ان سے اللہ کی جو مراد ہے وہ برحق ہے لہذا ایسے موہم شرک الفاظ سے استدلال کرنا جائز نہیں۔ دوسرے شبہ کا جواب رکوع نمبر ۵ آیت نمبر ۴۹ سے دیا کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات تھے اور معجزہ دکھانے میں نبی کا اپنا اختیار نہیں ہوتا وہ تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے نبی تو مظہر ہوتا ہے۔ تیسرے شبہ کا جواب رکوع نمبر ۸ آیت نمبر ۷۹ سے دیا کہ پیغمبر تو انسانوں کو اللہ تعالیٰ کا بندہ بنانے کے لئے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت پر لگانے کے لئے تشریف لاتے ہیں نہ کہ اپنی عبادت کرانے آتے ہیں۔ چوتھے شبہ کا جواب رکوع نمبر ۴ آیت نمبر ۳۷ سے دیا کہ حضرت مریم صدیقہ کے پاس بے موسم میوؤں کا آنا بطور اظہار کرامت کے تھا نہ یہ کہ ان کا اپنا اختیار۔ پانچویں شبہ کا جواب آیت نمبر ۸۰ سے دیا کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے تو بیٹے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعاء اور التجاء کی تھی اور اللہ نے ان کی دعاء قبول فرمائی اور ان کو بیٹا عطا کیا اس میں ان کو کوئی اختیار اور تصرف حاصل نہ تھا۔ اسی طرح نصاریٰ اور مشرکین نے آپ ﷺ کی رسالت میں تین شبہات کا اظہار کیا ان کے جوابات بھی اس سورت میں دیئے گئے ہیں نیز امام ترمذی نے بعض آیات مبارکہ کے شان نزول بھی نقل کئے ہیں۔

باب سورہ نساء کی تفسیر کے بارے میں

وَمِنْ سُورَةِ النِّسَاءِ

۹۳۵: محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ

۹۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ

میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ مجھ پر بے ہوشی طاری تھی۔ جب افاقہ ہوا تو میں نے عرض کیا کہ اپنے مال کے متعلق کیا فیصلہ دوں۔ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ یہ آیات نازل ہوئیں ”يُوصِيكُمُ اللَّهُ“۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتے ہیں کہ مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو محمد بن منکدر سے روایت کیا ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ مَرَضْتُ قَاتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغُودُنِي وَقَدْ أَعْمَى عَلَى فَلَمَّا أَفَقْتُ قُلْتُ كَيْفَ أَقْضَى فِي مَالِي فَسَكَتَ عَنِّي حَتَّى نَزَلَتْ يَوْمَ صِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.

۹۳۶: فضل بن صباح بغدادی نے بواسطہ سفیان، ابن عیینہ اور محمد بن منکدر، حضرت جابرؓ سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ فضل بن صباح کی روایت میں اس سے زیادہ کلام ہے۔

۹۳۶: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ صَبَّاحٍ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا.

۹۳۷: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جنگ اوطاس کے موقع پر ہم لوگوں نے مال غنیمت کے طور پر ایسی عورتیں پائیں جن کے شوہر مشرکین میں موجود تھے۔ چنانچہ بعض لوگوں نے ان سے صحبت (جماع) کرنا مکروہ سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”وَالْمُحْصَنَاتُ.....“ (ترجمہ اور حرام میں خاوند والی عورتیں مگر یہ کہ وہ تمہاری ملکیت میں آجائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان احکام کو تم پر فرض کر دیا ہے) یہ حدیث حسن ہے۔

۹۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى نَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُوطَاسٍ أَصَبْنَا نِسَاءً لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِينَ فَكَرِهَهُنَّ رَجَالٌ مِنْهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۹۳۸: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جنگ اوطاس میں کچھ ایسی عورتیں ہمارے پاس قیدی بن کر آئیں جن کے شوہرائی قوم میں موجود تھے۔ صحابہ کرامؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ”وَالْمُحْصَنَاتُ.....“ (اور خاوند والی عورتیں (حرام) ہیں مگر جن کے مالک

۹۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَنَا هُشَيْمٌ نَا عُفْمَانُ الْبَيْتِيُّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أُوطَاسٍ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ

۱: یوصیکم اللہ... (ترجمہ اللہ تعالیٰ تمہیں اولاد کے متعلق وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں مال (ترکہ) کا دو تہائی مال دیا جائے گا اور اگر اکلی ہو تو آدھا مال۔ اور ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیے ترکہ (مال) کا چھٹا حصہ ہے۔ (بشرطیکہ) اکلی اولاد ہو لیکن اگر اولاد نہ ہو تو اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں گے۔ اس صورت میں اسکی والدہ کا ایک تہائی حصہ ہوگا۔ اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہن ہوں تو (میت) کی ماں کو وصیت پوری کرنے کے بعد چھٹا حصہ ملے گا بشرطیکہ اس نے وصیت کی ہو یا بھرقرض (اگر ہو تو) ادا کرنے کے بعد تمہارے اصول و فروع میں سے تم نہیں جانتے کہ کون تمہارے لیے زیادہ نقص بخش ہے۔ یہ حکم اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ بواظہ اور حکمت والا ہے۔ (سورۃ النساء آیت ۱۱) (مترجم)

ہو جائیں تمہارے ہاتھ۔ اللہ تعالیٰ نے ان احکام کو تم پر فرض کر دیا ہے۔ (النساء ۲۵)۔ یہ حدیث حسن ہے ثوری بھی اسے عثمان بن عتی سے وہ ابوخلیل سے وہ ابوسعید خدری سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ اور اس حدیث میں ابوعلقہ کا ذکر نہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ علقہ کا ذکر ہمام کے علاوہ کسی اور نے بھی کیا ہے۔ وہ ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابوخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔

۹۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا، اور جھوٹی گواہی دینا کبیرہ گناہ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ روح بن عبادہ، شعبہ سے اور وہ عبد اللہ بن ابی بکر سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔

۹۴۰: حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سب بڑے گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کو ناراض کرنا، راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ تکلیف لگائے بیٹھے تھے اور اٹھ کر بیٹھ گئے پھر فرمایا: جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے اسے اتنی مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے کاش آپ خاموش ہو جائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۹۴۱: حضرت عبد اللہ بن انیس چہنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ یہ ہیں، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کو ناراض کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ کوئی قسم کھانے والا اگر قسم کھائے اور فیصلہ اسی قسم پر موقوف ہو پھر وہ اس قسم میں مجھ کے پر کے برابر

أَيَّمَانُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْ غُثْمَانَ الْبَتِيِّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا ذَكَرَنَا عُلْقَمَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ إِلَّا مَا ذَكَرَهُمْ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبُو الْخَلِيلِ اسْمُهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ.

۹۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصُّعَاوِيُّ نَاحَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ نَاحُيْبُ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَغُفُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا يَصِحُّ.

۹۴۰: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ نَاحُيْبُ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأُحَدِيثُ كُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِلَّا شُرَاكَ بِاللَّهِ وَغُفُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَكِنًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ أَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۹۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدُ نَاحُيْبُ بْنُ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدٍ نَاحُيْبُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُهَاجِرِ بْنِ قُفَيْدٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَغُفُوقُ

بھی جھوٹ شامل کر دے تو اس کے دل پر ایک (سیاہ) نکتہ بنا دیا جاتا ہے جو قیامت تک رہے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو امامہ انصاری ثعلبہ کے بیٹے ہیں۔ ہم ان کا نام نہیں جانتے۔ انہوں نے بہت سی احادیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں۔

۹۴۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی یا فرمایا جھوٹی قسم کھانا۔ (یہ شعبہ کا شک ہے)۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۴۳: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: مرد جہاد کرتے ہیں اور عورتیں جہاد نہیں کرتیں۔ پھر ہم عورتوں کے لیے وراثت میں سے بھی مرد سے آدھا حصہ ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”لَا تَمْنُوا مَا فَضَّلَ اللَّهُ“ (اور ہوس مت کرو جس چیز میں بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک پر۔ النساء آیت ۳۲) مجاہد کہتے ہیں کہ ”إِنَّ الْمُسْلِمِينَ.....“ (میں بھی انہی (ام سلمہؓ) کے بارے میں نازل ہوئی اور یہ پہلی عورت ہیں جو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئیں۔ یہ حدیث مرسل ہے بعض راوی اسے ابویحییٰ سے اور وہ مجاہد سے مرسل نقل کرتے ہیں کہ ام سلمہؓ نے اس طرح اس طرح فرمایا۔

۹۴۴: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی ہجرت کا ذکر کیا ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”إِنَّمَا لِلدِّينِ مَا فَضَّلَ اللَّهُ“ (میں تم سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت تم میں سے بعض بعض سے ہیں)۔

۹۴۵: حضرت ابراہیم علقمہ سے اور وہ عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں قرآن پڑھوں

الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِينِ الْقَمُوسَ وَمَا خَلَفَ خَالَفَ بِاللَّهِ يَمِينُ صَبْرٌ فَأَدْخَلَ فِيهَا مَثَلُ جَنَاحٍ بَعُوضَةٍ إِلَّا جَعَلْتُ نُكْتَةً فِي قَلْبِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو أُمَامَةَ الْأَنْصَارِيُّ هُوَ ابْنُ ثَعْلَبَةَ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثٌ.

۹۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ إِلَّا شُرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْيَمِينِ الْقَمُوسُ شَكَّ شُعْبَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۴۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَغْزُو الرِّجَالُ وَلَا تَغْزُو النِّسَاءُ وَإِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيرَاثِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تَمْنُوا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَأَنْزَلَ فِيهَا النَّ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُسْلِمَاتِ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَوَّلَ ظَعِينَةٍ قَدِمَتْ الْمَدِينَةَ مُهَاجِرَةً هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلًا أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَذًا وَكَذَا.

۹۴۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَأْذَنُ اللَّهُ لِلَّهِ لَا أَسْمَعُ اللَّهُ ذَكَرَ النِّسَاءِ فِي الْهَجْرَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنِّي لَا أَضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ إِنِّي بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ.

۹۴۵: حَدَّثَنَا هَنَادَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَمَرَنِي رَسُولُ

آپؐ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے آپؐ کے سامنے سورہ نساء کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچا ”فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا... الْآيَةَ“ (پھر کیا حال ہوگا جب بلاویں گے ہم ہر امت میں سے احوال کہنے والا اور بلاویں گے تجھ کو ان لوگوں پر احوال بتانے والا۔ النساء آیت ۴۲) تو آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ میں نے آپؐ کی طرف دیکھا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ ابو احوص بھی اغمش وہ ابراہیم وہ علقمہ اور وہ عبد اللہ سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ ابراہیم، عبیدہ سے اور وہ عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں۔

۹۴۶: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے سامنے قرآن کی تلاوت کرو۔ عرض کیا رسول اللہ ﷺ میں آپؐ کے سامنے قرآن پڑھوں جبکہ یہ آپؐ ہی پر نازل ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی اور سے سنوں۔ پھر میں نے سورہ نساء پڑھنا شروع کی جب اس آیت ”وَجِئْنَا بِكَ...“ تک پہنچا تو میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ یہ حدیث ابو احوص کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ اس حدیث کو سویر بن نصر، ابن مبارک سے وہ سفیان سے وہ اعمش سے اور وہ معاویہ بن ہشام سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۹۴۷: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عبد الرحمن بن عوف نے ہماری دعوت کی اور اس میں شراب پلائی۔ ہم مدہوش ہو گئے تو نماز کا وقت آ گیا سب نے مجھے امامت کے لیے آگے کر دیا۔ تو میں نے سورہ کافرون اس طرح پڑھی ”قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ“ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا... الْآيَةَ“ (اے ایمان والو نزدیک نہ جاؤ نماز کے جس وقت کہ تم نشہ میں ہو یہاں تک کہ سمجھے لگو جو کہتے ہو۔ سورہ نساء آیت ۴۳۔) یہ حدیث حسن

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُورَةِ النَّسَاءِ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا عَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ هَكَذَا رَوَى أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَمَّا هُوَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ.

۹۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَانَ نَا مُعَاوِيَةَ بْنَ هِشَامٍ نَا سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمَلَانِ هَذَا أَصْحُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ.

۹۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ صَنَعَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَا نَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَأَخَذْتُ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَدْ مُؤِنِي فَقَرَأْتُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

غریب صحیح ہے۔

صَحِيحٌ.

۹۳۸: حضرت عروہ بن زبیرؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک انصاری کا ان سے پانی پر جھگڑا ہو گیا جس سے وہ اپنے کھجوروں کو پانی دیا کرتے تھے۔ انصاری کہا کہ پانی کو چلا ہوا چھوڑ دو لیکن حضرت زبیرؓ نے انکار کر دیا۔ پھر وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے زبیرؓ سے فرمایا کہ تم (اپنے باغ کو) سیراب کرو اور پھر اپنے پڑوسی کے لیے پانی چھوڑ دو۔ اس فیصلے سے انصاری ناراض ہو گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ آپؐ یہ فیصلہ اس لیے دے رہے ہیں کہ وہ آپؐ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور پھر فرمایا: اے زبیرؓ اپنے باغ کو سیراب کرو اور پانی روک لیا کرو یہاں تک کہ مندریک تک واپس لوٹ جائے۔ زبیرؓ کہتے ہیں اللہ کی قسم میرے خیال میں یہ آیت اسی موقع پر نازل ہوئی تھی۔ ”فَلَا وَرَبِّكَ... الْآيَةُ“ (ترجمہ سوئم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہونگے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جوان میں اٹھے۔ پھر نہ پاویں اپنے جی میں تنگی تیرے فیصلے سے اور قبول کریں خوشی سے۔) میں نے امام بخاریؒ سے سنا انہوں نے فرمایا یہ حدیث ابن وہب، لیث بن سعد سے وہ یونس سے وہ زہری سے اور وہ

۹۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ السَّيِّثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصِمَ الزُّبَيْرِ فِي شِرَاجِ الْحِجْرَةِ النَّبِيِّ يَسْقُونَ بِهَا النَّحْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرَحَ الْمَاءَ يُمْرُقَانِي عَلَيْهِ فَأَخْتَصِمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ وَأَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ وَأَحْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجُدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحْجِمُوا كَإِيمَانِ شَجَرٍ بَيْنَهُمْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ قَدْ رَوَى ابْنُ وَهْبٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَيُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.

عبداللہ بن زبیرؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ شعیب بن حمزہ اسے زہری سے اور وہ عروہؓ سے اور وہ عبداللہ بن زبیرؓ سے نقل کرتے ہوئے عبداللہ بن زبیرؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۹۳۹: حضرت زید بن ثابتؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے ”فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَيْنِ...“ (ترجمہ۔ پھر تم کو کیا ہوا کہ منافقوں کے معاملہ میں دو فریق ہو رہے ہو اور اللہ نے ان کو الٹ دیا ہے بسبب ان کے اعمال کے کیا تم چاہتے ہو کہ راہ پر لاؤ جس کو گمراہ کیا اللہ نے اور جس کو گمراہ کرے اللہ ہرگز نہ پاویگا تو اس کے لیے کوئی راہ۔ النساء آیت۔ ۸۸)۔

۹۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ فَمَا لَكُمْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فِتْنَيْنِ قَالَ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فَرِيقَيْنِ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَقُولُ أَقْتُلْهُمْ وَفَرِيقٌ يَقُولُ لَا فَسَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ

فَتَيْنِ فَقَالَ إِنَّهَا طَيِّبَةٌ وَقَالَ إِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي
النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔
کچھ لوگ میدان جنگ سے واپس ہو گئے۔ ان کے متعلق
لوگوں کے دو فریق بن گئے۔ ایک جماعت کہتی تھی کہ انہیں قتل

کر دیا جائے اور دوسرا فریق کہتا تھا ”نہیں“ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ ”فَمَا لَكُمْ... الْآيَةُ“۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا
مدینہ پاک ہے اور یہ ناپاکی کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کی میل کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۵۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرَانِيُّ نَا شَبَابَةَ
نَا وَرْقَاءَ بْنَ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ
بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتَهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجُهُ
تَشْخَبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي هَذَا حَتَّى يُذْنِبَهُ مِنْ
الْعَرْشِ قَالَ فَذَكِّرُوا إِلَّا ابْنَ عَبَّاسٍ التَّوْبَةُ فَلَا هَذِهِ
الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ هُ جَهَنَّمَ قَالَ
وَمَا نُسَخْتُ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا بَدَّلْتُ وَأَنِّي لَهُ التَّوْبَةُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ
عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ۔
۹۵۰: حضرت ابن عباسؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے
ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مقتول، قاتل کی
پیشانی کے بال اور سر پکڑ کر لائے گا۔ قاتل کے گلے سے خون
بہہ رہا ہوگا۔ پھر مقتول عرض کرے گا۔ اے میرے رب مجھے
اس نے قتل کیا ہے۔ یہاں تک کہ اسے عرش الہی کے قریب
لے جائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر لوگوں نے حضرت ابن
عباسؓ سے عرض کیا کہ کیا اسکی توبہ قبول نہیں ہوگی تو انہوں نے
یہ آیت تلاوت فرمائی ”وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا... الْآيَةُ“۔
(ترجمہ)۔ اور جو کوئی قتل کرے مسلمان کو جان کر تو اسکی سزا
دوزخ ہے، پڑا رہے گا اسی میں اور اللہ کا اس پر غضب ہوا

اور اسکو لعنت کی اور اسکے واسطے تیار کیا بڑا عذاب۔) پھر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نہ تو یہ آیت منسوخ ہوئی اور نہ ہی بدل گئی
اور ایسے آدمی کی توبہ کہاں قبول ہو سکتی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے اور وہ ابن
عباسؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں۔

۹۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي
رِزْمَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سَمَاقٍ بْنِ خَرْبٍ عَنْ
عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ
عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمٌ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالُوا مَا سَلَّمَ
عَلَيْكُمْ إِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ فَقَامُوا وَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غَنَمَهُ۔
۹۵۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو سلیم کے
ایک شخص کا صحابہ کرامؓ کے پاس سے گزر رہا تھا اس کے ساتھ
بکریاں تھیں اس نے صحابہ کرامؓ کو سلام کیا۔ انہوں نے ایک
دوسرے سے کہا کہ اس نے ہم سے بچنے کیلئے سلام کیا
ہے۔ چنانچہ وہ اٹھے اور اسے قتل کر کے اسکی بکریاں لے لیں
اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس پر اللہ

۱: قرآن کریم کی آیات اور بہت سی احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مؤمنین ہمیشہ عذاب میں نہیں رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول
کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ“ یعنی اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں
کرتے اسکے علاوہ جس کو چاہتے ہیں معاف کر دیتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ“ جو توبہ کرے میں اسے معاف کرنے والا
ہوں۔ اسی بنا پر جمہور علماء اہل سنت نے کہا ہے کہ یہ عذاب اس کیلئے ہے۔ جس نے قتل کو حلال سمجھ کر اس کا ارتکاب کیا یا پھر ہمیشہ دوزخ میں رہنے سے مراد طویل
مدت ہے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا.....
الآیہ۔ (اے ایمان والو جب سفر کرو اللہ کی راہ میں تو تحقیق
کر لیا کرو اور مت کہو اس شخص کو جو تم سے سلام علیک کرے کہ تو
مسلمان نہیں۔ النساء آیت ۹۳) یہ حدیث حسن ہے اور اس
باب میں حضرت اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۹۵۲: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت
نازل ہوئی ”لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ...الآیہ“ (ترجمہ۔ برابر نہیں
بیٹھ رہنے والے مسلمان جن کو کوئی عذر نہیں اور وہ مسلمان جو لڑنے
والے ہیں اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے۔
سورۃ النساء۔ آیت ۹۵) تو عمرو بن ام مکتوم آئے جو نابینا تھے
اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نابینا ہوں میرے لیے کیا حکم
ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ.....“ پھر
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا شانے کی ہڈی اور دوات لاؤ یا فرمایا سختی
اور دوات۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس روایت میں عمرو بن ام
مکتوم ہے جبکہ بعض روایات میں عبد اللہ بن ام مکتوم ہے اور
عبد اللہ زائدہ کے بیٹے ہیں۔ ام مکتوم انکی والدہ ہیں۔

۹۵۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت
لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ...الآیہ“ سے مراد اہل بدر اور اس میں
شریک نہ ہونے والے ہیں اس لیے کہ جب غزوہ بدر ہوا
تو عبد اللہ بن جحش اور ابن مکتوم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ
ہم دونوں اندھے ہیں کیا ہمارے لیے اجازت ہے اس پر یہ
آیت نازل ہوئی (برابر نہیں بیٹھ رہنے والے مسلمان جن کو کوئی
عذر نہیں اور وہ مسلمان جو لڑنے والے ہیں اللہ کی راہ میں
اپنے مال سے اور جان سے اور اللہ نے بڑھا دیا لڑنے والوں
کا اپنے مال اور جان سے، بیٹھ رہنے والوں پر درجہ۔) پھر ابن
عباسؓ فرمایا یہ جہاد نہ کرنے والے معذور اور بیمار لوگ نہیں
بلکہ ویسے ہی جہاد نہ کرنے والے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے ”فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ...الآیہ“ (زیادہ کیا اللہ

فَاتَوَّابَهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَتَيَسَّرُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتُ
مُؤْمِنًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ
زَيْدٍ.

۹۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاوَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ
لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الْآيَةُ جَاءَ عَمْرُو
بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي إِنِّي ضَرِيرُ
الْبَصَرِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ الْآيَةَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي بِالْكَتِفِ
وَالدَّوَاةِ أَوِ اللُّوْحِ وَالِدَّوَاةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَيُقَالُ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَيُقَالُ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَائِدَةَ وَأُمُّ مَكْتُومٍ أُمُّهُ.

۹۵۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغَفَرَانِيُّ نَا
الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ
الْكَرِيمِ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ
يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ عَنْ بَدْرٍ وَالْحَارِثُ
إِلَى بَدْرٍ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ
وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ إِنَّا أَعْبَمِيَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلْ لَنَا
رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى
الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا فَهُوَ لِأَنَّ الْقَاعِدُونَ غَيْرُ أُولَى
الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا
عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مَنَّهُ عَلَى الْقَاعِدِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ

أُولَى الضَّرَرِ هَذَا الْوَجْهَ مِنْ حَدِيثِ بْنِ عَبَّاسٍ وَمُقَسَّمُ يُقَالُ مَوْلَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَيُقَالُ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَمُقَسَّمُ يُكْنَى أَبَا الْقَاسِمِ .
اس سند سے حسن غریب ہے۔ مقسم بعض محدثین کے نزدیک عبد اللہ بن حارث کے مولیٰ ہیں اور بعض کے نزدیک عبد اللہ بن عباس کے مولیٰ ہیں۔ انکی کنیت ابوالقاسم ہے۔

۹۵۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يَمْلُهَا عَلَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَوْ اسْتَطَعْتُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَفَخَذَهُ عَلَى فِخْدِي فَتَقَلَّتْ حَتَّى هَمَمْتُ تَرْضُ فِخْدِي ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ رَوَايَةٌ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ التَّابِعِينَ رَوَى سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَمَرْوَانَ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مِنَ التَّابِعِينَ .

۹۵۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ أَبِي عَمَّارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ وَقَدْ آمَنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ

۹۵۴: حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں اسکی طرف گیا اور اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابتؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مجھ سے لکھوا رہے تھے ”لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ... الْآيَةُ“ زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھوا ہی رہے تھے کہ ابن مکتوم آگئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں جہاد کر سکتا تو ضرور کرتا۔ وہ ناہینا تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر تھی وہ اس قدر بھاری ہو گئی کہ قریب تھا کہ میری ران پکلی جاتی۔ پھر یہ کیفیت ختم ہو گئی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ...“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس روایت میں ایک صحابی نے تابعی سے روایت کیا ہے یعنی سہل بن سعد انصاری نے مروان بن حکم سے اور مروان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل نہیں ہے اور وہ تابعی ہیں۔

۹۵۵: حضرت یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ“ (یعنی اگر تمہیں خوف ہو تو قصر نماز پڑھ لیا کرو) اور اب تو لوگ امن میں ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے بھی اسی طرح تعجب ہوا تھا۔ پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ کی طرف سے عنایت کردہ صدقہ ہے پس اسے قبول کرو۔ یہ

حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۵۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحنان اور عسفان کے درمیان پڑاؤ کیا تو مشرکین آپس میں کہنے لگے کہ یہ لوگ عصر کی نماز کو اپنے باپ بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں لہذا تم لوگ جمع ہو کر ایک ہی مرتبہ دھاوا بول دو۔ چنانچہ حضرت جبرائیل آئے اور آپ کو حکم دیا کہ اپنے صحابہ کو دو گر وہوں میں تقسیم کر دیں اور نماز پڑھائیں۔ ایک جماعت آپ کی اقتداء میں نماز پڑھے اور دوسری ان کے پیچھے کھڑی ہو کر اپنے ہتھیار اور ڈھالیں وغیرہ ہاتھ میں لے لیں اور پہلی جماعت آپ کے ساتھ ایک رکعت ادا کرے پھر وہ لوگ ہتھیار لے کر کھڑے ہو جائیں اور دوسری جماعت آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے۔ اس طرح آپ کی دو اور انکی ایک رکعت ہوگی۔ یہ حدیث عبد اللہ بن شقیق کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ، زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ، جابر ابو عیاش زرقيؓ، ابن عمرؓ، ابو بکرؓ اور سہل بن ابی خثمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابو عیاش کا نام زید بن صامت ہے۔

۹۵۷: حضرت قتادہ بن نعمان فرماتے ہیں کہ ہم انصار میں سے ایک گھر والے تھے جنہیں بنو ابیرق کہا جاتا تھا۔ وہ تین بھائی تھے۔ بشر، بشیر اور مبشر۔ بشیر منافق تھا اور صحابہ کرامؓ کی جو میں اشعار کہا کرتا تھا پھر ان شعروں کو بعض عرب شعراء کی طرف منسوب کر دیتا اور کہتا کہ فلاں نے اس طرح کہا ہے فلاں نے اس طرح کہا ہے جب صحابہ کرامؓ یہ اشعار سنتے تو کہتے کہ اللہ کی قسم یہ شعرا سی خبیث کے ہیں یا جیسرا دی نے فرمایا۔ صحابہ کرامؓ کہتے کہ یہ شعرا ابن ابیرق ہی نے کہے ہیں۔ وہ لوگ زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں میں محتاج اور فقیر تھے مدینہ میں لوگوں کا طعام کجور اور جوہی تھا۔ پھر اگر کوئی خوشحال ہوتا تو شام کی طرف

فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَافَانَ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا سَعِيدُ بْنُ عُيَيْدٍ الْهَنَائِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ صُحْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُسْرِكُونَ إِنَّ لَهُمْ لَأَهْلًا صَلَاةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَأَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ فَمِيتُوا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَإِنْ جَبْرَائِيلُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَّسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ وَتَقُومَ طَائِفَةٌ أُخْرَى وَرَاءَهُمْ وَلَيَا خُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتْهُمْ ثُمَّ يَأْتِي الْأُخْرُونَ وَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَأْخُذُ هَؤُلَاءِ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتْهُمْ فَتَكُونُ لَهُمْ رَكْعَةً وَاحِدَةً وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الزُّرْقِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ وَابْنَ بَكْرَةَ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حُثَمَةَ وَأَبُو عِيَّاشِ الزُّرْقِيُّ اسْمُهُ زَيْدُ بْنُ الصَّامِتِ.

۹۵۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ أَبُو مُسْلِمٍ الْخُرَائِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُرَائِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مَنَا يَقُولُ لَهُمْ بَنُو ابِيرِقِ بَشْرٌ وَبَشِيرٌ وَبَشِيرٌ فَكَانَ بَشِيرٌ رَجُلًا مَنَا فَقَالَ الشُّعْرَاءُ يَهْجُوهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْحَلُّهُ بَعْضُ الْعَرَبِ ثُمَّ يَقُولُ قَالَ فَلَانٌ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا سَمِعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الشُّعْرَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا يَقُولُ هَذَا الشُّعْرُ إِلَّا هَذَا لَخَبِيثٌ أَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَقَالُوا ابْنُ

سے آنے والے قافلے سے میدہ خریدتا جسے وہ اکیلا ہی کھاتا اس کے گھر والوں کا کھانا کھجوریں اور جو بھی ہوتے۔ ایک مرتبہ شام کی طرف سے ایک قافلہ آیا تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے میدے کا ایک بوجھ خرید اور اسے بالا خانہ میں رکھا جہاں ہتھیار، زرہ اور تلوار بھی تھی۔ (ایک دن) کسی نے ان کے گھر کے نیچے سے نقب لگا کر ان کا میدہ اور ہتھیار وغیرہ چوری کر لیے۔ صبح ہوئی تو چچا رفاعہ آئے اور کہنے لگے بھتیجے آج رات ہم پر ظلم کیا گیا اور ہمارے بالا خانہ سے کھانا اور ہتھیار وغیرہ چوری کر لیے گئے۔ چنانچہ ہم نے اہل محلہ سے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ آج رات بنو ابیرق نے آگ جلائی تھی۔ ہمارا تو یہی خیال ہے کہ انہوں نے تمہارے کسی کھانے پر روشنی کی ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں جس وقت ہم محلے میں پوچھ گچھ کر رہے تھے تو بنو ابیرق کہنے لگے کہ ہمارے خیال میں تمہارا چور لبید بن سہیل ہی ہے۔ جو تمہارا دوست ہے وہ صالح شخص تھا اور مسلمان تھا جب لبید نے یہ بات سنی تو اپنی تلوار نکال لی اور کہا کہ میں چوری کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم یا تو میری تلوار تم میں پیوست ہوگی یا تم ضرور اس چوری کو ظاہر کرو گے۔ بنو ابیرق کہنے لگے تم اپنی تلوار تک رہو۔ (یعنی ہمیں کچھ نہ کہو) تم نے چوری نہیں کی۔ پھر ہم محلے میں پوچھتے رہے یہاں تک کہ ہمیں یقین ہو گیا کہ یہی بنو ابیرق چور ہیں۔ اس پر میرے چچا نے کہا اے بھتیجے اگر تم نبی اکرم ﷺ کے پاس جاتے اور اس کا ذکر کرتے (تو شاید چیز مل جاتی) حضرت قتادہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم میں سے ایک گھر والے نے میرے چچا پر ظلم کیا اور نقب لگا کر ان کا غلہ اور ہتھیار وغیرہ لے گئے۔ جہاں تک غلے کا تعلق ہے تو اسکی ہمیں حاجت نہیں لیکن ہمارے ہتھیار واپس کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں عنقریب اس کا فیصلہ کروں گا۔ جب بنو ابیرق نے یہ سنا تو اپنی قوم کے ایک شخص اسیر بن عروہ کے پاس آئے اور اس سے اس

الْأَبِيرِقُ قَالَهَا وَكَانُوا أَهْلَ بَيْتِ حَاجَةَ وَفَاقَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ وَكَانَ النَّاسُ إِنَّمَا طَعَامُهُمْ بِالْمَدِينَةِ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ لَهُ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ مِنَ الدَّرْمَكِ ابْنِ الرَّجُلِ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهُ وَأَمَّا الْعِيَالُ فَإِنَّمَا طَعَامُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ فَابْتَسَعَ عَمِي رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ حِمْلًا مِنَ الدَّرْمَكِ فَجَعَلَهُ فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ وَفِي الْمَشْرَبَةِ سِلَاحٌ دَرْعٌ وَسَيْفٌ فَقَعْدِي عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ فَفَقِبَتِ الْمَشْرَبَةُ وَأُخِذَ الطَّعَامُ وَالسِّلَاحُ فَلَمَّا أَصْبَحَ ابْنَانِي عَمِي رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَنَّهُ قَدْ عَدَى عَلَيْنَا فِي لَيْلِنَا هَذِهِ فَفَقِبَتْ مَشْرَبَتُنَا وَذُهِبَ بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا قَالَ فَتَحَسَّنَا فِي الدَّارِ وَسَأَلْنَا فَقِيلَ لَنَا قَدْ رَأَيْنَا بَنِي أَبِيرِقِ اسْتَوْقَدُوا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَلَا تَرَى فِيمَا تَرَى الْأَعْلَى بَعْضُ طَعَامِكُمْ قَالَ وَكَانَ بَنُو أَبِيرِقِ قَالُوا وَنَحْنُ نَسْأَلُ فِي الدَّارِ وَاللَّهِ مَا نَرَى صَاحِبَكُمْ إِلَّا لَيِّدَ بْنَ سَهْلٍ رَجُلٌ مِنَّا لَهُ صَلَاحٌ وَإِسْلَامٌ فَلَمَّا سَمِعَ لَبِيدٌ اخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَقَالَ أَنَا أَسْرِقُ فَوَاللَّهِ لِيُخَالِطَنَّكُمْ هَذَا السَّيْفُ أَوْ لَتَبْنِي هَذِهِ السَّرِقَةُ قَالُوا إِلَيْكَ عَنَّا أَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا أَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَأَلْنَا فِي الدَّارِ حَتَّى لَمْ نَشْكُ أَنَّهُمْ أَصْحَابُهَا فَقَالَ عَمِي يَا ابْنَ أَخِي لَوَأْتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَتَادَةُ فَاتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَ بَيْتِ مَنَا أَهْلَ جَفَاءٍ عَمِلُوا إِلَى عَمِي رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَبِوْا مَشْرَبَةً لَهُ وَأَخَذُوا سِلَاحَهُ وَطَعَامَهُ فَلْيَرُدُّوْا عَلَيْنَا سِلَاحَنَا فَمَا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَمُرُ فِي ذَلِكَ فَلَمَّا سَمِعَ بَنُو أَبِيرِقِ اتَّوَا رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أَسِيرُ بْنُ عُرْوَةَ

معاملے میں بات کی پھر اس کے لیے محلے کے بہت سے لوگ جمع ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: قتادہ بن نعمان اور اس کے چچا ہمارے گھروالوں پر بغیر دلیل اور بغیر گواہ کے چوری کی تہمت لگا رہے ہیں جبکہ وہ لوگ نیک اور مسلمان ہیں۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بات کی۔ آپ نے فرمایا تم نے کسی مسلمان اور نیک گھرانے پر بغیر کسی گواہ اور دلیل کے چوری کی تہمت لگائی ہے؟ حضرت قتادہ فرماتے ہیں پھر میں واپس ہوا اور سوچا کہ کاش میرا کچھ مال چلا جاتا اور میں نبی اکرم ﷺ سے اس معاملے میں بات نہ کرتا۔ اس دوران میرے چچا آئے اور پوچھا کہ کیا کہا؟ میں نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا اللہ ہی مددگار ہے۔ پھر زیادہ دیر نہ گزری کہ قرآن کی آیت نازل ہوئی ”إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ.... الْآيَةُ“ (یعنی بیشک ہم نے تیری طرف کئی کتاب اتاری ہے تاکہ تو لوگوں میں انصاف کرے جو تمہیں اللہ سمجھا دے اور تو بددیانت لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والا نہ ہو (مراد بنو امیہ ہیں) اور اللہ سے بخشش مانگ (یعنی جو بات آپ نے قتادہ سے کہی ہے۔) بیشک اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔ النساء آیت ۱۰۶)۔ پھر فرمایا ”وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ.....“ (ترجمہ۔ اور ان لوگوں کی طرف سے مت جھگڑو جو اپنے دل میں دغا رکھتے ہیں، جو شخص دغا باز گنہگار ہو بے شک اللہ اسے پسند نہیں کرتا۔ یہ لوگ انسانوں سے چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے حالانکہ وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ جبکہ رات کو چھپ کر اسکی مرضی کے خلاف مشورے کرتے ہیں اور ان کے سارے اعمال پر اللہ احاطہ کرنے والا ہے۔ ہاں تم لوگوں نے ان مجرموں کی طرف سے دنیا کی زندگی میں تو جھگڑا کر لیا پھر قیامت کے دن انکی طرف سے اللہ سے کون جھگڑے گا یا ان کا وکیل کون ہوگا

فَكَلَّمُوهُ فِي ذَلِكَ وَاجْتَمَعَ فِي ذَلِكَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ وَعَمَّهُ عَمَدًا إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ أَهْلِ إِسْلَامٍ وَصَلَّاحٍ يَزْمُونَهُمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ وَلَا ثَبَتٍ قَالَ قَتَادَةُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ عَمَدَتِ إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ ذَكَرَ مِنْهُمْ إِسْلَامٌ وَصَلَّاحٌ تَزْمِيهِمْ بِالسَّرِقَةِ عَلَى غَيْرِ ثَبَتٍ وَبَيِّنَةٍ قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَوْ دِدْتُ أَنِّي خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ مَالِي وَلَمْ أَكَلِمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَاتَانِي عَمِّي رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا صَنَعْتَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ نَزَلَ الْقُرْآنُ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا بَنِي أُبَيْرِقٍ وَاسْتَغْفِرَ اللَّهُ مِنَّا قُلْتُ لِقَتَادَةَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَانًا أَتِيًّا يَسْتَحْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَحْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ رَحِيمًا أَيْ لَوْ اسْتَغْفَرُوا اللَّهَ لَعَفَرَ لَهُمْ وَمَنْ يَكْسِبْ إِنَّمَا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَإِنَّمَا مَبِينًا قَوْلُهُمْ لِلْبَيْدِ وَلَوْ لَا فَضَّلَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّلَاحِ فَرَدَّهُ إِلَى رِفَاعَةَ فَقَالَ قَتَادَةُ لَمَّا أَتَيْتُ عَمِّي بِالسَّلَاحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَشَى أَوْ عَسَى الشَّكُّ مِنْ أَبِي عَيْسَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ أَرَى إِسْلَامَهُ مَذْخُولًا فَلَمَّا أَتَيْتُهُ بِالسَّلَاحِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي هِيَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَعَرَفْتُ أَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ صَحِيحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ لِحَقِّ بُشَيْرٍ بِالْمُشْرِكِينَ فَنَزَلَ عَلَى سُلَافَةَ بِنْتِ سَعْدٍ

بَيْنَ سُمَيَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ
مَا تَوَلَّى وَنُضْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا إِنَّ اللَّهَ لَا
يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ
وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا أَلَمَّْا نَزَلَ
عَلَى سُلَافَةٍ رَمَاهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بِأَيَاتٍ مِنْ شِعْرِ فَا
خَذَتْ رَحْلَهُ فَوَضَعَتْهُ عَلَى رَأْسِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ بِهِ
فَرَمَتْ بِهِ فِي الْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَتْ أَهْدَيْتَ لِي شِعْرَ حَسَّانٍ
مَا كُنْتُ تَأْتِيَنِي بِخَيْرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا
أَسْنَدَهُ غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْحَرَّاتِيِّ وَرَوَى يُونُسُ
بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُو أَحَدٌ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ مُرْسَلٌ لَمْ
يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَقَتَادَةَ بَنِي النُّعْمَانِ
هُوَ أَخُو أَبِي سَعِيدٍ الْحَذَرِيِّ لِأُمِّهِ وَابْنُ سَعِيدٍ اسْمُهُ
سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ بَنِي سَنَانٍ.

اور جو کوئی برافضل کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اسکے
بعد اللہ سے بخشوائے تو اللہ کو بخشے والا مہربان پاوے۔ اور جو
کوئی گناہ کرے سو اپنے ہی حق میں کرتا ہے اور اللہ سب باتوں
کا جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور جو کوئی خطا یا گناہ کرے پھر
کسی بے گناہ پر تہمت لگا دے تو اس نے بڑے بہتان اور مرتکب
گناہ کا بار سمیٹ لیا۔ (النساء آیت: ۱۰۸) سے ان کی اس
بات کی طرف اشارہ ہے جو انہوں نے لیبید سے کہی تھی۔
”وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ الْخ“ (آیت کا ترجمہ۔ اور اگر تجھ
پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ
نے تمہیں غلطوں میں مبتلا کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا حالانکہ وہ
اپنے سوا کسی کو غلط نمبی میں مبتلا نہیں کر سکتے تھے۔ اور وہ تمہارا
کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے اور اللہ نے تجھ پر کتاب اور حکمت نازل
کی ہے اور تجھے وہ باتیں سکھائیں ہیں جو تو نہ جانتا تھا اور اللہ کا
تجھ پر بڑا فضل ہے۔ (النساء آیت ۱۱۳) جب قرآن کی یہ
آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہتھیار لائے

گئے۔ آپ نے وہ ہتھیار حضرت رفاعہ کی طرف لوٹا دیے قتادہ کہتے ہیں کہ جب میں ہتھیار لے کر اپنے چچا کے پاس آیا (ابو
عیسیٰ کو شک ہے کہ عیسیٰ کہا یا عیسیٰ) انکی بیانی زمانہ جاہلیت میں کمزور ہو گئی تھی اور بوڑھے ہو چکے تھے۔ میں انکے ایمان
میں کچھ خلل کا گمان کیا کرتا تھا۔ لیکن جب میں ہتھیار وغیرہ لے کر انکے پاس گیا تو کہنے لگے جیتے یہ میں نے اللہ کی راہ میں
دے دیئے ہیں۔ چنانچہ مجھے ان کے ایمان کا یقین ہو گیا۔ جب قرآن کی آیات نازل ہوئیں تو بشیر مشرکین کے ساتھ مل گیا
اور سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے پاس ٹھہرا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ...“ (ترجمہ)
”اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے بعد اسکے کہ اس پر سیدھی راہ کھل چکی ہو اور سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف چلے تو
ہم اسے اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا ہے اور اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ بے شک
اللہ اسکو نہیں بخشا جو کسی کو اس کا شریک بنائے۔ اور اسکے سوا جسے چاہے بخش دے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا، وہ بڑی دور
کی گمراہی میں جا پڑا۔ (النساء آیت ۱۱۵-۱۱۶) جب وہ سلافہ کے پاس ٹھہرا تو حسان بن ثابتؓ نے چند شعروں میں
سلافہ کی بھوک۔ چنانچہ سلافہ نے بشیر کا سامان اٹھا کر سر پر رکھا اور اسے باہر جا کر میدان میں پھینک دیا پھر اس سے کہنے لگی
کہ کیا تو میرے پاس حسان بن ثابتؓ کے شعر ہدیے میں لایا ہے۔ تجھ سے مجھے کبھی خیر نہیں مل سکتی۔ یہ حدیث غریب ہے۔
ہمیں علم نہیں کہ اس حدیث کو محمد بن قتادہ سلمہ خرائی کے علاوہ کسی اور نے مرفوع کیا ہو۔ یونس بن بکیر اور کئی راوی اسے محمد بن
اسحق سے اور وہ عاصم بن قتادہ سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ اس میں عاصم کے اپنے والد اور دادا کا واسطہ مذکور نہیں۔ قتادہ بن
نعمان، ابوسعید خدریؓ کے اخیانی (ماں کی طرف سے) بھائی ہیں۔ ابوسعید کا نام مالک بن سنان ہے۔

۹۵۸: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ قرآن کی آیات میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ آیت ہے۔ ”إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ.....“ (ترجمہ) بے شک اللہ اس کو نہیں بخشتا جو کسی کو اس کا شریک بنائے اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔ (النساء آیت ۱۱۶) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو فاختہ کا نام سعد بن علاقہ ہے اور ثوریر کی کنیت ابو جہم ہے یہ کوئی ہیں ان کا ابن عمر اور ابن زبیر سے سماع ہے۔ ابن مہدی ان پر طعن کرتے ہیں۔

۹۵۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت ”مَنْ يَعْمَلْ.....“ (ترجمہ) جو کوئی برا کام کرے گا۔ اسکی سزا دی جائے گی۔ اور اللہ کے سوا، اپنا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں پائے گا۔ (النساء ۱۲۳) نازل ہوئی تو مسلمانوں پر شاق گزرا۔ چنانچہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کا اظہار کیا تو فرمایا تمام امور میں افراط و تفریط سے بچو اور استقامت کی دعا کرو۔ مومن کی ہر آزمائش میں اسکے گناہوں کا کفارہ ہے، یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کاٹنا چھ جائے یا کوئی مشکل پیش آجائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن محیسن کا نام عمر بن عبد الرحمن بن محیسن ہے۔

۹۶۰: حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا کہ آپؐ پر یہ آیت نازل ہوئی ”مَنْ يَعْمَلْ.....“ فصیراً“ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابو بکر! میں تمہیں ایسی آیت نہ پڑھاؤں جو مجھ پر نازل ہوئی ہے؟ عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ پھر آپؐ نے مجھے یہ آیت پڑھائی۔ پھر مجھے کچھ معلوم نہیں ہے مگر یہ کہ میں نے اپنی کمر ٹوٹی ہوئی محسوس کی اور انگڑائی لی تو آپؐ نے پوچھا ابو بکر! کیا ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں، باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ ہم میں سے کون ہے

۹۵۸: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثَوْبَرٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي فَاخْتَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو فَاخْتَةَ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَثَوْبَرٌ يُكْنَى أَبَا جَهْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ كُوفِيٌّ وَقَدْ سَمِعَ مِنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ مَهْدِيٍّ كَانَ يَغْمِرُهُ قَلِيلًا.

۹۵۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ أَلْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ يَعْمَلْ سُوءً يُجْزِيهِ شَوْءٌ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَشَكُّوا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَارِبُوا وَسِدِّدُوا فِي كُلِّ مَا يَصِيبُ الْمُؤْمِنَ كَفَّارَةً حَتَّى الشُّوْكَةُ يُشَاكَهَا وَالنُّكْبَةُ يُنْكَبُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَابْنُ مُحَيْصِنٍ اسْمُهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ.

۹۶۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٌ قَالَا نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوَلَّى ابْنِ سَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزِلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ مَنْ يَعْمَلْ سُوءً يُجْزِيهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا أَقْرَنُكَ آيَةً أَنْزَلْتُ عَلَى قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَاقْرَأْ بِهَا فَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنِّي وَجَدْتُ اقْتِصَامًا فِي ظَهْرِي فَمَطَّاتُ لَهَا

جو برائی نہیں کرتا۔ تو کیا ہمیں تمام اعمال کی سزا دی جائے گی۔ آپؐ نے فرمایا اے ابوبکر تمہیں اور مسلمانوں کو دنیا میں اسکا بدلہ دیا جائے گا تاکہ تم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت گناہوں سے پاک ہو۔ لیکن دوسرے لوگوں کی برائیاں جمع کی جائیں گی تاکہ انہیں قیامت کے دن بدلہ دیا جائے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ یحییٰ بن سعید اور امام احمد نے موسیٰ بن عبیدہ کو ضعیف قرار دیا ہے جبکہ ابن سباع کے مولیٰ مجہول ہیں۔ پھر یہ حدیث ایک اور سند سے بھی حضرت ابوبکرؓ ہی سے منقول ہے لیکن اس کی سند بھی صحیح نہیں اور اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

۹۶۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت سودہؓ کو یہ خوف لاحق ہوا کہ نبی اکرم ﷺ انہیں طلاق دے دیں گے پس انہوں نے عرض کیا کہ مجھے طلاق نہ دیجئے اپنے نکاح میں رہنے دیجئے اور میری باری عائشہؓ کو دے دیجئے۔ پھر آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”فَلَا جُنَاحَ الْآيَةِ“ (یعنی دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں کسی طرح صلح کر لیں اور یہ صلح بہتر ہے۔ النساء آیت ۱۲۸) لہذا جس چیز پر انکی صلح ہو وہ جائز ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۹۶۲: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری آیت یہ نازل ہوئی۔ ”يَسْتَفْتُونَكَ الْآيَةِ“ یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفرا کا نام سعید بن احمد ہے بعض نے انہیں ابن محمد ثوری بھی کہا ہے۔

۹۶۳: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس آیت کی تفسیر کیا ہے ”يَسْتَفْتُونَكَ الْآيَةِ“ آپؐ نے فرمایا تمہارے لیے وہ آیت کافی ہے جو گرمیوں میں نازل

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ وَأَنَا لَمْ يَفْعَلْ سُوءٌ وَأَنَا لَمْ أَجْزِئُونَ بِمَا عَمِلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا أَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُونَ فَتُجْزَوْنَ بِذَلِكَ فِي الدُّنْيَا حَتَّى تَلْقَوْا اللَّهَ وَلَيْسَ لَكُمْ ذُنُوبٌ وَأَمَا الْآخِرُونَ فَيَجْمَعُ ذَلِكَ لَهُمْ حَتَّى يُجْزَوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمَوْلَى ابْنِ سَبَاحٍ مَجْهُولٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ أَيْضًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ.

۹۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَشِيتُ سَوْدَةَ أَنْ يُطَلِّقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَطْلِقْنِي وَأَمْسِكْنِي وَاجْعَلْ يَوْمِي لِعَائِشَةَ فَفَعَلَ فَتَزَلْتُ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ فَمَا اضْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۹۶۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا مَالِكُ بْنُ مَعْوَلٍ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أَخْرَاجُةً أَنْزَلَ أَوْ أَخْرَاسِي أَنْزَلَ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو السَّفَرِ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ أَحْمَدَ وَيُقَالُ ابْنُ يُحْمَدَ الثَّوْرِيُّ.

۹۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُجْزِيكَ آيَةُ الصَّنِيفِ . ہوئی۔

خُلَاصَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ : اس سورت میں دو قسم کے امور انتظامیہ کا ذکر ہے (۱) احکام رعیت (۲) احکام سلطانی۔ احکام رعیت چودہ ہیں ان میں میراث کا بیان ہے کہ میت کی جائیداد اور ترکہ کو کس طریقہ پر تقسیم کرنا چاہئے۔ ایک دوسرے کی حق تلفی نہ کرو ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو، شرک نہ کرو اور احسان کرو۔ احکام سلطانیہ کا مقصد یہ ہے کہ دسروں کی حق تلفی نہ کرو اور ظلم نہ ہونے دو اور احکام اور صاحب اقتدار طبقہ کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان احکام کو قائم کریں اور کمزوروں اور ضعیفوں پر ظلم نہ ہونے دیں احکام سلطانیہ کی جا بجا مشرکین و منافقین اور اہل کتاب کے لئے زجر (ڈانٹ) تحویض اور شکوے بھی مذکور ہیں۔ امام ترمذیؒ نے ایک حدیث میں کبیرہ گناہوں میں بہت بڑے کبائر نقل کئے ہیں سب سے بڑا گناہ شرک ہے والدین کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی ہے اس سورۃ کی تفسیر میں حضرت زبیر اور منافق کا واقعہ بھی نقل کیا ہے پھر ایک آیت کریمہ کا شان نزول بیان فرمایا ہے کہ کوئی انسان اس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک نبی اکرم ﷺ کے فیصلہ کو دل سے تسلیم نہ کرے اور اس فیصلہ کے بارہ میں دل کے اندر تنگی محسوس نہ کرے نیز نماز خوف کا ذکر بھی کیا ہے۔ اس کے بعد حدیث نمبر ۹۵ میں ایک صحابیؓ کے گھر سے چوری ہو جانے کا قصہ نقل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد ہوا کہ چوروں اور خائوں کی طرف سے جھگڑا نہ کیجئے اور جو احکام ہم نے آپؐ پر اتارے ہیں انہی کے مطابق فیصلہ کیا کیجئے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ تفسیر سورہ مائدہ

۹۶۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ غَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ عَلَيْنَا أَنْزَلْتَ هَذِهِ آيَةَ الْيَوْمِ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا لَا تَخْذُنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عَيْدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَا عَلِمُ أَيَّ يَوْمٍ أَنْزَلْتَ هَذِهِ آيَةَ الْيَوْمِ أَنْزَلْتُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۹۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٌ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ قَرَأْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ لَوْ أَنْزَلْتَ

۹۶۴: حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اگر یہ آیت ”الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ... الْآيَةَ“ (آج میں تمہارے لئے تمہارا دین پورا کر چکا اور میں نے تم پر اپنا احسان پورا کر دیا اور میں نے تمہارے واسطے اسلام ہی کو دین پسند کیا ہے)۔ ہم پر نازل ہوتی تو ہماری لیے وہ عید کا دن ہوتا جس دن یہ نازل ہوتی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کب نازل ہوئی۔ یہ آیت عرفات کے دن نازل ہوئی اس دن تاج جمعہ تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۶۵: حضرت عمار بن ابوعمار سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے یہ آیت ”الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ... الْآيَةَ“ پڑھی تو ان کے پاس ایک یہودی تھا۔ وہ کہنے لگا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کے طور پر مناتے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ

۱: آیت کا ترجمہ: تجھ سے حکم دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ اللہ تمہیں کمال کے بارے میں حکم دیتا ہے۔ (النساء آیت: ۷۶) امام بغوی کہتے ہیں کہ یہ آیت جہۃ الوداع کیلئے جاتے ہوئے نازل ہوئی اس لئے اسے ”آیۃ الصیف“ گرمیوں کی آیت کہا جاتا ہے۔

جس دن یہ آیت نازل ہوئی تھی اس دن یہاں دو عیدیں تھیں۔
عرفات کے دن کی اور جمعہ کے دن کی۔ یہ حدیث ابن عباسؓ
کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۹۶۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ یعنی اس کا خزانہ بھرا ہوا ہے جو ہمیشہ
جاری رہتا ہے اور دن رات میں سے کسی وقت بھی اس میں کوئی
کمی نہیں آتی۔ کیا تم جانتے ہو کہ جب سے اس نے آسمانوں کو
پیدا کیا ہے اس نے کیا خرچ کیا ہے۔ اس کے خزانے میں کوئی کمی
نہیں آئی۔ اس کا عرش (آسمان کو پیدا کرنے کے وقت) سے
لے کر اب تک پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک
ہاتھ ہے جسے وہ جھکا تا اور بلند کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور یہ اس آیت کی تفسیر ہے ”وَقَالَتِ الْيَهُودُ“ (اور یہودی
کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بند ہو گیا ہے۔ انہیں کے ہاتھ بند ہوں
اور انہیں اس کہنے پر لعنت ہے بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے
ہیں جس طرح چاہیے خرچ کرتا ہے۔ المائدہ: ۶۴) ائمہ کرام
فرماتے ہیں کہ یہ حدیث جیسے آئی اسی طرح اس پر ایمان لایا
جائے۔ بغیر اس کے کہ اس کی کوئی تفسیر کی جائے یا وہم کیا جائے۔

متعدد ائمہ نے یونہی فرمایا ان میں سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن عیینہ، ابن مبارک رحمہم اللہ ان سب کی رائے یہ ہے کہ
اس قسم کی احادیث روایت کی جائیں اور ان پر ایمان لایا جائے انکی کیفیت سے بحث نہ کی جائے۔

۹۶۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبی
اکرم ﷺ کی پہلے حفاظت کی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ یہ آیت
نازل ہوئی ”وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ... الخ“
(اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔) اس پر نبی اکرم
ﷺ نے اپنے خیمے سے سر مبارک باہر نکالا اور آپؐ نے فرمایا
لوگو چلے جاؤ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کا وعدہ
کر لیا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے بعض اسے جریری سے اور وہ
عبداللہ بن شقیق سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی
حفاظت کی جاتی تھی اس میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں۔

هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَا تَخْذُنَا يَوْمَهَا عَبْدُ أَفْقَالَ ابْنِ عَبَّاسٍ
فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمٍ عِيدَيْنِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۹۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَمِينُ الرَّحْمَنِ مَلَأَى سَحَاءً لَا يَغِيظُهَا اللَّيْلُ
وَالنَّهَارُ قَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغْضُ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى
الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْآخَرَى الْمِيزَانَ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَذَا الْحَدِيثُ فِي تَفْسِيرِ
هَذِهِ الْآيَةِ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَذُ اللَّهُ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ
الْآيَةِ وَهَذَا الْحَدِيثُ قَالَ الْأَيْمَةُ يُؤْمَنُ بِهِ كَمَا جَاءَ
مِنْ غَيْرِ أَنْ يُفْسَرَ أَوْ يُتَوَهَّمُ هَكَذَا قَالَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ
الْأَيْمَةِ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ
عُيَيْنَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ تَرَوَى هَذِهِ الْأَشْيَاءُ وَيُؤْمَنُ
بِهَآوَلَا يَقَالُ كَيْفَ.

۹۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ نَا
الْحَارِثُ بْنُ عُيَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحْرَسُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ
فَأَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ
فَقَالَ لَهُمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوا فَقَدْ عَصَمَنِي اللَّهُ هَذَا
حَدِيثٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحْرَسُ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ.

۹۶۸: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہو گئے تو ان کے علماء نے انہیں روکنے کی کوشش کی لیکن جب وہ باز نہیں آئے تو علماء ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے لگے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دل آپس میں ایک دوسرے سے ملا دیئے اور پھر حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان پر لعنت کی کیونکہ وہ لوگ نافرمانی کرتے ہوئے حدود سے تجاوز کر جاتے تھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے پہلے تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ اس وقت تک نجات نہیں پاؤ گے جب تک تم ظالم ظالم سے نہ روکو گے۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن، یزید سے اور وہ سفیان ثوری سے یہی حدیث نقل کرتے ہوئے عبد اللہ بن مسعودؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن مسلم بن ابی وضاح سے بھی علی بن بذیمہ کے حوالے سے منقول ہے وہ ابو عبیدہ سے اور وہ عبد اللہ بن مسعودؓ سے مرفوعاً اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ جبکہ بعض ابو عبیدہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۹۶۹: حضرت ابو عبیدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بنی اسرائیل کے ایمان میں کمی آگئی تو ان سے اگر کوئی اپنے بھائی کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تو اسے روکتا پھر دوسرے دن اگر وہ باز نہ آتا تو اسے اس خیال سے نہ روکتا کہ اسکے ساتھ کھانا پینا اور اٹھنا بیٹھا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دل ایک دوسرے سے جوڑ دیئے ان کے متعلق قرآن نازل ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا.....“ (بنی اسرائیل میں سے جو کافر ہوئے ان پر داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر لعنت کی گئی یہ اس لیے کہ وہ نافرمان تھے۔ اور حد سے گزر گئے تھے۔ المائدہ: ۷۸) پھر آپ نے یہ آیات ”وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ“ سے آخر تک

۹۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا شَرِيكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي فَتَهْتَهُمْ عُلَمَاءُ هُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضْرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَكِنًا فَقَالَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطِرُوهُمْ أَطْرًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ يَزِيدُ وَكَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ لَا يَقُولُ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنُ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمَّا وَقَعَ فِيهِمُ النِّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ فِيهِمْ يَرَى أَخَاهُ يَقَعُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَإِذَا كَانَ الْعَدْلُ يَمْنَعُهُ مَا رَأَى مِنْهُ أَنْ يَكُونَ أَكْثَلَهُ وَشَرِيئَةً وَخَلِيطَةً فَضْرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ وَقَرَأْتُ بَلَّغَ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ

پڑھی (اور اگر وہ اللہ اور نبی پر اور اس چیز پر جو اسکی طرح نازل کی گئی ہے ایمان لاتے تو کافروں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں اکثر لوگ نافرمان ہیں۔ المائدہ: ۸۱) راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور اٹھ کر بیٹھ گئے پھر فرمایا: تم بھی عذاب الہی سے اس وقت تک نجات نہیں پاسکتے جب تک ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اسے حق کی طرف راہ راست پر نہ لے آؤ۔

أُولِيَاءَ وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ مُتَكِنًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَا حَتَّى تَأْخُذُوا عَلَيَّ يَدِ الظَّالِمِ فَتَاطْرُوهُ عَلَيَّ الْحَقِّ أَطْرًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَنَا أَبُو دَاوُدَ وَآمَلَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ أَبِي الرُّضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

بن بزمیہ سے وہ عبیدہ سے وہ عبد اللہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ

۹۷۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں جب گوشت کھاتا ہوں تو عورتوں کے لیے پریشان پھرنے لگتا ہوں۔ اور میری شہوت غالب ہو جاتی ہے۔ لہذا میں نے گوشت کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا“ (اے ایمان والو! ان سھری چیزوں کو حرام نہ کرو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو۔ بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور اللہ کے رزق میں سے جو چیز حلال سھری ہو کھاؤ اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔ المائدہ: ۸۸) یہ علاوہ اور سند سے بھی روایت کرتے ہیں۔ لیکن یہ مرسل ہے اور اس نقل کرتے ہیں۔

٩٤٠: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو عَاصِمٍ
نَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ نَا عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا
آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي إِذَا أَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَاءِ وَأَخَذْتَنِي
شَهْوَتِي فَحَرَّمْتُ عَلَى اللَّحْمِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا
إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللَّهُ
حَلَالًا طَيِّبًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ
مِنْ غَيْرِ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ مُرْسَلًا لَيْسَ فِيهِ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا.

۹۷۱: حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے دعا کی کہ یا اللہ ہمارے لئے شراب کا صاف صاف حکم بیان فرما چنانچہ سورہ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی ”يَسْئَلُونَكَ عَنِ“ (آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ کہہ دو، ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدہ بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت بڑا ہے۔ البقرہ: ۲۱۹) پھر عمرؓ کو بلایا گیا اور یہ آیت سنائی گئی۔ پھر حضرت

٩٤١ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
يُوسُفَ نَا إِسْرَائِيلُ نَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ عُمَرَو ابْنِ
شُرْحِبِيلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا
فِي الْخَمْرِ بَيَانٌ شِفَاءٍ فَزَلَّتِ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا أَثَمٌ كَبِيرٌ
الْآيَةُ فَذَعَى عُمَرُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي
الْخَمْرِ بَيَانٌ شِفَاءٍ فَزَلَّتِ الَّتِي فِي النَّسَاءِ يَا أَيُّهَا

عمرؓ نے فرمایا اے اللہ ہمارے لیے شراب کا صاف صاف حکم بیان فرما چنانچہ سورہ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا..... (الآية)“ (اے ایمان والو جس وقت کہ تم نشہ میں ہونماز کے نزدیک نہ جاؤ یہاں تک کہ تم سمجھ سکو کہ کیا کہہ رہے ہو۔ النساء: ۴۳) پھر عمرؓ کو بلایا گیا اور یہ آیت سنائی گئی لیکن انہوں نے پھر کہا اے اللہ ہمارے لیے شراب کا صاف صاف حکم بیان فرما اور پھر ماندہ کی یہ آیت نازل ہوئی ”إِنَّمَا يُرِيدُ

.....“ (شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تم میں دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روکے۔ سواب بھی باز آ جاؤ۔ المائدہ: ۹۱) پھر حضرت عمرؓ کو بلایا گیا اور یہ آیت پڑھ کر سنائی گئی تو انہوں نے فرمایا: ہم باز آ گئے، ہم باز آ گئے۔ یہ حدیث اسرائیل سے بھی مرسل منقول ہے۔

۹۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانٌ شَفَاءٌ فَذَكَّرْنَاهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ

۹۷۲: محمد بن علاء بھی وکیع سے وہ اسرائیل سے ابوالخلق سے اور وہ ابو مسیرہ سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا: اے اللہ ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف بیان فرما اور پھر اس کی مانند حدیث ذکر کی۔ اور یہ روایت محمد بن یوسف کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۹۷۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالَ رِجَالٌ كَيْفَ بِأَصْحَابِنَا وَقَدْ مَا تَوَّأ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَزَلَّتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَيضًا:

۹۷۳: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ شراب کی حرمت کا حکم آنے سے پہلے صحابہ کرامؓ کا انتقال ہو چکا تھا۔ جب شراب حرام کی گئی تو بعض لوگوں نے کہا کہ ہمارے ساتھیوں کا کیا ہوگا وہ لوگ تو شراب پیتے ہوئے مرے تھے۔ پھر یہ آیت زنا نازل ہوئی ”لَيْسَ عَلَى.....“ (جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو پہلے کھا چکے جبکہ آئندہ کو پرہیزگار رہوئے اور ایمان لائے اور عمل نیک کئے پھر پرہیزگار ہوئے اور نیک کی اور اللہ نیک کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ المائدہ: ۹۳) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو شعبہ بھی ابوالخلق سے وہ براءؓ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۹۷۴: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ مَاتَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ يَشْرَبُونَ

۹۷۴: ابوالخلق سے روایت ہے کہ براء بن عازبؓ نے فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کئی آدمی اس حالت میں فوت ہوئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے۔ پس جب شراب کی حرمت

کا حکم نازل ہوا تو لوگوں نے کہا کہ ہمارے دوستوں کا کیا حال ہوگا راوی کہتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی ”لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا.... الْآيَةُ“

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب شراب حرام ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: بتائیے وہ لوگ جو مر گئے اور وہ شراب پیا کرتے تھے ان کا کیا حکم ہے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی ”لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا.... الْآيَةُ“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۷۶: حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت ”لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا.... الْآيَةُ“ نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم بھی انہی میں سے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۷۷: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت ”وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ.... الْآيَةُ“ نازل ہوئی (اور لوگوں پر اللہ کیلئے حج بیت اللہ کرنا فرض) ہے۔ بشرطیکہ وہ اس کی طاقت رکھتے ہوں۔) تو صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ: کیا ہر سال (حج فرض ہے)۔ آپ خاموش رہے۔ لوگوں نے پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ: کیا ہر سال (حج فرض ہے)۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا.... الْآيَةُ“ (اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر وہ ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ المائدہ - آیت: ۱۰۱) یہ حدیث حضرت علیؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

الْخَمْرَ فَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا قَالَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَيْفَ بِأَصْحَابِنَا الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرِبُونَهَا قَالَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعَمُوا الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ:

۹۷۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرِبُونَ الْخَمْرَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعَمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۷۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا لَصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعَمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ نَا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَّتْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوْ جَبَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدَّ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ وَفِي الْيَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

۹۷۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے۔ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ فلاں ہے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا...“ (اے ایمان والو ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر وہ ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں المائدہ آیت-۱۰۱)۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۹۷۹: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو۔ ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ...“ (اے ایمان والو تم پر اپنی جان کی فکر لازم ہے۔ تمہارا کچھ نہیں بگاڑتا جو کوئی گمراہ ہو جبکہ تم ہدایت یافتہ ہو۔ المائدہ: آیت-۱۰۵) جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگ ظالم کو ظلم سے نہیں روکیں گے تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی اس حدیث کو اسماعیل بن خالد سے اسی کی مانند مرفوعاً نقل کرتے ہیں لیکن بعض حضرات اسماعیل سے وہ قیس سے اور وہ ابوبکرؓ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔

۹۸۰: حضرت ابوامیہ شعبانی کہتے ہیں کہ میں ابوثعلبہ خنیؓ کے پاس گیا اور پوچھا کہ آپؐ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں فرمایا کہ کوئی آیت۔ میں نے عرض کیا ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا...“ فرمایا جان لو کہ میں نے اسکی تفسیر بڑے علم رکھنے والے سے پوچھی تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسکی تفسیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا: بلکہ نیک اعمال کا حکم دو اور برائی سے منع کرو یہاں تک کہ تم ایسا بخیل دیکھو جسکی اطاعت کی جائے۔ خواہشات کی پیروی کی جانے لگے، دنیا کو آخرت پر مقدم کیا جانے لگے اور ہر شخص اپنی رائے کو پسند کرنے لگے تو تم اپنی فکر کرو اور لوگوں کو چھوڑ دو اس لیے کہ تمہارے بعد ایسے دن آنے والے ہیں جن میں صبر کرنا اس طرح ہوگا۔ جیسے جنگاری ہاتھ میں لینا۔ اس زمانے میں سنت پر عمل کرنے والے شخص کو تم جیسے پچاس (عمل کرنے والے)

۹۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ نَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ نَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فَلَانَ قَالَ فَتَزَلَّتْ يَدَايَاهُ الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْؤُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۹۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرُونَ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا ظَالِمًا فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ مَرْفُوعًا وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ.

۹۸۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالِقَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عُقْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ نَا عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيَّ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ قَالَ آيَةُ آيَةٍ قُلْتُ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا خَبِيرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِ انْتَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى مُؤْتَرَةً وَاعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا الصَّبْرُ فِيهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ

آدمیوں کا ثواب دیا جائے گا۔ عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ عتبہ کے علاوہ دوسرے راوی یہ الفاظ بھی نقل کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: ہم میں سے پچاس آدمیوں کے برابر یا ان میں سے پچاس کے برابر۔ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۸۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تمیم داریؓ اس آیت ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنَكُمْ...“ (اے ایمان والو جبکہ تم میں سے کسی کو موت آ پہنچے تو وصیت کے وقت تمہارے درمیان تم میں سے دو معتبر آدمی گواہ ہونے چاہئیں یا تمہارے سوا دو گواہ اور ہوں۔ المائدہ: آیت ۱۰۶) کے متعلق کہتے ہیں کہ اس سے میرے اور عدی بن بداء کے علاوہ وہ سب لوگ بری ہو گئے۔ یہ دونوں اسلام لانے سے پہلے نصرانی تھے اور شام آتے جاتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ دونوں تجارت کیلئے شام گئے تو بنو سہم مولیٰ بدیل بن ابی مریم انکے پاس تجارت کی غرض سے آیا۔ اس کے پاس چاندی کا ایک جام تھا وہ چاہتا تھا کہ یہ پیالہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کرے وہ اسکے مال میں بڑی چیز تھی۔ پھر وہ بیمار ہو گیا اور اس نے ان دونوں کو وصیت کی اور کہا کہ اس نے جو کچھ چھوڑا اسے اس کے مالکوں تک پہنچا دیں۔ تمیم کہتے ہیں جب وہ مر گیا تو ہم نے وہ پیالہ ایک ہزار درہم میں بیچ ڈالا اور رقم دونوں نے آپس میں تقسیم کر لی۔ ان کے گھر پہنچ کر ہم نے وہ سامان ان کے حوالے کر دیا۔ انہیں پیالہ نہ ملا۔ تو انہوں نے ہم سے اسکے متعلق پوچھا۔ ہم نے جواب دیا کہ اس نے یہی کچھ چھوڑا تھا اور ہمیں ان چیزوں کے علاوہ کوئی چیز نہیں دی۔ تمیم کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے مدینہ طیبہ تشریف لانے پر جب میں اسلام لایا تو میں نے اس گناہ کا ازالہ چاہا اور اس غلام کے مالکوں کے گھر گیا۔ انہیں ساری بات بتائی اور انہیں پانچ سو درہم دے دیئے نیز یہ بھی بتایا کہ اتنی ہی رقم میرے ساتھی کے پاس بھی ہے۔ وہ لوگ عدی کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ان سے گواہ

خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَنِي غَيْرُ عُتْبَةَ قَيْلَ يَارَسُولَ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنَّا أَوْ مِنْهُمْ قَالَ لَا بَلْ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنْكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۹۸۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بَازَانَ مَوْلَى أُمِّ هَانِي عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ فِي هَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنَكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ قَالَ بَرَأَ النَّاسَ مِنْهَا غَيْرِي وَغَيْرَ عَدِي بْنِ بَدَاءٍ وَكَانَا نَصْرَانِيَيْنِ يَخْتَلِفَانِ إِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ فَاتَيَا الشَّامَ لِتِجَارَتِهِمَا وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلَى ابْنِي سَهْمٍ يُقَالُ لَهُ بُدَيْلُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ بِتِجَارَةٍ وَمَعَهُ جَامٌ مِنْ فِضَّةٍ يُرِيدُ بِهِ الْمَلِكَ وَهُوَ عَظُمُ تِجَارَتِهِ فَمَرَضَ فَأَوْصَى إِلَيْهِمَا وَأَمَرَهُمَا أَنْ يَبْلُغَا مَا تَرَكَ أَهْلُهُ قَالَ تَمِيمٌ فَلَمَّا مَاتَ أَخَذْنَا ذَلِكَ الْجَامَ فَبَعْنَاهُ بِالْفِ دَرَاهِمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ أَنَا وَعَدِي بْنُ بَدَاءٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا إِلَى أَهْلِهِ دَفَعْنَا إِلَيْهِمْ مَا كَانَ مَعَنَا وَفَقَدُوا الْجَامَ فَسَأَلُونَا عَنْهُ فَقُلْنَا مَا تَرَكَ غَيْرَ هَذَا وَمَا دَفَعَ إِلَيْنَا غَيْرُهُ قَالَ تَمِيمٌ فَلَمَّا أَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُومِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ تَأَثَّمْتُ مِنْ ذَلِكَ فَاتَيْتُ أَهْلَهُ فَأَخْبَرْتُهُمْ الْخَبْرَ وَادَّيْتُ إِلَيْهِمْ خَمْسَ مِائَةِ دَرَاهِمٍ وَ أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ عِنْدَ صَاحِبِي مِثْلَهَا فَاتَوَّابَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ يَجِدُوا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَحْلِفُوهُ بِمَا يَعْظُمُ بِهِ عَلَى أَهْلِ دِينِهِ فَحَلَفَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنَكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ إِلَى قَوْلِهِ أَوْ يَخَافُوا أَنْ

طلب کیے جو کہ ان کے پاس نہیں تھے۔ پھر آپؐ نے انہیں حکم دیا کہ عدی سے اس کے دین کی عظیم ترین چیز کی قسم لیں۔ اس نے قسم کھالی اور پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اشْهَادُوا بَيْنَكُمْ....“ ”الآیہ“ چنانچہ عمرو بن عاص اور ایک شخص کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ پیالہ بدیل کے پاس تھا اور عدی جھوٹا ہے تو عدی بن بداء سے پانچ سو درہم چھین لئے گئے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند صحیح نہیں۔ محمد بن اسحق سے نقل کرنے والے راوی ابو نصر کا نام محمد بن سائب کلبی ہے۔ اہل علم نے ان سے احادیث نقل کرنا ترک کر دیا ہے۔ یہ صاحب تفسیر ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے سنا کہ محمد بن سائب کی کنیت ابو نصر ہے۔ ہم سالم بن ابی نصر کی ام ہانی کے موسیٰ ابو صالح سے منقول کوئی حدیث نہیں جانتے۔ یہ حدیث حضرت ابن عباسؓ سے اس سند کے علاوہ مختصر طور پر منقول ہے۔

۹۸۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو سہم کا ایک شخص تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ نکلا اور ایسی جگہ مر گیا جہاں کوئی مسلمان نہیں تھا۔ جب وہ دونوں اس کا متروکہ مال لے کر آئے تو اس میں سے سونے کے جڑاؤ والا چاندی کا پیالہ غائب پایا گیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے تمیم اور عدی کو قسم دی۔ پھر تھوڑی مدت بعد وہ پیالہ مکہ میں پایا گیا اور ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے عدی اور تمیم سے خریدا ہے۔ پھر بدیل سہمی کے وارثوں میں سے دو شخص کھڑے ہوئے اور قسم کھا کر کہا کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ سچی ہے اور یہ کہ جام (پیالہ) ان کے آدمی کا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت انہی کے متعلق نازل ہوئی۔ ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اشْهَادُوا بَيْنَكُمْ....“ ”الآیہ“ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابن ابی زائدہ کی حدیث ہے۔

۹۸۳: حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

تُرَدًّا أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَحَلَفَا فَنَزَعَتِ الْخُمْسُ مِائَةً دِرْهَمٍ مِنْ عَدِي بْنِ بَدَاءٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ وَأَبُو النَّضْرِ الَّذِي رَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثُ هُوَ عِنْدِي مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ يُكْنَى أَبَا النَّضْرِ وَقَدْ تَرَكَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ وَهُوَ صَاحِبُ التَّفْسِيرِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ مُحَمَّدُ بْنُ سَائِبِ الْكَلْبِيُّ يُكْنَى أَبَا النَّضْرِ وَلَا نَعْرِفُ لِسَالِمِ أَبِي النَّضْرِ الْمَدِينِيِّ رَوَايَةً عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِيٍّ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْءٌ مِنْ هَذَا عَلَى الْإِخْتِصَارِ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

۹۸۲: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمِ الدَّارِيِّ وَ عَدِي بْنِ بَدَاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بَتَرَكَتِهِ فَقَدَا وَاجَمَا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَأَخْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُوا الْحِمَامَ بِمَكَّةَ فَقَبِلَ اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِي فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللَّهِ لَشَهَادَتِنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْحِمَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اشْهَادُوا بَيْنَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ.

۹۸۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَرَعَةَ الْبَصْرِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ

نے فرمایا کہ آسمان سے ایسا دسترخوان نازل کیا گیا جس میں روٹی اور گوشت تھا پھر انہیں حکم دیا گیا کہ اس میں خیانت نہ کریں اور کل کیلئے نہ رکھیں لیکن ان لوگوں نے خیانت بھی کی اور دوسرے دن کیلئے جمع بھی کیا۔ چنانچہ ان کے چہرے مسخ کر کے بندروں اور خزیروں کی صورتیں بنادی گئیں۔ اس حدیث کو ابو عاصم اور کئی راوی سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ خلاص سے اور وہ عمار سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو حسن بن قزعة کی سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

۹۸۴: حمید بن مسعدہ بھی یہ حدیث سفیان بن حبیب سے اور وہ سعید بن ابی عروبہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ مرفوع نہیں۔ ہم مرفوع حدیث کی کوئی اصل نہیں جانتے اور یہ حسن بن قزعة کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۹۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو (قیامت کے دن) انکی دلیل سکھائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس قول میں اسی کی تعلیم دی ہے کہ ”وَإِذْ قَالَ يَا عِيسَىٰ.....“ (اور جب اللہ فرمائے گا، اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری ماں کو بھی خدا (معبود) بناؤ۔) حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کا جواب اس طرح سکھایا

”سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ..... الْآيَةُ“ (وہ عرض کرے گا تو پاک ہے، مجھے لائق نہیں کہ ایسی بات کہوں کہ جس کا مجھے حق نہیں۔ اگر میں نے یہ کہا ہوگا تو تجھے ضرور معلوم ہوگا۔ جو میرے دل میں ہے تو جاننا ہے اور جو تیرے دل میں ہے وہ میں نہیں جانتا۔ بے شک تو ہی چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا ہے۔) (المائدہ آیت: ۱۱۶)

۹۸۶: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر آخر میں نازل ہونیوالی سورتیں، سورہ مائدہ اور سورہ فتح ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ آخری نازل ہونے والی سورت سورہ نصر ”إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ“ ہے۔

حَبِيبٌ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلْتُ الْمَائِدَةَ مِنَ السَّمَاءِ خُبْرًا وَلَحْمًا وَأَمْرًا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدْخِرُوا لِيَعْدِفَ خَانُوا وَادْخِرُوا وَرَفَعُوا لَعْدٍ فَمَسَحُوا قِرْدَةً وَخَنَازِيرَ هَذَا حَدِيثٌ زَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَمَّارٍ مَوْقُوفًا وَلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ.

۹۸۴: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْيَانُ ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ وَلَا نَعْلَمُ لِلْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ أَصْلًا.

۹۸۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَلْقَىٰ عِيسَىٰ حُجَّتَهُ فَلِقَاَهُ اللَّهُ فِي قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ ابْنُ مَرْيَمَ أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوا مِنِّي آلِهَةً مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِقَاَهُ اللَّهُ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقِّ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۸۶: حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ حُبَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَخْرَجْتُ سُورَةَ الْمَائِدَةِ وَالْفَتْحِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَىٰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْرَجْتُ سُورَةَ الْمَائِدَةِ وَالْفَتْحِ.

خُلَاَصُهُ سَوْرَةُ مَاآلِهٖ : اس سورۃ میں دو مضمون بیان کئے گئے ہیں نفی شرک فعلی اور نفی شرک فی النصف۔ نفی شرک کے سلسلے میں چار مسائل بیان ہوئے (۱) تحریمات غیر اللہ یعنی غیر اللہ تعالیٰ کے بندہ پر حرام کی ہیں (۳) غیر اللہ کی نذر و نیاز (۴) اللہ تعالیٰ کی نذر و نیاز ہیں۔ سورۃ کے درمیان میں نبی کریم ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ حق کے مطابق فیصلے کریں یعنی قرآنی احکام کے مطابق فیصلے فرمادیں اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات اُتاری جو سرپا ہدایت اور روشنی تھی تاکہ وہ اور ان کے بعد میں آنے والے اسرائیل نبی اور علماء اور مشائخ اس پر عمل کریں اور اس کے مطابق اپنے جھگڑے چکائیں۔ چنانچہ تمام بنی اسرائیل کے انبیاء اور تمام سچے صوفی اور درویش اور تمام علماء صادقین جو بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد گزرے تورات کے احکام پر عمل کرتے رہے۔ آگے چل کر یہود و نصاریٰ کی دوستی سے بھی منع کیا کہ ان کو ہرگز دوست نہ بنانا یہ بھی بیان کیا کہ علماء بنی اسرائیل کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سپرد کیا گیا تھا اس میں بہت کوتاہی کی جس کی وجہ سے انبیاء علیہم السلام کی لعنت کے مستحق ہوئے۔ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو سمجھایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں سستی نہیں آنی چاہئے۔ سورۃ مائدہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر خصوصیت کے ساتھ کیا گیا ہے کیونکہ نصاریٰ ان کو غیب دان اور کار ساز حاجت روا مشکل کشا مانتے تھے اور اب بھی مانتے ہیں اور ان کے نام نیازیں بھی دیتے تھے اور بعض لوگ اپنے بیٹے بھی ذبح کر دیتے تھے اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خاص طور پر ذکر کر کے ان سے علم غیب اور الوہیت کی نفی فرمائی اور قیامت کے دن اس معاملہ پر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کے ساتھ معاملہ فرمائیں گے اور حضرت عیسیٰ جواب دیں گے اس کا ذکر بھی خصوصیت کے ساتھ کیا گیا ہے۔

تفسیر سورۃ الانعام

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ

۹۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةَ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَكْذِبُكَ وَلَكِنْ نَكْذِبُ بِمَا جِئْتَ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنَّهُمْ لَا يَكْذِبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بَيَاتٍ اللَّهُ يَجْحَدُونَ.

۹۸۷: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ ہم تو اسے جھٹلاتے ہیں۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”فَإِنَّهُمْ لَا يَكْذِبُونَكَ... الْآيَةَ“ (سو وہ تجھے نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں)۔ (الانعام آیت: ۳۳)

۹۸۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا حَوْهَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَلِيٍّ وَهَذَا أَصَحُّ.

۹۸۸: اسحاق بن منصور نا منصور بھی عبد الرحمن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ ابو اسحاق سے اور وہ ناجیہ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ ابو جہل نے نبی اکرم ﷺ سے کہا اور اسی کی مانند حدیث بیان کی۔ اس حدیث کی سند میں حضرت علیؑ کا ذکر نہیں۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

۹۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانَ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ

۹۸۹: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”قُلْ هُوَ الْقَادِرُ...“ (کہہ دو وہ اس پر قادر ہے

کہ تم پر عذاب اوپر سے بھیجے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔
 الانعام۔ آیت ۶۵) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: الہی میں تیری
 پناہ چاہتا ہوں۔ پھر یہ الفاظ نازل ہوئے ”أَوَّلِبَسْكُمْ....“ (یا
 تمہیں فرقے کر کے ٹکرا دے اور ایک کو دوسرے کی لڑائی کا مزہ
 چھکا دے۔) تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دونوں کچھ معمولی
 اور آسان ہیں۔ راوی کو شک ہے کہ ”أَهْوَنُ“ فرمایا، یا ايسرُ
 یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۰: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی
 اللہ علیہ وسلم سے اس آیت ”قُلْ هُوَ الْقَادِرُ....“ کی تفسیر
 نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جان لو یہ
 عذاب ابھی تک آیا نہیں۔ بلکہ آنے والا ہے۔ یہ حدیث
 حسن غریب ہے۔

۹۹۱: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب ”الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ
 يَلْبُسُوا.....“ (جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے
 ایمان میں شرک نہیں ملایا، امن انہیں کیلئے ہے اور وہی راہ راست
 پر ہیں۔ الانعام: ۸۶) نازل ہوئی تو یہ مسلمانوں پر شاق
 گزرا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے
 کون ایسا ہے جو اپنے اوپر ظلم نہیں کرتا۔ آپؐ نے فرمایا اس سے
 یہ ظلم مراد نہیں بلکہ اس سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے لقمان کی
 اپنے بیٹے کو نصیحت نہیں سنی کہ ”اے بیٹے اللہ کیساتھ کسی کو شریک
 نہ ٹھہرانا اس لیے کہ شرک ظلم عظیم ہے۔“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۲: مسروق کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس نکلیے لگائے
 بیٹھا تھا کہ انہوں نے فرمایا: اے ابو عائشہؓ: تین باتیں ایسی ہیں کہ
 جس نے ان میں سے ایک بات بھی کی اس نے اللہ پر جھوٹ
 باندھا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ محمد (ﷺ) نے (شب معراج
 میں) اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے تو وہ اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے کیونکہ اللہ

الْأَيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ
 فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَوَّلِبَسْكُمْ
 شَيْعًا وَيَذِيقُ بَعْضُكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْ هَاتَانِ أَيْسَرُ هَذَا حَدِيثٌ
 حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۹۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ
 عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْثَمٍ الْعَسَايَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ
 عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي هَذِهِ الْآيَةِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا
 مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهَا كَانَتْ وَلَمْ يَأْتِ تَأْوِيلُهَا بَعْدَ هَذَا
 حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۹۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ
 الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
 لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبَسُوا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقٌّ
 ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَا
 يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ
 تَسْمَعُوا مَا قَالَ لَقْمَانَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ
 إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
 صَحِيحٌ.

۹۹۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ
 الْأَزْرَقِ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ
 مَسْرُوقٍ قَالَ كُنْتُ مُتَكِنًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا أَبَا
 عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقَدْ أَعْظَمَ
 الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ مَنْ رَعِمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ

تعالیٰ فرماتے ہیں ”لَا تُذِرْكُهُ الْأَبْصَارُ.... الْآيَةُ“۔ (اسے آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور وہ آنکھوں کو دیکھ سکتا ہے اور وہ نہایت باریک بین خبردار ہے۔ الانعام۔ ۱۰۳)۔ پھر فرماتا ہے ”وَمَا كَانَ لِشَيْءٍ أَنْ يَكْلِمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَكُنْتَ مُتَكِنًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنِينَ أَنْظِرُونِي وَلَا تَعْجِلُونِي أَلَيْسَ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزْلُهُ أُخْرَى وَلَقَدْ رَأَاهُ بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ قَالَتْ أَنَا وَاللَّهِ أَوَّلُ مَنْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذَا قَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ جَبْرَيْلُ مَا رَأَيْتَهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي خُلِقَ فِيهَا غَيْرَهَا تَبَيَّنَ الْمَرْتَيْنِ رَأَيْتَهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًا عَظِيمًا خَلَقَهُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا اكْتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ فَقَدْ أَغْطَمَ الْغُرْبَةَ عَلَى اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَيْبِ فَقَدْ أَغْطَمَ الْغُرْبَةَ عَلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَقُولُ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ يُكْنَى أَبَا عَائِشَةَ۔

ہے۔ ”يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ.... الْآيَةُ“۔ (اے رسول جو آپ کے رب نے آپ پر نازل کیا ہے اسے پورا پہنچا دیجئے۔) (۳) اور جس نے کہا کہ محمد (ﷺ) کل کے متعلق جانتے ہیں کہ کیا ہونے والا ہے اس نے بھی اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ... الْآيَةُ“ (اللہ تعالیٰ کے علاوہ زمین و آسمان میں کوئی علم نہیں جانتا) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابو عائشہ ہے۔

۹۹۳: حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ چند لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم جس چیز کو قتل کریں۔ اسے کھائیں اور جسے اللہ نے ماردیا ہوا اسے نہ کھائیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں ”فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ..... الْآيَةُ“ (سو تم اس (جانور) میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے۔ اگر تم اس کے حکموں پر ایمان لانے والے ہو۔ الانعام۔ ۱۱۸)۔ یہ

۹۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ الْحَرَشِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَكَّائِيُّ نَا عَطَاءُ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى نَاسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْكُلُ مَا نَقُتِلُ وَلَا نَأْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللَّهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ إِلَى قَوْلِهِ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حدیث حسن غریب ہے اور ایک اور سند سے بھی ابن عباس سے منقول ہے۔ بعض حضرات اس حدیث کو عطاء بن سائب سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَىٰ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَيْضًا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۹۹۴: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جسے ایسے صحیفے دیکھنے کی خواہش ہو جس پر محمد (ﷺ) کی مہر ثبت ہو تو یہ آیات پڑھ لے "قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ....." (کہہ دو آؤ میں تمہیں سنادوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور بتکدستی کے سبب سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں اور انہیں رزق دینگے اور بے

۹۹۴: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ بِأَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُلْفَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الصَّحِيفَةِ الَّتِي عَلَيْهَا خَاتَمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْرَأْهُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا يَاتِ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حیاتی کے ظاہر اور پوشیدہ کاموں کے قریب نہ جاؤ اور ناحق کسی جان کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے۔ تمہیں یہ حکم دیتا ہے۔ تاکہ تم سمجھ جاؤ اور سوائے کسی بہتر طریقہ کے یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے اور ناپ اور تول کو انصاف سے پورا کرو۔ ہم کسی کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب بات کہو تو انصاف سے کہو اگرچہ رشتہ دار ہی ہو اور اللہ کا عہد پورا کرو۔ تمہیں یہ حکم دیا ہے۔ تاکہ تم نصیت حاصل کرو اور بیشک یہی میرا سیدھا راستہ ہے سوائے کا اتباع کرو اور دوسرے راستوں پر مت چلو وہ تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹا دینگے۔ تمہیں اسی کا حکم دیا ہے تاکہ تم پر ہیز گار ہو جاؤ۔ الانعام۔ آیت ۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۹۵: حضرت ابو سعید خدریؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے "أَوْيَاتِي بَعْضَ آيَاتِ رَبِّكَ" (یا آئے کوئی نشانی تیرے رب کی: الانعام آیت ۱۵۱) کی تفسیر کے بارے میں فرمایا کہ ان نشانیوں سے مراد سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض حضرات نے یہ حدیث مرفوعاً نقل کی ہے۔

۹۹۵: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَوْيَاتِي بَعْضَ آيَاتِ رَبِّكَ قَالَ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ.

۹۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں نکلنے کے بعد کسی کا ایمان لانا اس کے لئے فائدہ مند نہیں ہوگا۔ دجال، دابة الارض اور مغرب کی جانب سے سورج کا طلوع ہونا۔

۹۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَعْلَى بْنُ عَبْدِ عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمْنَتْ مِنْ قَبْلِ الْآيَةِ الدَّجَالِ وَالْدَّابَّةِ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ مِنْ الْمَغْرِبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور انکی بات سچی ہے کہ جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو پھر اگر وہ اس پر عمل کرے تو اس کے برابر دس گنا نیکیاں لکھ دو لیکن اگر کسی برائی کا ارادہ کرے تو اسے اس وقت تک نہ لکھو جب تک وہ برائی نہ کرے اور پھر ایک ہی برائی لکھو اور اگر وہ اس برائی کو چھوڑ دے یا کبھی آپؐ نے فرمایا کہ اس برائی پر عمل نہ کرے تو اس کے لیے اس کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دو پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ”مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا“ (جو کوئی ایک نیکی کرے گا اس کے لیے دس گنا اجر ہے اور جو بدی کرے گا سو اسے اسی کے برابر سزا دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ الانعام: آیت ۱۶۰) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ إِذَا هُمْ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا هُمْ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا فَإِنْ تَرَكَهَا وَرَبِّمَا قَالَ فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً ثُمَّ قَرَأَ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلاصہ سورۃ الاحکام: سورۃ انعام کے بھی دو حصے ہیں ابتداء سے لے کر رکوع نمبر ۱۴ آیت..... تک شرک فی الشرف کی نفی کا بیان ہے اور مشرکین کے شبہات کا رد، طریق تبلیغ اور سلسلہ انکار و جوہ مشرکین کا بیان ہے دوسرے حصے میں شرک فعل کی تین شقوں کا ذکر ہے (۱) تحریمات غیر اللہ یعنی جن جانوروں کو تم نے غیر اللہ کی خاطر نامزد کر رکھا ہے مثلاً سائبہ، مجیرہ، وصیلہ، حام یہ چار قسم کے جانوروں کو ان کے عقیدے کے مطابق کوئی بندہ نہیں کھا سکتا تھا اس سورۃ میں فرمایا گیا کہ یہ حرمت ختم کرو اور ان کو خالص اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرو اور کھاؤ (۲) تحریمات اللہ (محرمات الہیہ) یعنی اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء۔ ان کا ذکر بھی ہے (۳) غیر اللہ کی نذروں کا بیان بھی کیا گیا۔ محرمات الہیہ میں سے (۱) شرک، تنگ دستی کے سبب اولاد کو قتل کرنا، بے حیائی کے کاموں کے قریب نہ جاؤ، ناحق کسی کو قتل نہ کرو، یتیم کا مال نہ کھاؤ۔ یہ سب محرمات الہیہ ہیں۔

تفسیر سورہ اعراف

وَمِنْ سُورَةِ الْأَعْرَافِ

۹۹۸: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”فَلَمَّا تَجَلَّى.... الْآيَةُ“ (پھر جب اس کے رب نے پہاڑ کی طرف تجلی کی تو اسکو ریزہ ریزہ کر دیا۔ الاعراف: آیت ۱۴۳) حماد کہتے ہیں کہ سلیمان نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی نوک داہنی انگلی پر رکھی اور فرمایا پھر پہاڑ پھٹ گیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم

۹۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا قَالَ حَمَّادٌ هَكَذَا وَأَمْسَكَ سُلَيْمَانُ بِطَرَفِ إِنْهَامِهِ عَلَى أَنْمَلَةٍ أَصْبَعِهِ الْيُمْنَى قَالَ فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ

اس حدیث کو صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ سَلَمَةُ۔

۹۹۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. ۱۰۰۰: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَإِذَا أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَيَمِيزُ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلَهُ اللَّهُ النَّارَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بَيْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَبَيْنَ عُمَرَ رَجُلًا.

۱۰۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَا أَبُو نَعِيمٍ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اس حدیث کو صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ۹۹۹: عبد الوہاب وراق بھی یہ حدیث معاذ بن معاذ سے وہ حماد بن سلمہ سے وہ ثابت سے وہ انسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ۱۰۰۰: حضرت مسلم بن یسار چھٹی کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی گئی ”وَإِذَا أَخَذَ رَبُّكَ“ (الآیہ) اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے انکی اولاد کو نکالا اور ان سے ان کی جانوں پر اقرار کرایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا ہاں ہے۔ ہم اقرار کرتے ہیں۔ کبھی قیامت کے دن کہنے لگو کہ ہمیں تو اسکی خبر نہ تھی۔ الا عرف: آیت ۱۷۲) چنانچہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمانے کے بعد انکی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ بھیرا اور اس سے ان کی اولاد نکالی پھر فرمایا کہ میں نے انہیں جنت کے لیے پیدا کیا ہے۔ یہ لوگ اسی کے لیے عمل کریں گے۔ پھر ہاتھ بھیرا اور اولاد نکال کر فرمایا کہ انہیں میں نے دوزخ کے لئے پیدا کیا ہے یہ اسی کے لیے عمل کریں گے۔ چنانچہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کسی کو جنت کے لیے پیدا کرتے ہیں تو اسے جنت ہی کے اعمال میں لگا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اہل جنت ہی کے اعمال پر مرتا ہے اور اسے جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے اور کسی بندے کو جہنم کیلئے پیدا فرماتا ہے تو اس سے بھی اسی کے مطابق کام لیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اہل دوزخ ہی کے عمل پر مرتا ہے اور پھر اسے دوزخ میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور مسلم بن یسار کو عمرؓ سے سماع نہیں۔ بعض راوی مسلم اور عمرؓ کے درمیان ایک شخص کا واسطہ ذکر کرتے ہیں۔

۱۰۰۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پیٹھ

پر ہاتھ پھیرا۔ پھر انکی پیٹھ سے قیامت تک آنے والی انکی نسل کی رو میں نکل آئیں۔ پھر ہر انسان کی پیشانی پر نور کی چمک رکھ دی۔ پھر انہیں آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے پوچھا اے رب یہ کون ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ آپ کی اہلاد ہے۔ چنانچہ انہوں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا جس کی آنکھوں کے درمیان کی چمک انہیں بہت پسند آئی تو اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اے رب یہ کون ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ آپ کی اولاد میں سے آخری امتوں کا ایک فرد ہے۔ اس کا نام داؤد ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ اسکی عمر کتنی رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ساٹھ سال۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ اسکی عمر مجھ سے چالیس سال زیادہ کر دیجئے۔ پھر جب آدم علیہ السلام کی عمر پوری ہو گئی تو موت کا فرشتہ حاضر ہوا۔ آدم علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ کیا میری عمر کے چالیس سال باقی نہیں ہیں۔ فرشتے نے کہا کہ وہ تو آپ اپنے بیٹے داؤد علیہ السلام کو دے چکے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پھر آدم علیہ

السلام نے انکار کر دیا لہذا ان کی اولاد بھی انکار کرنے لگی۔ آدم علیہ السلام بھول گئے اور ان کی اولاد بھی بھولنے لگی۔ پھر آدم علیہ السلام نے غلطی کی لہذا ان کی اولاد بھی غلطی کرنے لگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہؓ ہی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

۱۰۰۲: حضرت سرہ بن جندبؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت حوا حاملہ ہوئیں تو شیطان نے آپ کے گرد چکر لگایا۔ ان کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا۔ شیطان نے کہا کہ بیٹے کا نام عبدالحارث رکھیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور پھر وہ زندہ رہا۔ اور شیطان کی طرف سے یہ بات ڈالی گئی اور اس کا حکم تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عمر بن ابراہیم کی قنادہ سے روایت سے جانتے ہیں۔ بعض حضرات اس حدیث کو عبد الصمد سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن اسکو مرفوع نہیں کرتے۔

۱۰۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَاعَبُدُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَاعْمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا حَمَلَتْ حَوَاءُ طَافَ بِهَا إِبْلِيسُ وَكَانَ لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ فَقَالَ سَمِيهِ عَبْدُ الْحَارِثِ فَسَمَّاهُ عَبْدُ الْحَارِثِ فَقَاشَ وَكَانَ ذَلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَأَمْرِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

خُلَاَصَةُ سُورَةِ الْأَعْرَافِ : اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام جرات اور بہادری سے لوگوں تک پہنچاؤ اور بلا خوف و خطر ان کی تبلیغ کرو تمہارے دلوں میں تنگی اور پریشانی ہرگز نہ ہونے پائے اور اس میں چھ انبیاء علیہم السلام کے واقعات بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ اس سورۃ کی آیت نمبر ۱۸۸ میں مشرکین اور عوام کے اس غلط عقیدہ کی تردید ہے جو ان لوگوں نے انبیاء علیہم السلام کے بارہ میں قائم کر رکھا تھا کہ وہ غیب دان ہوتے ہیں ان کا علم اللہ تعالیٰ کی طرح تمام کائنات کے ذرہ ذرہ پر حاوی ہوتا ہے نیز یہ کہ وہ ہر نفع نقصان کے مالک ہوتے ہیں جس کو چاہیں نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں تو اس آیت میں تردید کر دی گئی ہے کہ علم غیب اور تمام کائنات کے ذرہ ذرہ کا علم محیط صرف اللہ جل شانہ کی مخصوص صفت ہے اس میں کسی مخلوق کو شریک ٹھہرانا خواہ وہ فرشتہ ہو یا نبی و رسول، شرک اور ظلم عظیم ہے اسی طرح ہر نفع و نقصان کا مالک ہونا صرف اللہ تعالیٰ کی صفت خاص ہے اس میں کسی کو شریک ٹھہرانا بھی شرک ہے جس کو مٹانے ہی کے لئے قرآن نازل ہوا اور رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے اس آیت میں حضور ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ ﷺ اس کا اعلان فرمادیں کہ اپنے نفس کے لئے بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں دوسروں کے نفع و نقصان کا تو کیا ذکر ہے اسی طرح یہ بھی اعلان کر دیں کہ میں عالم الغیب نہیں ہوں کہ ہر چیز کا علم ہونا میرے لئے ضروری ہو اور اگر مجھے علم غیب ہوتا تو میں ہر نفع کی چیز کو ضرور حاصل کر لیا کرتا اور ہر نقصان کی چیز سے ہمیشہ محفوظ ہی رہتا اور کبھی کوئی مجھے نقصان نہ پہنچتا حالانکہ یہ دونوں باتیں نہیں ہیں۔

تفسیر سورۃ انفال

وَمِنْ سُورَةِ الْإِنْفَالِ

۱۰۰۳: حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر میں تلوار لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: اللہ نے مشرکین سے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا۔ یا اسی طرح کچھ کہا۔ یہ تلوار مجھے دے دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا یہ نہ میرا حق ہے نہ تمہارا۔ میں نے دل میں سوچا ایسا نہ ہو کہ یہ ایسے شخص کو مل جائے جو مجھ جیسی آزمائش میں نہ ڈالا گیا ہو۔ پھر میرے پاس آپؐ کا قاصد آیا اور کہا کہ تم نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی اس وقت یہ میری نہیں تھی۔ لیکن اب میری ہو گئی ہے۔ لہذا یہ تمہاری ہے۔ حضرت سعدؓ فرماتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْإِنْفَالِ“ (تجھ سے غنیمت کا حکم پوچھتے ہیں۔ کہہ دے کہ..... الْآيَةُ“)

۱۰۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جُنْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ شَفَى صَدْرِي مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَوْ نَحْوَ هَذَا هَبْ لِي هَذَا السَّيْفَ فَقَالَ هَذَا لَيْسَ لِي وَلَا لَكَ فَقُلْتُ عَسَى أَنْ يُعْطِيَ هَذَا مَنْ لَا يَبْلِي بِلَاتِي فَجَاءَنِي الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّكَ سَأَلْتَنِي وَلَيْسَ لِي وَإِنَّهُ قَدْ صَارَ لِي وَهُوَ لَكَ قَالَ فَسَزَلْتُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْإِنْفَالِ الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سَمَّاكَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ أَيْضًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ.

غنیمت کا مال اللہ اور رسول کا ہے۔ سو اللہ سے ڈرو۔ (الانفال: آیت ۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو سماء بھی مصعب بن سعد سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۰۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ ۱۰۰۴: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ

نے کفار کے لشکر کی طرف دیکھا تو وہ ایک ہزار کی تعداد میں تھے جب کہ آپؐ کے ساتھ تین سو اور چند آدمی تھے۔ پھر آپؐ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور ہاتھ پھیلا کر اپنے رب کو پکارنے لگے : اے اللہ اگر تو مسلمانوں کی اس جماعت کو ہلاک کر دے گا تو اس زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ آپؐ اتنی دیر تک قبلہ رخ ہو کر ہاتھ پھیلائے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہے کہ آپؐ کی چادر کندھوں سے گر گئی۔ پھر حضرت ابو بکرؓ آئے اور چادر اٹھا کر کندھوں پر ڈال دی پھر پیچھے سے آپؐ کو لپٹ گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی اپنے رب سے کافی مناجات ہو چکی۔ عنقریب اللہ تعالیٰ آپؐ سے کیا ہوا وعدہ پورا فرمائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”اِذَا تَسْتَعِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ..... اِلٰحَ الْاٰیَةِ“ (جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے اس نے جواب میں فرمایا کہ میں تمہاری مدد کے لیے پے درپے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں۔ الانفال : آیت ۹) پھر اللہ تعالیٰ نے انکی فرشتوں سے مدد کی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عکرمہ بن عمار کی ابو زمیل سے روایت سے جانتے ہیں۔ ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے۔ یہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔

۱۰۰۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ بدر سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے عرض کیا کہ اب قافلے کے پیچھے چلتے ہیں۔ وہاں اس قافلے کے علاوہ کوئی (لڑنے والا) نہیں راوی کہتے ہیں کہ اس پر حضرت ابن عباسؓ نے جو اس وقت زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے عرض کیا کہ یہ صحیح نہیں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے دو جماعتوں میں سے ایک کا وعدہ فرمایا تھا اور اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ آپؐ (یعنی ابن عباسؓ) نے سچ کہا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۰۶: حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری امت کے لیے دو امن (والی

الْيَمَامِي نَا عِكْرَمَةَ بَنِي عَمَارٍ نَا أَبُو زُمَيْلٍ نَبِيُّ عَبْدِ اللَّهِ بَنِي عَبَّاسٍ نَبِيُّ عُمَرَ بَنِي الْخَطَّابِ قَالَ نَظَرَنِيَّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثٌ مِائَةٌ وَبِضْعَةٌ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَنْ تَهْلِكَ هَذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَا دَأَيْدِيهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِدَاءُهُ مِنْ مَنْكِبِيهِ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلَى مَنْكِبِيهِ ثُمَّ التَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَفَاكَ مَنَا شِدَّتُكَ رَبِّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اذْ تَسْتَعِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنْتِيْ مُمِدُّكُمْ بِالْفِ مِنْ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفَيْنِ فَأَمَدَهُمُ اللَّهُ بِالْمَلَائِكَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ الْأَمِنْ حَدِيثِ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَارٍ عَنْ أَبِي زُمَيْلٍ وَأَبُو زُمَيْلٍ اسْمُهُ سِمَاكُ الْحَنْفِيُّ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا يَوْمَ بَدْرٍ.

۱۰۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ قِيلَ لَهُ عَلَيْكَ الْعِيرَ لَيْسَ ذُوْنَهَا شَيْءٌ قَالَ فَنَادَاهُ الْعَبَّاسُ وَهُوَ فِي وَثَاقِهِ لَا يَصْلُحُ وَقَالَ لِأَنَّ اللَّهَ وَعَدَكَ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَقَدْ أَعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ قَالَ صَدَقْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۰۰۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ يُوسُفَ

آیات (۱ تا ۱۱)۔ (۱) ”وَمَا كَانَ اللَّهُ يَسْتَغْفِرُونَ“ تک (اور اللہ ایسا نہ کرے گا کہ انہیں تیرے ہوتے ہوئے عذاب دے) (۲) اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں ہے درآخالیہ وہ بخشش مانگتے ہوں۔ (الانفال، آیت ۳۳)۔ پس جب میں (دنیا) سے چلا جاؤں گا تو ان میں استغفار کو قیامت تک کے لیے چھوڑ جاؤں گا۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسمعیل بن ابراہیم بن مہاجر کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۱۰۰۷: حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر یہ آیت پڑھی ”وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ...“ (اور ان سے لڑنے کیلئے جو کچھ (سپاہیانہ) قوت ہے اور پہلے ہوئے گھوڑوں سے جمع کر سکو، سو تیار رکھو۔ (الانفال آیت ۶۰) پھر آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا: جان لو کہ قوت سے مراد تیر چلانا ہے۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں زمین پر فتوحات عطا کرے گا۔ پھر تم لوگ محنت و مشقت سے محفوظ ہو گے۔ لہذا تیر اندازی میں سستی نہ کرنا۔ بعض راوی یہ حدیث اسامہ بن زید سے وہ صالح بن کیسان سے اور وہ عقبہ بن عامر سے نقل کرتے ہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ صالح بن کیسان نے عقبہ بن عامر کو نہیں پایا۔ البتہ ابن عمرؓ کو پایا ہے۔

۱۰۰۸: حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: تم سے پہلے کسی انسان کیلئے مال غنیمت حلال نہیں کیا گیا۔ اس زمانے میں یہ دستور تھا کہ آسمان سے آگ آتی اور اسے کھا جاتی۔ سلیمان اعمش کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کے علاوہ یہ بات کون کہہ سکتا ہے۔ کیونکہ غزوہ بدر کے موقع پر وہ لوگ مال غنیمت حلال ہونے سے پہلے ہی اس پر ٹوٹ پڑے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”لَوْ لَا كِتَابٌ عَظِيمٌ“ (اگر نہ ہوتی ایک بات جس کو لکھ چکا اللہ پہلے سے تو تم کو پہنچتا اس کے لینے میں بڑا عذاب...) (الانفال آیت ۶۸)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ أَمَّا نِينَ لِأَهْمِي وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ فَأَذَامَ غِيْضٍ تَرَكْتُ فِيهِمْ الْإِسْتِغْفَارَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَاسْمَعِيلُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنُ مُهَاجِرٍ يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ

۱۰۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى الْمَنِيرِ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ قَالَ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ تِلْكَ مَرَّاتٍ أَلَا إِنَّ اللَّهَ سَيَفْتَحُ لَكُمْ الْأَرْضَ وَتَتَكَفَّوْنَ الْمُؤَنَةَ يَعْجَزُونَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَحَدِيثٌ وَكِيعٌ أَصَحُّ وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ لَمْ يَذْكُرْ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ وَآذَرَكَ ابْنَ عُمَرَ

۱۰۰۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ سِوَاكَ الرَّءُوسِ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانَتْ تَنْزِلُ نَارًا مِنَ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُهَا قَالَ سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ فَمَنْ يَقُولُ هَذَا إِلَّا أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَنَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَقَعُوا فِي الْغَنَائِمِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لِمَسْكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۰۰۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر قیدیوں کو لایا گیا تو آپؐ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا کہ تم لوگوں کی انکے متعلق کیا رائے ہے؟ پھر اس حدیث میں طویل قصہ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی بھی فدیہ دیئے بغیر یا گردن دیئے بغیر نہیں چھوٹ سکے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ سہیل بن بیضاء کے علاوہ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ وہ اسلام کو یاد کرتے ہیں۔ آپؐ خاموش رہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خود کو اس دن سے زیادہ کسی دن خوف میں مبتلا نہیں دیکھا کہ خواہ مجھ پر آسمان سے پتھر برسنے لگیں۔ یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا: سہیل بن بیضاء کے علاوہ پھر حضرت عمرؓ کی رائے کے مطابق قرآن نازل ہوا ”مَا كَانَ لِشَيْءٍ... الْآيَةِ“ (نبی کو نہیں چاہیے کہ اپنے ہاں رکھے قیدیوں کو، جب تک خوب خوریزی نہ کر لے ملک میں، تم چاہتے ہو اسباب دنیا اور اللہ کے ہاں چاہیے آخرت اور اللہ زور آور ہے حکمت والا) (الانفال: آیت: ۶۷) یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبیدہ بن عبداللہ کا ان کے والد سے سماع ثابت نہیں۔

۱۰۰۹: حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي غُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِئَ بِالْأَسَارِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسَارِ فَقَدْ كَرَفَى الْحَدِيثُ قِصَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِلَتُنْ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا بِفِدَاءٍ أَوْ ضَرْبٍ غَنِيٍّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا سَهِيلَ بْنَ بَيْضَاءٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الْإِسْلَامَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا رَأَيْتَنِي فِي يَوْمٍ أَخُوفُ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مَتَى فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ حَتَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سَهِيلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ قَالَ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ يَقُولُ عَمَرَ مَا كَانَ لِشَيْءٍ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُشِخْنَ فِي الْأَرْضِ إِلَى الْآخِرِ الْآيَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو غُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ.

خلاصہ سورۃ انفال: اس سورۃ میں دو مضمون بیان کئے گئے ہیں پہلا مضمون مال غنیمت کی تقسیم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرو۔ دوسرا مضمون قوانین جہاد کے متعلق ہے۔ دراصل اس سورۃ کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں مسلمانوں کے لئے پانچ قوانین جہاد ہیں اور دوسرے حصے میں دو قانون تمام مسلمانوں کے لئے اور پانچ قوانین جہاد خاص طور پر نبی کریم ﷺ کے لئے۔ اس سورۃ میں غزوہ بدر کے موقع پر کفار کے انجام بد، ناکامی پور شکست اور ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کی کامیابی اور فتوحات سے متعلق مضامین ہیں جو مسلمانوں کے لئے احسان و انعام اور کفار کے لئے عذاب و انتقام تھا۔ امام ترمذیؒ نے ایک حدیث حضرت عقبہ بن عامرؓ کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ کفار کے مقابلہ میں جو کچھ سپاہیانہ قوت اور اسلحہ اور پلے ہوئے گھوڑوں سے جمع کر سکو وہ تیار رکھو مطلب یہ ہے کہ جہاد کی تیاری ہر وقت ہونی چاہئے۔

وَمِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ

تفسیر سورۃ التوبہ

۱۰۱۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عثمان بن عفانؓ سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ آپؐ نے سورۃ انفال (جو کہ مثانی میں سے ہے) کو سورہ برآۃ سے متصل کر دیا ہے جو کہ

۱۰۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُونُسَ قَالُوا نَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ ثَنَى يَزِيدُ الْقَارِسِيُّ ثَنَى ابْنُ

مہین میں سے ہے اور ان کے درمیان ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ بھی نہیں لکھی۔ پھر تم نے انہیں سبع طول میں لکھ دیا ہے اسکی کیا وجہ ہے؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ پر جب زمانہ گزشتہ اور گنتی کی سورتیں نازل ہوئیں تو جب کوئی چیز نازل ہوتی تو آپؐ کا ہوں میں سے کسی کو بلاتے اور اسے کہتے کہ یہ آیات اس سورت میں لکھو، جس میں ایسے ایسے مذکور ہے۔ پھر جب کوئی آیت نازل ہوتی تو آپؐ فرماتے کہ اسے فلاں سورت میں لکھو۔ چنانچہ سورۃ انفال مدینے میں شروع ہی کے ایام میں نازل ہوئی اور سورۃ براءۃ آخری سورتوں میں سے ہے اور اسکا مضمون اس سے مشابہ ہے۔ چنانچہ میں نے گمان کیا کہ یہ اسی کا حصہ ہے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات تک ہمیں اس کے متعلق نہیں بتایا کہ یہ اس کا حصہ ہے لہذا میں نے ان دونوں کو ملا دیا اور ان کے درمیان ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ نہیں لکھی اور اسی وجہ سے انہیں سبع طول میں لکھا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عوفؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ یزید فارسی سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور یزید تابعی ہیں اور بصری ہیں۔ نیز یزید بن ابان رقاشی بصری بھی تابعی ہیں اور یزید فارسی سے چھوٹے ہیں۔ یزید رقاشی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱۱: حضرت عمرو بن احوصؓ فرماتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کیساتھ تھا۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد نصیحت کی پھر خطبہ دیا اور فرمایا: کونسا دن ہے جسکی حرمت میں تم لوگوں کے سامنے بیان کر رہا ہوں؟ (آپؐ نے تین مرتبہ یہی سوال کیا) لوگوں نے جواب دیا: یا رسول اللہ ﷺ حج اکبر کا دن ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارے خون تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے آج کا یہ دن تمہارے اس شہر اور اس مہینے میں۔

عَبَّاسٌ قَالَ قُلْتُ لِعُمَّانَ بْنِ عَفَّانٍ مَا حَمَلَكُمُ أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الثَّمَانِيَةِ وَالْيَ بَرَاءَةِ وَهِيَ مِنَ الْمِائِينَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطُّوْلِ مَا حَمَلَكُمُ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ عُمَّانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ السُّورُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُولُ ضَعُوهَا هُوَ لَا فِي الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُولُ ضَعُوهَا هَذِهِ الْآيَةُ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتْ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةً مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا فَقَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوْلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَوْفٍ عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيَزِيدَ الْفَارِسِيِّ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبَانَ الرَّقَاشِيُّ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ وَيَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ إِنَّمَا يَرْوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

۱۰۱۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَيْبِ بْنِ عُرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْأَخْوَصِ قَالَ ثُبِّي أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّسَى عَلَيْهِ وَذَكَرُوا وَعَظَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَ

جان لو کہ ہر جرم کرنے والا اپنا ہی نقصان کرتا ہے کوئی باپ اپنے بیٹے کے جرم کا اور کوئی بیٹا اپنے باپ کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کیلئے حلال نہیں کہ اپنے کسی بھائی کی کوئی چیز حلال سمجھے۔ جان لو کہ زمانہ جاہلیت کے سب سود باطل ہیں اور صرف اصل مال ہی حلال ہے۔ نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ ہاں البتہ عباس بن عبدالمطلب کا سود اور اصل دونوں معاف ہیں۔ پھر جان لو کہ زمانہ جاہلیت کا ہر خون معاف ہے۔ پہلا خون جسے ہم معاف کرتے اس کا قصاص نہیں لیتے حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے۔ وہ قبیلہ بنو لیت کے پاس رضاعت (دودھ پینے) کے لیے بھیجے گئے تھے کہ انہیں ہزیل نے قتل کر دیا تھا۔ خبردار عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ یہ تمہارے پاس قیدی ہیں تم انکی کسی چیز کی ملکیت نہیں رکھتے مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں تو تم انہیں اپنے بستروں سے الگ کر دو اور ملکی مار، مارو کہ اس سے بڑی وغیرہ نہ ٹوٹنے پائے۔ پھر اگر وہ تمہاری فرمانبرداری کریں تو ان کے خلاف بہانے تلاش نہ کرو۔ جان لو کہ جیسے تمہارا تمہاری عورتوں پر حق ہے اسی طرح ان کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کو تمہارے بستروں کے قریب نہ آنے دیں جنہیں تم پسند نہیں کرتے بلکہ ایسے لوگوں کو بھی گھروں میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں جنہیں تم اچھا نہیں سمجھتے۔ اور ان کا تم پر حق یہ ہے کہ ان کے کھانے اور پہننے کی چیزوں میں سے اچھا سلوک کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے ابواحوصؓ، ہشیم بن غرقہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے متعلق پوچھا کہ یہ کس دن ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نحر (قربانی) کے دن یعنی دس ذوالحجہ کو۔

كُمَ وَأَمْوَالِكُمْ وَأَعْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا إِلَّا لَا يَجْنِي جَانِ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ وَلَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا وَلَدٌ عَلَى وَالِدِهِ إِلَّا أَنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِّنْ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا مَا أَحَلَّ مِنْ نَفْسِهِ الْأَوَّانُ كُلُّ رِبَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ لَّكُمْ رُبَا وَرُبَا أَمْوَالِكُمْ لَا تَطْلُبُونَ وَلَا تَطْلُمُونَ غَيْرَ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ الْأَوَّانُ كُلُّهُمْ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضْعُ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هَذِيلُ الْأَوَّانُ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَا هُجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرِحٍ فَإِنْ أَطَعَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا الْأَوَّانُ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَ لِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَمَا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا يُؤْطَيْنَ فَرُشَكُمْ مَن تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنُ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَن تَكْرَهُونَ الْأَوَّانُ حَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ.

۱۰۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ.

۱۰۱۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اس لیے کہ یہ کئی سندوں سے ابواسحق سے منقول ہے، وہ حارث سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ محمد بن اسحق کے علاوہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو۔

۱۰۱۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سورہ براءت کے چند کلمات حضرت ابو بکر صدیقؓ کو دے کر بھیجا کہ ان کا اعلان کر دیں۔ پھر انہیں بلایا اور فرمایا کہ میرے اہل میں سے ایک شخص کے علاوہ کسی کو زیہ نہیں دیتا کہ اسے پہنچائے۔ پھر حضرت علیؓ کو بلایا اور انہیں (یہ سورہ) دی۔ یہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۰۱۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو سورہ براءت کے کلمات دے کر بھیجا اور حکم دیا کہ (حج) کے موقع پر ان کلمات کو پڑھ کر لوگوں کو سنا دیں۔ پھر حضرت علیؓ کو ان کے پیچھے بھیجا۔ ابھی حضرت ابو بکرؓ راستے ہی میں تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے بلبلانے کی آواز سنی تو یہ سمجھ کر اچانک نکلے کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے ہیں۔ لیکن دیکھا تو وہ حضرت علیؓ تھے۔ انہوں نے حضرت ابو بکرؓ کو نبی اکرم ﷺ کا خط دیا۔ اس میں حکم تھا کہ ان کلمات کا اعلان علیؓ کریں۔ پھر وہ دونوں نکلے اور حج کیا۔ ایام تشریق میں حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور اعلان کیا کہ ہر مشرک سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بری الذمہ ہیں اور تمہارے لیے چار ماہ کی مدت ہے کہ اس مدت میں اس زمین پر گھوم لو۔ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی شخص عریاں ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے اور جنت میں صرف مؤمنین ہی داخل ہوں گے۔ حضرت علیؓ اس کا اعلان کرتے اور جب تھک جاتے تو

۱۰۱۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمَ النَّحْرِ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ لِأَنَّهُ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مُوقُوفًا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَا رَوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ.

۱۰۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ عَدَى نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَمَاقِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَسْلُغَ هَذَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِیْ قَدْ عَا عَلِيًّا فَأَعْطَاهُ آيَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَمَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ.

۱۰۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا سُفْيَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ بِهَوْلَاءِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ اتَّبَعَهُ عَلِيًّا فَبَيَّنَا أَبُو بَكْرٍ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ سَمِعَ رِغَاءَ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَضْوَى فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَرِغَا فُظُنُّ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ قَدْ دَفَعَ إِلَيْهِ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يُنَادِيَ بِهَوْلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَانْطَلَقَا فَحَجَّجَا فَقَامَ عَلِيٌّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى ذِمَّةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ بَرِيئَةٌ مِنْ كُلِّ مُشْرِكٍ فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَلَا يَحْجُنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ غُرَبَاءَ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُ وَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي فَإِذَا عَمِيَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى بِهَا وَهَذَا

حضرت ابو بکرؓ اس کا اعلان کرنے لگتے۔ یہ حدیث ابن عباسؓ کی سند سے حسن غریب ہے۔

حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۰۱۶: حضرت زید بن شیبہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ کو کس چیز کا اعلان کرنے کا حکم دے کر حج میں بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ چار چیزوں کا۔ (۱) کوئی شخص نہنگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ (۲) جس کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کوئی معاہدہ ہے تو وہ مدت معینہ تک قائم رہے گا۔ اور اگر کوئی مدت معینہ نہیں تو اسکی مدت چار ماہ ہے۔ (۳) یہ کہ جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوں گے۔ (۴) یہ کہ مسلمان اور مشرک اس سال (حج) میں جمع نہیں ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ بواسطہ ابن عیینہ، ابوالفتح کی روایت ہے۔ سفیان ثوری کے بعض ساتھی اس حدیث کو علیؓ سے نقل کرتے ہیں اور وہ روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے۔

۱۰۱۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سَفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا بَابَ شَيْءٍ بُعِثْتُ فِي الْحَجَّةِ فَقَالَ بُعِثْتُ بِأَرْبَعٍ أَنْ لَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ غُرَبَاءُ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَهُوَ إِلَى مَدَّتِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَاجْلُهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُشْرِكُونَ وَالْمُسْلِمُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَرَوَاهُ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ عَلِيٍّ وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۰۱۷: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں مسجد آنے جانے کی عادت دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ... الْآيَةُ“ (اللہ کی مسجدوں کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ سورہ توبہ: آیت ۱۸۰)

۱۰۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارِ شَيْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَادَى الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ.

۱۰۱۸: ابن ابی عمرؓ، عبداللہ بن وہبؓ سے وہ عمرو بن حارثؓ سے وہ دراجؓ سے وہ ابوشیثمؓ سے وہ ابوسعیدؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ”يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ“ یعنی مسجد میں آنے کا خیال رکھنا اور حاضر ہونا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابوشیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد العتواریؓ ہے اور سلیمان بن شیم تھے۔ ابوسعید خدریؓ نے انکی پرورش کی۔

۱۰۱۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاعْبُدُ اللَّهَ بِنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو الْهَيْثَمِ اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَتَوَارِيِّ وَكَانَ يَتِيمًا فِي حَجْرِ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ.

۱۰۱۹: حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ جب ”وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ... الْآيَةُ“ (یعنی جو لوگ چاندی اور سونے کو جمع کرتے ہیں

۱۰۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ

اور اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے انہیں ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے (التوبہ: آیت ۳۴) نازل ہوئی تو ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ سونے اور چاندی کو جمع کرنے کی تو مذمت آگئی ہے اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ کونسا مال بہتر ہے تو وہی جمع کرتے۔ آپؐ نے فرمایا: بہترین مال اللہ کو یاد کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور مؤمن بیوی ہے جو اسے اس کے ایمان میں مدد دے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ سالم بن ابی جعد کو ثوبان سے سماع نہیں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ کیا کسی اور کو صحابی سے سماع ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ ہاں جابر بن عبد اللہ اور انسؓ اور پھر کئی صحابہؓ کا ذکر کیا۔

۱۰۲۰: حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: عدی اس بت کو اپنے سے دور کر دو پھر میں نے آپؐ کو سورہ براءۃ کی یہ آیات پڑھتے ہوئے سنا "اتَّخِذُوا الْاَخْبَارَ هُمْ.... الْاَيَةُ" (انہوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا ہے۔ النور - آیت - ۳۱) پھر آپؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ انکی عبادت نہیں کرتے تھے لیکن اگر وہ (علماء اور درویش) ان کے لیے کوئی چیز حلال قرار دیتے تو وہ بھی اسے حلال سمجھتے اور اسی طرح انکی طرف سے حرام کی گئی چیز کو حرام سمجھتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبد السلام بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں اور غطف بن اعین غیر مشہور ہیں۔

۱۰۲۱: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجھے بتایا کہ میں نے غار (ثور) میں نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ اگر ان کفار میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے گا تو ہمیں دیکھ لے گا۔ آپؐ نے فرمایا ان دو آدمیوں کے بارے میں کیا گمان کرتے ہو جن کا تیسرا اللہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ہمام ہی سے منقول ہے۔ پھر اس حدیث کو

ثُوبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالُوا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ أُنْزِلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَنَّ الْمَالَ خَيْرٌ فَتَتَّخِذُهُ فَقَالَ أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَرُوحَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ فَقُلْتُ لَهُ سَأَلْتُ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ سَمِعَ مِنْ ثُوبَانَ فَقَالَ لَا قُلْتُ لَهُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعَ مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَانْسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَكَرَ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۲۰: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ نَا عِدُّ السَّلَامُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ غُطَيْفِ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي غُنْفَى صَلِيبٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عِدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هَذَا الْوَلَنَ وَسَمِعْتَهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةِ اتَّخِذُوا أَخْبَارَهُمْ وَرُفْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ وَلَكِنْهُمْ كَانُوا إِذَا أَحْلَوْا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحْلَوْهُ وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَغُطَيْفِ بْنِ أَعْيَنَ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ فِي الْحَدِيثِ.

۱۰۲۱: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَا هَمَامٌ أَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ لَا يَنْصُرْنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِإِثْنَيْنِ اللَّهُ تَالِهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا يُرْوَى مِنْ

حباب بن ہلال اور کئی حضرات ہمام سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۰۲۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی (منافقوں کا سردار) مرا تو نبی اکرم ﷺ کو اسکی نماز جنازہ کیلئے بلایا گیا۔ آپؐ گئے اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپؐ کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: اللہ کا دشمن عبد اللہ بن ابی جس نے فلاں دن اس، اس طرح کہا۔ پھر حضرت عمرؓ کی گستاخیوں کے دن گن گن کر بیان کرنے لگے اور کہا کہ آپؐ ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں۔ لیکن آپؐ مسکراتے رہے پھر جب میں نے بہت کچھ کہا تو آپؐ نے فرمایا اے عمر میرے سامنے سے ہٹ جاؤ۔ مجھے۔ اختیار دیا گیا ہے لہذا میں نے یہ اختیار کیا ہے۔ مجھے کہا گیا ہے کہ ”اَسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ“ (تو ان کے لیے بخشش مانگ یا نہ مانگ، اگر تو ان کے لیے ستر دفعہ بھی بخشش مانگے گا تو بھی اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔ سورہ توبہ آیت: ۸۰) اگر میں جانتا کہ میرے ستر سے زیادہ استغفار کرنے پر اسے معاف کر دیا جائے گا تو یقیناً میں ایسا ہی کرتا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اسکی نماز پڑھی اور جنازہ کیساتھ گئے۔ یہاں تک کہ یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں ”وَلَا تَنْصَلِ..... الْآیۃ“ (اور ان (منافقین) میں سے جو مر جائے کسی پر کبھی نماز (جنازہ) نہ پڑھا اور نہ اسکی قبر پر کھڑا ہو۔ بیشک انہوں نے اللہ اور اسکے رسول سے کفر کیا اور نافرمانی کی حالت میں مرے۔ سورہ توبہ۔ آیت ۸۴)۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اسکے بعد نبی اکرم ﷺ نے وفات تک نہ کسی منافق کی نماز (جنازہ) پڑھی اور نہ ہی اسکی قبر پر کھڑے ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۰۲۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن ابی مرا تو اسکے بیٹے عبد اللہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اپنا کرتہ مجھے عنایت کر دیجئے تاکہ میں اپنے باپ

حَدِیثِ هَمَامٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِیثُ حَبَابُ بْنُ هَلَالٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَامٍ نَحْوَهُذَا .

۱۰۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَ قَتَبُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دُعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ تَحَوَّلْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي صَدْرِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَى عَذْوِ اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا أَوْ كَذَا كَذَا يَعُدُّ أَيَّامَهُ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْسُمُ حَتَّى إِذَا اكْتَفَتْ عَلَيْهِ قَالَ أَخِرْ عَنِّي يَا عُمَرُ إِنِّي قَدْ خَيْرْتُ فَأَخْتَرْتُ قَدْ قَبِلْتُ لِي اِسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ لَوْ أَعْلَمُ إِنِّي لَوَزِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفْرَانَةً لَوَزِدْتُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَمَشَى مَعَهُ فَقَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فَعَجَبْتُ لِي وَجُرَأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَوَاللَّهِ مَا كَانَ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتْ هَاتَانِ الْآيَتَانِ وَلَا تَنْصَلِ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُنَّ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ عَلَى مُنَافِقٍ وَلَا قَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ .

۱۰۲۳: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَنَا نَا فَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ

کو کفن دوں اور آپؐ اسکی نماز جنازہ پڑھیں پھر اسکے لیے استغفار بھی کیجئے۔ چنانچہ آپؐ نے اسے قمیص دی اور فرمایا کہ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے آگاہ کرنا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے اسکی نماز جنازہ پڑھانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عمرؓ نے آپؐ کو کھینچ لیا اور عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ آپؐ نے فرمایا: مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ میں ان کے لیے استغفار کروں یا نہ کروں۔ پھر آپؐ نے اسکی نماز جنازہ پڑھی اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ.....“ لہذا آپؐ نے ان پر نماز (جنازہ) پڑھنی چھوڑ دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۲۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کے درمیان اس بات پر بحث ہو گئی کہ جو مسجد پہلے دن سے تقویٰ پر بنائی گئی ہے وہ کونسی مسجد ہے۔ ایک نے کہا کہ مسجد قباء ہے اور دوسرا کہنے لگا کہ نہیں وہ مسجد نبوی ہے تب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میری یہ مسجد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسعیدؓ سے اس سند کے علاوہ بھی منقول ہے۔ انس بن ابی یحییٰ اسے اپنے والد سے اور وہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۰۲۵: حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت اہل قباء کے بارے میں نازل ہوئی ”فِيهِ رِجَالٌ.....“ (اس میں ایسے لوگ ہیں جو دوست رکھتے ہیں پاک رہنے کو اور اللہ دوست رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو۔ سورۃ التوبہ۔ آیت ۱۰۸)۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ لوگ پانی سے استنجا کرتے تھے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس باب میں حضرت ابو ایوبؓ، انسؓ اور محمد بن عبداللہ بن سلامؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۰۲۶: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو اپنے

مَاتَ أَبُوهُ فَقَالَ أُعْطِنِي قَمِيصَكَ أَكْفِنُهُ فِيهِ وَصَلَّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَغْتُمْ فَأَذْنُونِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ جَذَبَهُ عُمَرُو قَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَى اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ الْخَيْرَيْنِ اسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا أَوْ لَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ تَمَارَى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قَبَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ أَنَسُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

۱۰۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ نَا يُونُسُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ قَبَاءَ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ قَالَ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيهِمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ.

۱۰۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ

مشرک والدین کے لیے استغفار کرتے ہوئے سنا تو کہا کہ تم اپنے والدین کے لیے استغفار کر رہے ہو اور وہ مشرک تھے۔ اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مشرک والد کے لیے استغفار نہیں کیا۔ جب میں نے یہ قصہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیان کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ”مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ...“ (پیغمبر اور مسلمانوں کو یہ بات مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا کریں۔ التوبہ: ۱۱۳) یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں حضرت سعید بن مسیب بھی اپنی والد سے روایت کرتے ہیں۔

۱۰۲۷: حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک تک ہونے والی تمام جنگوں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک تھا سوائے غزوہ بدر کے اور نبی اکرم ﷺ جنگ بدر میں شریک نہ ہونے والوں سے ناراض نہیں ہوئے تھے کیونکہ آپؐ تو محض ایک قافلے کے ارادے سے تشریف لے گئے تھے کہ قریش اپنے قافلے کی فریاد پر انکی مدد کیلئے آگئے۔ چنانچہ دونوں لشکر بغیر کسی ارادے کے مقابلے پر آگئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: پھر فرمایا: میری جان کی قسم صحابہؓ کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی غزوات میں شرکت کی سب سے عمدہ جگہ بدر ہے۔ میں پسند نہیں کرتا کہ میں لیلۃ العقبہ کی جگہ جنگ بدر میں شریک ہوتا کیونکہ اس سے ہم اسلام پر مضبوط ہو گئے پھر اسکے بعد میں غزوہ تبوک تک کسی جنگ میں پیچھے نہیں رہا اور یہ نبی اکرم ﷺ کی آخری لڑائی ہے آپؐ نے لوگوں میں کوچ کا اعلان کرایا اور پھر راوی طویل حدیث نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ میں (غزوہ تبوک سے واپسی کے بعد میری توبہ قبول ہونے کے بعد) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ مسلمان آپؐ کے گرد جمع تھے اور آپؐ کا چہرہ مبارک چاندی کی طرح چمک رہا تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ جب خوش ہوتے تو آپؐ کا چہرہ مبارک اسی طرح چمک لگتا تھا۔ میں آیا بعد نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا: کعب بن مالک

عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكٌ كَانَ فَقُلْتُ لَهُ أَتَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكٌ كَانَ فَقَالَ أَوْ لَيْسَ اسْتَغْفِرُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَلْتُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالسَّادِّينَ أَمْنًا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِيهِ.

۱۰۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ إِلَّا بَدْرًا وَلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ إِنَّمَا خَرَجَ يُرِيدُ الْعِيرَ فَخَرَجْتُ قَرِيشَ مُعِيشِينَ لِعِيرِهِمْ فَالتَقُوا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَعُمْرِي إِنْ أَشْرَفَ مَشَاهِدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَبَدْرٍ وَمَا أَحَبُّ إِلَيَّ كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِي لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَأَّقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ أَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ آخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَادَّانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُونَ وَهُوَ يَسْتَتِيرُ كَأَسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ وَكَانَ إِذَا سُرِبَ الْأَمْرُ اسْتَنَابَ وَفَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَبَشِّرْ يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ بِخَيْرِ يَوْمٍ أَتَى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدْتُكَ أَمْكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَمِنْ عِنْدَ اللَّهِ أَمْ

مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ تَلَا هَؤُلَاءِ
 الْآيَاتِ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَ
 الْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ
 مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبَ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ
 رَوْفٌ رَّحِيمٌ حَتَّى بَلَغَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ
 قَالَ وَفِينَا أَنْزَلْتَ أَيْضًا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ
 الصَّادِقِينَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا
 أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا وَإِنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً
 إِلَى اللَّهِ وَالْيَاسُوتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أُمِسَّكَ عَلَيْكَ بَعْضُ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ
 لَّكَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُمِسَّكَ سَهْمِي الَّذِي بَخَّيْتُ قَالَ
 فَمَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي
 نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ صَدَّقْتُهُ أَنَا
 وَصَاحِبَائِي وَلَا نَكُونُ كَذِبًا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوا وَإِنِّي
 لَأَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ اللَّهُ أَهْلِي أَحَدًا فِي الصَّدَقِ مِثْلَ
 الَّذِي أَهْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ لِلْكَذِبَةِ بَعْدَ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ
 يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَ وَقَدْ رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا
 الْحَدِيثُ بِخِلَافٍ هَذَا الْإِسْنَادُ قَدْ قِيلَ عَنْ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ
 عَنْ كَعْبٍ وَقَدْ قِيلَ غَيْرُ هَذَا وَرَوَى يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ
 هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ
 اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ.

میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بڑھ کر کسی کی آزمائش نہیں کی۔ میں نے اس کے بعد کبھی جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے
 کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ فرمائے گا۔ یہ حدیث اس سند کے علاوہ اور سند سے بھی زہری سے منقول
 ہے۔ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک بھی اس حدیث کو اپنے والد سے اور وہ کعب سے نقل کرتے ہیں اور اسکی سند میں
 اور بھی نام ہیں۔ یونس بن زید یہ حدیث زہری سے وہ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ انکے والد نے
 کعب بن مالک سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

۱۰۲۸: حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ اہل یمامہ کی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجھے بلایا۔ میں حاضر ہوا تو حضرت عمرؓ بھی وہیں موجود تھے۔ حضرت ابوبکرؓ فرمانے لگے کہ عمرؓ میرے پاس آئے اور کہا کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کریم کے قاریوں کی بڑی تعداد شہید ہو گئی ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر قاری اسی طرح قتل ہوئے تو امت کے ہاتھ سے بہت سا قرآن نہ جاتا رہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ قرآن کو جمع کرنے کا حکم دے دیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں کیسے وہ کام کروں جو نبی اکرم ﷺ نے نہیں کیا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: اللہ کی قسم اس میں خیر ہے وہ بار بار مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس چیز کے لیے کھول دیا جس کے لیے حضرت عمرؓ کا سینہ کھولا تھا اور میں بھی یہ کام انہی کی طرح اہم سمجھنے لگا۔ زیدؓ کہتے ہیں کہ پھر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: کہ تم ایک عقلمند نوجوان ہو اور ہم تمہیں کسی چیز میں متہم نہیں پاتے پھر تم نبی اکرم ﷺ کے کاتب بھی ہو۔ لہذا تم ہی یہ کام کرو۔ زیدؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم: اگر یہ لوگ مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتے تو اس سے آسان ہوتا۔ میں نے کہا آپ کیوں ایسا کام کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم یہی بہتر ہے پھر وہ دونوں (ابوبکرؓ اور عمرؓ) مجھے سمجھاتے رہے یہاں تک کہ میں بھی یہی بہتر سمجھنے لگا اور اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی کھول دیا جس کے لیے ان دونوں کا سینہ کھولا تھا۔ پھر میں قرآن جمع کرنے میں لگ گیا۔ چنانچہ میں قرآن کو چمڑے کے مختلف ٹکڑوں، کھجور کے پتوں اور ٹاف پتھر وغیرہ سے جمع کرتا جن پر قرآن لکھا گیا تھا پھر اسی طریق میں لوگوں کے سینوں سے بھی قرآن جمع کرتا۔ یہاں تک کہ سورہ برآۃ کا آخری حصہ خزیمہ بن ثابتؓ سے لیا۔ وہ یہ آیات ہیں۔ ”لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ....“ (الآیہ) (البتہ تحقیق تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول آیا ہے۔

۱۰۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُيَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ فَقَالَ إِنَّ عُمَرَ قَدْ اتَّانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ بِقِرَاءِ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَإِنِّي لَا خَشْيَ أَنْ يَسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقِرَاءِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلذِّى شَرَحَ لَهُ صَدْرُ عُمَرَ وَرَأَيْتُ فِيهِ الَّذِي رَأَى قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَهَمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنْ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ ذَلِكَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلذِّى شَرَحَ لَهُ صَدْرُهُمَا صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَّبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْعُسْبِ وَالْخِخَافِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ وَصُدُورَ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ بَرَاءَةٍ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

اسے تمہاری تکلیف گراں معلوم ہوتی ہے۔ تمہاری بھلائی پر وہ حریص ہے۔ مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ پھر اگر یہ لوگ پھر جائیں تو کہہ دو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ سورہ توبہ آیت: ۱۲۹) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۲۹: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حذیفہؓ حضرت عثمان بن عفانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ اہل عراق کے ساتھ مل کر آذربائیجان اور آرمینیا کی فتح میں اہل شام سے لڑ رہے تھے۔ پھر حذیفہؓ نے لوگوں کے درمیان قرآن میں اختلاف دیکھا تو حضرت عثمانؓ سے کہا کہ اس امت کی اس سے پہلے خبر لیجئے کہ یہ لوگ قرآن کے متعلق اختلاف کرنے لگیں جیسے کہ یہود و نصاریٰ میں اختلاف ہوا۔ چنانچہ انہوں نے حصہ کو پیغام بھیجا کہ وہ انہیں مصحف بھیج دیں تاکہ اس سے دوسرے نسخوں میں نقل کیا جاسکے۔ پھر ہم آپ کو وہ مصحف واپس کر دیں گے۔ حضرت حصہؓ نے وہ مصحف انہیں بھیج دیا اور انہوں نے زید بن ثابتؓ، سعید بن عاصؓ، عبد الرحمن بن حارث بن ہشام اور عبد اللہ بن زبیرؓ کی طرف آدمی بھیجا کہ اسے مصاحف میں نقل کرو۔ پھر تینوں قریشی حضرات سے فرمایا کہ اگر تم میں اور زید بن ثابتؓ میں اختلاف ہو جائے تو پھر قریش کی زبان میں لکھو۔ کیونکہ یہ (قرآن) انہیں کی زبان میں نازل ہوا ہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے اس مصحف کو کئی مصاحف میں نقل کر دیا اور پھر ہر علاقے میں ایک ایک نسخہ بھیج دیا۔ زہری کہتے ہیں کہ خارجہ بن زیدؓ نے مجھ سے زید بن ثابتؓ کا قول نقل کیا کہ سورہ احزاب کی یہ آیت گم ہوگئی جو میں نبی اکرم ﷺ سے سنا کرتا تھا کہ ”مَنْ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلٌ صَدَقُوا بِالْآيَةِ“ میں نے اسے تلاش کیا تو خزیمہ بن ثابتؓ یا ابو خذیمہ کے پاس سے مل گئی۔ چنانچہ میں نے اسے انکی سورت کے ساتھ ملا دیا۔ زہری کہتے ہیں کہ اس موقع پر ان لوگوں میں لفظ ”تابوت“ اور ”تابوہ“ میں بھی اختلاف ہوا۔ زیدؓ ”تابوہ“ کہتے تھے۔ چنانچہ وہ لوگ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا ”تابوت“ لکھو کیونکہ یہ قریش کی زبان

۱۰۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا اِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنْ حَذِيفَةَ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُغَارِزُ اَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ اَرْمِينِيَّةٍ وَاذْرُبِجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَأَى حَذِيفَةَ اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَذْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ اِلَى حَفْصَةَ اَنْ اَرْسِلِي الْبِنَا بِالصُّحُفِ نَنْسُخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ تَرَدُّهَا اِلَيْكَ فَأَرْسَلَتْ حَفْصَةُ اِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالصُّحُفِ فَأَرْسَلَ عُثْمَانَ اِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَمُهَيْمِدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنْ اَنْسُخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاَكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ حَتَّى نَسْخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ بَعَثَ عُثْمَانُ اِلَى كُلِّ اَقْبَى بِمُصْحَفٍ مِنْ تِلْكَ الْمَصَاحِفِ الَّتِي نَسَخُوا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْ تَأَيَّدَتْ مِنْ سُورَةِ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلًا صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهُ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اَوْ ابْنِ خُزَيْمَةَ فَالْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاخْتَلَفُوا يَوْمَئِذٍ فِي التَّابُوتِ وَالتَّابُوهُ فَقَالَ الْقُرَشِيُّونَ التَّابُوتُ وَقَالَ زَيْدُ التَّابُوهُ فَرُفِعَ اخْتِلَافُهُمْ اِلَى عُثْمَانَ

میں اتر رہے۔ زہری عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے نقل کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود گو زید کا قرآن لکھنا ناگوار گزرا اور انہوں نے فرمایا: مسلمانو! مجھے قرآن لکھنے سے معزول کیا جا رہا ہے اور ایسے شخص کو یہ کام سونپا جا رہا ہے جو اللہ کی قسم اس وقت کافر کی پیٹھ میں تھا جب میں اسلام لایا۔ (ان کی اس شخص سے مراد حضرت زید بن ثابت ہیں۔) اس لیے عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا: اے اہل عراق تم اپنے قرآن چھپالو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص کوئی چیز چھپائے گا وہ قیامت کے دن اسے لے کر اللہ کے سامنے حاضر ہوگا۔ (لہذا تم اپنے مصاحف لے کر اللہ سے ملاقات کرنا) زہری کہتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا کہ عبد اللہ بن مسعود کی یہ بات بڑے بڑے صحابہ کو بھی ناگوار گزری۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف زہری کی روایت سے جانتے ہیں۔

فَقَالَ اَكْتُبُوهُ النَّبُوتُ فَانَّهُ نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاجْبُرْنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَرِهَ لَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَسْخَ الْمَصَاحِفِ وَقَالَ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ اُعْزِلْ عَنْ نَسْخِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ وَيَتَوَلَّاهَا رَجُلٌ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْلَمْتُ وَاِنَّهُ لَفِي ضَلَبٍ رَجُلٍ كَافِرٍ يُرِيدُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَلِذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ اَكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ الَّتِي عِنْدَكُمْ وَغُلُّوها فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَالْقُوا اللَّهَ بِالْمَصَاحِفِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَغَنِي اَنَّ ذَلِكَ كَرِهَ مِنْ مِقَالَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَجُلًا مِنْ اَفْضَلِ اصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ.

خلاصہ سورۃ قیوہ: توبہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں مسلمانوں کی توبہ قبول ہونے کا بیان ہے اس سورۃ کے بھی دو حصے ہیں پہلا حصہ ابتداء سے لے کر رکوع نمبر ۵ تک ہے اس حصے میں بدعہدی کرنے والے مشرکین سے اعلان براءت ہے یعنی جن مشرکین سے تمہارا معاہدہ تھا مگر انہوں نے پہلے معاہدہ توڑ دیا تم بھی معاہدہ سے اعلان براءت کر دو اور سارے ملک میں اس اعلان کی چار ماہ تک خوب اشاعت کرو اور پھر حج کے موقع پر بھی اس اعلان کو دہراؤ۔ جن مشرکین نے عہد نہیں توڑا اور تمہارے خلاف دشمن کی مدد نہیں کی ان سے اپنا عہد قائم رکھو اور میعاد و معاہدہ کے اختتام تک ان سے تعرض نہ کرو۔ مشرکین سے جنگ کرنے کے بارے میں شبہات کا جواب ان کے ساتھ قتال (جہاد) موانع تھے وہ چار ہیں۔ جو لوگ (منافقین) جنگ تبوک میں شریک نہیں ہوئے تھے ان کے لئے زجر و توبخ کا ذکر ہے۔ رکوع نمبر ۱۳، ۱۴ میں ان پانچ صحابہ کرام جو نہایت مخلص تھے مگر جہاد میں شریک نہ ہوئے انہوں نے اپنے آپ کو ستونوں سے باندھ لیا اور گڑ گڑا کر توبہ کی اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی وہ تین صحابہ کرام جو قدیم الایمان اور نہایت مخلص تھے اور سستی کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہوئے اور نبی کریم ﷺ کی واپسی پر کوئی عذر نہیں تراشا بلکہ اپنا قصور صاف بیان کر دیا ان کو بطور تادیب پچاس دن کی ڈھیل دی اور اس کے بعد ان کی توبہ قبول فرمائی ان کا ذکر آیت نمبر ۱۱۸ میں ہے اور امام ترمذی نے بھی ایک حدیث میں ایک صحابی کا ذکر کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے منافقین کی نماز جنازہ اور ان کے لئے دعاء کے بارے میں بھی واقعہ نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ نے عبد اللہ بن ابی کا جنازہ پڑھایا۔ حضرت عمرؓ نے اس گستاخیوں کا ذکر کیا اور عرض کی کہ اس کا جنازہ نہ پڑھائیں لیکن حضور ﷺ نے نماز جنازہ پڑھا دیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا۔ امام ترمذی نے قرآن کریم کے جمع کرنے کے بارے میں حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کا مکالمہ بھی حدیث ۱۰۲۸ میں نقل کیا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت زید بن ثابتؓ کو سورۃ براءت کی آخری دو آیات حضرت خزیمہ بن ثابتؓ سے ملیں۔

وَمِنْ سُورَةِ يُوسُفَ

تفسیر سورہ یونس

۱۰۳۰: حضرت صہیب نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں ”لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ... الْآيَةُ“ (جنہوں نے بھلائی کی ان کے لیے بھلائی ہے اور زیادتی بھی اور ان کے منہ پر سیاہی اور رسوائی نہیں چڑھے گی۔) (یونس: آیت ۲۶) کہ آپ نے فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں داخل ہوں گے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے ایک وعدہ کر رکھا ہے وہ اب اسے پورا کرنے والے ہیں۔ وہ کہیں گے کیا اس نے ہمارے چہرے روشن کر کے جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل فرما کر (اپنا وعدہ پورا نہیں کر دیا، اب کوئی نعمت باقی رہ گئی ہے۔) آپ نے فرمایا: پھر (خالق اور مخلوق کے درمیان حائل ہونے والا) پردہ ہٹا دیا جائے گا۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز عطا نہیں کی ہوگی۔ کہ وہ اسکی طرف دیکھیں۔ یہ حدیث کئی راوی حماد بن سلمہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ سلیمان بن مغیرہ بھی یہی حدیث ثابت سے اور وہ عبد الرحمن سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں اور اس میں صہیب کے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرنے کا ذکر نہیں۔

۱۰۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادَى مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدًا وَيُرِيدُ أَنْ يُنَجِّزَ كُمُوهَ قَالُوا أَلَمْ يَبَيِّنْ وَجُوهَنَا وَيُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلَنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَغْطَاهُمْ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ حَدِيثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ مَرْفُوعًا وَرَوَى سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۰۳۱: ایک مصری شخص سے منقول ہے کہ انہوں نے ابو درداءؓ سے اس آیت ”لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا“ کی تفسیر پوچھی (ان کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے۔) (یونس: آیت ۶۳) انہوں نے فرمایا: کہ جب سے میں نے اسکی تفسیر نبی اکرم ﷺ سے پوچھی ہے مجھ سے کسی نے اس کے بارے میں نہیں پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے تم پہلے شخص ہو جس نے اسکی تفسیر پوچھی ہے۔ اس بشارت سے مراد مومن کا نیک خواب ہے جو وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ ابن عمرؓ بھی سفیان سے وہ عبد العزیز سے وہ ابو صالحؓ سامان سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ایک مصری شخص سے اور وہ ابو درداءؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ احمد بن

۱۰۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مِنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مِنْذُ أَنْزَلْتُ هِيَ الرُّوْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ رُبَّمَا لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الطَّبَّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ.

عبدہ رضی اے حماد بن زید سے وہ عام سے وہ ابو صالح سے وہ ابو دراء سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں عطاء بن یسار سے روایت نہیں۔ اس باب میں عباده بن صامت سے بھی روایت ہے۔

۱۰۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا أَغْرَقَ اللَّهُ فِرْعَوْنَ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ فَقَالَ جِبْرِائِيلُ يَا مُحَمَّدُ لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَخْذَمُنُ حَالَ الْبَحْرِ وَأَدُسُّهُ فِيهِ مَخَافَةَ أَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۰۳۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو سمندر میں غرق کیا تو وہ کہنے لگا کہ ”میں ایمان لایا کہ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد (ﷺ) کاش آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں اسکے (یعنی فرعون کے) منہ میں سمندر کا کچھڑ ٹھونس رہا تھا تاکہ (اسکے اس قول کی وجہ سے) اللہ کی رحمت اسے گھیر نہ لے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرَا أَحَدَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ جِبْرِائِيلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِي فِرْعَوْنَ الطِّينَ خَشْيَةً أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَرْحَمَهُ اللَّهُ أَوْ خَشْيَةً أَنْ يَرْحَمَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۱۰۳۳: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما میں سے ایک روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام فرعون کے منہ میں مٹی ڈالتے تھے تاکہ وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ سکے اور اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کرویں۔ یا فرمایا کہ اس خوف سے کہ اللہ کی رحمت اسے گھیر نہ لے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

خَلَّاهُمْ مِّنْهُ يَوْمَ قَوْمِ لُوطٍ: اس سورۃ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مالک الملک اور مختار مطلق ہے اور اس کے سامنے کوئی شفع غالب نہیں اور اس مسئلہ کو تین جگہ بیان کیا گیا ہے۔ امام ترمذی نے چار احادیث نقل فرمائی ہیں۔ پہلی حدیث میں قرآنی آیت سے اللہ تعالیٰ کے دیدار اور زیارت کو ثابت کیا ہے دوسری حدیث میں ایک آیت کی تفسیر زبان نبوت سے منقول ہے تیسری اور چوتھی میں فرعون کے غرق ہوتے وقت کلمہ پڑھنے کا اور جبرائیل امین علیہ السلام کا اس کے منہ میں کچھڑ ڈالنے کا ذکر ہے یعنی اس وقت کا ایمان قبول نہیں۔

تفسیر سورہ ہود

وَمِنْ سُورَةِ هُودٍ

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعٍ بْنِ

۱۰۳۴: حضرت ابو زینؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: ہمارا رب اپنی مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے

کہاں تھا؟ آپؐ نے فرمایا: بادل میں تھا جسکے اوپر نیچے ہوا تھی اور اس نے اپنا عرش پانی پر پیدا کیا۔ احمد کہتے ہیں کہ یزیدؓ غناء کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں۔ حماد بن سلمہ بھی اس سند کو اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ وکیع بن حدس سے روایت ہے جبکہ شعبہ، ابوعوانہ اور ہشیم وکیع بن حدس کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۳۵: حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو فرصت دیتا ہے اور بسا اوقات آپؐ نے فرمایا: ظالم کو مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ جب اسے پکڑتا ہے تو پھر ہر گز نہیں چھوڑتا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ”وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ... الْآيَةَ“ (اور تیرے رب کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے۔ جب وہ ظالم بستیوں کو پکڑتا ہے اور اسکی پکڑ سخت تکلیف دہ ہے۔ سورہ ہود: آیت ۱۰۲) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابوالسامہ بھی یزیدؓ سے اسی طرح کی حدیث کو نقل کرتے ہوئے ”یملیٰ“ کا لفظ بیان کرتے ہیں۔ ابراہیم یہ حدیث ابوالسامہ سے وہ یزید بن عبد اللہ سے وہ اپنے دادا سے وہ ابو بردہؓ سے وہ ابو موسیٰؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اور بغیر شک کے ”یملیٰ“ کا لفظ بیان کرتے ہیں۔

۱۰۳۶: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت ”فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ“ نازل ہوئی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا عمل اس چیز کے لیے کرتے ہیں۔ جو لکھی جا چکی ہے یا ابھی نہیں لکھی ہے (یعنی تقدیر)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی چیز کے لیے جس سے فراغت حاصل کی جا چکی ہے اور اسے لکھا جا چکا لیکن ہر شخص کے لیے وہی آسان ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اس کو صرف عبد الملک بن عمرو کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۳۷: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک

حَدَّثَنَا عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ يَزِيدُ الْعَمَاءُ أَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ هَكَذَا يَقُولُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَكَيْعُ بْنُ حَدْسٍ وَيَقُولُ شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَهَشِيمٌ وَكَيْعُ بْنُ حَدْسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۰۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُمْلِي وَرُبَّمَا قَالَ يُمْلِلُ الظَّالِمَ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يَفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ نَحْوَهُ وَقَالَ يُمْلِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ يُمْلِي وَلَمْ يَشْكُ فِيهِ.

۱۰۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو غَامِرٍ الْعَقَدِيُّ هُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَعَلَى مَا نَعْمَلُ عَلَى شَيْءٍ قَدْ فُرِعَ مِنْهُ أَوْ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يَفْرَعْ مِنْهُ قَالَ بَلْ عَلَى شَيْءٍ قَدْ فُرِعَ مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ يَا عَمْرُو لَكِنْ كُلُّ مَيَسَّرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو.

۱۰۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ

شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: میں نے شہر کے کنارے ایک عورت سے بوس و کنار کر لیا اور جماع کے علاوہ سب کچھ کیا۔ اب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوں میرے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ فرمائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ چھپایا تھا۔ لہذا تمہیں بھی چاہیے تھا کہ اسے پردے میں ہی رہنے دیتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ شخص چلا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بھیج کر بلوایا اور یہ آیات پڑھیں ”اقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ الْآيَةَ“ (اور دن کے دونوں طرف اور کچھ حصہ رات کا نماز قائم کر۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔ یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے نصیحت ہے۔ ہوو: آیت ۱۱۴) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کیا اس شخص کے لیے خاص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تمام لوگوں کیلئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسرائیل بھی سماک سے اسی طرح روایت کرتے ہیں، سماک، ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ عبد اللہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ پھر سفیان ثوری بھی سماک سے وہ ابراہیم سے اسی کے مثل بیان کرتے ہیں۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن یحییٰ نیشاپوری بھی یہ حدیث سفیان ثوری سے وہ اعمش اور سماک سے وہ دونوں ابراہیم سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے وہ عبد اللہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ لیکن وہ اس سند میں سفیان کی اعمش سے روایت کا ذکر نہیں کرتے۔ سلیمان تیمی یہ حدیث ابو عثمان نہدی سے وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

حَرْبٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي غَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمْسَهَا وَأَنَا هَذَا فَأَقْضِ فِي مَا شِئْتُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَرَّكَ اللَّهُ فَلَوْ سَرَّكَ عَلَى نَفْسِكَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَأَنْطَلَقَ الرَّجُلُ فَاتَّبَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يَذْهَبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِ كَرِهْنِ إِلَى الْآيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هَذَا لَهُ خَاصَّةٌ قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَرَوَايَةٌ هُوَلَاءِ أَصَحُّ مِنْ رَوَايَةِ الثَّوْرِيِّ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ وَسِمَاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكَرْ فِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَدْ رَوَى سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۳۸: حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک اجنبی عورت کا بوسہ لیا جو کہ حرام تھا۔ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا کفارہ دریافت کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”اقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ...“ الآیہ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ حکم صرف میرے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا؟ تمہارے لیے بھی اور میری امت میں سے ہر اس شخص کے لیے جو اس پر عمل کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۹: حضرت معاذ جبلؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے ملے جس سے اسکی جان پہچان نہ ہو اور پھر وہ اس کے ساتھ جماع کے علاوہ ہر وہ کام کرے جو کوئی شخص اپنی سے بیوی سے کرتا ہے۔ (یعنی بوس و کنار) تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”اقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ...“ الآیہ۔ پھر آپ نے اسے حکم دیا کہ وضو کرو اور نماز پڑھو۔ معاذ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ حکم صرف اس شخص کیلئے خاص ہے یا تمام مومنوں کے لیے عام ہے؟ آپ نے فرمایا بلکہ تمام مومنوں کیلئے عام ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ اس لیے کہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت معاذؓ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ حضرت معاذؓ کی وفات حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ہوئی اور جب حضرت عمرؓ شہید ہوئے۔ تو عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ چھ برس کے تھے۔ وہ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اور انہیں دیکھا بھی ہے۔ شعبہ یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے وہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

۱۰۴۰: حضرت ابو یوسفؒ کہتے ہیں کہ ایک عورت مجھ سے کھجوریں خریدنے آئی تو میں نے اس سے کہا کہ گھر میں اس سے اچھی کھجوریں ہیں۔ جب وہ میرے ساتھ گھر میں داخل ہوئی تو میں

۱۰۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً حَرَامَ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَنَزَلَتْ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَلْفًا مِنَ اللَّيْلِ الْآيَةُ فَقَالَ الرَّجُلُ إِلَى هَذِهِ يَارَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهِمَا مِنْ أُمَّتِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا لَقِيَ امْرَأَةً وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ فَلَيْسَ يَأْتِي الرَّجُلَ إِلَى امْرَأَتِهِ شَيْئًا إِلَّا قَدْ أَتَى هُوَ إِلَيْهَا إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّكَرَيْنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَيُصَلِّيَ قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ أَهِيَ لَهُ خَاصَّةٌ أَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ قَالَ بَلْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ وَفُتِلَ عُمَرُو عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى غُلَامٌ صَغِيرٌ ابْنُ سِتِّ سِنِينَ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ وَرَأَاهُ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۰۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْيَسْرِ قَالَ

اسکی طرف جھکا اور اس کا بوسہ لے لیا۔ میں حضرت ابو بکرؓ کے پاس گیا اور انہیں بتایا تو انہوں نے فرمایا: اپنا گناہ چھپاؤ، توبہ کرو اور کسی کے سامنے ذکر نہ کرو۔ لیکن مجھ سے صبر نہ ہو سکا تو میں عمرؓ کے پاس گیا اور ان کے سامنے قصہ بیان کیا۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ اپنا جرم چھپاؤ، توبہ کرو اور کسی کو نہ بتاؤ۔ مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوری بات بتائی تو آپؐ نے فرمایا: کیا تو نے اللہ کی راہ میں جانے والے نمازی کے گھر والوں کے ساتھ ایسا کیا۔ حضرت موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ اس سے ابو یسر کو اتنا دکھ ہوا کہ انہوں نے کہا کاش میں اب ہی مسلمان ہوا ہوتا اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ بھی اہل جہنم سے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے سر جھکا لیا اور آپؐ دیر تک اسی طرح رہے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ”أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ.... الْآيَةُ“ ابو یسر کہتے ہیں کہ میں آپؐ کے پاس گیا تو آپؐ نے مجھے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: کیا اس شخص کے لیے خاص ہے یا سب کے لیے عام ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ حکم سب کے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ قیس بن ربیع کو کعب وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ شریک یہی حدیث عثمان بن عبد اللہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اور اس باب میں ابوامامہؓ، واثلہ بن اسقعؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابو یسر کا نام کعب بن عمر ہے۔

اتَتَى امْرَأَةً تَبَاعُ ثَمَرًا فَقُلْتُ إِنَّ فِي الْبَيْتِ ثَمَرًا أَطِيبَ مِنْهُ فَدَخَلْتُ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ فَاهْوَيْتُ إِلَيْهَا فَقَبَّلْتُهَا فَاتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَسْتُرْ عَلَى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ فَاتَيْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَسْتُرْ عَلَى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَخْلَفْتُ غَايَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي أَهْلِهِ بِمِثْلِ هَذَا حَتَّى تَمَنَّى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ إِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ حَتَّى ظَنُّ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ وَأَطْرَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلًا حَتَّى أَوْحَى إِلَيْهِ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ قَالَ أَبُو الْيَسْرِ فَأَتَيْتُهُ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيهَذَا خَاصَّةٌ أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةٌ قَالَ بَلَى لِلنَّاسِ عَامَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ضَعْفُهُ وَكَيْعٌ وَغَيْرُهُ وَرَوَى شَرِيكَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ مِثْلَ رَوَايَةِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ وَوَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبُو الْيَسْرِ اسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو:

خَلَّاهُ سَبْرُهُ هُوَ : سورة ہود میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے واقعات ہیں جو سورۃ کے دعاوی پر مقرر ہیں کیونکہ اس سورۃ کا ایک دعویٰ یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کو پکارو اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور سچی توبہ کرو۔ دوسرا دعویٰ یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے ساری کائنات کا ذرہ ذرہ اس پر آشکارہ ہے تیسرا دعویٰ یہ ہے کہ مشرکین کے طعن تشنیع سے آپ ﷺ آزدہ خاطر ہو کر تبلیغ توحید میں کوتاہی نہ کریں۔ امام ترمذیؒ نے ایسی احادیث نقل فرمائی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صغیرہ گناہ نماز و ذکر وغیرہ سے معاف ہو جاتے ہیں۔ اس سورۃ میں اقوام کے زوال کے اسباب بیان ہوئے ہیں جن میں حضرت شعیبؑ کی قوم اور تجارت میں ان کی بددیانتی اور سرمایہ دارانہ ذہنیت انتہائی خوبصورت پیرائے میں بیان ہوئے ہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ يُوسُفَ

تفسیر سورہ یوسف

۱۰۴۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْبٍ الْخُزَاعِيُّ نَا
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَرِيمَ بْنَ الْكَرِيمِ بْنَ الْكَرِيمِ بْنَ
الْكَرِيمِ يُوسُفَ بْنَ يَعْقُوبَ بْنَ إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ ثُمَّ جَاءَ نَبِي
الرَّسُولِ أَجَبْتُ ثُمَّ قَرَأَ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ
إِلَى رَبِّكَ فَسَأَلَهُ مَا بَالَ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ
أَيْدِيَهُنَّ قَالَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى لُوطٍ إِنْ كَانَ لِيَأْوِي
إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ فَمَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ نَبِيًّا إِلَّا فِي
ذُرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ.

۱۰۴۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم بن کریم، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ جتنی مدت یوسف علیہ السلام قید میں رہے اگر میں رہتا تو قاصد کے آنے پر بادشاہ کی دعوت قبول کر لیتا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ”فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ ... الْآیَہ“ (پھر جب اسکے پاس قاصد پہنچا کہا اپنے آقا کے ہاں واپس جا اور اس سے پوچھ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے ہاتھ کاٹے تھے۔ بے شک میرا رب ان کے فریب سے خوب واقف ہے۔ یوسف، آیت ۵۰)۔ پھر آپؐ نے فرمایا حضرت لوط علیہ السلام پر اللہ کی رحمت ہو وہ تمنا کرتے تھے کہ کسی مضبوط قلعے میں پناہ حاصل کریں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہر کسی قوم کی طرف انہی میں سے نبی بنا کر بھیجا۔

۱۰۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُهُ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَ حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى
إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ بَعْدَهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي ثُرْوَةٍ مِنْ
قَوْمِهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الثَّرْوَةُ الْكَثْرَةُ وَالْمَنْعَةُ
وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى وَهَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۰۴۲: حضرت ابو کریم یہ حدیث عبیدہ اور عبد الرحیم سے اور وہ افضل بن موسیٰ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اس کے الفاظ یہ ہیں ”مَا بَعَثَ اللَّهُ بَعْدَهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي ثُرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ“ لیکن معنی ایک ہی ہیں جبکہ محمد بن عمرو کہتے ہیں کہ ثروہ کے معنی کثرت و ثروت کے ہیں۔ یہ حدیث فضل بن موسیٰ کی روایت سے زیادہ صحیح اور حسن ہے۔

خلاصہ کہ سورۃ یوسفؑ: اس سورۃ میں حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ بیان فرمایا جو کہ پندرہ احوال پر مشتمل ہے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عالم الغیب اور متعارف صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے یعنی حضرت یوسفؑ اپنے شہر سے باہر ایک کنویں میں بند رہے لیکن حضرت یعقوبؑ کو پتہ نہ چل سکا پھر مصر میں بہت لمبی مدت تک رہے پھر بھی حضرت یعقوبؑ بے خبر رہے اور اپنے بیٹے کو تلاش نہ کر سکے۔ نیز سورۃ یوسفؑ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں کہ یہ واقعہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بذریعہ وحی بتایا ہے یہ آپؐ کی صداقت کی دلیل ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الرَّعْدِ

تفسیر سورہ رعد

۱۰۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا أَبُو نَعِيمٍ
۱۰۴۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہودی نبی

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے ابوقاسم ﷺ ہمیں رد کے متعلق بتائیے کہ یہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جس کے ذمہ بادل ہیں اس کے پاس آگ کوڑے ہیں۔ جن سے وہ بادلوں کو اللہ کی مشیت کے مطابق ہانکتا ہے۔ وہ کہنے لگے تو پھر یہ آواز جو ہم سنتے ہیں یہ کس کی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ اس کی ڈانٹ ہے وہ بادلوں کو ڈانٹتا ہے یہاں تک کہ وہ حکم کے مطابق چلیں۔ وہ کہنے لگے۔ آپ نے سچ فرمایا: پھر انہوں نے آپ سے پوچھا کہ اسرائیل (یعقوب علیہ السلام) نے اپنے اوپر کونسی چیز حرام کی تھی؟ آپ نے فرمایا کہ انہیں عرق النساء کا مرض ہو گیا تھا اور انہوں نے اونٹ کے گوشت اور اسکے دودھ کے علاوہ کوئی چیز مناسب نہیں پائی۔ اس لیے انہیں اپنے اوپر حرام کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے سچ کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۴۲: حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے ”وَنُفِضْلُ بَعْضُهَا... الْآيَةُ“ (اور ہم ایک کو دوسرے پر پھلوں میں فضیلت دیتے ہیں۔) (الرعد: آیت ۴) کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد ردی کھجوریں ہیں یا پھر بیٹھا اور کڑوا مراد ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس روایت کو زید بن انیسہ نے بھی اعمش سے اسی کے مثل نقل کیا ہے۔ سیف بن محمد عمار بن محمد کے بھائی ہیں اور عمار ان سے ثقہ ہیں۔ یہ سفیان ثوری کے بھانجے ہیں۔

خَلَا صَمَهُ سَفَرُهُ وَكَانَ: اس میں رد فرشتہ کا ذکر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تحمید و تسبیح کرتا ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ فرشتہ بادلوں کو ڈانٹتا ہے تو گرج کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

سُورَةُ اِبْرَاهِيمَ

۱۰۴۵: حضرت شعیب بن حجاب حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک خوشہ پیش کیا گیا۔ اس میں کھجیاں بھی تھیں آپ نے فرمایا: ”مَثَلُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ وَكَانَ يَكُونُ فِي بَنِي عَجَلٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ يَهُوذَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَخْبِرْنَا عَنِ الرَّغْدِ مَا هُوَ قَالَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهُ مَخَارِيقُ مِنْ نَارٍ يَسُوقُ بِهَا السَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ فَقَالُوا فَمَا هَذَا الصَّوْتُ الَّذِي تَسْمَعُ قَالَ رَجْرَجُهُ بِالسَّحَابِ إِذَا رَجَرَهُ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى حَيْثُ أَمَرَ قَالُوا صَدَقْتَ فَقَالُوا فَأَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ قَالَ اشْتَكَى عِرْقُ النِّسَاءِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يَلَا نَمُهُ إِلَّا لَحُومَ الْإِبِلِ وَالْبَئَانَهَا فَلِذَلِكَ حَرَّمَهَا قَالُوا صَدَقْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۰۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّاشٍ الْبَغْدَادِيُّ نَاسِيفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَنُفِضْلُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْأَكْلِ قَالَ الذَّقْلُ وَالْفَارَسِيُّ وَالْحُلُوءُ وَالْحَامِضُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ هَذَا وَسِيفُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ أَخُو عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَمَّارٌ اثْبَتَ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ أُخْتِ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

۱۰۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو الْوَلِيدِ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحُجَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَلِمَةً طَيِّبَةً... (الآیہ) (کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کلمہ پاک کی ایک مثال بیان کی ہے۔ گویا وہ ایک پاک درخت ہے کہ جس کی جڑ مضبوط اور اسکی شاخ آسمان میں ہے۔ وہ اپنے رب کے حکم سے اپنا پھل لاتا ہے۔ ابراہیم۔ آیت۔ ۲۵)۔ پھر فرمایا کہ یہ درخت کھجور کا درخت ہے پھر یہ آیت پڑھی ”وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ... (الآیہ) (اور ناپاک کلمہ کی مثال ایک ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ لیا جائے۔ اسے کچھ ٹھہراؤ نہیں ہے ابراہیم۔ آیت ۲۶)۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد تمہ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابو عالیہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا آپ نے سچ اور صحیح فرمایا۔ قتیہ، ابو بکر بن حبیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ انس سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں اور اس میں ابو عالیہ کا قول بھی نہیں۔ اور یہ اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ان کے علاوہ بھی کئی راوی اس حدیث کو موقوف یعنی حضرت انسؓ کا قول نقل کرتے ہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ حماد بن سلمہ کے علاوہ کسی

بِقِنَاعٍ عَلَيْهِ رُطْبٌ فَقَالَ مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أَكْثَلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا قَالَ هِيَ النُّخْلَةُ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ قَالَ هِيَ الْحَنْظَلَةُ قَالَ فَاخْبِرْتُ بِذَلِكَ أَبَا الْعَالِيَةِ فَقَالَ صَدَقَ وَأَخْسَنَ. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي الْعَالِيَةِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هَذَا مَوْقُوفًا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرُ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَحَمَادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ نَا. حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحُبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ أَبِي بَكْرٍ بْنُ شُعَيْبٍ بْنِ الْحُبَابِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

اور نے اسے مرفوع کیا ہو۔ پھر معمر، حماد بن زید اور کئی راوی بھی اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے۔ احمد بن عبد بن حنبل بھی حماد بن زید سے وہ شعیب بن حبیب سے اور وہ انسؓ سے شعیب بن حبیب ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہوئے اسے مرفوع نہیں کرتے۔

۱۰۴۶: حضرت برائہؓ اس آیت ”يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا... (الآیہ) (اللہ ایمان والوں کو دیا اور آخرت میں سچی بات پر ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہ کرتا ہے۔ سورہ ابراہیم۔ آیت ۲۷) کی تفسیر میں نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ قبر میں ہوگا جب اس سے (یعنی مردے سے) پوچھا جائے گا کہ تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ اور تمہارا نبی کون ہے؟ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۶: حَدَّثَنَا حَمُودُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ فِي الْقَبْرِ إِذَا قِيلَ لَهُ مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۴۷: حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے آیت ”يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ... (الآیہ) (جس دن اس زمین سے اور زمین بدلی جائے گی۔ سورہ ابراہیم۔ آیت ۴۸) کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ

۱۰۴۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سَفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ هَذِهِ الْآيَةُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ يَكُونُ النَّاسُ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ هَذَا

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: کہ پل صراط عن عائشة۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے منقول ہے۔

حَسْبُ الْإِسْلَامِ شَرُّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ : اس بارے میں تین احادیث منقول ہیں پہلی حدیث میں کلمہ طیبہ کی بہترین مثال بیان فرمائی جس طرح کھجور کے درخت کی جڑ مضبوط اور اس کی شاخ آسمان میں ہے وہ اپنے رب کے حکم سے پھل لاتا ہے اس طرح کلمہ طیبہ ہے اس بد مقابل شرک کا کلمہ خبیثہ ہے اس کی مثال بھی بیان فرمائی ایک ناپاک کی سی ہے جو زمین کے اوپر ہی سے اُکھاڑ لایا جائے اور اسے کچھ ٹھہراؤ نہیں ہے اس طرح شرک کا کلمہ ہے۔ نیز حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر بھی اس سورۃ میں ہے اسی مناسبت سے سورۃ کا نام ابراہیم ہے۔

تفسیر سورۃ حجر

سُورَةُ الْحَجَرِ

۱۰۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نُوْحٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ تُصَلِّيُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَاءُ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ لَا يَرَاهَا وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَإِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ ابْطِئِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدَمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ وَرَوَى جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا أَشْبَهُ أَنْ يَكُونَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ نُوحٍ

۱۰۴۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی وہ بہت حسین بلکہ حسین ترین لوگوں میں سے تھی۔ بعض لوگ پہلی صف میں نماز پڑھنے کیلئے جاتے تاکہ اس پر نظر نہ پڑے جبکہ بعض پچھلی صفوں کی طرف آتے تاکہ اسے دیکھ سکیں۔ چنانچہ وہ جب رکوع کرتے تو اپنی بغلوں کے نیچے سے دیکھتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدَمِينَ مِنْكُمْ ... الْآيَةُ“ (اور ہمیں تم میں سے اگلے اور پچھلے سب معلوم ہیں اور بے شک تیرا رب ہی انہیں جمع کرے گا۔ بے شک وہ حکمت والا خبردار ہے۔ الحجر - آیت ۲۵) جعفر بن سلیمان یہ حدیث عمرو بن مالک سے وہ ابو جوزاء سے اسی طرح نقل کرتے ہیں لیکن اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں اور یہ نوح کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمُولٍ عَنْ جُنَيْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَبَّهْمُ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَ السَّيْفَ عَلَى أُمَّتِي أَوْ قَالَ عَلَى أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مَعْمُولٍ

۱۰۴۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ ان لوگوں کے لیے ہے جو میری امت پر تلوار اٹھائیں گے یا فرمایا امت محمدیہ (ﷺ) پر۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مالک بن معمول کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورہ فاتحہ ام القرآن ۱۱۷ ام کتاب ۱ اور سبع مثانی ۱۱۷ ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَقْفِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلَّهِ أُمُّ الْقُرْآنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں ام القرآن (سورہ فاتحہ) جیسی کوئی سورت نازل نہیں کی اور یہی سبع مثانی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم کی گئی ہے اور میرے بندے کے لیے وہی چیز ہے جو وہ مانگے گا۔

۱۰۵۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ مِثْلَ أُمِّ الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ.

۱۰۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو ابی نماز پڑھ رہے تھے۔ اور پھر اسی کے مثل حدیث نقل کی۔ عبد العزیز بن محمد کی حدیث زیادہ طویل اور مکمل ہے اور عبد الحمید بن جعفر کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی راوی علاء بن عبد الرحمن سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۰۵۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى أَبِي وَهُوَ يُصَلِّي فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدِيثُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَطْوَلَ وَأَمَّ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

۱۰۵۳: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ”إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَبْصَارِ“ (یشک اس واقعہ میں اہل بصیرت کے لیے کئی نشانیاں ہیں۔ الحجر۔ آیت ۷۵) یہ حدیث غریب ہے ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض علماء نے اس حدیث کی تفسیر میں کہا ہے کہ متوسمین کے معنی فراست

۱۰۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ نَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ

۱: ام القرآن : قرآن کی ماں یعنی قرآن کی اصل

۲: ام الكتاب : کتاب کی ماں یعنی کتاب کی اصل

۳: سبع مثانی : بار بار پڑھی جانے والی سات آیات۔ (مترجم)

والوں کے ہیں۔

۱۰۵۴: حضرت انس بن مالکؓ ”لَنَسَا لَنَهُمْ أَجْمَعِينَ... الْآيَةَ“ (پھر تیرے رب کی قسم ہم ان سب سے سوال کریں گے۔ الحجر: ۹۲) کی تفسیر میں نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد کلمہ توحید ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف لیث بن ابی سلیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبد اللہ بن ادریس بھی یہ حدیث لیث بن ابی سلیم سے وہ بشر سے اور وہ انس بن مالکؓ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں۔

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بَشْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ لَنَسَا لَنَهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ قَالَ عَنْ قَوْلٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بَشْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

خُلَاصَةُ سُورَةِ الْحَجَّرات: الحج ایک وادی کا نام ہے جس میں حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود آباد تھی اسی وجہ سے سورۃ کا نام رکھ دیا ہے۔ یہ بھی مکمل سورۃ ہے اس میں بھی توحید کا ذکر ہے اور اس پر دلائل قائم کئے گئے ہیں جن قوموں نے اس مسئلہ کو نہیں مانا ان کے واقعات بیان کئے گئے۔ امام ترمذی نے حدیث نمبر ۱۰۴۸ میں آیت: ”وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ“ کا شان نزول کیا ہے۔

تفسیر سورۃ النحل

مِنْ سُورَةِ النَّحْلِ

۱۰۵۵: حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنے کا اجر تہجد کی نماز پڑھنے کے ثواب کے برابر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت (کائنات کی) ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی۔ ”يَتَفَقَّهُوْ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ... الْآيَةَ“ (کیا وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو نہیں دیکھتے کہ ان کے سائے دائیں اور بائیں جگھے جارہے ہیں۔ اور نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ کو سجدہ کر رہے ہیں۔ النحل آیت ۴۸) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف علی بن عاصم کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۵۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ يَحْيَى الْبُكَاءِ ثَنَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ قَبْلِ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحَسَّبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلَاةِ السَّحْرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللَّهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَأَتْ فَتَفَقَّهُوْ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ الْآيَةَ كُلُّهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ.

۱۰۵۶: حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد میں انصار کے چوتھے اور مہاجرین کے چھ آدمی شہید ہوئے۔ جن میں حمزہؓ بھی شامل ہیں۔ کفار نے ان کے ناک، کان وغیرہ

۱۰۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عِمْسَى بْنِ عَبْدِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ ثَنَى أَبُو بْنُ كَعْبٍ قَالَ لَمَّا

كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ أَصِيبَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ وَسِتُونَ رَجُلًا وَمِنَ الْمُهَاجِرِينَ سِتَّةٌ مِنْهُمْ حَمَزَةٌ فَمَثَلُوا بِهِمْ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَتَيْنِ أَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِثْلَ هَذَا لَتُرَبِّينَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهِ وَلَتَيْنِ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ فَقَالَ رَجُلٌ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوا عَنِ الْقَوْمِ إِلَّا أَرْبَعَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ.

کاٹ دیئے تھے۔ انصار کہنے لگے کہ اگر پھر کسی دن ہماری ان سے مدد بھڑھری ہوئی تو ہم اس سے دو گنا آدمیوں کے ناک، کان وغیرہ کاٹیں گے لیکن فتح مکہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا... الْآیہ“ (اور اگر بدلہ لو تو اتنا بدلہ لو جتنی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی ہے۔ اور اگر صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے لیے بہتر ہے۔ النحل آیت ۱۲۶۔) چنانچہ ایک شخص نے کہا کہ آج کے بعد قریش کا نام نہیں رہے گا۔ لیکن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چار آدمیوں کے علاوہ کسی کو قتل نہ کرو۔ یہ حدیث ابی بن کعب کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُحَّالٍ : زوال کے بعد چار رکعت نفل پڑھنا تہجد کے برابر ثواب ہے نیز یہ بھی ارشاد ہے کہ جتنی کوئی تکلیف دے اتنا ہی بدلہ لینا چاہئے اس سے زیادہ بدلہ لینا جائز نہیں لیکن اگر صبر کیا جائے تو بہت افضل ہے۔

تفسیر سورۃ بنی اسرائیل

وَمِنْ سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ

۱۰۵۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج کے لیے لے جایا گیا تو میری ملاقات موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کا حلیہ بیان کیا اور میرا خیال ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ گویا کہ وہ شنوہ قبیلے کے لوگوں میں سے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری ملاقات عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی اور نبی اکرم ﷺ نے ان کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ میانہ قد اور سرخ ہیں گویا کہ ابھی دیماں یعنی حمام سے نکلے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا۔ میں انکی اولاد کے بہت مشابہ ہوں۔ پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی۔ مجھ سے کہا گیا کہ ان دونوں میں سے جو چاہو لے لو۔ میں نے دودھ لیا اور پی لیا۔ چنانچہ مجھ سے کہا گیا کہ آپ کو فطرت کے راستے پر چلایا گیا یا فرمایا کہ آپ فطرت کو پہنچے کیونکہ اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ یہ

۱۰۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُسْرِى بَنِي لَقِيْتُ مُوسَى قَالَ فَنَعْتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ قَالَ حَسْبَتُهُ قَالَ مُضْطَرِبُ الرَّجُلِ الرَّأْسُ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ قَالَ وَلَقِيْتُ عِيسَى قَالَ فَنَعْتَهُ قَالَ رُبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ وَأَتَيْتُ بَنَانِيْنَ أَحَدُ هُمَا لَيْسَ وَالْأُخْرَ فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ إِلَيْهِمَا شَيْئًا فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هُدَيْتَ لِلْفِطْرَةِ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ عَوْتُ أَمْتِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ شب معراج میں نبی اکرم ﷺ کے لیے براق لایا گیا جس کو لگام ڈالی ہوئی اور زمین کسی ہوئی تھی۔ اس نے شوخی کی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: کیا تو محمد (ﷺ) کے ساتھ ایسی شوخی کر رہا ہے۔ آج تک تجھ پر اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ عزیز سوار نہیں ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اسے پسینہ آ گیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبد الرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۵۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ (شب معراج) کو ہم جب بیت المقدس پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنی انگلی سے اشارہ کر کے ایک پتھر میں سوراخ کیا اور پھر براق کو اس سے باندھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۰۶۰: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں ایک پتھر پر کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا۔ چنانچہ میں اسے دیکھتے ہوئے انہیں اسکی نشانیاں بتانے لگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں مالک بن صعصعہ، ابوسعید، ابن عباس، ابو ذر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۱۰۶۱: حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے قول ”وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا... الْآيَةَ“ (اور وہ خواب جو ہم نے تمہیں دکھایا اور وہ خبیث درخت جس کا ذکر قرآن میں ہے ان سب کو ان لوگوں کیلئے فتنہ بنا دیا۔ بنی اسرائیل۔ آیت ۶۰۔) کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس خواب سے مراد شب معراج کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کا بیت المقدس تک جانا اور آنکھ سے دیکھنا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں مذکور ملعون درخت سے مراد زقوم کا درخت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَضَعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ ابْمَحَمَّدِ تَفْعَلُ هَذَا فَمَارَ كَبِكَ أَحَدًا أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنْهُ قَالَ فَأَرْقُصْ عَرَفًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ.

۱۰۵۹: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ نَا أَبُو تَمِيمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ جُنَادَةَ عَنِ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَيْنَاهَا إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ جِبْرِيلُ بِأَصْبَعِهِ فُحِرَ بِهِ الْحَجَرُ وَشَدَّ بِهَا الْبُرَاقُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۰۶۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَذَّبْتَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحَجَرِ فَجَلَى اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَطَفِقْتُ أَخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ.

۱۰۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وََمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أَرَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزُّقُومِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۶۲: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوفِيُّ نَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا تَشْهَدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۰۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السَّدِّيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أَنَسٍ بِإِمَامِهِمْ قَالَ يُدْعَى أَحَدُهُمْ فَيُعْطَى كِتَابُهُ بِيَمِينِهِ وَيُمَدُّ لَهُ فِي جَسَمِهِ سِتُونُ ذِرَاعًا وَيُبَيِّضُ وَجْهُهُ وَيُجْعَلُ عَلَى رَأْسِ تَاجٍ مِّن لُّؤْلُؤٍ يَتَلَا لَا فَيَنْطَلِقُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَيَرُونَهُ مِّن بَعْدٍ فَيَقُولُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ائْتَابَهُنَا وَبَارَكَ لَنَا فِي هَذَا حَتَّى يَأْتِيَهُمْ فَيَقُولَ لَهُمْ أَنْبَشُوا لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلُ هَذَا وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيَسْوَدُ وَجْهُهُ وَيُمَدُّ لَهُ فِي جَسَمِهِ سِتُونُ ذِرَاعًا عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَيُلْبَسُ تَاجًا فَيَرَاهُ أَصْحَابُهُ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا اللَّهُمَّ لَا تَأْتِنَا بِهِذَا قَالَ فَيَأْتِيَهُمْ فَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ آخِرُهُ فَيَقُولُ أَبْعَدْكُمْ اللَّهُ فَإِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالسَّدِّيُّ اسْمُهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

۱۰۶۲: حضرت ابو ہریرہؓ ”وَقُرْآنَ الْفَجْرِ... الْآيَةُ“ (بے شک قرآن پڑھنا فجر کا ہوتا ہے روبرو۔ بنی اسرائیل آیت ۷۸) کی تفسیر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علی بن مسہر اسے اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابوسعیدؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ علی بن حجر نے بواسطہ مسہر اور اعمش سے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

۱۰۶۳: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت ”يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أَنَسٍ بِإِمَامِهِمْ... الْآيَةُ“ (جس دن ہم ہر فرقہ کو ان کے سرداروں کے ساتھ بلائیں گے۔ سو جسے اس کا اعمال نامہ اسکے داہنے ہاتھ میں دیا گیا سو وہ لوگ اپنا اعمال نامہ پڑھیں گے۔ بنی اسرائیل آیت ۷۸) کی تفسیر میں فرمایا کہ ایک شخص کو بلا کر نامہ اعمال اسکے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور اس کا بدن ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا۔ پھر اس کا چہرہ روشن کر کے اس کے سر پر موتیوں کا ایک تاج پہنایا جائے گا۔ جو چمک رہا ہوگا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف جایگا تو وہ اسے دور ہی سے دیکھ کر کہیں گے کہ یا اللہ ہمیں بھی ایسی نعمتیں عطا فرما اور ہمارے لیے اس میں برکت دے یہاں تک کہ وہ آئے گا اور ان سے کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص کیلئے ایسے انعام کی خوشخبری ہے لیکن کافر کا منہ سیاہ ہوگا اور اس کا جسم ساٹھ گز تک بڑھا دیا جائے گا۔ جیسے کہ آدم علیہ السلام کا قد و جسم تھا۔ پھر اسے بھی ایک تاج پہنایا جائے گا۔ جسے اللہ کے دوست دیکھیں گے تو کہیں گے کہ ہم اس کے شر سے اللہ کی

پناہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ ہمیں یہ چیز نہ دینا اور جب وہ ان کے پاس جایگا تو وہ کہیں گے کہ یا اللہ اسے ہم سے دور کر دے۔ وہ کہے گا اللہ تمہیں دور کرے تم میں سے ہر شخص کے لیے اس کے مثل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور سدی کا نام اسماعیل بن عبد الرحمن ہے۔

۱۰۶۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ”عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ... الْآيَةُ“ (قریب ہے کہ تیرا رب

تھے مقام محمود میں پہنچا دے۔ بنی اسرائیل۔ آیت ۷۹) کی تفسیر پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد شفاعت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور داؤد ز عافری سے مراد داؤد داودی ہیں یہ عبد اللہ بن ادریس کے بچا ہیں۔

۱۰۶۵: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ (بت) پتھر نصب تھے۔ چنانچہ آپ کے ہاتھ میں ایک چھری یا لکڑی تھی اس کے ساتھ آپ ان بتوں کو مارتے اور گراتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے ”جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ“ (حق آیا اور باطل بھاگ گیا بے شک جھوٹ ہے نکل بھاگئے والا۔ بنی اسرائیل) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۰۶۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں تھے پھر ہجرت کا حکم دیا گیا اور یہ آیت نازل ہوئی ”وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ... الْاَيَةَ“ (کہہ اے رب داخل کر مجھ کو سچا داخل کرنا اور نکال مجھ کو سچا نکالنا اور عطا کر دے مجھ کو اپنے پاس سے حکومت کی مدد۔ بنی اسرائیل۔ آیت ۸۰)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قریش نے یہود سے فرمائش کی کہ ہمیں کوئی ایسی چیز بتاؤ کہ ہم اسکے متعلق نبی اکرم ﷺ سے پوچھیں۔ انہوں نے کہا کہ ان سے روح کے متعلق پوچھیں۔ چنانچہ جب انہوں نے پوچھا تو یہ آیات نازل ہوئیں۔ ”وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ... الْاَيَةَ“ (اور تجھ سے پوچھتے ہیں روح کو کہہ دے روح ہے میرے رب کے حکم سے اور تم کو علم دیا ہے تھوڑا سا اور اگر ہم چاہیں تو نلے جائیں اس چیز کو جو ہم نے تجھ کو وحی بھیجی۔ پھر تو نہ پائے اپنے واسطے اسکے لادینے کو ہم پر کوئی ذمہ دار۔ بنی اسرائیل ۶۸)۔ وہ کہنے لگے ہمیں تو بہت علم دیا گیا ہے۔ ہمیں تو رات دی گئی اور جسے تو رات ملی اسے بہت کچھ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا وَسُئِلَ عَنْهَا قَالَ هِيَ الشَّفَاعَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَدَاوُدُ الرُّعَاظِيُّ هُوَ دَاوُدُ الْأَوْدِيُّ وَهُوَ عَمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اِدرِيسَ.

۱۰۶۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْكُعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ نَضْبًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْعُمُهَا بِمُخَصَّرَةٍ فِي يَدِهِ وَرُبَّمَا قَالَ بِعُودٍ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

۱۰۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاجِرٌ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَلْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثُمَّ أَمَرَ بِالْهَجْرَةِ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُودَ اَعْطُونَا شَيْئًا نَسْأَلُ عَنْهُ هَذَا الرَّجُلُ فَقَالَ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالُوا أَوْتِينَا عِلْمًا كَبِيرًا أَوْتِينَا التَّوْرَةَ وَمَنْ أَوْتِيَ التَّوْرَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا فَأَنْزَلَتْ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِذَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفَذَ الْبَحْرُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

دیا گیا۔ اس پر آیت نازل ہوئی ”قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ.....
الآیہ“۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۶۸: حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا۔ آپؐ مھجور کی ایک ٹہنی پر ٹیک لگائے ہوئے چل رہے تھے کہ یہودیوں کی ایک جماعت پر سے گزر ہوا۔ بعض کہنے لگے کہ ان سے کچھ پوچھنا چاہیے جبکہ دوسرے کہنے لگے کہ مت سوال کرو کیونکہ وہ ایسا جواب دیں گے جو تمہیں برا لگے گا۔ لیکن انہوں نے آپؐ سے روح کے متعلق سوال کر دیا تو آپؐ کچھ دیکھڑے رہے پھر سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔ میں سمجھ گیا کہ آپؐ کی طرف وحی کی جارہی ہے یہاں تک کہ وحی کے آثار ختم ہوئے اور آپؐ نے فرمایا ”الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي...“ (یعنی روح میرے رب کے حکم سے ہے۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ تین اصناف میں منقسم ہو کر جمع ہوں گے۔ پیدل، سوار اور چروں پر گھسٹتے ہوئے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: چروں پر کیسے چلیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے انہیں پیروں پر چلایا وہ انہیں سروں پر چلانے پر بھی قادر ہے۔ جان لو کہ وہ اپنے منہ سے ہر بلندی اور کانٹے سے بچ کر چلیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو ابن طاووس اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۱۰۷۰: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم لوگ پیدل، سوار اور چروں کے بل گھسٹتے ہوئے اکٹھے کئے جاؤ گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۶۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصِيبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ سَأَلْتُمُوهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ فَإِنَّهُ يَسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحِي إِلَيْهِ حَتَّى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أَوْتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۶۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ ابْنُ مُوسَى وَسَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةً أَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلَى وُجُوهِهِمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَمْشُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ قَالَ إِنَّ الَّذِي أَمْشَاهُمْ عَلَى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يَمْشِيَهُمْ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُونَ بِوُجُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى وَهَبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هَذَا.

۱۰۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا بِهِزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجْرُونَ عَلَى وُجُوْهِكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۰۷۱: حضرت صفوان بن عسال مرادی فرماتے ہیں کہ دو یہودیوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ چلو اس نبی کے پاس چلتے ہیں اور کچھ پوچھتے ہیں۔ دوسرا کہنے لگا کہ انہیں نبی مت کہو اگر انہوں نے سن لیا تو خوشی سے انکی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ پھر وہ دونوں آئے اور نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی۔ ”وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ..... (الآیہ)“ (البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو کھلی نشانیاں دی تھیں۔ بنی اسرائیل۔ ۱۰۱)۔ آپ نے فرمایا وہ یہ ہیں (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ (۲) زنا مت کرو (۳) چوری مت کرو (۴) جادو مت کرو (۵) کسی بے گناہ کو حاکم کے پاس نہ لے جاؤ کہ وہ اسے قتل کرے (۶) سود خوری نہ کرو (۷) کسی پاکباز عورت پر زنا کی تہمت نہ لگاؤ (۸) دشمنوں سے مقابلے کے وقت راہ فرار اختیار نہ کرو۔ اور شعبہ کو شک ہے کہ نویں بات یہ تھی کہ یہودیوں کے لیے خاص حکم یہ ہے کہ ہفتے کے دن زیادتی نہ کریں۔ چنانچہ وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے پاؤں چومنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ آپ نے پوچھا کہ پھر کس چیز نے تمہیں مسلمان ہونے سے روکا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں سے ہو۔ ہمیں خوف ہے کہ اگر ہم ایمان لے آئے تو یہودی ہمیں قتل نہ کر دیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۲: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ... (الآیہ)“ (اور اپنی نماز میں نہ چلا کر پڑھ اور نہ بالکل ہی آہستہ پڑھ اور اس کے درمیان راستہ اختیار کر۔ بنی اسرائیل (آیت ۱۱۰) مکہ میں نازل ہوئی۔ آپ اگر بلند آواز سے قرآن پڑھتے تو مشرکین قرآن کو، اسکو نازل کرنے والے اور اسے لانیوالے کو گالیاں دینے لگتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ نہ قرآن اتنی بلند آواز سے پڑھیں کہ مشرکین قرآن کو،

۱۰۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَبُو الْوَلِيدِ اللَّفْظُ لَفْظُ يَزِيدُ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيُّ أَنَّ يَهُودَ يَتَيْنِ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ إِذْ هَبَّ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ نَسْأَلُهُ قَالَ لَا تَقُلْ لَهُ نَبِيٌّ فَإِنَّهُ إِنْ سَمِعَهَا تَقُولُ نَبِيٌّ كَانَتْ لَهُ أَرْبَعَةُ أَغْيُنٍ فَاتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْحَرُوا وَلَا تَمْشُوا بِبِرِّي إِلَى سُلْطَانٍ فَيَقْتُلَهُ وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْدِفُوا مَحْصَنَةً وَلَا تَقْرُوا مِنَ الرُّخْفِ شَكَّ شُعْبَةَ وَعَلَيْكُمْ الْيَهُودُ خَاصَّةً إِلَّا تَعْتَدُوا فِي السَّبِّ فَقَبْلًا يَدِيهِ وَرَجْلَيْهِ وَقَالَ نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تَسْلِمَا قَالَا أَنْ دَاوُدَ دَعَا اللَّهَ أَنْ لَا يَزَالَ فِي ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ أَسْلَمْنَا أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَشِيمٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ سَبَّ الْمُشْرِكُونَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا

اسکو نازل کرنے والے اور اسے لانے والے کو گالیاں دیئے لگیں اور نہ اتنا آہستہ کہ صحابہؓ سن نہ سکیں۔ یعنی اتنی آواز پر پڑھے کہ آپؐ سے قرآن سیکھ سکیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۰۷۳: حضرت ابن عباسؓ ”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ.....“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں چھپ کر دعوت دیتے تھے اور صحابہؓ کے ساتھ نماز پڑھتے تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے۔ چنانچہ مشرکین جب قرآن سنتے تو اسے اور اس کے لانے والے کو گالیاں دینے لگتے لہذا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حکم دیا کہ اتنی بلند آواز سے مت پڑھے کہ مشرکین سنیں اور اسے گالیاں دیں اور اتنی آہستہ بھی نہ پڑھے کہ صحابہ کرامؓ سن نہ سکیں بلکہ ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کیجئے (یعنی درمیانی آواز سے پڑھے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۴: حضرت زہر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہ بن یمان سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی۔ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: گنجے تم ہاں کہتے ہو تو تمہاری کیا دلیل ہے۔ میں نے کہا قرآن۔ میرے اور تیرے درمیان قرآن ہے۔ حذیفہؓ نے فرمایا جس نے قرآن سے دلیل لی وہ کامیاب ہو گیا۔ سفیان کہتے ہیں کہ کبھی راوی یہ بھی کہتے تھے کہ جس نے دلیل قرآن سے لی واقعی اس نے دلیل پیش کی پھر حذیفہؓ نے یہ آیت پڑھی ”سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى... الْآلَاءِ“۔ (وہ پاک ہے جس نے راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔ بنی اسرائیل۔ آیت۔ ا۔) اور پوچھا کہ کیا اس میں کہیں ہے کہ آپؐ نے کہیں نماز پڑھی۔ وہ فرمانے لگے نہیں۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اگر آپؐ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی ہوتی تو تم لوگوں پر بھی بیت المقدس میں نماز پڑھنا واجب ہو جاتا جیسے کہ مسجد حرام میں پڑھنا واجب

تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ فَيَسْمَعُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أُنْزِلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ وَلَا تُخَافُتُ بِهِ عَنْ أَصْحَابِكَ بَأَنْ تُسْمِعَهُمْ حَتَّى يَأْخُذُوا عَنْكَ الْقُرْآنَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا أَبُو بَشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتُ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا شَتَمُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أُنْزِلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَنَبِيِّهِ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّ الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافُتُ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْعَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي الْجُودِ عَنْ زُرَّابِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِحَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانَ أَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ لَا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَنْتَ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَصْلَحُ بِمَ تَقُولُ ذَلِكَ قُلْتُ بِالْقُرْآنِ بَيْنِي وَبَيْنَكَ الْقُرْآنُ فَقَالَ حَذِيفَةُ مَنِ اخْتَجَّ بِالْقُرْآنِ فَقَدْ أَفْلَحَ قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ قَدْ اخْتَجَّ وَرَبَّمَا قَالَ قَدْ فَلَاحَ فَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى قَالَ أَفْتَرَاهُ صَلَّى فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ صَلَّى فِيهِ لَكُنْتُ عَلَيْكُمْ الصَّلَاةَ فِيهِ كَمَا كُنْتُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ حَذِيفَةُ قَدْ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ طَوِيلَةِ الظَّهْرِ مَمْدُودَةٍ هَكَذَا خَطْوُهُ مَذْبُورُهُ فَمَازَايَلَا ظَهَرَ الْبَرَاقِ حَتَّى رَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعْدَ الْآخِرَةِ أَجْمَعَ ثُمَّ رَجَعَ عَوْدَ هُمَا عَلَى بَدَنِيهِمَا

قَالَ وَيَتَحَدَّثُونَ أَنَّهُ رَبَطَهُ لِمَا لَبِئْرُ مِنْهُ وَإِنَّمَا سَخَّرَهُ لَهُ
عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔
ہوتی اور پھر وہ دونوں جنت، دوزخ اور آخرت کے متعلق ہونے والے وعدوں کی چیزیں دیکھنے تک اسکی پیٹھ سے نہیں اترے پھر
واپس ہوئے۔ لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسے بیت المقدس میں باندھ دیا تھا۔ حالانکہ اسکی ضرورت نہیں تھی۔ کیا وہ بھاگ
جاتا؟ جبکہ اسے عالم الغیب والشہادۃ نے نبی اکرم ﷺ کے لیے مسخر کر دیا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۵: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہوں
گا اور میرے پاس حمد کا جھنڈا ہوگا۔ میں ان (انعامات پر) فخر
نہیں کرتا۔ پھر اس دن کوئی نبی نہیں ہوگا اور آدم علیہ السلام
سمیت تمام انبیاء میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔ میرے ہی
لیے (بعثت کے وقت) سب سے پہلے زمین شق ہوگی۔ پھر فرمایا
کہ لوگ تین مرتبہ سخت گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے چنانچہ وہ آدم
علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ
ہمارے باپ ہیں۔ اپنے رب سے ہماری سفارش کیجئے۔ وہ
فرمائیں گے کہ میں نے ایک گناہ کیا تھا جسکی وجہ سے مجھے جنت
سے نکال کر زمین پر اتار دیا گیا (میں سفارش نہیں کر سکتا) تم
نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ انکے پاس
جائیں گے۔ حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں نے
زمین پر ایک دعائیں کی تھی اور وہ ہلاک کر دیئے گئے۔ تم حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے پاس جائیں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے
کہ میں نے تین مرتبہ (بظاہر) جھوٹ خلاف واقعہ بات
کہی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے کوئی ایسا جھوٹ نہیں بولا بلکہ ان کا مقصد صرف دین کی تائید
تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے حضرت موسیٰ علیہ
السلام کے پاس جاؤ۔ وہ کہیں گے کہ میں نے ایک شخص کو قتل
کیا تھا۔ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کے پاس جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ اللہ کے سوا میری

۱۰۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ
زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَا سَيِّدٌ وَلِدَادِمُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لَوَاءُ
الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ أَدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا
تَحْتَ لَوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا
فَخْرَ قَالَ فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فِرْعَابٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ
فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ
إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا أَهْطَطْتُ مِنْهُ إِلَى الْأَرْضِ وَلَكِنْ
إِيتَوْنِي نُوْحًا فَيَأْتُونَ نُوْحًا فَيَقُولُ إِنِّي دَعَوْتُ عَلَى أَهْلِ
الْأَرْضِ دَعْوَةً فَأَهْلَكُوا وَلَكِنْ أَذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ
فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِنِّي كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ ثُمَّ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَذِبَةٌ
إِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِينِ اللَّهِ وَلَكِنْ ائْتُوا مُوسَى فَيَأْتُونَ
مُوسَى فَيَقُولُ إِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا وَلَكِنْ ائْتُوا عِيسَى
فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ إِنِّي عَبَدْتُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ
ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْتُونِي
فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ قَالَ أَنَسُ فَكَأَنِّي
أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَآخُذْ
بِحِلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأَقْعِفْهَا فَيَقَالُ مَنْ هَذَا فَيَقَالُ
مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُونَ لِي وَيُرْجَوْنَ بِي فَيَقُولُونَ مَرْحَبًا
فَآخِرُ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِي اللَّهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيَقَالُ
ارْقَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تَعْطُ وَاشْفَعْ تُشْفَعُ وَقُلْ يُسْمَعُ

لَقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا قَالَ سُفْيَانُ لَيْسَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا هَذِهِ الْكَلِمَةُ فَأَخَذَ بِحَلِيقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأَقْعَقَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ۔

عبادت کی گئی۔ لہذا تم لوگ محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ۔ پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں انکے ساتھ جاؤں گا۔ ابن جعدان، حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: میں جنت کا دروازہ پکڑ کر کھڑا ہوں گا اور اسے کھٹکھٹاؤں گا۔ پوچھا جائیگا کون ہے؟ کہا جائے گا کہ محمد (ﷺ) ہیں۔ پھر وہ میرے لیے دروازہ

کھولیں گے اور مجھے خوش آمدید کہیں گے۔ پھر میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ اور اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حمد و ثناء بیان کرنے کے لیے الفاظ سکھائیں گے۔ پھر مجھے کہا جائے گا کہ سراٹھاؤ اور مانگو مانگو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو گے تو قبول کی جائے گی اور اگر کچھ کہو گے تو سنا جائے گا۔ اور یہی مقام محمود ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا... الْآيَةُ“ (یعنی عنقریب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔ بنی اسرائیل (۷۹) حضرت سفیان کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ کی حدیث میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ میں جنت کا دروازہ پکڑ کر کھڑا ہوں گا اور اسے کھٹکھٹاؤں گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض راوی اس حدیث کو ابو نضرہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے مکمل روایت کرتے ہیں۔

خلاصہ سورۃ بنی اسرائیل: اس سورۃ میں فرمایا ہم نے تمہیں معجزہ اسراء (معراج) دکھادیا ہے اگر یہ عظیم الشان معجزہ دیکھ کر بھی مسئلہ تو حید نہیں مانیں گے تو ہلاک کر دئے جائیں گے۔ امام ترمذیؒ نے چند احادیث سفر معراج کی نقل کیں ہیں قرآن کریم نے اسراء کا لفظ استعمال کیا ہے۔ استراء سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی رات کو لے جانا ہیں۔ سورۃ بنی اسرائیل میں اسراء کا ذکر ہے یعنی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کے سفر کا ذکر ہے اور مسجد اقصیٰ سے جو سفر آسمانوں کی طرف ہوا ہے اس کا نام معراج ہے اس کا ذکر سورۃ نجم کی آیت نمبر ۲۷ میں ہے اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ یہ تمام سفر صرف روحانی نہیں تھا بلکہ جسمانی تھا جیسے عام انسان سفر کرتے ہیں قرآن کریم کے پہلے ہی لفظ سبحان میں اس طرف اشارہ موجود ہے کیونکہ یہ لفظ تعجب اور کسی عظیم الشان امر کے لئے استعمال ہوتا ہے اگر معراج صرف روحانی بطور خواب کے ہوتا تو اس میں کون سی عجیب بات ہے خواب تو ہر مسلمان بلکہ ہر انسان دیکھ سکتا ہے۔ دوسرا اشارہ لفظ عبد سے اسی طرف ہے کیونکہ عبد صرف روح نہیں بلکہ جسم و روح کے مجموعہ کا نام ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۶ کے بارے میں حدیث نمبر ۱۰۶۱ میں روایا یعنی خواب کئے گئے ہیں اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس معاملہ کو تشبیہ کے طور پر رد یا کہا گیا ہو اور اگر رد یا کے معنی خواب ہی کے لئے جائیں تو یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ واقعہ معراج جسمانی کے علاوہ اس سے پہلے یا پیچھے یہ معراج روحانی بطور خواب بھی ہوئی اس لئے حضرت ابن عباسؓ سے جو اس کا واقعہ خواب ہونا منقول ہے وہ بھی اپنی جگہ صحیح ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ معراج جسمانی نہ ہوئی ہو۔ امام ترمذیؒ نے فتح مکہ کے روز کعبہ مکرمہ کے اندر سے بتوں کے گرانے کا ذکر بھی کیا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مشرکین کے بت اور دوسرے مشرکانہ نشانات کو مٹانا واجب ہے اور تمام وہ آلات باطلہ جن کا مصرف صرف معصیت اور گناہ ہوا ان کا مٹانا بھی اسی حکم میں ہے اس کے بعد امام ترمذیؒ نے روح کے متعلق قریش کے سوال اور حضور ﷺ کا بذریعہ وحی جواب دینا نقل کیا ہے اس میں غور طلب بات یہ ہے کہ سوال کرنے والوں نے روح کا سوال کس معنی کے لحاظ سے کیا تھا بعض حضرات مفسرین نے سیاق و

سباق کی رعایت سے یہ سوال وحی اور قرآن یا وحی لانے والے فرشتے جبرئیل کے متعلق قرار دیا ہے لیکن احادیث صحیحہ مرفوعہ میں جو اس آیت کا شان نزول بتلایا گیا ہے وہ تقریباً اس میں صریح ہے کہ سوال کرنے والوں نے روح حیوانی کا سوال کیا تھا اور مقصد سوال کا روح کی حقیقت معلوم کرنا تھا کہ وہ کیا چیز ہے بدن انسانی میں کس طرح آتی جاتی ہے اور کس طرح اس سے حیوان اور انسان زندہ ہو جاتا ہے اس سوال جواب میں رسول اللہ ﷺ کو یہ حکم ہوا کہ آپ ﷺ ان کے جواب میں یہ فرما دیجئے کہ: روح میرے پروردگار کے حکم سے ہے یعنی وہ تمام مخلوقات کی طرح نہیں جو مادہ کے تصورات اور توالد و تناسل کے ذریعہ وجود میں آتی ہے بلکہ وہ بلا واسطہ حق تعالیٰ شلنہ کے حکم کن سے پیدا ہونے والی چیز ہے اس جواب نے یہ تو واضح کر دیا کہ تمام مادیات پر قیاس نہیں کیا جاسکتا انسان کے لئے اتنا ہی علم روح کے متعلق کافی ہے اس سے زائد علم کے ساتھ اس کا کوئی دینی یا دنیوی کام اٹکا ہوا نہیں اس لئے وہ حصہ سوال فضول اور لایعنی قرار دے کر اس کا جواب نہیں دیا گیا خصوصاً جبکہ اس کی حقیقت کا سمجھنا عوام کے لئے تو کیا بڑے بڑے علماء و عقلاء کے لئے بھی آسان نہیں۔ حدیث نمبر ۱۰۷۱ میں نو آیات پینات کی تفسیر بیان کی گئی ہے ویسے آیت کا لفظ معجزہ کے معنی میں بھی آتا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ۹ معجزات شمار فرمائے ہیں (۱) عصائے موسیٰؑ (۲) ید بیضا (۳) زبان میں لکنت تھی وہ دور کر دی گئی (۴) بنی اسرائیل کے دریا پار کرنے کیلئے دریا کو چھاڑ کر اس کے دو حصے الگ کر دئے اور راستہ دیدیا (۵) نذی دل کا عذاب غیر معمولی صورت میں بھیج دیا گیا (۶) طوفان بھیج دیا گیا (۷) بدن کے کپڑوں میں بے حد جوئیں پیدا کر دی گئیں جن سے بچنے کا کوئی راستہ نہ دیا (۸) مینڈکوں کا ایک عذاب مسلط کر دیا گیا کہ ہر کھانے پینے کی چیز میں مینڈک آ جاتے تھے (۹) خون کا عذاب بھیجا گیا کہ ہر برتن اور کھانے پینے کی چیز میں خون مل جاتا تھا۔ تسع ۹ آیات پینات کی دونوں تفسیریں کی گئی ہیں لیکن پہلی تفسیر جو حدیث باب میں ہے اسکو بہت سے مفسرین نے ترجیح دی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

وَمِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ

تفسیر سورہ کہف

۱۰۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَىٰ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ بِمُوسَىٰ صَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ يَقُولُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَامَ مُوسَىٰ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فُسِّلَ أَيْ النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ فَعَبَّ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَىٰ أَيْ رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ فَقَالَ لَهُ أَحْمِلْ حُوتًا فِي مِكَتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقَدَ الْحُوتَ فَهُوَ ثُمَّ فَانْطَلِقْ وَانْطَلِقْ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يَوْشَعُ بْنُ نُونٍ فَجَعَلَ

۱۰۷۶: حضرت سعید بن جبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے عرض کیا کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ بنی اسرائیل والے موسیٰ علیہ السلام وہ نہیں جن کا خضر کے ساتھ بھی ایک قصہ ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا ہے۔ میں نے ابی بن کعبؓ کو نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو خطاب کرنے کیلئے کھڑے ہوئے تو ان سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم کس کے پاس ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میرے پاس تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا کہ علم کو اللہ کی طرف منسوب کیوں نہیں کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ بحرین جہاں دو دریا ملتے ہیں وہاں میرے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا ہے جس کے پاس آپ سے زیادہ علم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب میں کس طرح

اسکے پاس پہنچوں گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا زبیل میں ایک مچھلی رکھ کر چل دو جہاں وہ کھوجائے گی وہیں وہ شخص آپ کو ملے گا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھ اپنے خادم یوشع بن نون کو لیا اور زبیل میں مچھلی رکھ کر چل دیئے یہاں تک کہ ایک ٹیلے کے پاس پہنچے تو موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم دونوں لیٹ گئے اور سو گئے۔ مچھلی زبیل میں ہی کودنے لگی۔ یہاں تک کہ نکل کر دریا میں گر گئی۔ اللہ تعالیٰ نے پانی کا بہاؤ وہیں روک دیا اور وہاں طاق سا بن گیا اور اس کا راستہ ویسا ہی بنا رہا۔ جبکہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی کے لیے یہ چیز تعجب خیز ہو گئی اور پھر دونوں اٹھ کر باقی دن ورات چلتے رہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی بھول گئے کہ انہیں مچھلی کے متعلق بتائیں۔ صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کھانا طلب کیا اور فرمایا کہ اس سفر میں ہمیں بہت تھکن ہوئی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام اسی وقت تھکے جب اس جگہ سے تجاوز کیا جسکے متعلق حکم دیا گیا تھا کہ ان کے ساتھی نے کہا۔ دیکھئے جب ہم ٹیلے پر بٹھرے تھے تو میں مچھلی بھول گیا تھا اور یقیناً یہ شیطان ہی کا کام ہے کہ مجھے بھلا دیا کہ میں آپ سے اس کا تذکرہ کروں کہ اس نے عجیب طریقے سے دریا کا راستہ اختیار کیا۔ موسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے وہی حکم تلاش کر رہے تھے چنانچہ وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانوں پر واپس لوٹے۔ سفیان کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے کہ اسی ٹیلے کے پاس آب حیات کا چشمہ ہے۔ جس مردہ پر پڑے وہ زندہ ہو جاتا ہے پھر کہتے ہیں کہ اس مچھلی میں سے کچھ وہ کھا چکے تھے۔ جب اس پر پانی پکا تو وہ زندہ ہو گئی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر چلتے چلتے چٹان کے پاس پہنچے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ چادر سے اپنے آپ کو ڈھانکے ہوئے ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں اسلام کیا۔ انہوں نے فرمایا اس زمین میں سلام کہاں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں اس زمین میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے پوچھا بنی اسرائیل کا موسیٰ۔ آپ نے فرمایا

مُوسَىٰ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَأَنْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّىٰ إِذَا آتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوسَىٰ وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتَّىٰ خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَاَمْسِكْ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيَّةَ الْمَاءِ حَتَّىٰ كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ وَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَىٰ وَفَتَاهُ عَجَبًا فَاَنْطَلَقَا بِبَقِيَّةِ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوسَىٰ أَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوسَىٰ قَالَ لِفَتَاهُ إِنَّا غَدَاءٌ نَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتَّىٰ جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنَسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوسَىٰ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَأَرْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ فَكَانَا يَقْضِيَانِ آثَارَهُمَا قَالَ سَفِيَانٌ يَزْعُمُ نَاسٌ أَنَّ تِلْكَ الصَّخْرَةَ عِنْدَهَا عَيْنُ الْحَيَوَةِ لَا يَصِيبُ مَاءُهَا مَيِّتًا إِلَّا عَاشَ قَالَ وَكَانَ الْحُوتُ قَدْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَمَّا قَطَرَ عَلَيْهِ الْمَاءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَا آثَارَهُمَا حَتَّىٰ آتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَأَى رَجُلًا مُسَجًى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَىٰ قَالَ أَنَّىٰ بَارِئُكَ السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَىٰ قَالَ مُوسَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنَّكَ عَلَىٰ عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَ اللَّهُ لَا أَغْلَمُهُ وَأَنَا عَلَىٰ عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ فَقَالَ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنْ أَتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَأَنْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسَىٰ يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ

”ہاں“ حضرت خضر نے فرمایا اے موسیٰ تمہارے پاس اللہ کا دیا ہوا ایک علم ہے جسے میں نہیں جانتا اور میرے پاس خدا کا عطا کردہ ایک علم ہے جسے آپ نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کیا میں اس شرط پر آپ کے پیچھے چلوں کہ آپ میری راہنمائی فرماتے ہوئے مجھے وہ بات سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی۔ حضرت خضر نے فرمایا آپ صبر نہیں کر سکیں گے اور آپ اس چیز پر کیسے صبر کر سکیں گے جس کا آپ کی عقل نے احاطہ نہیں کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کی حکم عدولی نہیں کروں گا۔ حضرت خضر نے فرمایا اگر میری پیروی کرنا ہی چاہتے ہو تو جب تک کوئی بات میں خود نہ بیان کروں آپ مجھے نہیں پوچھیں گے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا ”ٹھیک ہے“ پھر حضرت موسیٰ اور حضرت خضر دونوں ساحل پر چل رہے تھے کہ ایک کشتی انکے پاس سے گزری۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی سوار کرواناہوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا اور بغیر کرائے کے دونوں کو بٹھالیا۔ خضر علیہ السلام نے اس کشتی کا ایک تختہ اکھیر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے ان لوگوں نے ہمیں بغیر کرائے کے سوار کیا اور آپ نے ان کی کشتی خراب کر دی اور اس میں سوراخ کر دیا تاکہ لوگ غرق ہو جائیں۔ آپ نے ان بڑی بھاری بات کی۔ وہ کہنے لگے میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے آپ میری بھول چوک پر میری گرفت نہ کیجئے اور اس معاملے میں مجھ پر زیادہ تنگی نہ ڈالیے پھر وہ کشتی سے اتر کر ابھی ساحل پر چل رہے تھے کہ ایک بچہ بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور اسے ہاتھ سے جھکادے کر قتل کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ آپ نے ایک بے گناہ کو قتل کر دیا۔ آپ نے بڑی بے جا حرکت کی۔ وہ کہنے لگے کہ میں نے کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات پہلی سے زیادہ تعجب خیز تھی۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ اگر اسکے بعد

بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكُلَّمَا هُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنَ الْوُحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَتْ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقَتْهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تَأْتُوا حِذْبِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تَرْهَقْنِي مِنْ أَمْرِي غُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ إِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ فَآخَذَا الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى قَالَ إِنْ سَأَلْتِكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا آتَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطَعَا أَهْلُهَا فَايْتُوا أَنْ يُضَيِّقُوا لَهُمَا فَوْجَدًا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ يَقُولُ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ قَوْمٌ آتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يَضَيِّقُونَا وَلَمْ يَطْعَمُونَا لَوْ شِئْتَ لَا تَخَذْتَ عَلَيْهِمْ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأَتُبْتُكَ بِأَوَّلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوِ دُنَا أَنَّهُ كَانَ صَبْرًا حَتَّى يَقْصُ عَلَيْنَا مِنْ أَحْبَابِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأُولَى كَانَتْ مِنْ مُوسَى نَسِيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتَّى وَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ ثُمَّ تَقَرَّفَى الْبَحْرَ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ

بھی میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کروں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھیے گا۔ آپ میری طرف سے عذر کو پہنچ چکے ہیں۔ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہا کہ ایک بستی کے پاس سے گزرے اور ان سے کھانے کے لیے کچھ مانگا تو انہوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کر دیا۔ اتنے میں وہاں انہیں ایک دیوار مل گئی جو گرنے ہی والی تھی۔ خضر علیہ السلام نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ سیدھی ہو گئی۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ ہم ان لوگوں کے پاس آئے تو انہوں نے ہماری ضیافت تک نہیں کی اور ہمیں کھانا کھلانے سے بھی انکار کر دیا۔ اگر آپ چاہتے تو اس کام کی اجرت لے سکتے تھے۔ وہ کہنے لگے یہ وقت ہماری اور آپ کی جدائی کا ہے۔ میں آپ کو ان چیزوں کی حقیقت بتا دیتا ہوں جن پر آپ صبر نہیں کر سکتے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہماری چاہت تھی کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ ان پر رحمت کرے کچھ دیر اور صبر کرتے

جُبَيْرٌ وَكَانَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ كَانَ أَمَّا مَهُمُ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا وَكَانَ يَقْرَأُ أَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو مُزَاهِمٍ السَّمَرَقَنْدِيُّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَجَجْتُ حَجَّةً وَلَيْسَ لِي هِمَّةٌ إِلَّا أَنْ أَسْمَعَ مِنْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْخَبَرَ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَقَدْ كُنْتُ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ سُفْيَانَ قَبْلَ ذَلِكَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَبَرَ.

تاکہ ہمیں انکی عجیب و غریب خبریں سننے کو ملتیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے پہلا سوال تو بھول کر کیا تھا پھر ایک چیز آئی جس نے کشتی کے کنارے بیٹھ کر دریا میں اپنی چوڑی ڈبوئی۔ پھر خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: میرے اور آپ کے علم نے اللہ کے علم میں سے صرف اسی قدر کم کیا جتنا اس چیز نے دریا سے۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ یہ آیت اس قراءت میں پڑھتے تھے ”وَكَانَ أَمَّا مَهُمُ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا“ اور یہ آیت اس طرح پڑھتے ”وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا“۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے ابوالحسن ہمدانی، سعید بن جبیر سے وہ ابن عباسؓ سے وہ ابی بن کعبؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ زہری بھی عبید اللہ سے وہ ابن عباسؓ سے وہ ابی بن کعبؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ابومزاحم سمرقندی کہتے ہیں کہ میں نے علی بن مدینی کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک حج صرف اس نیت سے کیا کہ سفیان سے یہ حدیث سنوں وہ اس حدیث میں ایک چیز بیان کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے عمرو بن دینار سے حدیث نقل کی جبکہ اس سے پہلے جب میں نے ان سے یہ حدیث سنی تو انہوں نے اس چیز کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔

۱۰۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلَّمَ بْنُ قُتَيْبَةَ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طَبَعَ يَوْمَ طَبَعَ كَافِرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۰۷۷: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس لڑکے کو خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا وہ کافر پیدا ہوا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضر کا نام اس لیے رکھا گیا کہ وہ ایک جگہ بنجر زمین پر بیٹھے تو وہ نیچے سے ہری بھری ہوئی۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۷۹: حضرت ابو رافع، حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یا جوج، ماجوج اس دیوار کو روزانہ کھودتے ہیں جب وہ اس میں سوراخ کرنے ہی والے ہوتے ہیں تو ان کا بڑا کہتا ہے چلو باقی کل کھود لیتا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے پہلے سے بھی زیادہ مضبوط کر دیتے ہیں یہاں تک کہ ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ چاہے گا کہ انہیں لوگوں پر مسلط کرے تو ان کا حاکم کہے گا کہ چلو باقی کل کھود لینا اور ساتھ انشاء اللہ بھی کہے گا۔ اس طرح جب وہ دوسرے دن آئیں گے تو دیوار کو اسی طرح پائیں گے جس طرح انہوں نے چھوڑی تھی اور پھر اس میں سوراخ کر کے لوگوں پر نکل آئیں گے۔ پانی پی کر ختم کر دیں گے اور لوگ ان سے بھاگیں گے پھر وہ آسمان کی طرف تیر چلائیں گے جو خون میں لت پت ان کے پاس واپس آئے گا۔ اور وہ کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو بھی دبا لیا اور آسمان والے پر بھی چڑھائی کر دی۔ ان کا یہ قول ان کے دل کی سختی اور غرور کی وجہ سے ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک کپڑا پیدا کر دیں گے جس سے وہ سب مر جائیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ زمین کے جانور ان کا گوشت کھا کر موٹے ہو جائیں گے اور مکتے پھریں گے اور ان کا گوشت کھانے پر اللہ تعالیٰ کا خوب شکر ادا کریں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اس طرح صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۰۸۰: حضرت ابو سعید بن ابی ہریرہؓ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

۱۰۷۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فُرُورَةٍ بَيضاء فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضِرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۰۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ قَالُوا نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّيِّدِ قَالَ يَخْفِرُونَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا كَادُوا يَخْرِقُونَهُ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ ازْجِعُوا فَسْتَخْرِ قُوَّتَهُ غَدَا قَالَ فَيَعْبُدُهُ اللَّهُ كَامِلًا مَا كَانَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ مُدَّتَهُمْ وَارَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ ازْجِعُوا فَسْتَخْرِ قُوَّتَهُ غَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَاسْتَنْنَى قَالَ فَيَرْجِعُونَ فَيَجِدُونَهُ كَهَيْئَةِ جِنَّ تَرَكُوهُ فَيَخْرِقُونَهُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَقُونَ الْمَيَاءَ وَيَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُونَ بِسَهَائِمِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالْمَيَاءِ فَيَقُولُونَ قَهْرُنَا مِنْ فِي الْأَرْضِ وَعَلُونَا مِنْ فِي السَّمَاءِ قَسُوا وَعَلُوا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نَعْفًا فِي أَقْفَانِهِمْ فَيَهْلِكُونَ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ دَوَابَّ الْأَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطِرُ وَتَشْكُرُ شُكْرًا مِنْ لَحْمِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هَذَا.

۱۰۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبَرْ سَانِي عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ

لوگوں کو جمع فرمایا اور جس دن کے بارے میں کوئی شک نہیں کہ وہ آئینہ گواہی اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ جس نے کوئی عمل اللہ کے لیے کیا اور اس میں کسی کو اللہ کے ساتھ شریک کیا۔ وہ اپنا ثواب اسی غیر اللہ ہی سے لے (جسے اس نے شریک کیا تھا) کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے اور تمام شرکاء سے زیادہ غنی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن بکر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۸۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں ”وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزُ لَهُمَا“ (یعنی جو دیوار) (حضرت خضرؑ نے صحیح کی تھی) اسکے نیچے ان دونوں کے لیے خزانہ تھا۔ الکھف۔ آیت ۸۲۔) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خزانے سے مراد دوسوا، چاندی ہے۔ حسن بن علی خلال بھی صفوان بن صالح سے وہ ولید بن مسلم سے وہ یزید بن یوسف صنعانی سے وہ یزید بن جابر سے اور وہ مکحول سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ ابْنِ مَيْمَنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ أَبِي قُصَّالَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا جَمَعَ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٌ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمَلَهُ لِلَّهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءَ عَنِ الشَّرِكِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ. ۱۰۸۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ فَضِيلِ الْجَزَرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَوْسُفَ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزُ لَهُمَا قَالَ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَوْسُفَ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُولٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

خَلَّالُهُ مَسْرُوعٌ الْكُفَّيْ: (۱) امام ترمذی نے حدیث باب حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام کے بارے میں نقل کی ہے اس میں ابن عباسؓ کی طرف سے سخت تردید ہے اس شخص کی جو اس واقعہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کسی دوسرے موسیٰ سے متعلق کرتا ہے۔ (۲) مجمع البحرین سے کیا مراد ہے حضرت قتادہؒ نے فرمایا کہ بحر فارس و روم کے ملنے کی جگہ مراد ہے حضرت ابی بن کعب سے منقول ہے کہ یہ افریقہ میں ہے اور بھی اقوال ہیں بہر حال اتنی بات ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ مقام متعین کر کے بتلادیا تھا جس کی طرف ان کا سفر واقع ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام و خضر علیہ السلام کا یہ واقعہ بہت سے معارف اور نکات پر مشتمل ہے۔ اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ والدین کی نیکی کا فائدہ اولاد و اولاد کو بھی پہنچتا ہے ”وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا“ اس میں اشارہ ہے کہ یتیم بچوں کے لئے مدفون خزانے کی حفاظت کا سامان بذریعہ خضر علیہ السلام اس لئے کرایا گیا تھا کہ ان یتیم بچوں کا باپ کوئی مرد صالح اللہ کے نزدیک مقبول تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی مراد پوری کرنے اور اس کی اولاد کو فائدہ پہنچانے کا یہ انتظام فرما دیا۔ حدیث نمبر ۱۰۷۹ کے بارے میں ابن کثیر نے البدایہ و النہایہ میں فرمایا کہ اگر یہ بات صحیح مان لی جائے کہ یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ کعب بن احبار کی روایت ہے تو بات صاف ہوگئی کہ یہ کوئی قابل اعتماد چیز نہیں اور اگر اس کو راوی کے وہم سے محفوظ قرار دے کر آنحضرت ﷺ کا ارشاد قرار دیا جائے تو پھر مطلب اس کا یہ ہوگا کہ یا جوج ماجوج کا یہ عمل سر (دیوار) ذوالقرنین کو کھودنے کا اس وقت شروع ہوگا جبکہ ان کے خروج کا وقت قریب آجائے گا اور

قرآنی ارشاد کہ اس دیوار میں نقب نہیں لگائی جاسکتی یہ اس وقت کا حال ہے جبکہ ذوالقرنین نے اس کو تعمیر کیا تھا اس لئے تعارض نہ دیا نیز یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ نقب سے مراد دیوار کا سوراخ ہے جو آریاز ہو جائے اور اس روایت میں اس کی تصریح موجود ہے کہ یہ سوراخ آریاز نہیں ہوتا۔ حافظ ابن حجرؒ نے بحوالہ ابن عربی بیان کیا کہ اس حدیث میں تین معجزات ہیں۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان ذہنوں کو اس طرف متوجہ نہیں ہونے دیا کہ سد (دیوار) کو کھودنے کا کام رات دن مسلسل جاری رکھیں۔ دوسرے ان کے ذہنوں کو اس طرف سے پھیر دیا کہ اس دیوار کے اوپر چڑھنے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے آلات سے مدد لیں حالانکہ یہ لوگ صاحب زراعت اور کارگر ہیں ہر طرح کے آلات رکھتے ہیں ان کی زمین میں درخت بھی مختلف قسم کے ہیں کوئی مشکل کام نہ تھا کہ اوپر چڑھنے کے وسائل پیدا کر لیتے۔ تیسرے یہ کہ ساری مدت میں ان کے دلوں میں یہ بات نہ آئے کہ ان شاء اللہ کہہ لیں صرف اس وقت یہ کلمہ ان کی زبان پر جاری ہوگا جب ان کے نکلنے کا وقت مقرر آجائے گا۔ مذکورہ الحدریہ بات ثابت ہوتی ہے کہ (۱) یاجوج ماجوج تمام عام انسانوں کی طرح انسان حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں (۲) یاجوج ماجوج کی تعداد پوری دنیا کے انسانوں کی تعداد سے کئی گنا زائد ہے کم از کم ایک اور دس کی نسبت سے ہے اس کے علاوہ اور کئی باتیں ثابت ہوتی ہیں تفصیل کے لئے معارف القرآن جلد ۵

تفسیر سورہ مریم

مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ

۱۰۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَأَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمَاقِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَجْرَانَ فَقَالُوا لِي أَلَسْتُمْ تَقْرُونَ يَا أُخْتَ هَارُونَ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ مُوسَى وَعِيسَى مَا كَانَ فَلَمْ أَذْرَمَا أَجِيبُهُمْ فَرَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَلَا أَخْبَرْتَهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسْمُونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

۱۰۸۲: حضرت مغیرہ بن شعبہؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے نجران کے نصاریٰ کے پاس بھیجا انہوں نے مجھ سے کہا کہ کیا تم لوگ یہ آیت اس طرح نہیں پڑھتے ”يَا أُخْتَ هَارُونَ“... (یعنی مریم کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ اے ہارون کی بہن: سورہ مریم - آیت ۲۷) جبکہ موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک طویل مدت کا فاصلہ ہے۔ حضرت مغیرہؒ فرماتے ہیں مجھے اس بات کا جواب نہیں آیا جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے اسکا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم نے ان سے یہ نہیں کہا کہ وہ لوگ سابقہ انبیاء کے ناموں پر اپنی اولاد کے نام رکھتے تھے۔

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۰۸۳: حضرت ابو سعید خدریؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ...“ (اور انہیں حسرت کے دن سے ڈرا جس دن سارے معاملہ کا فیصلہ ہوگا۔

مریم آیت: (۳۹) اور فرمایا: موت کو سیاہ و سفید رنگ کے مینڈھے کی صورت میں لایا جائے گا اور جنت و دوزخ کے درمیان کی دیوار پر کھڑا کر کے کہا جائے گا کہ اے دوزخ والو۔ وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ اے جنت والو۔ وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے پھر کہا جائے گا اے دوزخ والو! وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے کہ اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا۔ چنانچہ اگر اللہ تعالیٰ نے جنت والوں کے لیے ہمیشہ کی زندگی نہ لکھ دی ہوتی تو وہ خوشی کے مارے مر جاتے۔ اسی طرح اگر دوزخ والوں کے لیے بھی اس میں ہمیشہ رہنا نہ لکھ دیا ہوتا تو وہ غم کی شدت کی وجہ سے مر جاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۸۴: حضرت قتادہؓ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول "وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا" (اور اٹھالیا ہم نے اسکو ایک اونچے مکان پر، مریم۔ آیت ۵۷) کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج میں جب مجھے اوپر لے جایا گیا تو میں نے اور بس کو چوتھے آسمان پر دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ بھی نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ سعید بن ابی عروبہ، ابویہام اور کئی حضرات یہ حدیث قتادہ سے وہ انس بن مالکؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے شب معراج کے متعلق طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ حدیث اسی سے اختصار کے طور پر بیان کی گئی ہے۔

۱۰۸۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیلؑ سے پوچھا کہ آپ ہمارے پاس اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ "وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ" (اور ہم تیرے رب کے حکم کے سوا نہیں اترتے، اسی کا ہے جو کچھ ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اس کے درمیان ہے اور تیرا رب بھولنے والا نہیں۔ مریم۔ آیت ۶۲) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَسَلَّمَ وَأَنْذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ قَالَ يُوتَى بِالْمَوْتِ كَأَنَّهُ كَبْشٌ أَمْلَحٌ حَتَّى يُوقَفَ عَلَى السُّورِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيُشْرَبُونَ وَيُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيُشْرَبُونَ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ فَيُضْجَعُ فَيَذْبَحُ فَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ قَضَى لَا هَلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةُ وَالْبَقَاءُ لَمَا تَوَافَرَحَا وَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ قَضَى لَا هَلِ النَّارِ الْحَيَاةُ فِيهَا وَالْبَقَاءُ لَمَا تَوَافَرَحَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا عَرَجَ بِي رَأَيْتُ إِدْرِيْسَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهَمَامٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ بَنِي صَفْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ الْمَعْرَاجِ بِطَوِيلِهِ وَهَذَا عِنْدِي مُخْتَصَرٌ مِنْ ذَلِكَ.

۱۰۸۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَعْلَى بْنُ عُثَيْدٍ نَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَبْرَائِيلَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۰۸۶: سُدّی کہتے ہیں کہ میں نے مرہ ہمدانی سے اس آیت کی تفسیر پوچھی ”وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا... الْآيَةُ (اور ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کا اس پر گزرنہ ہو اور یہ تیرے رب پر لازم مقرر کیا ہوا ہے۔ مریم۔ آیت ۷۱) تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے ابن مسعودؓ نے نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث بیان کی کہ آپؐ نے فرمایا: لوگ دوزخ سے گزریں گے اور اپنے اعمال کے مطابق اس سے دور ہوں گے۔ چنانچہ پہلا گروہ بجلی کی چمک کی طرح گزر جائے گا۔ دوسرا گروہ ہوا کی طرح پھر گھوڑے کی رفتار سے پھراوٹ کے سوار کی طرح پھر انسان کی دوڑ کی مانند اور آخر میں چلنے والے کی طرح دوزخ سے گزریں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ اس حدیث کو سُدّی سے روایت کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے۔

۱۰۸۷: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ ”وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا... الْآيَةُ“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لوگ جہنم سے گزریں گے اور پھر اپنے اپنے اعمال کے مطابق اس سے دور ہوتے جائیں گے۔ محمد بن بشار بھی عبد الرحمن سے وہ شعبہ سے اور وہ سُدّی سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو بتایا کہ اسرائیل، سُدّی سے مرہ کی حدیث حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں تو وہ کہنے لگے کہ میں نے بھی یہ حدیث سُدّی سے مرفوعاً سنی ہے۔ اور جان بوجھ کر اسے مرفوع نہیں کرتا۔

۱۰۸۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے۔ تو جبرائیل کو فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ آسمان والوں میں اس کا اعلان کرتا ہے اور پھر اس کی محبت زمین والوں کے دلوں میں اتار دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے ”إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ... الْآيَةُ“ (بیشک جو ایمان لائے اور نیک کام

۱۰۸۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْذَرُونَ عَنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَأُولَئِهِمْ كَلَمَحُ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرَّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّكَبِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ كَشِدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۱۰۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا قَالَ يَرِدُونَهَا ثُمَّ يَصْذَرُونَ بِأَعْمَالِهِمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ السُّدِّيِّ بِمِثْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قُلْتُ لَشُعْبَةَ إِنَّ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنِي عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ السُّدِّيِّ مَرْفُوعًا وَلَكِنِّي أَدْعُهُ عَمْدًا.

۱۰۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنِّي قَدْ أَحْبَبْتُ فَلَا نَا فَاجَبَّهُ قَالَ فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا وَإِذَا ابْتِغَضَ

اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرَائِيلَ إِنِّي قَدْ أَبْغَضْتُ فَلَانًا فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْبُغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا.

کے عنقریب رحمن ان کے لیے محبت پیدا کرے گا۔ مریم۔ آیت (۹۶) اور اگر اللہ تعالیٰ کسی سے بغض رکھتا ہے تو جبرائیل سے کہہ دیتا ہے کہ میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں اور وہ آسمان والوں میں اعلان کر دیتا ہے۔ پھر زمین والوں کے دلوں میں بھی اس سے بغض پیدا کر دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار بھی اپنے والد سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّخْطِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ خُبَابَ بْنَ الْأَرْتِ يَقُولُ جِئْتُ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ السُّهْمِيِّ اتِّقَاصَاهُ حَقَالِي عِنْدَهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تَبَعْتُ قَالَ وَإِنِّي لَمَبِيتٌ ثُمَّ مَبُوءٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ لِي هُنَاكَ مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْصِيكَ فَزِلْتُ أَفْرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بَايَاتِنَا وَقَالَ لَا وَتَيْنِ مَالًا وَوَلَدًا الْآيَةَ حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۸۹: حضرت خباب بن ارت کہتے ہیں کہ میں عاص بن وائل سے اپنا حق لینے کے لیے گیا تو وہ کہنے لگا کہ میں تمہیں اس وقت تک تمہارا حق نہیں دوں گا جب تک تم محمد (ﷺ) کا انکار نہیں کرو گے۔ میں نے کہا میں کبھی ایسا نہیں کروں گا۔ یہاں تک کہ تم مر کر دوبارہ زندہ کر دیے جاؤ۔ اس نے کہا کیا میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا۔ میں نے کہا ”ہاں“۔ وہ کہنے لگا: وہاں میرا مال اور اولاد ہوگی لہذا میں وہیں تمہارا حق ادا کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ”أَفْرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بَايَاتِنَا“..... (الآیہ) (کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہتا ہے کہ مجھے ضرور مال اور اولاد ملے گی۔ مریم: آیت ۷۷) (ہنابھی ابومعاویہ سے اور وہ اعمش سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

خلاصہ سورہ مہدیہ: حضرت ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام سے ایک ہزار سال پہلے گذرے ہیں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد پہلے نبی و رسول ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے تیس (۳۰) صحیفے نازل فرمائے اور سب سے پہلے انسان ہیں جنہوں نے قلم سے لکھنا اور کپڑا سینا ایجاد کیا ان سے پہلے عموماً جانوروں کی کھال بجائے لباس استعمال کرتے تھے اور سب سے پہلے ناپ تول کے طریقے بھی آپ نے ایجاد کئے اور اسلحہ کی ایجاد بھی آپ سے شروع ہوئی۔ آپ نے اسلحہ تیار کر کے بنو قاتیل سے جہاد کیا۔ حدیث باب میں ان کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بارے میں حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ کعب احبار کی اسرائیلی روایات میں سے ہے اور ان میں سے بعض منکر اور اجنبی ہیں اور یہ قطعی نہیں ہے۔

سورہ طہ کی تفسیر

وَمِنْ سُورَةِ طه

۱۰۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ ۱۰۹۰: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ

سَمِيعُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ أَسْرَى
لَيْلَةً حَتَّى أَذْرَكَهُ الْكُرَى أَنَاخَ فَعَرَسَ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ
أَكَلْنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَصَلَّى بِلَالٌ ثُمَّ تَسَانَدَ إِلَى رَاحِلَتِهِ
مُسْتَقْبِلَ الْفَجْرِ فَلَقَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ أَحَدًا
مِنْهُمْ وَكَانَ أَوَّلُهُمْ اسْتَيْقَاطَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ يَا بَابِي أَنْتَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْنَادُوا ثُمَّ أَنَاخَ فَتَوَضَّأَ
فَأَقَامَ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَلَّى مِثْلَ صَلَاتِهِ فِي الْوَقْتِ فِي
تَمَكُّبٍ ثُمَّ قَالَ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ
مَحْفُوظٍ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحَفَاطِ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَصَالِحِ بْنِ
أَبِي الْأَخْضَرِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ يَحْيَى بْنُ
سَعِيدِ الْقَطَّانِ وَغَيْرُهُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

عَلَيْهِ السَّلَامُ خيبر سے مدینہ لوٹے تو آپ ﷺ کو رات میں چلتے ہوئے نیند آ گئی۔ آپ کو نے اونٹ بٹھائے اور سو گئے پھر آپ نے فرمایا: کہ بلال! آج رات ہمارے لیے ہوشیار رہنا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت بلال نے نماز پڑھی اور اپنے کبادے سے ٹیک لگا کر مشرق کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔ پھر ان کی آنکھوں میں نیند غالب آ گئی اور پھر ان میں سے کوئی بھی نہ جاگ سکا اور سب سے پہلے جاگنے والے نبی اکرم ﷺ ہی تھے آپ نے فرمایا: بلال! یہ کیا ہوا۔ حضرت بلال نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ: میرے ماں باپ آپ پر قربان میری روح کو بھی اسی (نیند) نے پکڑ لیا تھا جس نے آپ کی روح کو پکڑا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: چلو اونٹوں کو لے کر چلو پھر تھوڑا آگئے جا کر اونٹ دوبارہ بٹھائے اور وضو کر کے اسی طرح نماز پڑھی جیسے اس (یعنی نماز) کے وقت میں ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”اقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي..... الْآيَةُ“ (اور نماز قائم رکھ میری یادگاری کو۔ طہ آیت: ۱۴) یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ اس حدیث کو کئی حفاظ حدیث زہری سے وہ سعید بن مسیب سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہوئے حضرت ابو ہریرہؓ کا تذکرہ نہیں کرتے۔ صالح بن ابی خضر حدیث میں ضعیف ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان اور کچھ راوی انہیں حافظے کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں۔

خَلَّا صَبَاحَهُ سَيُورُهُ: اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي کا مطلب یہ ہے کہ نماز کی روح ذکر اللہ ہے اور نماز اَوَّل سے آخر تک ذکر ہی ذکر ہے زبان سے بھی دل سے بھی اور دوسرے اعضاء سے بھی نماز میں ذکر اللہ سے غفلت نہ ہونی چاہئے اور حدیث باب سے یہ ثابت ہے اگر کوئی شخص نیند میں مغلوب ہو گیا یا کسی کام میں لگ کر بھول گیا اور نماز کا وقت نکل گیا تو جب نیند سے بیدار ہوا یا بھول پر تنبیہ ہو اور نماز یاد آئے اسی وقت نماز کی قضا پڑھ لے۔

مِنْ سُورَةِ الْأَنْبِيَاءِ

سورة انبياء کی تفسیر

۱۰۹۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھا اور عرض کیا کہ میرے غلام مجھ سے جھوٹ

۱۰۹۱: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى الْبَغْدَادِيُّ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عِبْدُ الرَّحْمَنِ

بولتے، خیانت کرتے اور میری نافرمانی کرتے ہیں۔ لہذا میں انہیں گالیاں دیتا اور مارتا ہوں مجھے بتائیے کہ میرا اور ان کا کیا حال ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا: اگلی خیانت، نافرمانی اور جھوٹ بولنے کا تمہاری سزا سے تقابل کیا جائیگا۔ اگر سزا ان کے جرموں کے مطابق ہوئی تو تم اور وہ برابر ہو گئے نہ ان کا تم پر حق رہا اور نہ تمہارا ان پر اگر تمہاری سزا کم ہوئی تو یہ تمہاری فضیلت کا باعث ہوگا اور اگر تمہاری سزا ان کے جرموں سے بڑھ گئی تو تم سے بدلہ لیا جائے گا۔ پھر وہ شخص روتا چلاتا ہوا وہاں سے چلا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ الْآیۃ“ (اور قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو قائم کریں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر رانی کے دانہ کے برابر بھی عمل ہوگا تو اسے بھی ہم لے آئیں گے اور ہم ہی حساب لینے کیلئے کافی ہیں۔ الانبیاء ۴۷) اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ان کے اور اپنے لیے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھتا کہ انہیں آزاد کردوں میں آپؐ کو گواہ بنا کر آزاد کرتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اس حدیث کو صرف عبد الرحمن بن غزوٰ ان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۹۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی ایک وادی ہے جس کا نام ”ویل“ ہے کافر اسکی گہرائی میں پہنچنے سے پہلے اس میں چالیس برس تک گرتا رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نصرف تین جھوٹ بولے تھے ایک یہ کہ کافروں سے کہا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ وہ بیمار نہیں تھے۔ دوسرا جب انہوں نے (اپنی بیوی) سارہ کو بہن

بُنْ غَزْوَانَ أَبُو نُوحٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرُوَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَمْلُوكَيْنِ يَكْذِبُونَنِي وَيَخُونُونَنِي وَيَعْصُونَنِي وَأَسْتَمُوهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ قَالَ يُحْسَبُ مَا خَانُوكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَبُوكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ أَقْتَصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ قَالَ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَهْتِفُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا أَلَا يَۤا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَجْدَلِي وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُقَارَفَتِهِمْ أَشْهَدُكَ أَنَّهُمْ أَحْرَارٌ كُلُّهُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَزْوَانَ وَقَدْ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَزْوَانَ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۰۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُوسَى نَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَيْلُ وَادِ فِي جَهَنَّمَ يَهْوَى فِيهِ الْكَافِرُ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَبْلَ أَنْ يُبْلَغَ قَعْرُهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْيَعَةَ.

۱۰۹۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ نَبِيُّ أَبِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ فِي شَيْءٍ

قَطُّ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَلَمْ يَكُنْ سَقِيمًا وَ قَوْلُهُ لِسَارَةِ أَخِي وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بتایا اور تیسرا جب ان سے بتوں کو توڑنے والے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ان کے بڑے کا کام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاوَكِيْعٌ وَ هُبُّ بْنُ جَرِيرٍ وَ أَبُو دَاوُدَ قَالُوا نَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ عُرَاةٌ غُرُلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ إِلَى الْخَيْرِ الْآيَةِ قَالَ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّ سَيُونِي بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتُ الشَّمَالِ فَأَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذْنَا بِكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَادُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنَّ تَعَذُّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ الْآيَةُ فَيَقَالُ هُوَ لَا لَمْ يَزَلْ أَوْامِرُ تَذِينَ عَلَى أَغْقَابِهِمْ مِنْذُ فَارَقْتَهُمْ.

۱۰۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ.

۱۰۹۴: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نصیحت کرنے کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم لوگ قیامت کے روز ننگے جسم اور بے ختنہ اٹھائے جاؤ گے پھر یہ آیت پڑھی ”کَمَا بَدَأْنَا.....“ (الآیہ) (جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا دوبارہ بھی پیدا کریں گے۔ یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے۔ بیشک ہم پورا کرنے والے ہیں۔ الانبیاء۔ آیت ۱۰۴۔) پھر آپؐ نے فرمایا کہ جس کو سب سے پہلے کپڑے پہنائے جائیں گے۔ وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ پھر میری امت کے بعض لوگوں کو بائیں طرف لے جایا جائے گا۔ تو میں کہوں گا یا اللہ یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ جواب دیا جائے گا کہ آپؐ نہیں جانتے کہ آپؐ کے بعد انہوں نے دین میں نئی چیزیں ایجاد کی تھیں۔ پھر میں اللہ کے نیک بندے (عیسیٰ) کی طرح عرض کروں گا ”وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا“.... (الآیہ) آپؐ نے جس دن سے انہیں چھوڑا تھا اسی دن سے یہ مرتد ہو گئے تھے۔

۱۰۹۵: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ مغیرہ بن نعمان سے اسی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری بھی نعمان بن مغیرہ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

خلاصہ سورۃ الفیپاء : موازن میزان کی جمع ہے جو ترازو کے معنی میں آتا ہے موازن جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے اس کے بارے میں جمہور علماء اس پر متفق ہیں کہ میزان ایک ہی ہوگی اس کو صیغہ جمع اس لئے تعبیر کیا گیا ہے کہ وہ بہت سی موازن (ترازوؤں) کا کام دے گی کیونکہ ساری مخلوقات آدم علیہ السلام سے قیامت تک جن کی تعداد اللہ ہی جانتا ہے ان سب کے اعمال کو یہی ترازو تولے گی۔ حدیث باب سے محاسبہ اعمال ثابت ہوا ہے کہ ہر بندہ نے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے حدیث نمبر ۱۰۹۴ سے یہ ثابت ہوا کہ دین محمدیؐ میں اپنی طرف سے بدعات اور شرکیہ رسوم و افعال کو ایجاد کرنا حضور ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے حوض کوثر سے محرومی کا سبب ہوگا اور جہنم میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے۔

مِنْ سُورَةِ الْحَجِّ

۱۰۹۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرْدَعَانَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ قَالَ أَنْزَلْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ قَالَ أَتَذَرُونِ أَيُّ يَوْمٍ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمَ يَقُولُ اللَّهُ لِأَدَمَ ابْعَثْ النَّارَ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعَثَ النَّارَ قَالَ تِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَانْشَأَ الْمُسْلِمُونَ يَبْكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوا وَسَدُّوْا فَاثْنَاهَا لَمْ تَكُنْ نَبْوَةٌ قَطُّ إِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ قَالَ فَيُؤْخَذُ الْعَذَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنْ تَمَّتْ إِلَّا كُمَلَّتْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَمَا مَثَلُكُمْ وَالْأَمَمِ إِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ أَوْ كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا رَجْوَانَ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبِّرُوا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا رَجْوَانَ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبِّرُوا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا رَجْوَانَ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبِّرُوا قَالَ وَلَا أَدْرِي قَالَ الثَّلَاثِينَ أَمْ لَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ.

سُورَةِ الْحَجِّ کی تفسیر

۱۰۹۶: حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ...“ (اے لوگو اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ ایک بڑی چیز ہے جس دن اسے دیکھو گے، ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پینے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی اور تجھے لوگ مدہوش نظر آئیں گے اور وہ مدہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا سخت ہوگا۔ الحج۔ آیت ۲) تو آپ سفر میں تھے۔ آپ نے ہم سے پوچھا کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے کہیں گے کہ دوزخ کیلئے لشکر تیار کرو۔ وہ عرض کریں گے: یا اللہ وہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: نو سو نواوے آدمی دوزخ میں اور ایک جنت میں جائے گا۔ مسلمان یہ سن کر رونے لگے تو آپ نے فرمایا: اللہ کی قربت اختیار کرو اور سیدھی راہ اختیار کرو اس لیے کہ ہر نبوت سے پہلے جاہلیت کا زمانہ تھا لہذا انہی سے دوزخ کی گنتی پوری کی جائے گی۔ اگر پوری ہوگئی تو ٹھیک ورنہ منافقین سے پوری کی جائے گی پھر پچھلی امتوں کے مقابلے میں تمہاری مثال اس طرح ہے جیسے گوشت کا وہ ٹکڑا جو کسی جانور کے ہاتھ میں اندر کی طرف ہوتا ہے۔ یا پھر جیسے کسی اونٹ کے پہلو میں تل۔ پھر فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کی چوتھائی تعداد ہو۔ اس پر تمام صحابہ کرامؓ

نے اللہ اکبر کہا۔ پھر فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا تہائی حصہ ہو گے۔ اس پر بھی سب نے تکبیر کہی۔ پھر آپ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف حصہ ہو گے۔ صحابہ کرامؓ نے پھر تکبیر کہی۔ پھر راوی کہتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ آپ نے دو تہائی کہا یا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حسن سے عمران بن حصین کے حوالے سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۰۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۹۷: حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ صحابہ کرامؓ آگے پیچھے ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز سے یہ دو آیتیں پڑھیں۔ ”يَا أَيُّهَا

النَّاسُ اتَّقُوا.....“ جب صحابہ کرامؓ نے آپؐ کی آواز سنی تو سمجھ گئے کہ آپؐ کوئی بات کہنے والے ہیں لہذا اپنی ساریوں کو دوڑا کر (آگے آگے) آپؐ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو پکاریں گے وہ جواب دیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے آدم علیہ السلام جہنم کے لیے لشکر تیار کرو۔ وہ کہیں گے: اے اللہ وہ کونسا لشکر ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہر ہزار آدمیوں میں سے نو سو ننانوے جہنمی اور ایک جنتی ہے۔ اس بات سے لوگ مایوس ہو گئے۔ یہاں تک کہ کوئی مسکرا بھی نہیں سکا۔ چنانچہ جب نبی اکرم ﷺ نے صحابہؓ کو غمگین دیکھا تو آپؐ نے فرمایا: عمل کرو اور بشارت دو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے تمہارے ساتھ دو مخلوقیں ایسی ہوں گی جو جس کسی کے ساتھ مل جائیں انکی تعداد زیادہ کر دیں گی۔ ایک یا جوج ماجوج اور دوسری جو شخص نبی آدم اور اولاد ابلیس سے مر گئے۔ راوی فرماتے ہیں یہ سکر صحابہ کرامؓ کی پریشانی ختم ہو گئی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: عمل کرو اور بشارت دو کیونکہ تمہاری دوسری امتوں کے مقابلے میں تعداد صرف اتنی ہے جیسے کسی اونٹ کے پہلو میں تل کسی جانور کے ہاتھ کے اندر کا گوشت۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۹۸: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت اللہ کا نام اس لیے بیت العتیق رکھا گیا کہ وہاں کوئی ظالم آج تک غالب نہیں آ سکا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے زہری اس حدیث کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ قتیبہ بھی لیث سے وہ عقیل سے وہ زہری سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

فِي سَفَرٍ فَتَفَاوَتْ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فِي السَّيْرِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ بِهَاتَيْنِ الْاِثْنَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَلَكِنْ عَذَابُ اللَّهِ شَدِيدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ حَثُّوا الْمَطْيَ وَعَرَفُوا أَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُولُهُ فَقَالَ هَلْ تَذَرُونَ أَيُّ يَوْمٍ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمٌ يَنَادِي اللَّهُ فِيهِ آدَمَ فَيَنَادِيهِ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا آدَمُ انْبَعثْ النَّارَ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ وَمَا بَعَثَ النَّارَ فَيَقُولُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَيَسْعُونَ إِلَى النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَنْسُ الْقَوْمُ حَتَّى مَا أَبْذُوا بِضَاحِكَةٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بِأَصْحَابِهِ قَالَ اغْمَلُوا وَأَبْشِرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيفَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ إِلَّا كَثُرَتَا يَا جُوجُ وَمَاجُوجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِي آدَمَ وَبَنِي إِبْلِيسَ قَالَ فَسُرِّيَ عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِي يَجِدُونَ قَالَ اغْمَلُوا وَأَبْشِرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الذَّابَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَبِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَمِيَ اللَّيْثُ الْعَتِيقَ لِأَنَّهُ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ جَبَّارٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۰۹۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کو مکہ سے نکالا گیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکال دیا ہے یہ ہلاک ہو جائیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "إِنَّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ... الْآيَةَ (جن سے کافر لڑتے ہیں انہیں بھی لڑنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس لئے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ انکی مدد کرنے پر قادر ہے۔ الحج۔ آیت ۳۹)۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا میں جان گیا تھا کہ اب باہم قتال ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ کئی راوی اس حدیث کو سفیان سے وہ اعمش سے وہ مسلم بطین سے وہ سعید بن جبیرؓ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں اور اس میں ابن عباسؓ سے روایت نہیں۔

۱۰۹۹: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نَا أَبَى وَاسْحَاقَ بْنَ يُوسُفَ الْأَزْرَقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ آخِرُ جَوَابِهِمْ لِيَهْلِكُنَّ فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أِذْنٌ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بَأَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الْآيَةَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ قِتَالٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَيْسَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

خلاصہ سورہ حجج: قرطبیؒ نے فرمایا کہ اس سورہ کے عجائب میں سے یہ بات ہے کہ اس کی آیات نزول بعض کارات میں، بعض کا دن میں، بعض کا سفر میں، بعض کا اقامت میں، بعض کا مکہ مکرمہ میں، بعض کا مدینہ منورہ میں، بعض کا جہاد کے وقت اور بعض کا صلح و امن کی حالت میں ہوا ہے اور اسی میں بعض آیات ناسخ ہیں اور بعض منسوخ۔ بعض محکم ہیں، بعض تشابہ کیونکہ تمام اصناف تزیل پر مشتمل ہیں تو اس کی پہلی آیت حالت سفر میں نازل ہوئی حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے سامنے تلاوت فرمائی اور بعد میں اس کی تشریح بھی فرمادی جب صحابہ کرام نے قیامت کے ہولناک منظر کو سماعت کیا تو غمگین اور رنجیدہ خاطر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے تسلی دی اور فرمایا کہ تم بے فکر ہو جہنم جانے والا یا جوج ماجوج میں سے ایک ہزار اور تم سے ایک ہوگا یعنی میری امت میں سے یہ خطاب صرف صحابہ کو نہیں کیونکہ صحابہ کرامؓ تو سب کے سب ناجی ہیں۔ حدیث باب سے بعض حضرات سے استدلال کرتے ہوئے یہ قرار دیا ہے کہ زلزلہ حشر و نشر اور دوبارہ زندہ ہونے کے بعد ہوگا اور حقیقت ہے کہ قیامت سے پہلے زلزلہ ہونا بھی آیات قرآنیہ اور احادیث صحیح سے ثابت ہے اور حشر و نشر کے بعد ہونا اس حدیث سے ثابت ہے۔ واللہ اعلم

سورہ مؤمنون کی تفسیر

مِنْ سُورَةِ الْمُؤْمِنُونَ

۱۱۰۰: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو آپؐ کے چہرے کے پاس شہد کی مکھی کی طرح گنگناہٹ محسوس ہوئی۔ ایک مرتبہ وحی نازل ہوئی ہم آپؐ کے پاس کچھ دیر ٹھہرے۔ جب وہ حالت ختم ہوئی تو آپؐ نے قبلے کی طرف رخ کیا اور دونوں ہاتھ بلند کیے اور یہ دعا کی اے اللہ ہمیں اور زیادہ دے اور کم نہ کر، ہمیں

۱۱۰۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سَمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَذَوِي

النَّحْلُ فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَّنَّا سَاعَةَ فُسْرَى عَنْهُ
فَأَسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ االلَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا
تَنْقُصْنَا وَآكِرْنَا وَلَا تَهِنَّا وَاعْظِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَابْرِئْنَا
وَلَا تُؤْزِرْ عَلَيْنَا وَارْضْنَا وَارْضْنَا عَنْنَا ثُمَّ قَالَ أَنْزَلَ عَلَيَّ
عَشْرَ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ أَفْلَحَ
الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ.

۱۱۰۱: محمد بن ابان، عبدالرزاق سے وہ یونس بن سلیم سے وہ یونس
بن یزید سے اور وہ زہری سے اسی سند سے اسی کے ہم معنی
حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث سے صحیح
ہے۔ اسحاق بن منصور بھی، احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور اسحاق
بن ابراہیم سے وہ عبدالرزاق سے وہ یونس بن سلیم سے وہ یونس
بن یزید سے اور وہ زہری سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔
جس نے یہ حدیث عبدالرزاق سے سنی وہ اس میں یونس بن
یزید کا ذکر کرتے ہیں۔ جب کہ بعض حضرات ان کا ذکر نہیں
کرتے۔ جن احادیث میں یونس بن یزید کا ذکر ہے وہ زیادہ
صحیح ہیں۔ عبدالرزاق بھی کبھی یونس کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی
یونس کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۱۰۲: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ربیع بنت نضر کے
صاحبزادے حارثہ بن سراقہ کو بدر کے دن ایک تیر لگانہ معلوم
کس نے مارا۔ چنانچہ حضرت ربیع بنت نضر نبی اکرم ﷺ کی
خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے
حارثہ کے متعلق بتائیے۔ اگر خیر سے ہے تو ثواب کی امید
رکھوں اور صبر کروں اور اگر ایسا نہیں تو اس کے لیے زیادہ سے
زیادہ دعا کی کوشش کروں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ام
حارثہ جنت میں کئی باغ ہیں اور تمہارا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے۔
فردوس جنت کی بلند زمین ہے اور یہ درمیان میں ہے اور سب
سے افضل ہے۔ یہ حدیث انسؓ کی روایت سے حسن صحیح
غریب ہے۔

۱۱۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ عَنْ يُونُسَ
بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ سَمِعْتُ
إِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ
الْمَدِينِيِّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ يُونُسَ
بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ
وَمَنْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَدْ يَمَّا فَإِنَّهُمْ إِنَّمَا يَذْكُرُونَ فِيهِ
عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَبَعْضُهُمْ لَا يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ
يَزِيدَ وَمَنْ ذَكَرَ فِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ فَهُوَ أَصَحُّ وَكَانَ
عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرَبَّمَا ذَكَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ
وَرَبَّمَا لَمْ يَذْكُرْهُ.

۱۱۰۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ
سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الرَّبِيعَ بِنْتَ
النَّضْرِ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُهَا
حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ أَصِيبَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ
غَرَبَتْ فَاتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ أَخْبِرْنِي عَنْ حَارِثَةَ لَئِنْ كَانَ أَصَابَ خَيْرًا
إِحْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ وَإِنْ لَمْ يُصِبِ الْخَيْرَ اجْتَهَدْتُ
فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جَنَّاتٌ فِي
جَنَّةٍ وَإِنَّ ابْنَكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى وَ
الْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَأَفْضَلُهَا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ.

۱۱۰۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے متعلق پوچھا ”وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ... (الآیہ)“ (اور جو دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل اس سے ڈرتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ المؤمنون - ۷۰) اور عرض کیا کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اے صدیقؓ کی بیٹی ”نہیں“ بلکہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے نماز پڑھتے صدقہ دیتے اور اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان سے قبول نہ کیا جائے۔ یہی لوگ اچھے اعمال میں جلدی کرتے اور سبقت لے جاتے ہیں۔ یہ حدیث عبد الرحمن بن سعید بھی ابو حازم سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۰۴: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”وَهُمْ فِيهَا كَالْحُونَ...“ (اور وہ اس میں بد شکل ہو رہے ہونگے۔ المؤمنون آیت: ۱۰۳) کی تفسیر میں فرمایا کہ آگ اسے اس طرح بھون دے گی کہ اس کا اوپر کا ہونٹ سڑ کر سر کے درمیان پہنچ جائے گا اور نچلا ہونٹ لٹک کر ناف کو چھونے لگے گا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

خلاصہ سورہ صافات: اس سورہ میں مؤمن کامل کی وہ سات اوصاف ذکر کی گئی ہیں جس میں فلاح دنیا و آخرت کا وعدہ ہے۔ فلاح قرآن و سنت میں بکثرت استعمال ہوا ہے اذان و اقامت میں پانچ وقت ہر مسلمان کو فلاح کی طرف دعوت دی جاتی ہے فلاح کے معنی یہ ہیں کہ ہر مراد حاصل ہو اور ہر تکلیف دور ہو یہ لفظ مختصر ہے اتنا ہی جامع ایسا ہے کہ کوئی انسان اس سے زیادہ کسی چیز کی خواہش کر ہی نہیں سکتا۔

سورہ نور کی تفسیر

۱۱۰۵: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کا نام مرید بن ابی مرہم تھا وہ قیدیوں کو مکہ سے مدینہ پہنچایا کرتا تھا۔ مکہ میں ایک زانیہ عورت تھی جس کا نام عناق تھا وہ اسکی دوست تھی۔ مرید نے مکہ کے قیدیوں

۱۱۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ نَا مَالِكُ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا قُلُوبُهُمْ وَجَلَّةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ أَهْمُ الَّذِينَ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُونَ قَالَ لَا يَا بِنْتُ الصَّدِيقِ وَلَكِنَّهُمْ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيَصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا.

۱۱۰۴: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ يَزِيدٍ أَبِي شُجَاعٍ عَنْ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيهَا كَالْحُونَ قَالَ تَشْوِيهِ النَّارِ فَتَقْلَصُ شَفْتُهُ الْعَالِيَةَ حَتَّى تَبْلُغَ وَسْطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِي شَفْتُهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ النُّورِ

۱۱۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَرْثَدُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ وَكَانَ رَجُلًا يُحْمِلُ الْأَسْرَى مِنْ مَكَّةَ حَتَّى يَأْتِيَ

میں سے ایک سے وعدہ کیا ہوا تھا کہ وہ اسے مدینہ پہنچائے گا۔ مرشد کہتے ہیں کہ میں (مکہ) آیا اور ایک دیوار کی اوٹ میں ہو گیا۔ چاندنی رات تھی کہ اتنے میں عناق آئی اور دیوار کے ساتھ میرے سائے کی سپاہی کو دیکھ لیا۔ جب میرے قریب پہنچی تو پہچان گئی اور کہنے لگی کہ تم مرشد ہو۔ میں کہا ہاں مرشد ہوں۔ کہنے لگی اھلا ومرحبا (خوش آمدید)۔ آج کی رات ہمارے یہاں قیام کرو۔ مرشد فرماتے ہیں کہ میں نے کہا عناق، اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام قرار دیا ہے اس نے زور سے کہا: خیمے والو! یہ آدمی تمہارے قیدیوں کو لے جاتا ہے۔ چنانچہ آٹھ آدمی میرے پیچھے دوڑے۔ میں (خدمہ) ایک پہاڑ کی طرف بھاگا اور وہاں پہنچ کر ایک غار دیکھا اور اس میں گھس گیا۔ وہ لوگ آئے اور میرے سر پر کھڑے ہو گئے اور وہاں پیشاب بھی کیا جو میرے سر پر ٹھہرنے لگے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں مجھے دیکھنے سے اندھا کر دیا اور وہ واپس چلے گئے۔ پھر میں بھی اپنے قیدی ساتھی کے پاس گیا اور اسے اٹھایا۔ وہ کافی بھاری تھا۔ میں اسے لے کر اذخر کے مقام تک پہنچا۔ پھر اس کی زنجیریں توڑیں اور اسے پیٹھ پر لاد لیا۔ وہ مجھے تھکا دیتا تھا یہاں تک کہ میں مدینہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: میں عناق سے نکاح کروں گا۔ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ یہ آیات نازل ہوئی۔ ”الزَّانِي لَا يَنْكِحُ...“ (الآیہ) (بدکار مرد نہیں نکاح کرتا مگر عورت بدکار سے یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے نکاح نہیں کرتا مگر بدکار مرد یا شرک اور یہ حرام ہوا ہے ایمان والوں پر۔ النور۔ آیت ۳) اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے نکاح نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۱۰۶: حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ مصعب بن زبیر کی امارت کے زمانے میں مجھ سے کسی نے لعان کرنے والے مردو عورت کا حکم پوچھا کہ کیا انہیں الگ کر دیا جائے؟ میں جواب نہ دے سکا تو انھا اور عبد اللہ بن عمرؓ کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

بِهِمُ الْمَدِينَةَ قَالَ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهَا عَنَاقٌ وَكَانَتْ حَصِيدَةً لَهُ وَانَّهُ كَانَ وَعْدَ رَجُلٍ مِنْ أُسَارَى مَكَّةَ بِحَمْلِهِ قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ مُقَمَّرَةٍ قَالَ فَجَاءَتْ عَنَاقٌ فَأَبْصُرْتُ سَوَادَ ظِلِّي بِجَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى عَرَفَتٍ فَقَالَتْ مَرْتَدٌ فَقُلْتُ مَرْتَدٌ فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلَاهُمْ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ قُلْتُ يَا عَنَاقُ حَرَّمَ اللَّهُ الزَّانَا قَالَتْ يَا أَهْلَ الْخِيَامِ هَذَا الرَّجُلُ يَحْمِلُ أُسْرَاكُمْ قَالَ فَتَبِعَنِي ثَمَانِيَةٌ وَسَلَكْتُ الْخُضَيْمَةَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى غَارٍ أَوْ كَهْفٍ فَدَخَلْتُ فَجَاءُوا حَتَّى قَامُوا عَلَى رَأْسِي قَالُوا فَظَلَّ بَوْلُهُمْ عَلَى رَأْسِي وَأَعْمَاهُمْ اللَّهُ عَنِّي قَالَ ثُمَّ رَجَعُوا وَرَجَعْتُ إِلَى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهُ وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى الْإِذْخِرِ فَفَكَّكْتُ عَنْهُ الْكَبْلَةَ فَجَعَلْتُ أَحْمِلُهُ وَيُعِينَنِي حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكِحْ عَنَاقًا فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْتَدُ الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَلَا تَنْكِحُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۱۰۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَاعِبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِينَ فِي أَمَارَةِ مُضْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيْفَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَكَانِي

جب اجازت چاہی تو کہا گیا کہ وہ قیلولہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے میری آواز سن لی تھی۔ فرمانے لگے ابن جبیرؒ آ جاؤ۔ تم کسی کام ہی سے آئے ہو گے۔ میں گھر میں داخل ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کجاوے کے نیچے بچھایا جانے والا ناٹ بچھا کر اس پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا: ابو عبدالرحمن کیا لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کر دی جاتی ہے۔ وہ فرمانے لگے سبحان اللہ: ہاں اور جس نے سب سے پہلے یہ مسئلہ پوچھا وہ فلاں بن فلاں ہیں۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو برائی (بے حیائی، زنا) کرتے ہوئے دیکھے تو کیا کرے۔ اگر وہ بولے تو بھی یہ بہت بڑی بات ہے اور اگر خاموش رہے تو بھی بہت بڑی چیز پر خاموش رہے۔ آپؐ خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اسکے بعد (کچھ دنوں بعد) وہ دوبارہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے آپؐ سے جس چیز کے متعلق پوچھا تھا۔ میں اس میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کی یہ آیات نازل فرمائیں ”وَالَّذِينَ يَزْمُونَ اَزْوَاجَهُمْ ... الْاَيَةُ“ (پھر نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور یہ آیات پڑھ کر سنانے کے بعد اسے نصیحت کی، سمجھایا اور بتایا کہ دنیاوی سزا آخرت کے عذاب کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ: اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا میں نے اس پر جھوٹی تہمت نہیں لگائی پھر آپؐ عورت کی طرف مڑے اور اسے بھی اسی طرح سمجھایا لیکن اس نے بھی یہی کیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میرا شوہر سچا نہیں۔ اس کے بعد آپؐ نے مرد سے شروع کیا اور اس نے چار شہادتیں دیں کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت۔ پھر عورت نے بھی چار شہادتیں دیں کہ وہ جھوٹا ہے اور اگر وہ سچا ہو تو اس پر (عورت پر) اللہ کا غضب ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں سہل بن سعدؒ

إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَأَسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعْتُ كَلَامِي فَقَالَ لِي ابْنُ جُبَيْرٍ أَدْخُلْ مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةً فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بِرَدْعَةٍ رَحِلٌ لَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيْتَرُوقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَلَانَ بْنُ فَلَانَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَةً عَلَى فَا حِشْبَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتِكَ عَنْهُ قَدْ ابْتَلَيْتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ يَزْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شَهَادَاتُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ حَتَّى خَتَمَ الْآيَاتِ قَالَ فَدَعَا الرَّجُلَ فَعَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعظَهُ وَذَكَرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ تَنَّى بِالْمَرْأَةِ وَوَعظَهَا وَذَكَرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ قَبْدًا بِالرَّجُلِ فَشَهَادَةُ أَرْبَعٍ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ تَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَشَهَدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سے بھی روایت ہے۔

۱۱۰۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر شریک بن سحماہ کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یا تو گواہ پیش کرو یا پھر تم پر حد جاری کی جائے گی۔ ہلال نے عرض کیا کہ اگر کوئی کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھے تو کیا گواہ تلاش کرتا پھرے۔ لیکن آپؐ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ یا پھر تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ ہلال نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مجبوث کیا میں یقیناً سچا ہوں اور میرے متعلق ایسی آیات نازل ہوں گی جو میری پیٹھ کو حد سے نجات دلائیں گی۔ چنانچہ یہ آیات نازل ہوئیں ”وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ... الْآيَةُ“ (اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور انکے لیے سوائے اپنے اور کوئی گواہ نہیں تو ایسے شخص کی گواہی کی یہ صورت ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ بیشک وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہے تو عورت کی سزا کو یہ بات دور کر دے گی کہ اللہ کو گواہ کر کے چار مرتبہ یہ کہے کہ بے شک وہ سراسر جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ بے شک اس پر اللہ کا غضب پڑے اگر وہ سچا ہے۔ (النور آیت: ۹) تو لوگوں نے کہا کہ یہ گواہی اللہ کے غضب کو لازم کر دے گی۔ چنانچہ وہ ہچکچائی اور زلت کی وجہ سے سر جھکا لیا۔ یہاں تک کہ ہم لوگ سمجھے کہ یہ اپنی گواہی سے لوٹ کر (زنا کا اقرار کرے گی) لیکن وہ کہنے لگی: میں اپنی قوم کو سارا دن رسوا نہیں کروں گی۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو اگر یہ ایسا بچہ پیدا کرے جس کی آنکھیں سیاہ کو لیے مولے اور ان میں موٹی ہوں تو وہ شریک بن سحماہ کا نطفہ ہے۔ (ولدا الزنا ہے) پھر ایسا ہی ہوا اور آپؐ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعان کا حکم نہ نازل ہو چکا ہوتا تو میرا اور اس کا معاملہ کچھ اور ہوتا (یعنی حد جاری کی جاتی) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عباد بن منصور یہ حدیث عکرمہ رضی اللہ

۱۱۰۷: حَدَّثَنَا بُسْدَارٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَبَتِي عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكَ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةُ وَالْأَحَدُ فِي ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا رَجُلًا عَلَى امْرَأَةٍ أَيْلَسِمَسَ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيِّنَةُ وَالْأَحَدُ فِي ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ وَلَيَنْزِلَنَّ فِي أَمْرِي مَا يَبْرِي ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ فَفَرَأَى أَنِ بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ قَالَ فَانصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجَاءَ فَقَالَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ قَالُوا لَهَا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَسَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ سَتَرَجُعُ فَقَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ سَابِغٌ إِلَّا لَيْتَيْنِ خَدْلَجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكَ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لَنَا وَلَهَا شَانُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى عَبَّاسُ بْنُ مَنْصُورٍ هَذَا

تعالیٰ عنہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں ایوب بھی یہ حدیث عکرمہ سے نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرسل ہے۔

الْحَدِيثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۱۰۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ جب میرے متعلق لوگوں میں تذکرہ ہونے لگا جس کی مجھے بالکل خبر نہ تھی تو رسول اللہ ﷺ میرے متعلق خطاب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور تشہد کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کرنے کے بعد فرمایا: لوگو مجھے ان لوگوں کے متعلق مشورہ دو جنہوں نے میری بیوی پر تہمت لگائی ہے۔ اللہ کی قسم میں نے اپنی بیوی میں کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی۔ اور اس میں بھی کوئی برائی نہیں دیکھی جس کے ساتھ ان لوگوں نے اسے مہتمم کیا وہ میری عدم موجودگی میں کبھی میرے گھر میں داخل نہیں ہوا۔ پھر وہ ہر سفر میں میرے ساتھ شریک رہا ہے۔ اس پر سعد بن معاذ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں انکی گردنیں اتار دوں۔ قبیلہ خزرج کا ایک شخص کھڑا ہوا (حسان بن ثابت کی والدہ انکی برادری سے تعلق رکھتی تھی) اور (سعد سے) کہنے لگا۔ اللہ کی قسم تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ اللہ کی قسم اگر ان لوگوں کا تعلق قبیلہ اوس سے ہوتا تو تم کبھی یہ بات نہ کرتے۔ نوٹ یہاں تک پہنچ گئی کہ مسجد ہی میں اوس خزرج کے درمیان لڑائی کا خدشہ ہو گیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے اس کا علم بھی نہیں تھا۔ اس روز شام کے وقت میں امّ مطح کے ساتھ کسی کام کیلئے نکلی (چلتے ہوئے) امّ مطح کو ٹھوکر لگی تو کہنے لگیں مطح ہلاک ہو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے ان سے کہا کیا بات ہے آپ اپنے بیٹے کو کیوں کوس رہی ہیں۔ وہ خاموش ہو گئیں۔ تھوڑی دیر بعد پھر ٹھوکر لگی اور مطح کی ہلاکت کی بددعا کی۔ میں نے دوبارہ ان سے پوچھا لیکن اس مرتبہ بھی وہ خاموش رہیں۔ تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو میں نے انہیں ڈانٹا اور کہا کہ آپ اپنے بیٹے کے لیے بددعا کرتی ہیں۔ امّ مطح کہنے لگیں: اللہ کی قسم میں اسے تمہاری وجہ سے ہی کوس رہی ہوں۔

۱۱۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَةٍ فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّئِنِّي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أَنْاسِ أَبْنَاءِ أَهْلِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَبْنَاؤُا بَيْنَ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْنِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غَبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِيَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ أَلَا أَدْنُو لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ أَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتُ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطٍ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ كَذَبْتُ أَمَّا وَاللَّهِ أَنْ لَوْ كَانُوا مِنْ الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ تَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ حَتَّى كَاذِبَانِ يُكُونُ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ ذَلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرْتُ فَقَالَتْ تَعَسِ مِسْطَحُ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمُّ تُسَيِّنُ ابْنَكَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ تَعَسِ مِسْطَحُ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمُّ تُسَيِّنُ ابْنَكَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعَسِ مِسْطَحُ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمُّ تُسَيِّنُ ابْنَكَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَسْبَهُ إِلَّا فِيكَ فَقُلْتُ فِي أَيْ شَأْنِي قَالَتْ قَبَّرْتُ إِلَى الْحَدِيثِ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ هَذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَكَانَ الَّذِي خَرَجْتُ لَهُ لَمْ أَخْرُجْ لَا أَجِدُ مِنْهُ قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا وَوَعَيْتُ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔) میں نے پوچھا میرے متعلق کس وجہ سے؟ اس پر انہوں نے ساری حقیقت کھول کر بیان کر دی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا واقعی یہی بات ہے؟ وہ کہنے لگیں ہاں! اللہ کی قسم میں واپس لوٹ گئی اور جس کام کیلئے نکلی تھی اسکی ذرا سی بھی حاجت باقی نہ رہی اور پھر مجھے بخار ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے میرے والد کے گھر بھیج دیجئے۔ آپ نے میرے ساتھ ایک غلام کو بھیج دیا۔ میں گھر میں داخل ہوئی تو دیکھا کہ ام رومانؓ (حضرت عائشہؓ کی والدہ) بیچے ہیں اور ابو بکرؓ اوپر قرآن کریم پڑھ رہے ہیں (والدہ) نے پوچھا بیٹی کیسے آئی ہو؟ میں نے ان کے سامنے پورا قصہ بیان کیا۔ اور بتایا کہ اس کا لوگوں میں چرچا ہو چکا ہے۔ انہیں بھی اس سے اتنی تکلیف ہوئی جتنی مجھے ہوئی تھی۔ وہ مجھ سے کہنے لگیں۔ بیٹی گھر لانا نہیں اس لیے کہ اللہ کی قسم کوئی خوبصورت عورت ایسی نہیں جس سے اسکی سونکوں کے ہوتے ہوئے اس کا شوہر محبت کرتا ہو اور وہ (سونکیں) اس سے حسد نہ کریں اور اس کے متعلق باتیں نہ بنائی جائیں یعنی انہیں وہ اذیت نہیں پہنچی جو مجھے ہوئی تھی۔ پھر میں نے پوچھا کہ کیا میرے والد بھی یہ بات جانتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ”ہاں“ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق پوچھا تو بتایا کہ ہاں آپ بھی یہ بات جانتے ہیں۔ اس پر میں اور زیادہ غمگین ہوئی اور رونے لگی۔ حضرت ابو بکرؓ نے میرے رونے کی آواز سنی تو نیچے تشریف لائے اور میری والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہوا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اسے اپنے متعلق پھیلنے والی بات کا علم ہو گیا ہے۔ لہذا اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: بیٹی میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اپنے گھر واپس لوٹ جاؤ۔ میں واپس گئی تو رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور میری خادمہ سے میرے متعلق دریافت کیا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم مجھے ان میں کسی عیب کا علم نہیں اتنا ضرور ہے کہ وہ (یعنی حضرت عائشہؓ) سو جایا کرتی تھیں اور بکری اندر داخل ہو کر آٹا کھا جایا کرتی تھی۔ (راوی کو

وَسَلَّمَ ارْسَلْنِي اِلَى بَيْتِ أَبِي فَارْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامُ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ اُمَّ رُومَانَ فِي السِّفْلِ وَابُوَ بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَقَالَتْ اُمِّي مَا جَاءَ بِكَ يَا بَنِيَّةُ قَالَتْ فَاخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ فَاِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي فَقَالَتْ يَا بَنِيَّةُ خَفَيْ عَلَيْكَ الشَّانُ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَاةٌ حَسَنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيلَ فِيهَا فَاِذَا هِيَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي قَالَتْ قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ اَبِي قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ قَالَتْ نَعَمْ وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَنَزَلَ فَقَالَ لَأُمِّي مَا شَأْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الَّذِي ذَكَرَ مِنْ شَأْنِهَا فَقَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا بَنِيَّةُ اِلَّا رَجَعْتُ اِلَى بَيْتِكَ فَرَجَعْتُ وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى بَيْتِي وَسَأَلَ عَنِّي خَادِمَتِي فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْنًا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاءُ فَتَأْكُلُ خَمِيرَتَهَا اَوْ عَجِينَتَهَا وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَصْذَقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْقَطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّانِعُ عَلَى تَبَرِّ الدَّهَبِ اِلَّا حَمَرِ قَبْلَ الْاَمْرِ ذَلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ كَنْفَ اُنْثَى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَتْ وَاصْبَحَ اَبَوَايَ عِنْدِي فَلَمْ يَزَالَا عِنْدِي حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدْ اُكْتَفَفْنِي اَبَوَايَ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَتَشْهَدُ النَّبِيُّ ﷺ وَحَمِدَ اللَّهُ وَاتَّيَّ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ يَا

شک ہے کہ ”خَمِيرٌ تَهَا“ کہایا ”عَجِئَتْهَا“ تھا) اس پر بعض صحابہؓ نے اسے ڈانٹا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولو۔ یہاں تک کہ بعض نے اسے (یعنی خادمہ کو) برا بھلا کہا۔ وہ کہنے لگی: سبحان اللہ۔ اللہ کی قسم میں انکے (یعنی حضرت عائشہؓ کے) متعلق اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنا خالص اور سرخ سونے کو پہچانتا ہے۔ پھر اس شخص کو بھی یہ بات پتہ چلی گئی۔ جسکے بارے میں واقعہ کہا گیا تھا۔ وہ بھی کہنے لگا کہ سبحان اللہ۔ اللہ کی قسم میں نے کبھی کسی عورت کا ستر نہیں کھولا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر وہ شخص اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا۔ اس کے بعد صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس آئے۔ وہ ابھی میرے پاس ہی تھے کہ عصر کی نماز پڑھ کر نبی اکرم ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ میرے والدین میرے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے تشہد پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثانیان کی اور فرمایا: اے عائشہؓ اگر تم برائی کے قریب گئی ہو یا تم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لو۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتے ہیں۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک انصاری عورت آئی اور دروازے میں بیٹھ گئی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ اس عورت کی موجودگی میں اس بات کا ذکر کرتے ہوئے حیا نہیں فرماتے۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے وعظ و نصیحت کی تو میں اپنے والد کی طرف متوجہ ہوئی اور عرض کیا کہ نبی اکرم ﷺ کو جواب دیجئے۔ انہوں نے فرمایا میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ پھر میں والدہ کی طرف متوجہ ہوئی اور ان سے جواب دینے کے لیے کہا تو انہوں نے بھی یہی کہا۔ جب دونوں نے کوئی جواب نہیں دیا تو میں نے تشہد پڑھ کر حمد و ثانیان کرنے کے بعد کہا: اللہ کی قسم اگر میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر آپ حضرات سے یہ کہوں کہ میں نے یہ کام نہیں کیا تب بھی یہ بات مجھے فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ اس لیے کہ بات تم لوگوں کے سامنے کہی جا چکی ہے اور تمہارے دلوں میں سرایت کر گئی ہے اور اگر میں یہ کہوں کہ ہاں

عَائِشَةُ إِنَّ كُنْتُ قَارَأْتُ سُوءَ الْوُظْلَمَتِ فَتَوْبَتِي إِلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ قَالَتْ وَجَاءَتْ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْتَحْيِي مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا وَوَعظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْتَفْتُ إِلَى أَبِي فَقُلْتُ أَجِبْنِي قَالَ فَمَاذَا أَقُولُ فَأَلْتَفْتُ إِلَى أُمِّي فَقُلْتُ أَجِيبْنِي قَالَتْ أَقُولُ مَاذَا قَالَتْ فَلَمَّا لَمْ يُجِيبْنِي تَشْهَدُ ثُمَّ فَحَمِدْتَ اللَّهَ وَاتَّيْبْتَ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتَ أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ قُلْتَ لَكُمْ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ مَا ظَاكَ بِنَافِعِي عِنْدَكُمْ لِي لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَأَشْرَبْتُ قُلُوبَكُمْ وَلَئِنْ قُلْتَ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولُنَّ إِنَّهَا قَدْ بَاءَتْ بِهَا عَلَى نَفْسِهَا وَاللَّهُ إِنِّي مَا أَحَدٌ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا قَالَتْ وَالتَّمَسُّتُ اسْمَ يَغْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ لَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ وَأَنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهِ فَسَكَنَّا فَرَفَعَ عَنْهُ وَإِنِّي لَأَتَّبِعُ السُّرُورَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ وَيَقُولُ أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَتَكَ قَالَتْ فَكُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِي أَبُو أَيْ قَوْمِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمْ وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيْرَ تَمُوهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ أَمَا زَيْتُ ابْنَةِ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِدُيْبِهَا فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ لِيَمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مُسَطَّحٌ وَحَسَانٌ بَنُ نَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي وَكَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبَرَهُ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ

قَالَ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعَ مُسْطَحًا بِنَا فَعَةٍ أَبَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَعْنِي مُسْطَحًا إِلَى قَوْلِهِ لَا تَجْبُونُ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللَّهِ يَا رَبَّنَا إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَلَهُ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَقَدْ رَوَى يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَمَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ اللَّيْثِيِّ وَغُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا الْحَدِيثُ أَطْوَلُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَآتَمَّ.

میں نے یہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ میں نے نہیں کیا تم لوگ کہو گے کہ اس نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا۔ اللہ کی قسم میں تمہارے اور اپنے متعلق کوئی مثال نہیں جانتی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر میں نے یعقوب علیہ السلام کا نام لینا چاہا تو میرے ذہن میں نہیں آیا۔ اتنا ہی آیا کہ وہ ابو یوسفؓ ہیں۔ (یعنی میرا قصہ بھی انہی کی طرح ہے جیسے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کھونے کے بعد فرمایا: فَصَبَّرَ جَمِيلٌ عَنِّي صَبْرِيْ بَهْتَرِے اور جس طرح تم بیان کر رہے ہو اس پر اللہ تعالیٰ مددگار ہے) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر اسی وقت نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور ہم لوگ خاموش ہو گئے۔ جب وحی کے آثار ختم ہوئے تو میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار دیکھے۔ آپ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے فرمانے لگے۔ عائشہؓ تمہیں بشارت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی اور برأت نازل فرمادی ہے۔ ام

المؤمنین عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں بہت غصے میں تھی کہ میرے والدین نے مجھ سے کہا کہ اشحو اور کھڑی ہو جاؤ (یعنی نبی اکرمؐ کا شکریہ ادا کرو) عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم نہ میں آپ کا شکریہ ادا کروں گی اور نہ آپ (ابو بکرؓ اور ام رومانؓ) دونوں کا بلکہ اللہ رب العالمین کا شکریہ ادا کروں گی اور اسکی ہی تعریف کروں گی جس نے میری برأت نازل کی۔ آپ لوگوں نے تو میرے متعلق یہ بات سن کر نہ اسکا انکار کیا ادا اور نہ اسے روکنے کی کوشش کی۔ عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ نہ سب بنت جحش کو اللہ تعالیٰ نے اسکی دینداری کی وجہ سے بچا لیا اور اس نے اس موقع پر اچھی بات کہی لیکن انکی بہن حمنہ برباد ہونے والوں کے ساتھ ہو گئیں۔ اس تہمت کو پھیلانے والوں میں مسطح، حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن ابی شائل تھے۔ عبد اللہ بن ابی (منافق) ہی شوشے چھوڑتا اور خبریں جمع کرتا اور اس میں اسی کا زیادہ ہاتھ تھا۔ حمنہ بھی اسکے ساتھ شریک تھیں۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابو بکرؓ نے قسم کھائی کہ اب مسطح کو کبھی فائدہ نہ پہنچائیں گے تو یہ آیات نازل ہوئی ”وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ..“ (اہل فضل اور رزق میں کشادگی رکھنے والے قسم نہ کھائیں (مراد ابو بکرؓ ہیں) کہ رشتہ داروں، مساکین اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دیں گے) اس سے مراد مسطح ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اَلَا تَجْحَدُونَ...“ (کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ تم کو معاف کر دے اور وہ بہت معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔ النور: ۲۳) اس پر ابو بکرؓ نے فرمایا: کیوں نہیں اے اللہ! اللہ کی قسم ہم تیری مغفرت ہی چاہتے ہیں اور پھر مسطح کو پہلے کی طرح دینے لگے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یونس بن یزید، معمر کوثری راوی یہ حدیث زہری سے وہ عروہ بن زبیر سے وہ سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص لیشی اور عبد اللہ بن عبد اللہ سے اور یہ سب حضرات عائشہؓ سے ہشام بن عروہ کی حدیث سے زیادہ مکمل اور لمبی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۰۹: حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ

۱۱۰۹: بَنْدَارُ، ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ

عَائِشَةُ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عَذْرَى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذَلِكَ وَقَلَّ الْقُرْآنَ فَلَمَّا نَزَلَ أَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ فَضَرَبُوا حَدَّهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ.

میری برأت نازل ہوئی تو نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور اس کا تذکرہ کرنے کے بعد آیات تلاوت کیں پھر نیچے تشریف لائے اور دوسروں اور ایک عورت پر حد قذف جاری کرنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

خُلاصہ سورۃ النور: اس سورۃ میں زیادہ تر احکام عفت کی حفاظت اور ستر و پردہ کے متعلق ہیں اور اس کی تفصیل کے لئے حدیث کا بیان آیا ہے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے اہل کوفہ کے نام ایک فرمان میں تحریر فرمایا ”علیموا انشاء کم سورۃ النور“ یعنی اپنی عورتوں کو سورۃ نور کی تعلیم دو۔ حدیث باب اور سورۃ میں زنا کی حد اور تہمت کی حد کا ذکر ہے اور لعان کا ذکر بھی بہت وضاحت کے ساتھ ہے۔ لعان کے معنی ایک دوسرے پر لعنت اور غضب الہی کی بددعا کرنے کے ہیں اصطلاح شریعت میں میاں بیوی دونوں کو چند خاص قسمیں دینے کو لعان کہا جاتا ہے جس کا ذکر سورۃ نور کی آیات نمبر ۶ تا ۹ میں ہے اس کے بعد قصہ افک و بہتان پوری تفصیل اور سبط کے ساتھ نقل کیا ہے یہ واقعہ غزوہ بنی المصطلق میں جس کو غزوہ مرسیع بھی کہا جاتا ہے ۶ ہجری میں پیش آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی براءت نازل فرمائی۔ امام بغویؒ نے سورۃ نور کی آیات نمبر ۱۱ تا ۲۶ کی تفسیر میں فرمایا کہ حضرت عائشہؓ کی چند خصوصیات ایسی ہیں جو ان کے علاوہ کسی دوسری عورت کو نصیب نہیں ہوئیں اور صدیقہ عائشہؓ بھی بطور تحدیث بالعمۃ ان چیزوں کو فخر کے ساتھ بیان فرمایا کرتی تھیں (۱) جبریلؑ نکاح سے ریشی کپڑے میں ان کی تصویر لے کر آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا کہ یہ تمہاری زوجہ ہے (۲) رسول اللہ ﷺ نے ان کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا (۳) حضور ﷺ کی وفات ان کی گود میں ہوئی (۴) بیت عائشہؓ ہی میں مدفون ہوئے (۵) حضرت عائشہؓ کے لحاف میں حضور ﷺ ہوتے تو اس وقت بھی وحی نازل ہوتی (۶) آسمان سے ان کی براءت نازل ہوئی (۷) وہ خلیفہ اول بلا فصل حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی ہیں اور صدیقہ ہیں اور ان میں سے ہیں جن سے دنیا ہی میں مغفرت کا ارزن کریم کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ امام ترمذیؒ نے حدیث نقل کی ہے کہ تہمت لگانے والوں میں مسطح وہی تھے جو کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عزیز اور مفلس تھے حضرت ابوبکرؓ ان کی مالی مدد فرمایا کرتے تھے جب واقع افک میں ان کی گونہ شرکت ثابت ہوئی تو صدیقہ کی والدہ کی شفقت پداری اور بیٹی کو ایسا سخت صدمہ پہنچانے کی وجہ سے طبعی طور پر مسطح سے رنج پیدا ہو گیا اور قسم کھا بیٹھے کہ آئندہ ان کی کوئی مالی مدد نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو قسم توڑنے اور اس کا کفارہ ادا کرنے کی تعلیم دی۔

وَمِنْ سُورَةِ الْقُرْآنِ

سورۃ فرقان کی تفسیر

۱۱۱۰: حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَرَحْبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاءً وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةً أَنْ يَطْعَمَ

۱۱۱۰: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: کونسا گناہ سب سے بڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے ہی تمہیں پیدا کیا۔ میں نے عرض کیا پھر؟ آپؐ نے فرمایا: یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا کھائے گا۔ میں نے عرض

کیا اس کے بعد آپؐ نے فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۱۱: ہندار اس حدیث کو عبد الرحمن سے وہ سفیان سے وہ منصور سے اور اعمش سے وہ ابو وائل سے وہ عمرو بن شریل سے وہ عبد اللہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۱۲: حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کونسا گناہ سب سے زیادہ بڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم اللہ کا شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اپنی اولاد کو اس لیے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا نہ کھانے لگے یا تمہارے کھانے میں سے نہ کھانے لگے اور یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔ عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ... الْآيَةَ“ (اور وہ جو اللہ کے سوا کسی اور کو معبود کو نہیں پکارتے اور اس شخص کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرام کر دیا ہے اور زنا نہیں کرتے اور جس شخص نے یہ کیا وہ گناہ میں جا پڑا۔ قیامت کے دن اسے دگنا عذاب ہوگا اور اس میں ذلیل ہو کر پڑا رہے گا۔ الفرقان۔ آیت ۶۹)۔ سفیان کی منصور اور اعمش سے منقول حدیث شعبہ کی واصل سے مروی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس لیے کہ واصل کی سند میں ایک شخص زیادہ مذکور ہے۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ واصل سے وہ ابو وائل سے اور وہ عبد اللہ سے نقل کرتے ہوئے عمرو بن شریل کا ذکر نہیں کرتے۔

تفسیر سورہ شعراء

۱۱۱۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت ”وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ... الْآيَةَ“ (اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈرا۔ اشعراء۔ آیت ۲۱۳) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے صفیہ بنت عبد المطلب، اے فاطمہ بنت محمد ﷺ اے بنو عبد المطلب: میں تم لوگوں کے

مَعَكُمْ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيلَةٍ جَارِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۱۱: حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ نَا سُفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا حَدِيثٍ حَسَنٍ صَحِيحٌ.

۱۱۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ أَبُو زَيْدٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَخْذَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْثَرُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ بَدَأَ وَهُوَ خَلَقَكَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ أَوْ مِنْ طَعَامِكَ وَأَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيلَةٍ جَارِكَ قَالَ وَتَلَاهُذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا حَدِيثٌ سُفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَشِ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ وَاصِلٍ لِأَنَّهُ زَادَنِي إِسْنَادُهُ رَجُلًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهَكَذَا رَوَى شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ.

وَمِنْ سُورَةِ الشُّعَرَاءِ

۱۱۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ الْعِجْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

اللہ ﷺ نے اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور آواز کو بلند کر کے فرمایا: اے عبد مناف کی اولاد! ڈرو (اللہ کے عذاب سے)۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ بعض راوی اس حدیث کو عوف سے وہ قسامہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث زیادہ صحیح ہے اور اس میں ابو موسیٰ کا ذکر نہیں۔

تفسیر سورہ النمل

۱۱۱۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دلبۃ الارض نکلے گا تو اس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا۔ جس سے مؤمن کے چہرے پر لکیر کھینچے گا جس سے اس کا چہرہ چمکنے لگے گا اور کافر کی ناک پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر لگا دے گا۔ یہاں تک کہ لوگ ایک دسترخوان پر جمع ہوں گے تو ایک دوسرے کو کافر اور مؤمن کہہ کر پکاریں گے۔ (یعنی دونوں میں تفریق ہو جائے گی)۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہؓ اس کے علاوہ اور سند سے بھی ”دلبۃ الارض“ کے بیان میں نقل کرتے ہیں اور اس باب میں ابو امامہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

تفسیر سورہ القصص

۱۱۱۷: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا (ابوطالب) سے فرمایا: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہہ دیجئے تاکہ میں قیامت کے دن آپ کے متعلق ایمان کی گواہی دے سکوں۔ وہ کہنے لگے اگر مجھے یہ ڈرنہ ہوتا کہ قریش کہیں گے کہ (ابوطالب) نے موت کی گھبراہٹ کی وجہ سے کلمہ پڑھ لیا تو میں یہ کلمہ پڑھ کر تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ”وَإِنَّكَ لَا تَهْدِي“... (آیہ) بے شک تو ہدایت نہیں کر سکتا جسے تو چاہے لیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسے چاہے اور وہ

لَمَّا نَزَلَ وَآتَاكَ غَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَصَحَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَغِيهِ فِي أُذُنَيْهِ فَرَفَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ يَا صَبَا حَاهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ أَصَحُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى.

وَمِنْ سُورَةِ النَّمْلِ

۱۱۱۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتَمٌ سُلَيْمَانُ وَعَصَا مُوسَى فَتَجْلُو أَوَّجَهُ الْمُؤْمِنِينَ وَتَخْتِمُ أَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتَّى إِنَّ أَهْلَ الْخَوَانِ لَيَجْتَمِعُونَ فَيَقُولُ هَذَا يَا مُؤْمِنُ وَيَقُولُ هَذَا يَا كَافِرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ فِي دَابَّةِ الْأَرْضِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ.

وَمِنْ سُورَةِ الْقَصَصِ

۱۱۱۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ثُبِّي أَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِمَّةٍ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْ لَا أَنْ تُعِيرَنِي قُرَيْشٌ إِنَّمَا يَحْمِلُهُ عَلَيْهِ الْجَزَعُ لَا قُرْرُثُ بِهَا عَيْنُكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ.

ہدایت والوں کو خوب جانتا ہے۔ القصص۔ آیت ۵۶۔) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف یزید بن کیسان کی روایت سے جانتے ہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ الْعَنْكَبُوتِ

تفسیر سورہ العنکبوت

۱۱۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَحْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ أُنْزِلَتْ فِي أَرْبَعِ آيَاتٍ فَذَكَرَ قِصَّةً وَقَالَتْ أُمُّ سَعْدٍ أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ اللَّهُ بِالْبِرِّ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَمُوتَ أَوْ تَكْفُرَ قَالَ فَكُنَّا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُطْعِمُوَهَا شَجَرُوا فَافَاهَا فَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَوَضِعْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۱۸: حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ میرے متعلق چار آیتیں نازل ہوئیں پھر قصہ بیان کرتے ہیں کہ انکی والدہ نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نیکی کا حکم نہیں دیا۔ اللہ کی قسم میں اس وقت تک کچھ نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی جب تک مرنے جاؤں یا پھر تم دوبارہ کفر نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ جب انہیں کچھ کھانا ہوتا تو منہ کھول کر کھلایا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”وَوَضِعْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ“..... (الآیہ) اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر وہ تجھے اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ اسے شریک بنائے جسے تو جانتا بھی نہیں تو ان کا کہنا نہ مان۔ (العنکبوت۔ آیت ۸۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَتَاتُونَ فِي نَادِيكُمْ الْمُنْكَرَ قَالَ كَانُوا يَخْذِفُونَ أَهْلَ الْأَرْضِ وَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ.

۱۱۱۹: حضرت ام ہانیؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت ”وَتَاتُونَ فِي نَادِيكُمْ الْمُنْكَرَ“ (اور تم کرتے ہو اپنی مجلس میں برا کام۔ العنکبوت۔ آیت ۲۹۔) کی تفسیر میں نقل کرتی ہیں کہ وہ لوگ زمین والوں پر کنکریاں پھینکتے تھے اور ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اس حدیث کو صرف حاتم بن ابی صغیرہ کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ سماک سے روایت کرتے ہیں۔

خلاصہ سورہ فرقان، النمل، القصص و العنکبوت: عباد الرحمن کی صفات کا ذکر ہے کہ وقار کے ساتھ چلتے ہیں، شرک نہیں کرتے اور بدکاری سے بچتے ہیں ناحق قتل نہیں کرتے اور جھوٹی گواہی نہیں دیتے (۲) حضورؐ نے اپنے رشتہ داروں کو بھی عذاب خداوندی سے ڈرایا اس سے معلوم ہوا کہ ایمان و اعمال کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی (۳) دابۃ الارض کے خروج کے وقت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے احکام منقطع ہو جائیں گے اس کے بعد کوئی کافر اسلام قبول نہ کرے گا (۴) صحیح مسلم میں بھی آیا ہے کہ آنحضرتؐ کے چچا ابوطالب کے بارے میں سورہ قصص کی آیت نمبر ۵۶ نازل ہوئی کہ آپؐ کی بڑی تمنائ یہ تھی کہ وہ کسی طرح ایمان قبول کر لیں اس پر آنحضرتؐ کو یہ بتایا گیا کہ کسی کو مومن بنادینا آپؐ کی قدرت نہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ ابوطالب کی وفات حالت کفر میں ہوئی یہ بھی ثابت ہوا کہ ہدایت صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ و اختیار میں ہے (۵) عنکبوت میں ہے کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو لیکن اگر وہ کفر اور معاصی پر مجبور رہیں تو ان کا کہنا نہ مانو۔

وَمِنْ سُورَةِ الرُّومِ

سورة روم کی تفسیر

۱۱۲۰: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر رومی اہل فارس پر غالب ہو گئے تو مومنوں کو یہ چیز اچھی لگی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”الْمَغْلِبَتِ الرُّومُ... الْآیَةُ“ (الم مغلوب ہو گئے رومی، ملے ہوئے ملک میں اور وہ اس مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب ہو گئے چند برسوں میں اللہ کے ہاتھ میں ہیں سب کام پہلے اور پچھلے اور اس دن خوش ہو گئے مسلمان اللہ کی مدد سے، مدد کرتا ہے جس کی چاہتا ہے (روم آیت: ۵۱)۔ چنانچہ جو مومن اہل روم کے فارس پر

۱۱۲۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسٍ فَأَعْجَبَ ذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمَغْلِبَتِ الرُّومِ إِلَى قَوْلِهِ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ قَالَ فَفَرَحَ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ الرُّومِ عَلَى فَارِسٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ هَكَذَا قَرَأَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلَبَتِ الرُّومُ.

غالب ہو جانے پر خوش ہو گئے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ نصر بن علی ”غَلَبَتِ الرُّومُ“ ہی پڑھتے تھے۔

۱۱۲۱: حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”الْمَغْلِبَتِ الرُّومُ... الْآیَةُ“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ دونوں طرح پڑھا گیا ”غَلَبَتِ اور غَلَبَتْ“ مشرکین اہل فارس کی رومیوں پر برتری سے خوش ہوتے تھے کیونکہ وہ دونوں بت پرست تھے جبکہ مسلمان چاہتے تھے کہ رومی غالب ہو جائیں کیونکہ اہل کتاب تھے۔ لوگوں نے اسکا تذکرہ حضرت ابوبکرؓ سے کیا تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب رومی غالب ہو جائیں گے۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے مشرکین سے اسکا ذکر کیا تو کہنے لگے ہمارے اور اپنے درمیان ایک مدت مقرر کر لو اور اگر اس مدت میں ہم غالب ہو گئے تو ہم تمہیں اتنا اتنا دیں گے اور اگر تم لوگ (اہل روم) پر غالب ہو گئے تو ہم تمہیں اتنا اتنا دیں گے۔ چنانچہ پانچ برس کی مدت متعین کر دی گئی۔ لیکن اس مدت میں روم غالب نہ ہوئے۔ جب اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا تو آپؐ نے ابوبکرؓ سے فرمایا تم نے زیادہ مدت کیوں مقرر نہیں کی۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس کے قریب کہا۔ سعید کہتے ہیں کہ بضع دس سے کم کو کہتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اسکے بعد روم، اہل فارس پر غالب

۱۱۲۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَرَارِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى آيَةُ الْمَغْلِبَتِ الرُّومِ فِي أَذْنَى الْأَرْضِ قَالَ غَلَبَتْ وَغَلَبَتْ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ أَهْلُ فَارِسٍ عَلَى الرُّومِ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ أَهْلُ الْأَوْتَانِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ الرُّومُ عَلَى فَارِسٍ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ فَذَكَرُوهُ لِأَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَّا إِنَّهُمْ سَيَغْلِبُونَ فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ لَهُمْ فَقَالُوا اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ أَجَلاً فَإِنْ ظَهَرْنَا كَانَ لَنَا كَذَا وَكَذَا وَإِنْ ظَهَرْتُمْ كَانَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَجَعَلَ أَجَلَ خَمْسِ سِنِينَ فَلَمْ يَظْهَرُوا أَفَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا جَعَلْتَهُ إِلَى دُونَ قَالَ أَرَاهُ الْعَشْرَ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ وَالْبَضْعُ مَا دُونَ الْعَشْرِ قَالَ ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّومُ بَعْدَ قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى آيَةُ الْمَغْلِبَتِ الرُّومِ إِلَى قَوْلِهِ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ أَنَّهُمْ

آگے ”الْمَ غَلِبَتِ الرُّومُ الْآیَةُ“ سے یہی مراد ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ اہل روم غزوہ بدر کے دن غالب ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم نے شرط لگانے میں ”الْمَ غَلِبَتِ الرُّومُ ... الْآیَةُ“ کی احتیاط کیوں نہیں کی۔ حالانکہ ”بضع“ تین سے نو تک کو کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ زہری اس حدیث کو عبید اللہ سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۲۳: حضرت نیار بن مکرم سلمیٰ کہتے ہیں کہ جب ”الْمَ غَلِبَتِ الرُّومُ ... الْآیَةُ“ نازل ہوئی تو اہل فارس، اہل روم پر غالب تھے اور مسلمان اہل فارس کو مغلوب دیکھنے کے خواہشمند تھے اس لیے کہ رومی اہل کتاب تھے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ ... الْآیَةُ“ (اور اس دن خوش ہونگے مسلمان اللہ کی مدد پر وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہی ہے زبردست رحم والا۔ الروم آیت: ۵۴) جبکہ قریش کی چاہت تھی کہ اہل فارس ہی غالب رہیں کیونکہ وہ اور قریش دونوں نہ اہل کتاب تھے اور نہ کسی نبوت پر ایمان رکھنے والے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تو حضرت ابوبکرؓ یہ آیات زور زور سے پڑھتے ہوئے گھومنے لگے۔ مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے ان سے کہا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان شرط ہے۔ تمہارے دوست محمد (ﷺ) کا کہنا ہے کہ چند سال میں رومی اہل فارس پر غالب آجائیں گے کیا تم سے اس پر شرط نہ لگائیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اور یہ شرط حرام ہونے سے پہلے کا قصہ ہے۔ اس طرح ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مشرکین کے درمیان شرط لگ گئی اور دونوں نے اپنا اپنا شرط کا مال کسی جگہ رکھوایا

ظَهَرُوا عَلَيْهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ.

۱۱۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثَمَةَ ثَنِيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَمَّاحِيُّ ثَنِيَّ ابْنُ شَهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ فِي مُنَاجَاةِ الْمَ غَلِبَتِ الرُّومُ الْأَ اخْتَطَطْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ الْبُضْعَ مَائِنٌ ثَلَاثٌ إِلَى تِسْعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۱۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ثَنِيَّ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ نِيَارِ بْنِ مَكْرَمٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الْمَ غَلِبَتِ الرُّومُ فِي أَذْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَلَيْهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي كُلِّ بَضْعٍ سَنِينَ فَكَانَتْ فَارِسَ يَوْمَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قَاهِرِينَ لِلرُّومِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُحِبُّونَ ظُهُورَ الرُّومِ عَلَيْهِمْ لِأَنَّهُمْ وَإِنَّا هُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَفِي ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُحِبُّ ظُهُورَ فَارِسَ لِأَنَّهُمْ وَإِنَّا هُمْ لَيْسُوا بِأَهْلِي كِتَابٍ وَلَا إِيمَانٍ يَبْعَثُ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ يَمِيعٌ فِي نَوَاحِي مَكَّةَ الْمَ غَلِبَتِ الرُّومُ فِي أَذْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَلَيْهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بَضْعٍ سَنِينَ قَالَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ لِأَبِي بَكْرٍ فَذَلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ زَعَمَ صَاحِبُكَ أَنَّ الرُّومَ سَتَغْلِبُ فَارِسًا فِي بَضْعٍ سَنِينَ أَفَلَا تَرَاهُنَّكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ بَلَى وَذَلِكَ

پھر انہوں نے حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا کہ ”بضع“ تین سے نو تک کے عدد کو کہتے ہیں لہذا ایک درمیانی مدت مقرر کر لو۔ چنانچہ چھ سال کی مدت طے ہوگئی لیکن اس مدت میں روم غالب نہ آسکے۔ اس پر مشرکین نے ابوبکرؓ کا مال لے لیا پھر جب ساتواں سال شروع ہوا تو رومی۔ فارسیوں پر غالب آگئے۔ اس طرح مسلمانوں نے ابوبکرؓ سے کہا کہ آپ نے چھ سال کی مدت کیوں طے کی تھی۔ انہوں نے فرمایا: اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ”بضع“ یعنی ”غرمایا“ راوی کہتے ہیں کہ اس موقع پر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبدالرحمن بن ابی زناد کی روایت سے جانتے ہیں۔

قُلْ تَحْرِيمِ الرِّهَانِ فَإِنَّهُمْ أَبُوبَكْرٍ وَالْمُشْرِكُونَ وَتَوَاضَعُوا الرِّهَانِ وَقَالُوا لَا بِيَّ بَكْرٍ كَمْ تَجْعَلُ الْبُضْعَ ثَلَاثَ سِنِينَ إِلَى سِتِّ سِنِينَ قَسَمَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَسَطًا نَتَّهِى إِلَيْهِ قَالَ فَاسْمُوا بَيْنَهُمْ سِتَّ سِنِينَ قَالَ فَمَضَتْ سِتَّ سِنِينَ قُلْ أَنْ يَظْهَرُوا فَآخِذْ الْمُشْرِكُونَ رَهْنَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةُ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ لِقَابِ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْمِيَةً سِتَّ سِنِينَ قَالَ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ فِي بُضْعِ سِنِينَ قَالَ وَأَسْلَمَ عِنْدَ ذَلِكَ نَاسٌ كَثِيرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ۔

خلاصہ معنی و موم: فتح و شکست اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اس میں پیشین گوئی فرمادی کہ چند سال کے بعد مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ خوش نصیب کریں گے غزوہ بدر کے موقعہ پر یہ وعدہ پورا ہوا۔

تفسیر سورۃ لقمان

وَمِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ

۱۱۳۳: حضرت ابوامامہؓ ہی اکرم مکیؓ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: گانے والی باندیوں کی خرید و فروخت نہ کیا کرو۔ اور نہ انہیں گانا سکھایا کرو اور یہ بھی جان لو کہ انکی تجارت میں بہتری نہیں پھر انکی قیمت بھی حرام ہے اور یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی ”وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي... الْآيَةَ“ (اور بعض ایسے آدمی بھی ہیں جو کھیل کی باتوں کے خریدار ہیں تاکہ بن سمجھے اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسکی ہنسی اڑائیں ایسے لوگوں کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔ لقمان۔ آیت ۶)۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس حدیث کو قاسم، ابوامامہ سے نقل کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ قاسم ثقہ اور علی بن یزید ضعیف ہیں۔

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُ عَنْ مُصَرَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِعُوا الْفَيَّاتِ وَلَا تَشْتَرُوا هُنَّ وَلَا تَعْلَمُوهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِى تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَلَكِنَّهُنَّ حَرَامٌ وَفِى مِثْلِ هَذَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهُوَ الْحَدِيثُ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا يَرُوى مِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَالْقَاسِمُ ثِقَّةٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ بَضْعٌ فِى الْحَدِيثِ قَالَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ۔

خلاصہ معنی و موم: لقمان: لہو الحدیث کے معنی اور تفسیر میں مفسرین کے اقوال مختلف ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم نے اس کی تفسیر گانے بجانے سے کی ہے جمہور صحابہ و تابعین اور عامہ مفسرین کے نزدیک

لہو الحمدیث عام ہے تمام ان چیزوں کے لئے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور یاد سے غفلت میں ڈالے اس میں غنا، مزامیر بھی داخل ہے اور یہودہ قصے کہانیاں بھی۔ مستدرک حاکم کتاب الجہاد میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے یعنی دنیا کا ہر لہو (کھیل) باطل ہے مگر تین ایک یہ کہ تم تیرکان سے کھیلو۔ دوسرے اپنے گھوڑے کو سدھانے کے لئے کھیلو۔ تیسرے اپنی بی بی کے ساتھ کھیل کرو۔ چھٹا لہو (کھیل) ہے وہ باطل اور مذموم ہے اس کے مذموم ہونے کے مختلف درجات ہیں۔

تفسیر سورۃ السجدہ

وَمِنْ سُورَةِ السَّجْدَةِ

۱۱۲۵: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ”تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ... الْآيَةِ“ (جدار ہتی ہیں انکی کروٹیں اپنے سونے کی جگہ سے۔ السجدہ آیت ۱۶)۔ اس نماز کے انتظار میں نازل ہوئی جسے عتمہ (یعنی عشاء کی نماز) کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۱۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ الْآيَةِ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ تَرَكْتُ فِيهِ أَنْتَظَرِ الصَّلَاةَ الَّتِي تَدْعَى الْعَتَمَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۱۱۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے ایسا انعام (جنت) تیار کیا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے ان نعمتوں کے متعلق سنا اور نہ کسی دل میں ان چیزوں کا خیال آیا۔ اسکی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ“ (پھر کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے عمل کے بدلہ میں انکی آنکھوں کی کیا ٹھنڈک چھپا رکھی ہے۔ السجدہ آیت ۷۷)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُبَلِّغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۱۲۷: شععی کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن شعبہؓ کو خبر یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبیؐ نے فرمایا: موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اے رب جنتیوں میں سے سب سے کم درجے والا کون ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ شخص جو جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئیگا۔ اور اس سے کہا جائیگا کہ داخل ہو جاؤ۔ وہ کہے گا کہ کیسے داخل ہو جاؤں سب لوگوں نے اپنے لیے گھر اور اپنی لینے کی چیزیں لے لی ہیں۔ اس سے کہا جائے گا کہ کیا تم اس پر راضی ہو کہ تمہیں وہ کچھ عطا کر دیا جائے جو دنیا میں ایک بادشاہ کے پاس ہوا کرتا تھا؟ وہ کہے گا۔ ہاں میں راضی ہوں۔ پھر اس سے کہا جائیگا

۱۱۲۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ هُوَ ابْنُ أَبَجَرَ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمَغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمَنْبَرِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مُوسَى سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ أَيُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَذْنَى مَنْزِلَةً قَالَ رَجُلٌ يَأْتِي بَعْدَ مَا يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيَقَالُ لَهُ ادْخُلْ فَيَقُولُ كَيْفَ ادْخُلُ وَقَدْ نَزَلُوا مَنَازِرَهُمْ وَأَخَذُوا أَخَذَ إِلَيْهِمْ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ أَتَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَكَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ

نَعَمْ أَيْ رَبِّ قَدْ رَضِيتُ فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ هَذَا وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ فَيَقُولُ قَدْ رَضِيتُ أَيْ رَبِّ فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ هَذَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهِ فَيَقُولُ رَضِيتُ أَيْ رَبِّ فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَعَ هَذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَدْتُ عَيْنُكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَالْمَرْفُوعُ أَصَحُّ

تمہارے لیے یہ اور اسکی مثل اور اسکی مثل اور اسکی مثل ہے۔ وہ کہے گا اے رب میں راضی ہو گیا۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ تمہارے لیے یہ سب کچھ اور اس سے دس گناہ زیادہ ہے۔ وہ عرض کرے اے اللہ میں راضی ہوں۔ پھر کہا جائے گا کہ اس کے ساتھ ساتھ ہر وہ چیز بھی جو بیزاری چاہے اور جس سے تیری آنکھوں کو لذت حاصل ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی یہ حدیث شعبی سے اور وہ مغیرہ بن شعبہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

خلاصہ سورۃ سجۃ: یہ سورۃ مبارکہ بڑی پرہیز اور پر جلال انداز کی حامل ہے شاید یہی سبب ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا معمول یہی تھا کہ جمعہ کے روز نماز فجر کی پہلی رکعت میں اس کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اس سورۃ مبارکہ میں اللہ کی تخلیق شان کا ذکر ہوا ہے۔

سورۃ احزاب کی تفسیر

وَمِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ

۱۱۲۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا صَاعِدُ الْحَرَّانِيُّ نَا زُهَيْرُ نَا قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَلْيَانَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ مَا عَنِ بِذَلِكَ قَالَ قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا يُصَلِّي فَخَطَرَ خَطَرَةً قَالَ الْمُنَافِقُونَ الَّذِينَ يُصَلُّونَ مَعَهُ أَلَا تَرَى أَنَّ لَهُ قَلْبَيْنِ قَلْبًا مَعَكُمْ وَقَلْبًا مَعَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرُ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۱۱۲۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ سَمِيتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبُرَ

۱۱۲۸: ابو ظہیان کہتے ہیں کہ ہم نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے ”مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ... الْآيَةَ“ (اللہ نے کسی شخص کے سینہ میں دو دل نہیں بنائے۔ الاحزاب۔ آیت ۴)۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے کہ کوئی چیز بھول گئے چنانچہ منافقین جو آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہنے لگے تم لوگ دیکھ رہے ہو کہ ان کے دو دل ہیں۔ ایک تمہارے ساتھ اور ایک کسی اور کے ساتھ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ... الْآيَةَ“ عبد بن حمید بھی احمد بن یونس سے اور وہ زہیر سے اسی کی مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۲۹: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضر جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا وہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے اور یہ بات ان پر بہت گراں گزری۔ وہ کہنے لگے کہ پہلی جنگ جس میں نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے میں نہ

جاسکا۔ اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ آئندہ مجھے کسی جنگ میں شریک کریں تو دیکھیں کہ میں کیا کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ اس سے زیادہ کہنے سے ڈر گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوئے جو ایک سال بعد ہوا۔ وہاں راستے میں انہیں سعد بن معاذؓ ملے تو انہوں نے فرمایا: اے ابو عمرو (انس) کہاں جا رہے ہو۔ حضرت انسؓ نے فرمایا: واہ واہ میں احد میں جنت کی خوشبو پارہا ہوں۔ پھر انہوں نے جنگ کی یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ ان کے جسم پر چوٹ، نیزے اور تیروں کے اسی (۸۰) سے زیادہ زخم تھے۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میری پھوپھی ربیع بنت نضر کہتی ہیں کہ میں اپنے بھائی کی لاش صرف انگلیوں کے پوروں سے پہچان سکی اور پھر یہ آیت نازل ہوئی ”رَجُلٌ صَدَقُوا..... الْآیۃ“ (ایمان والوں میں کتنے مرد ہیں کہ سچ کر دکھلایا جس بات کا عہد کیا تھا اللہ ہے پھر کوئی تو ان سے پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی ہے ان میں راہ دیکھ رہا ہے اور بدلا نہیں ایک ذرہ۔ الاحزاب آیت ۲۳)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میرے چچا جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تو کہنے لگے کہ پہلی جنگ جو نبی اکرم ﷺ نے کی میں اس میں شامل نہیں ہوا اگر اللہ تعالیٰ مجھے کسی جنگ میں شریک ہونے کا موقع دیں تو دیکھیں کہ میں کیا کرتا ہوں۔ چنانچہ جنگ احد ہوئی تو مسلمان شکست کھا گئے اور اس موقع پر انہوں نے کہا: اے اللہ میں تجھ سے اس بلا سے پناہ مانگتا ہوں جسے یہ مشرک لائے ہیں۔ اور صحابہؓ کے فعل پر معذرت چاہتا ہوں۔ پھر بڑھے (یعنی انس بن نضرؓ) تو حضرت سعدؓ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے پوچھا بھائی آپ نے کیا کیا؟ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں لیکن (سعد کہتے ہیں کہ) میں وہ نہ کر سکا جو انہوں نے کیا۔ ان کے جسم پر تلوار، نیزے اور تیر کے اسی (۸۰) سے زیادہ زخم تھے۔ ہم کہا کرتے تھے کہ حضرت انس بن نضرؓ اور ان کے ساتھیوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ”فَمِنْهُمْ مَنْ قُضِيَ نَجْبَهُ..... الْآیۃ“

عَلَيْهِ فَقَالَ أَوَّلُ مَشْهَدٍ قَدْ شَهِدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُبْتُ عَنْهُ أَمَّا وَاللَّهِ لَئِنْ أَرَانِي اللَّهَ مَشْهَدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرِيَنَّ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو أَيْنَ قَالَ وَأَمَّا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجْدَهَا ذُوْنَ أُحُدٍ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بَضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمِيَةٍ قَالَتْ عَمَّتِي الرُّبَيْعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَحْيًى إِلَّا بَنَانَهُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قُضِيَ نَجْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظَرُ وَمَا بَدَلُوا أَبَدِيًّا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَجَّةً غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ غُبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ لِأَنَّ اللَّهَ أَشْهَدُنِي قِتَالًا لِلْمُشْرِكِينَ لَيَرِيَنَّ اللَّهُ كَيْفَ أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ وَابِيَهُ هُوَلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ وَاعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هُوَلَاءِ يَعْنِي أَصْحَابَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِيَهُ سَعْدُ فَقَالَ يَا أَحْيَى مَا فَعَلْتَ أَنَا مَعَكَ فَلَمْ أَسْطِيعْ أَنْ أَصْنَعَ مَا صَنَعَ فَوُجِدَ فِيهِ بَضْعًا وَثَمَانِينَ بَيْنَ ضَرْبَةٍ وَسَيْفٍ وَطَعْنَةٍ وَبُرْمُحٍ وَرَمِيَةٍ بِسَهْمٍ فَكُنَّا نَقُولُ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ فَمِنْهُمْ مَنْ قُضِيَ نَجْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظَرُ قَالَ يَزِيدُ يَعْنِي هَذِهِ الْآيَةُ هَذَا

یزید کہتے ہیں کہ اس سے مراد پوری آیت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور انس بن مالک کے چچا کا نام انس بن نضر ہے۔

۱۱۳۱: حضرت موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہؓ کے ہاں گیا تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہے۔ جنہوں نے اپنی نذر پوری کر دی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو حضرت معاویہؓ سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اس حدیث کو موسیٰ بن طلحہ بھی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۳۲: حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ نے ایک اعرابی سے کہا کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھو کہ جو لوگ اپنا کام کر چکے ہیں وہ کون ہیں؟ صحابہ کرامؓ یہ سوال پوچھنے کی جرأت نہیں رکھتے تھے۔ صحابہ کرامؓ نبی اکرم ﷺ کی تعظیم کرتے اور آپؐ سے ڈرتے تھے۔ جب اعرابی نے آپؐ سے پوچھا تو آپؐ نے اسکی طرف سے رخ پھیر لیا۔ پھر اس نے دوبارہ یہی سوال کیا تو آپؐ نے اسکی طرف سے رخ پھیر لیا۔ اس نے تیسری مرتبہ یہی پوچھا تو بھی آپؐ نے ایسا ہی کیا۔ حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ میں مسجد کے دروازے سے داخل ہوا، میرے بدن پر سبز کپڑے تھے۔ آپؐ نے فرمایا سوال کرنے والا کون ہے؟ اعرابی نے عرض کیا میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا یہ (یعنی طلحہؓ) ان لوگوں میں سے ہے جو اپنا کام کر چکے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف یونس بن بکر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۳۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو اپنی بیویوں کو اختیار دینے کا حکم دیا گیا تو آپؐ نے مجھ سے ابتداء کی اور فرمایا: عائشہؓ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں تم اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا یہاں تک کہ اپنے والدین سے مشورہ کر لو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جانتے تھے کہ

حَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاسْمُ عَمِّهِ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ.

۱۱۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ اسْحَقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ قُلْتُ بَلَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ اِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَانْمَارُؤَى هَذَا عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيهِ.

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُوسَى وَعِيسَى ابْنِي طَلْحَةَ عَنْ اَبِيهِمَا طَلْحَةَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَا غَرَابِيَّ جَاهِلٍ سَلَهُ عَنْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ مَنْ هُوَ وَكَانُوا لَا يَجْتَرُّونَ عَلَى مَسْئَلَتِهِ يُوَقِّرُونَهُ وَيُهَابُونَهُ فَسَأَلَهُ الْاَعْرَابِيُّ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اِنِّي اَطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَى ثِيَابٍ خُضْرٍ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ.

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ اَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنِّي ذَا كِرْلِكَ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَسْتَعْجِلِي حَتَّى

میرے ماں باپ کبھی مجھے آپ سے علیحدگی کا حکم نہیں دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَّا زَوَاجَكَ... الْآيَةُ“ (اے نبی اپنی بیویوں سے کہہ دو اگر تمہیں دنیا کی زندگی اور اسکی آرائش منظور ہے تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر اچھی طرح سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور اسکے رسول اور آخرت کو چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیک بختوں کے لیے بڑا اجر تیار کیا ہے الاحزاب آیت: ۲۸-۲۹) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس میں کس چیز کے متعلق اپنے والدین سے مشورہ کروں میں اللہ اور اسکے رسول (ﷺ) عروۃ عن عائشہ۔

اور آخرت کو اختیار کرتی ہوں۔ پھر دوسری ازواج نے بھی اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری بھی اس حدیث کو عروہ سے اور وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْمَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُثَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَذَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلَى خَلْفِ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَتْ أَنْتَ عَلَى مَكَانِكَ وَأَنْتَ عَلَى خَيْرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ.

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَفَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ لِمَصَلَاةِ الْفَجْرِ يَقُولُ

۱۱۳۵: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھ ماہ تک یہ عادت رہی کہ جب فجر کی نماز کیلئے نکلتے تو حضرت فاطمہ کے گھر کے دروازے سے گزرتے ہوئے فرماتے: اہل بیت اللہ تعالیٰ تم سے گناہ کی گندگی کو دور

کرنا چاہتا ہے اور تمہیں اچھی طرح پاک کرنا چاہتا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حماد بن سلمہ کی حضرت عائشہ سے روایت سے جانتے ہیں۔ اس باب میں ابو حمزہ، معقل بن یسار، اور ام سلمہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۱۳۶: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ وحی میں سے کچھ چھپاتے ہوتے تو یہ آیت ضرور چھپاتے۔ ”وَأَذْثَقُولُ لِلَّذِي.... الخ“ (اور جب تو نے اس شخص سے کہا جس پر اللہ نے احسان کیا اور تو نے احسان کیا۔ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ اور اللہ سے ڈر۔ اور تو اپنے دل میں ایک چیز چھپاتا تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے ڈرتا تھا حالانکہ اللہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ تو اس سے ڈرے۔ پھر جب زید اس سے حاجت پوری کر چکا تو ہم نے تجھ سے اس کا نکاح کر دیا تاکہ مسلمانوں پر ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں کوئی گناہ نہ ہو جبکہ وہ ان سے حاجت پوری کر لیں اور اللہ کا حکم ہو کر رہنے والا ہے۔ الاحزاب - آیت ۳۷)۔ اللہ کے انعام سے مراد اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے انعام سے مراد انہیں آزاد کرنا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے زید کی بیوی سے (ان کی طلاق کے بعد) نکاح کیا تو لوگ کہنے لگے کہ دیکھو اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ... الخ“ (محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور سب نبیوں کے خاتمے پر ہیں اور اللہ ہر بات جانتا ہے۔ الاحزاب - آیت ۴۰)۔ جب زید چھوٹے تھے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں متبنی (منہ بولا بیٹا) بنایا تھا پھر وہ آپ ہی کے پاس رہے۔ یہاں تک کہ جوان ہو گئے اور لوگ انہیں زید بن محمد کہہ کر پکارنے لگے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ

الصَّلَاةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْحَمْرَاءِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ.

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا دَاوُدَ بْنَ الزُّبَيْرِ قَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكُنْتُمْ هَذِهِ الْآيَةَ وَأَذْثَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَعْنِي بِالْإِسْلَامِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ يَعْنِي بِالْعِتْقِ فَأَعْتَقْتَهُ أَمْسَكَ عَلَيْكَ زَوْجُكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ إِلَى قَوْلِهِ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا فَمَا لَوْ تَزَوَّجَ حَلِيلَةَ ابْنِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْنَاهُ وَهُوَ صَغِيرٌ فَلَبِثَ حَتَّى صَارَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَاخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ فَلَا تَعْلَمُوا مَوْلَى فُلَانٍ وَفُلَانٌ أَخُو فُلَانٍ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَى عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكُنْتُمْ هَذِهِ الْآيَةَ وَأَذْثَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ هَذَا الْحَرْفُ لَمْ يُزَوِّطُوهُ.

الآیہ (یعنی انہیں اس طرح پکارا کہ وہ فلاں شخص فلاں شخص کا دوست ہے اور فلاں، فلاں کا بھائی ہے) اور اقسط عند اللہ سے مراد یہی ہے کہ اللہ کے نزدیک یہی عدل کی بات ہے۔ یہ حدیث داؤد بن ہند سے منقول ہے وہ شعبی سے وہ مسروق سے اور وہ حضرت عائشہ سے نقل

کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اگر رسول اللہ ﷺ وحی سے کچھ چھپاتے ہوتے تو یقیناً یہ آیت چھپاتے ”وَإِذْ يَقُولُ لِلَّذِي“

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَصَّاحِ الْكُوفِيِّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكُنَّ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِذْ يَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ آيَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۷: یہ حدیث راویت کی ہم سے عبد اللہ و صاحب کوئی نے ان سے عبد اللہ بن ادريس نے وہ داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے وہ مسروق سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وحی سے کچھ چھپاتے تو یہ آیت ہی چھپاتے ”وَإِذْ يَقُولُ لِلَّذِي“..... الآیہ“

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَعْقُوبَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ قرآن مجید کی یہ آیات نازل ہوئی ”ادْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ“..... الآیہ۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قُرْعَةَ الْبَصْرِيُّ نَا مَسْلَمَةَ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِ اللَّهِ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ قَالَ مَا كَانَ لِيَعِيشَ لَهُ فِيكُمْ وَلَدٌ ذَكَرَ:

۱۱۳۹: حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول: ”مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ“ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بیٹا تم لوگوں میں زندہ نہیں رہا۔

۱۱۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَرَى كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا لِلرِّجَالِ وَمَا أَرَى النِّسَاءَ يُذَكَّرْنَ بِشَيْءٍ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ آيَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَمَّا يَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ:

۱۱۴۰: حضرت ام عمارہ انصاریؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا وجہ ہے کہ سب چیزیں مردوں کیلئے ہیں اور قرآن میں عورتوں کا کہیں ذکر نہیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ“..... (تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور بے رہنے والے مرد اور بے رہنے والی عورتیں)

..... الخ“ (الاحزاب۔ آیت ۳۵)۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۱۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ نَا

۱۱۴۱: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی

ہے ”لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ... الْآيَةُ“ (حلال نہیں تجھ کو عورتیں اسکے بعد اور نہ یہ کہ انکے بدلے اور عورتیں۔ اگرچہ خوش لگے تجھ کو انکی صورت مگر جو مال ہو تیرے ہاتھ کا اور ہے اللہ ہر چیز پر نگہبان۔ الاحزاب۔ ۵۲۔) اور مومن جوان عورتیں حلال کیوں اور وہ ایمان والی عورت جس نے خود کو آپ کے سپرد کر دیا۔ پھر اسلام کے علاوہ کسی بھی دین سے تعلق رکھنے والی عورت کو حرام کیا اور پھر فرمایا کہ جو شخص (ایمان لانے سے) انکار کرے گا اس کا عمل برباد ہو گیا۔ اور آخرت میں وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہے۔ نیز فرمایا ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا... الْآيَةُ“ (احزاب۔ آیت: ۵۰) یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبد الحمید بن بہرام کی روایت سے جانتے ہیں۔ احمد بن حسن، احمد بن حنبل کا قول نقل کرتے ہیں کہ عبد الحمید بن بہرام کی شہر بن حوشب سے منقول احادیث میں کوئی حرج نہیں۔

۱۱۳۵: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات تک آپ کے لیے تمام عورتیں حلال ہو گئیں تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۶: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں میں سے کسی کے ساتھ سہاگ رات گزاری اور مجھے کچھ لوگوں کو کھانے کی دعوت دینے کیلئے بھیجا۔ جب وہ لوگ کھا چکے اور جانے کے لیے نکل گئے تو نبی اکرم ﷺ اٹھ کر حضرت عائشہ کے گھر کی طرف چل دیے۔ چنانچہ آپ نے دیکھا کہ دو آدمی بیٹھے ہوئے ہیں۔ لہذا واپس تشریف لے گئے۔ اس پر وہ دونوں اٹھ کر چلے گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا... الْآيَةُ“ (اے ایمان والو! مت جاؤ نبی کے گھروں میں مگر جو تم کو حکم ہو کھانے کے واسطے، نہ راہ دیکھنے والے اسکے پکنے کی لیکن جب تم کو بلائے تب جاؤ۔ الاحزاب۔ ۵۲۔) یہ

إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبْدَلَ بِهِنَ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعَجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَأَحْلَ اللَّهُ فَيَأْتِيَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ وَأَمْرًا مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِنَفْسِي وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِينٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَحَرَّمَ مَا سِوَى ذَلِكَ مِنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامٍ سَمِعْتُ أَحْمَدَ ابْنَ الْحَسَنِ يَذْكُرُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِحَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ.

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَابِتُ بْنُ سَفْيَانَ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَامَتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَجَلَ لَهُ النِّسَاءُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ۱۱۳۶: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ مُجَالِدٍ بَنِي سَعِيدٍ نَا أَبْنَى عَنْ بَيَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ قَوْمًا إِلَى الطَّعَامِ فَلَمَّا أَكَلُوا وَخَرَجُوا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْطَلِقًا قَبْلَ بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ فَأَنْصَرَفَ رَاجِعًا فَقَامَ الرَّجُلَانِ فَخَرَجَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُدْعَى لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَظْرَيْنِ إِنَّهُ وَفَى الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ بَيَانَ وَرَوَى ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثُ بِطَوْلِهِ.

حدیث حسن غریب ہے اور اس میں ایک قصہ ہے۔ ثابت انسؓ سے یہی حدیث طویل نقل کرتے ہیں۔

۱۱۳۷: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ایک بیوی کے دروازے پر تشریف لے گئے۔ جن کے ساتھ شادی کی تھی۔ آپ نے انکے پاس ایک گروہ کو پایا تو واپس تشریف لے گئے۔ اپنا کوئی کام کیا پھر واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ لوگ ابھی تک موجود ہیں۔ لہذا پھر چلے گئے اور اپنا کوئی کام کر کے دوبارہ تشریف لائے اس مرتبہ لوگ جا چکے تھے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ داخل ہوئے اور میرے اور اپنے درمیان ایک پردہ ڈال دیا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر ابوطالبؓ سے کیا تو وہ فرمانے لگے کہ اگر ایسا ہی ہے تو پھر اس بارے میں کچھ نازل

ہوگا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر پردے کے متعلق آیت نازل ہوئی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور عمرو بن سعید کو اصل کہتے ہیں۔

۱۱۳۸: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک بیوی سے نکاح کیا اور ان کے پاس تشریف لے گئے تو میری والدہ نے حمیس تیار کی (کھجور اور ستو کا کھانا) اور اسے کسی پتھر کے پیالہ میں ڈال کر مجھے دیا اور کہا کہ اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لے جاؤ اور کہو کہ میری ماں نے بھیجا ہے۔ وہ آپؐ کو سلام کہتی ہیں اور عرض کرتی ہیں کہ ہماری طرف سے یہ آپؐ کے لیے بہت تھوڑا ہے یا رسول اللہ ﷺ۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں اسے لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور والدہ کا سلام پہنچایا اور وہ بات بھی عرض کر دی جو انہوں نے کہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا اسے رکھ دو۔ پھر مجھے حکم دیا کہ جاؤ اور فلاں فلاں کو بلا کر لاؤ۔ میں گیا اور جن جن کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا انہیں بھی اور جو مجھے مل گئے انہیں بھی بلا کر لے آیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے پوچھا کہ کتنے آدمی ہوں گے۔ انہوں نے فرمایا تین سو، کے قریب ہوں گے

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي بَابُ امْرَأَةٍ عَرَّسَ بِهَا فَاذًا عِنْدَهَا قَوْمٌ فَأَنْطَلَقَ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَأَخْبَسَ ثُمَّ رَجَعَ وَعِنْدَهَا قَوْمٌ فَأَنْطَلَقَ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَرَجَعَ وَقَدْ خَرَجُوا قَالَ فَذَخَلَ وَأَرْخَى بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ فَقَالَ لَيْنَ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَيَنْزِلَنَّ فِي هَذَا شَيْءٌ قَالَ فَتَرَكْتُ آيَةَ الْحِجَابِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعَمْرِو بْنُ سَعِيدٍ يُقَالُ لَهُ الْأَصْلَعُ.

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّبُعِيُّ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَخَلَ بِأَهْلِهِ فَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهُ بَعَثْ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقَرِّئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنْ قَلِيلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي تُقَرِّئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا مِنْ قَلِيلٍ فَقَالَ صَعُهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ فَسَمِّ رَجُلًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمِّ وَمَنْ لَقِيتُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ عَدَدَكُمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءُ ثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ وَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ هَاتِ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ وہ برتن لاؤ۔ اتنے میں وہ سب لوگ داخل ہو گئے۔ یہاں تک کہ چوترا اور حجرہ مبارک بھر گیا۔ پھر آپؐ نے انہیں حکم دیا کہ دس، دس آدمیوں کا حلقہ بنالیں اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ان سب نے کھایا اور سیر ہو گئے۔ پھر ایک جماعت نکل گئی اور دوسری آگئی یہاں تک کہ سب نے کھالیا۔ پھر آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ انس (برتن) اٹھاؤ۔ میں نے اٹھایا تو میں نہیں جانتا کہ جس وقت لایا تھا اس وقت زیادہ تھا یا اٹھاتے وقت زیادہ تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر کئی لوگ وہیں بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ نبی اکرم ﷺ بھی تشریف فرماتھے۔ اور آپؐ کی زوجہ محترمہ بھی دیواری کی طرف رخ کیے ہوئے بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپؐ پر ان کا اس طرح بیٹھ رہنا گراں گزرا لہذا آپؐ نکلے اور تمام ازواج مطہرات کے حجروں پر گئے اور سلام کر کے واپس تشریف لے آئے۔ جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو واپس آتے ہوئے دیکھا تو سمجھ گئے کہ آپؐ پر ان کا بیٹھنا گراں گزرا ہے۔ لہذا جلدی سے سب (لوگ) دروازے سے باہر چلے گئے۔ پھر آپؐ تشریف لائے اوپر پردہ ڈال کر اندر داخل ہو گئے۔ (حضرت انسؓ فرماتے ہیں) میں بھی حجرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ آپؐ ﷺ واپس میرے پاس آئے اور یہ آیات نازل ہوئیں اور آپؐ نے باہر جا کر لوگوں کو یہ آیات سنائیں ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا...“ (اے ایمان والو نبی کے گھروں میں اس وقت تک مت جایا کرو۔ جب تک تمہیں کھانے کی دعوت نہ دی جائے (وہ بھی) اس طرح کی اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو لیکن جب تم بلایا جائے تب جاؤ اور کھالینے کے بعد اٹھ کر چلے جاؤ۔ اور باتوں میں دل لگا کر بیٹھ نہ رہا کرو کیونکہ یہ نبی ﷺ) کو ناگوار گزرتا ہے وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ صاف بات کہنے سے لحاظ نہیں کرتا اور جب تم ان (ازواج مطہرات) سے

بِالتَّوَرِّ قَالَ فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقُوا عَشْرَةَ عَشْرَةً وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَاكْلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْزُقْ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا أَذْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَمَّ حِينَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفٌ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَجْهَهَا إِلَى الْحَائِطِ فَنَقَلُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ تَقَلُّوا عَلَيْهِ فَأَبْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَرَاخِي الْبَتْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى خَرَجَ عَلَى وَأَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَاتِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرِنَا ظَرْبَيْنِ إِنَاءَهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ بِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكَ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ إِلَى آخِرِ الْآيَاتِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ أَنَسُ أَنَا أَخَذْتُ النَّاسَ عَهْدًا بِهَذِهِ الْآيَةِ وَحُجِّبَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْجَعْدُ هُوَ ابْنُ عُثْمَانَ وَيُقَالُ هُوَ ابْنُ دِينَارٍ وَيَكْنَى أَبَا عُثْمَانَ بَصْرِيٌّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ رَوَى عَنْهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَشُعْبَةُ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.

کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو یہ تمہارے اور ان کے دلوں کو پاک رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ پھر تمہارے لیے جائز نہیں کہ نبی ﷺ کو تکلیف پہنچاؤ۔ اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات سے کبھی نکاح کرو۔ یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات ہے۔ (الاحزاب - آیت ۵۳) جعد کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے فرمایا یہ آیات سب سے پہلے مجھے پہنچیں اور ازواج مطہرات اسی دن سے پردہ کرنے لگیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور جعد، عثمان کے بیٹے ہیں۔ انیس ابن دینار بھی کہتے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عثمان بصری ہے۔ یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ یونس بن عبید، شعبہ اور حماد بن زید ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۹: حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ بشیر بن سعد نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ ہم کسی طرح درود بھیجا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کہ کاش یہ سوال نہ پوچھا جاتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح پڑھا کرو "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ..... حَمِيدٌ مُجِيدٌ" (ترجمہ: اے اللہ محمد ﷺ اور انکی آل پر اس طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انکی آل پر رحمت نازل فرمائی۔ بے شک تو تعریف والا اور بزرگ و برتر ہے۔ اے اللہ تو محمد ﷺ اور انکی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور انکی اولاد پر برکت نازل فرمائی بے شک تو تعریف والا اور بزرگ و برتر ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام اسی طرح ہے جس طرح تم (التحیات میں) جان ہی چکے ہو۔ اس باب میں

۱۱۴۹: حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنٌ نَامَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نُعَيْمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الَّذِي كَانَ أَرَى النَّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللَّهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْلُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ حُمَيْدٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَطَلْحَةَ بْنِ عُثَيْدٍ وَاللَّهِ وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ وَيُقَالَ ابْنُ جَارِيَّةٍ وَبُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

علی بن حمید، کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ، طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، زید بن خارجه رضی اللہ عنہ اور بریدہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ زید بن خارجه ابن جاریہ بھی کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۰: حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام بہت حیا والے اور پردہ پوش (یعنی پردہ کرنے والے) تھے انکی شرم کی وجہ سے انکے بدن کا کوئی حصہ نظر نہیں آتا تھا۔ انیس بنواسرائیل کے کچھ لوگوں نے تکلیف پہنچا لی۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ اپنے بدن کو اس لیے ڈھانپے رکھتے ہیں

۱۱۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَارُوحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخَلَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سَتِيرًا مَا يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ إِلَّا سَتَحَيَاءً مِنْهُ فَأَذَاهُ مِنْ أَذَاهِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

کہ انکی جلد میں کوئی عیب ہے۔ یا تو برص کے ہیں یا انکے خبیثے بڑے ہیں یا پھر کوئی اور عیب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس عیب سے بری کریں۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام ایک مرتبہ غسل کرنے لگے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ کر غسل کرنے لگے۔ جب غسل کر کے فارغ ہوئے تو کپڑے لینے کے لیے پتھر کی طرف آئے لیکن پتھر انکے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا لیا اور اسکے پیچھے دوڑتے ہوئے کہنے لگے: اے پتھر میرے کپڑے.... یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کے پاس پہنچ گیا اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نگاہ دیکھ لیا کہ وہ صورت شکل میں سب سے زیادہ خوبصورت ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا اور پتھر بھی رک گیا۔ پھر انہوں نے اپنے کپڑے لیے اور پہن کر عصا سے اسے مارنے لگے اللہ کی قسم انکی مار سے پتھر پر تین یا چار نشان پڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ... الْآيَةُ“ (اے ایمان

فَقَالُوا مَا يَسْتَبْرَأُ هَذَا التَّسْتَرَّاءُ مِنْ عَيْبٍ بِجَلَدِهِ إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أَذْرَةٌ وَمَا أَفَاءَ إِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُبْرِتَهُ مِمَّا قَالُوا وَإِنَّ مُوسَىٰ خَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَىٰ حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلَىٰ ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِشَوْبِهِ فَأَخَذَ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُولُ تَوْبَىٰ حَجَرُ تَوْبَىٰ حَجَرُ حَتَّىٰ انْتَهَىٰ إِلَىٰ مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ غُرِيَانًا أَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَأَبْرَأَةً مِمَّا كَانُوا يَقُولُونَ قَالَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبَسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَلَّى اللَّهُ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ عَصَاهُ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والوا! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو تکلیف پہنچائی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے بری کر دیا اور وہ اللہ کی نزدیک بڑے معزز تھے۔ الاحزاب۔ ۶۹۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہؓ ہی کے واسطے سے منقول ہے۔

خلاصہ سورۃ الاحزاب: اس سورۃ میں غزوہ احزاب جو پانچ ہجری میں پیش آیا، کا ذکر ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اہل ایمان کے لئے یہ شدید مصائب اور آزمائش کا دور تھا۔ لگ بھگ بارہ ہزار کاشفکرمینہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ اس وقت اہل ایمان آزمائش اور منافقین کے دل کا روگ ان کی زبان پر آ گیا۔ (۲) دوسرا موضوع امہات المؤمنین سے خطاب پر مشتمل ہے۔ اور ان کی وساطت سے تمام مسلمان خواتین کو ہدایات دی گئی ہیں۔ اسلامی تہذیب و تمدن بالخصوص مسلمانوں کی معاشرتی زندگی کے متعلق بڑی تفصیلی ہدایات موجود ہیں۔ اسی سورۃ میں مسلمانوں کو حکم ہوا کہ اگر کبھی نبی ﷺ کی ازواج سے کوئی چیز تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ آیت مبارکہ میں جو لفظ حجاب وارد ہوا ہے اس پر غور کرنا چاہئے ان لوگوں کو جنہیں یہ مغالطہ ہو گیا ہے کہ قرآن میں پردے کا حکم نہیں ہے۔ (۳) نبی کریم کی شان بڑی جامعیت کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔ (۴) سورۃ مبارکہ کے افتتاح پر ختم نبوت کا بھی اعلان ہوا ہے۔

تفسیر سورۃ سبا

سُورَةُ السَّبَا

۱۱۵۱. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا أَبُو ۱۱۵۱: حضرت عروہ بن میک مرادیؒ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم

ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ کیا میں اپنی قوم کے اسلام قبول کرنے والے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ان لوگوں سے جنگ نہ کروں جو اسلام سے منہ موڑیں؟ آپؐ نے مجھے اسکی اجازت دے دی اور مجھے اپنی قوم کا امیر بنا دیا۔ پھر جب میں آپؐ کے پاس سے نکلا تو آپؐ نے پوچھا کہ غطفی نے کیا کہا؟ آپؐ کو بتایا گیا کہ وہ چلا گیا ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ آپؐ نے مجھے واپس بلوایا۔ جب آپؐ کے پاس پہنچا تو کچھ صحابہ کرامؓ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے حکم دیا کہ لوگوں کو اسلام کی دعوت دو۔ جو لوگ اسلام لے آئیں انہیں قبول کر لو اور جو نہ لائیں ان کے متعلق جلدی نہ کرو یہاں تک کہ میں دوسرا حکم دوں راوی کہتے ہیں کہ سب کی کیفیت اس وقت نازل ہو چکی تھی۔ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ یہ سب کیا ہے؟ کوئی عورت یا کوئی زمین؟ آپؐ نے فرمایا کہ نہ زمین اور نہ عورت بلکہ یہ عرب کا ایک آدمی ہے جس کے دس بیٹے تھے جن میں سے چھ کو (اس نے) مبارک جانا اور چار کو منحوس، جنہیں منحوس جانا وہ یہ ہیں، لحم، جذام، غسان اور عاملہ اور جنہیں مبارک جانا وہ یہ ہیں، ازد، اشعری، حمیم، کندہ مذحج اور انمار۔ ایک شخص نے پوچھا: انمار کون سا قبیلہ ہے آپؐ نے فرمایا جس سے قحط اور بیکہ ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

۱۱۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمانوں میں کوئی حکم سنانا ہے تو فرشتے گھبراہٹ کی وجہ سے اپنے پر مارتے ہیں جس سے ایک زنجیر پھر پھر کانے کی سی آواز پیدا ہوتی ہے۔ پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں۔ کہ تمہارے رب نے کیا حکم فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور وہ سب سے بڑا اور عالی شان ہے تیز شیطان اوپر نیچے جمع ہو جاتے ہیں (تا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم سن سکیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک

أَسَامَةُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّخَعِيِّ قَالَ ثَبِتُ أَبُو سُبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فِرْوَةَ بْنِ مُسَيْبِ الْمُرَادِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقَاتِلُ مَنْ أَذْبَرَمِنْ قَوْمِي بَيْنَ أَقْبَلٍ مِنْهُمْ فَأَذِنَ لِي فِي قِتَالِهِمْ وَأَمَرَنِي فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ سَأَلَ عَنِّي مَا فَعَلَ الْغُطَفِيُّ فَأَخْبَرْتَنِي فَقَدْ سِرْتُ قَالَ فَأَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَرَدُّ نَبِيٍّ فَاتَيْتُهُ وَهُوَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ ادْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ فَأَقْبِلْ مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يُسْلَمْ فَلَا تَعْبَلْ حَتَّى أُحْدِثَ إِلَيْكَ قَالَ وَأَنْزَلَ فِي سَبَاءٍ مَا أَنْزَلَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا سَبَاءٌ أَرْضٌ أَوْ امْرَأَةٌ قَالَ لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٌ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشْرَةَ مِنَ الْعَرَبِ فْتَيَّامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَتَشَاءُ مِ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فَأَمَّا الَّذِينَ تَشَاءُ مُوْافَلَحَهُمْ وَجَذَامُ وَغَسَّانُ وَغَامِلَةُ وَأَمَّا الَّذِينَ تَبَا مَنُوا فَأَلَا زُدُوا الْأَشْعَرِيَّوْنَ وَحَمِيرُ وَكِنْدَةُ وَمَذْحِجُ وَأَنْمَارُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَنْمَارُ قَالَ الَّذِينَ مِنْهُمْ حَتْمُ وَبَجِيلَةُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ:

۱۱۵۲. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ فِي السَّمَاءِ أَمْرًا ضَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خَضَعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُا سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فَرَعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ قَالَ وَالشَّيَاطِينُ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ:

۱۱۵۳. حَدَّثَنَا نَاصِرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ

ستارہ ٹوٹا جس سے روشنی ہو گئی۔ آپؐ نے فرمایا تم لوگ زمانہ جاہلیت میں اگر ایسا ہوتا تھا تو کیا کہتے تھے؟ عرض کیا گیا۔ ہم کہتے تھے کہ یا تو کوئی بڑا آدمی مرے گا یا کوئی بڑا آدمی پیدا ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں ٹوٹا بلکہ ہمارا رب اگر کوئی حکم دیتا ہے تو حاملین عرش (یعنی فرشتے) تسبیح کرتے ہیں پھر اس آسمان والے فرشتے جو اسکے قریب ہیں۔ پھر جو اس کے قریب ہیں۔ یہاں تک کہ تسبیح کا شور اس آسمان تک پہنچتا ہے۔ پھر چھٹے آسمان والے فرشتے ساتوں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ انہیں بتاتے ہیں اور پھر ہر نیچے والے، اوپر والوں سے پوچھتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر آسمان دنیا والوں تک پہنچتی ہے اور شیاطین کان لگا کر سنتے ہیں تو اس ستارے سے انہیں مارا جاتا ہے پھر یہ اپنے دوستوں (یعنی غیب کی خبروں کے دعویداروں) کو آ کر بتاتے ہیں۔ پھر وہ جو بات اسی طرح بتاتے ہیں تو وہ صحیح ہوتی ہے لیکن وہ تحریف بھی کرتے ہیں اور اس میں اضافہ بھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور زہری سے بھی منقول ہے وہ علی بن حسین سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ کئی انصاری حضرات سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

سورۃ فاطر کی تفسیر

۱۱۵۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت ”ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ...“ (پھر ہم نے اپنی کتاب کا ان کو وارث بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا۔ پس بعض ان میں سے اپنے نفس پر ظلم کرنے اور بعض ان میں سے میانہ روی اور بعض ان میں سے اللہ کے حکم سے نیکیوں میں پیش قدمی کرنے والے ہیں۔ فاطر-۲۳) کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ سب برابر ہیں اور سب جنتی ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

ابن عباس قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ لِمِثْلِ هَذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ يَتَمَوَّهُ قَالُوا كُنَّا نَقُولُ يَمُوتُ عَظِيمٌ أَوْ يُولَدُ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَا يَرُمِي بِهِ لِمُوتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ رَبَّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ إِلَى هَذِهِ السَّمَاءِ ثُمَّ سَأَلَ أَهْلُ السَّمَاءِ السَّادِسَةِ أَهْلَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا فَيُخْبِرُونَهُمْ ثُمَّ يَسْتَخْبِرُ أَهْلُ كُلِّ سَمَاءٍ حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبْرُ أَهْلَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَتَخْتَلِفُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَيَرْمُونَ فَيَقْدِفُونَهُ إِلَى أُولِيَائِهِمْ فَمَا جَاءَ وَابِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يُحَرِّفُونَهُ وَيَزِيدُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رِجَالٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

سُورَةُ فَاطِرٍ

۱۱۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَّارِ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ كِنَانَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ إِذْنُ اللَّهِ قَالَ هَؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ.

سورۃ فاطر اور سمیاء: (۱) توحید کی دعوت، آخرت کا اثبات، نبوت اور رسالت کا اثبات۔ (۲) میل ارم یعنی وہ سیلاب جو آب پاشی کے لئے تعمیر شدہ ایک بڑے بند کے ٹوٹنے سے یمن کی سرزمین میں آیا اور جس کے بعد وہاں لوگ ایک بڑی عظیم ہلاکت سے دوچار ہوئے اور وہ زمین ویران ہو گئی۔

تفسیر سورۃ یسین

سُورَةُ يَسٍ

۱۱۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْآزْرَقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَتْ بَنُو سَلَمَةَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ فَأَرَادُوا النُّقْلَةَ إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِنَّمَا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَرَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ آثَارَكُمْ تَكْتُبُ فَلَا تَنْتَقِلُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ وَأَبُو سُفْيَانَ هُوَ طَرِيفُ السَّعْدِيِّ.

۱۱۵۵: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو سلمہ مدینہ کے کنارے آباد تھے انکی چاہت تھی کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ”إِنَّمَا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَى... الْآيَةُ“ (بے شک ہم ہی مردوں کو زندہ کریں گے اور جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اسکو لکھتے ہیں۔ یسین آیت: ۱۲) اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چونکہ تمہارے اعمال لکھے جاتے ہیں اس لیے منتقل نہ ہو۔ یہ حدیث ثوری کی روایت سے حسن غریب ہے اور ابوسفیان سے مراد طریف سعدی ہیں۔

۱۱۵۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَمُ فَقَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا اطْلُعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأُ ذَلِكَ مُسْتَقْرَّ لَهَا قَالَ وَذَلِكَ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۵۶: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ غروب آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوا تو نبی اکرم ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے ابوذر تو جانتا ہے کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ جا کر جہدے کی اجازت مانگتا ہے جو اسے دے دی جاتی ہے۔ اور گویا کہ اس سے کہا جائے گا کہ جہاں سے آئے ہو وہیں سے طلوع ہو۔ اس طرح وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر یہ آیت پڑھی ”ذَلِكَ مُسْتَقْرَّرٌ لَهَا.....“ (اور سورج چلا جاتا ہے اپنے ٹھہرے ہوئے رستہ پر۔ یسین) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سورۃ یسین: اس سورۃ کو قرآن مجید کا دل کہا جاتا ہے۔ توحید کے مضامین پر مشتمل یہ آیت اہل توحید کے لئے راحت کا سامان لئے ہوئے ہے۔ اس سورۃ کو پڑھتے ہوئے ایک خاص کیفیت کا احساس ہوتا ہے جو ایک دھڑکتے ہوئے دل سے مشابہ ہے۔ توحید معاد کے علاوہ دو اہم سائنسی حقیقتوں کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے ایک علم فلکیات اور دوسرا علم حیاتیات۔ فلکیات میں سورج اور چاند کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: ”سب اپنے اپنے مدار میں گردش کر رہے ہیں“۔ یہ تمام اجرام سماویہ اپنے اپنے مدار میں گردش کر رہے ہیں اور ان کی گردش کسی تیرنے والے سے بہت مشابہت رکھتی ہے۔ اسی

سے ہے علم حیاتیات کی اہم حقیقت ”اور جس شخص کو ہم لمبی عمر دیتے ہیں تو اس کی طبی حالت کو ہم الٹی کر دیتے ہیں“۔ ایک خاص عمر کے بعد جب عمر میں اضافہ ہوتا ہے تو جسم میں تخریبی عمل بڑھتا جاتا ہے اور تعمیری عمل کم ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک وقت وہ بھی آتا ہے کہ ذہین و فطین لوگ بھی عمر کی ایک حد پر آ کر گویا کہ اپنے اس تمام علم و ذہانت اور فطانت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

سُورَةُ الصَّافَاتِ

تفسیر سورہ صافات

۱۱۵۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شرکت یا فحور کی دعوت دینے والا ایسا نہیں کہ قیامت کے دن اسے روکا نہ جائے اور اس پر اس کا وبال نہ پڑے وہ (جسے دعوت دی گئی) کسی قیمت پر اس سے الگ نہیں ہوگا۔ اگرچہ کسی ایک شخص نے دوسرے ایک ہی شخص کو دعوت دی ہو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”وَقَفُّوهُمْ.....“ (الآیہ) اور انہیں کھڑا کرو، ان سے دریافت کرنا ہے۔ تمہیں کیا ہوا کہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔ الصافات آیت (۲۵) یہ حدیث غریب ہے۔

(۱) ۱۱۵۷: حضرت ابی بن کعبؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول ”وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ.....“ (اور ہم نے اسکو (یعنی یونس کو) ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگوں کے پاس بھیجا۔ الطفت: ۱۴۷) کی تفسیر پوچھی کہ زیادہ سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا: بیس ہزار۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۵۸: حضرت سرہ اللہ تعالیٰ کے اس قول ”وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ.....“ (اور ہم نے اسکی اولاد ہی کو باقی رہنے والی کر دیا۔ والصفی: ۷۷) کی تفسیر میں نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: نوح علیہ السلام کے تین بیٹے حام، سام اور یافث تھے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں کہ یافث بھی کہا جاتا ہے۔ یافث بھی اور یفث بھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف سعید بن بشیر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۵۹: حضرت سرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ سام عرب کا باپ، حام حبشیوں کا باپ اور

۱۱۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بَشْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا إِلَى شَيْءٍ إِلَّا كَانَ مَوْفُوفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا زِمَالَهُ لَا يُفَارِقُهُ وَإِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا قَرَأَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَفُّوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

(۱) ۱۱۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ قَالَ عَشْرُونَ أَلْفًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۱۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ قَالَ حَامٌ وَسَامٌ وَيَافِثٌ بِالنَّاءِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَيُقَالُ يَافِثٌ وَيَافِثٌ بِالنَّاءِ وَالنَّاءُ وَيُقَالُ يَفِثٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ بِشِيرٍ.

۱۱۵۹: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامُ أَبُو الْعَرَبِ وَحَامُ أَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثُ أَبُو الرُّومِ.

یافث رومیوں کا باپ ہے۔

سُورَةُ صَ

تفسیر سورہ ص

۱۱۶۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب ابوطالب بیمار ہوئے تو قریش اور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس گئے۔ ابوطالب کے پاس ایک ہی آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ ابو جہل نبی اکرم ﷺ کو وہاں بیٹھنے سے منع کرنے لیے اٹھا اور لوگوں نے ابو طالب سے رسول اللہ ﷺ کی شکایت کی۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا جتنی اپنی قوم سے کیا چاہتے ہو۔ آپؐ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ یہ لوگ ایک کلمہ کہنے لگیں اگر یہ لوگ میری اس دعوت کو قبول کر لیں گے تو عرب پر حاکم ہو جائیں گے اور عجمیوں سے جزیہ وصول کریں گے۔ ابوطالب نے پوچھا ایک ہی کلمہ۔ آپؐ نے فرمایا ہاں ایک ہی کلمہ۔ چچا "لا الہ الا اللہ" کہہ لیجئے۔ وہ سب کہنے لگے کیا ہم ایک ہی خدا کی عبادت کرنے لگیں ہم نے تو کسی پچھلے دین میں یہ بات نہیں سنی (بس یہ من گھڑت ہے)۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ان کے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں "ص وَالْقُرْآنِ فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ ... الْآیہ (قرآن کی قسم جو سراسر سچیت ہے بلکہ جو لوگ منکر ہیں وہ

۱۱۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى قَالَ عَبْدُ هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَضَ أَبُو طَالِبٍ فَجَاءَهُ تَهَ قُرَيْشٌ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ أَبِي طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ فَقَامَ أَبُو جَهْلٍ كَتَمَ يَمْنَعُهُ قَالَ وَشَكَوَهُ إِلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا تَرِيدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً تَدِينُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّي إِلَيْهِمُ الْعَجْمُ الْجَزِيَّةَ قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً فَقَالَ يَا عَمُّ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالُوا اللَّهُ وَاحِدًا مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَذَا إِلَّا اخْتِلَافٌ قَالَ فَتَزَلَّ فِيهِمُ الْقُرْآنُ ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ إِلَى قَوْلِهِ مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَذَا إِلَّا اخْتِلَافٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

محض تکبر اور مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دی ہیں۔ سو انہوں نے بڑی ہائے پکار کی اور وہ وقت خلاصی کا نہ تھا اور انہوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس انہیں میں سے ڈرانے والا آیا اور منکروں نے کہا کہ یہ تو ایک بڑا جادوگر ہے۔ کیا اس نے کئی معبودوں کو صرف ایک معبود بنا دیا۔ بے شک یہ بڑی عجیب بات ہے اور ان میں سے سردار یہ کہتے ہوئے چل پڑے کہ چلو اور اپنے معبودوں پر جے رہو۔ بے شک اس میں کچھ غرض ہے۔ ہم نے یہ بات اپنے پچھلے دین میں نہیں سنی۔ یہ تو ایک بنائی ہوئی بات ہے۔ ص۔ آیت ۱۔) یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۶۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: آج رات (خواب میں) میرا رب میرے پاس اپنی بہترین صورت میں آیا (راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خواب کا لفظ بھی فرمایا) اور پوچھا کہ محمد

۱۱۶۱: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ

عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ عَمَارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ

(ﷺ) کیا تم جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس بات پر جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا ”نہیں“ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اسکی ٹھنڈک اپنی چھاتی یا فرمایا ہنسی میں محسوس کی چنانچہ میں جان گیا کہ آسمان وزمین میں کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا محمد ﷺ کیا تم جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس بات پر جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کیا ”جی ہاں“ کفاروں کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں اور کفارات یہ ہیں مسجد میں نماز کے بعد ٹھہرنا، جماعت کیلئے پیدل چلنا اور تکلیف میں بھی اچھی طرح وضو کرنا۔ جس نے یہ عمل کیے وہ خیر ہی کے ساتھ زندہ رہا اور خیر کے ساتھ مرا۔ نیز وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگا جیسے پیدائش کے وقت تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (ﷺ) جب تم نماز پڑھ چکو تو یہ دعا پڑھا کرو ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ سَعَةَ الْفَتْحِ“ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے نیک کام کی توفیق مانگتا ہوں اور یہ کہ مجھے برے کام سے دور رکھ، مسکینوں کی محبت (میرے دل میں) پیدا فرما اور اگر تو اپنے بندوں کو کسی فتنے میں مبتلا کرے تو مجھے اس سے بچا کر اپنے پاس بلا لے) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور درجات یہ ہیں سلام کو رواج دینا، لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو جب لوگ سو جائیں تو نمازیں پڑھنا۔ کچھ راوی ابو

قلاہ اور ابن عباسؓ کے درمیان ایک شخص کا اضافہ کرتے ہیں۔ قلاہ، ابو قلاہ سے وہ خالد سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۶۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرا رب میرے پاس نہایت اچھی صورت میں آیا اور فرمایا اے محمد (ﷺ) میں نے عرض کیا: یا رب حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کیلئے مستعد ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مقربین فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں میں نے عرض کیا کہ اے رب مجھے علم نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا جسکی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَذَرِي فِيْمِ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَعَضَّ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ أَوْ قَالَ فِي نَحْرِي فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَذَرِي فِيْمِ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكُفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ الْمُكُثِّ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيئَةِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتُ فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَدْتُ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَأَقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مُفْتُونٍ قَالَ وَالذَّرَجَاتِ إِفْشَاءَ السَّلَامِ وَأَطْعَامِ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسِ نِيَامٍ وَقَدْ ذَكَرُوا بَيْنَ أَبِي قِلَابَةَ وَبَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ رَجُلًا وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْجَلَّاحِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۱۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ نَبِيَّ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْجَلَّاحِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيْمِ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ رَبِّ لَا أَدْرِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ

محسوس کی اور مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ ہے سب کچھ جان لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے محمد (ﷺ) میں نے عرض کیا اے رب حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مقرب فرشتے کس چیز کے متعلق جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا درجات اور کفارات میں مساجد کی طرف (باجماعت نماز کیلئے) پیدل چلنے میں، تکلیف کے باوجود اچھی طرح وضو کرنے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنے میں۔ جو ان چیزوں کی حفاظت کرے گا بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر پر ہی اسکو موت آئے گی اور اپنے گناہوں سے اس طرح پاک رہے گا۔ گویا کہ آج ہی اسکی ماں نے اسے جنا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ معاذ بن جبلؓ بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں سو گیا اور گہری نیند میں ڈوب گیا تو میں نے اپنے رب کو بہترین صورت میں دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔

سورۃ الصفۃ اور سورۃ ص: ان دونوں میں سورۃ مریم اور سورۃ انبیاء کے مانند انبیاء کرام کا ذکر ہے۔ اور یہ ذکر ان کی شخصی عظمتوں اور ان کے کردار کی رفعتوں کے اعتبار سے ہے۔ الصفۃ میں حضرت نوح کے بعد حضرت ابراہیم کی اس حجت کا ذکر ہے جو انہوں نے اپنی قوم پر ان کی بت پرستی کے خلاف قائم کی۔ حضرت ابراہیم کی زندگی کے آخری دور کا وہ واقعہ بھی اس سورۃ مبارکہ میں نقل ہوا جو ان کے امتحانات میں سب سے کڑا اور آخری امتحان تھا۔ سورۃ ص میں وہ مضمون دوبارہ آیا جو اس سے پہلے چودھویں پارہ میں سورۃ حجر میں آچکا ہے۔ یعنی حضرت آدم کی عظمت کی اصل بنیاد یہ ہے کہ ان کے خاکی جسد میں روح ربانی پھونکی گئی۔

سورۃ الزمر

سورۃ زمر کی تفسیر

۱۱۶۳: حضرت عبداللہ بن زبیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب ”اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ... الْآيَةَ“ (پھر بے شک تم قیامت کے دن اپنے رب کے ہاں آپس میں جھگڑو گے۔ الزمر۔ آیت ۳۱) نازل ہوئی تو میں نے پوچھا کہ کیا دنیا میں جھگڑنے کے بعد دوبارہ آخرت میں بھی ہم لوگ جھگڑیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں“ زبیر کہنے لگے پھر تو یہ کام بہت مشکل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَتَكْبِرُ عَلَيْنَا الْخُصُومَةَ بَعْدَ الَّذِي كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ الْأَمْرَ اِذْنٌ لَّسَدِيدِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۶۳: حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا ”يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ.....“ (الآیہ) کہہ دے میرے بند و جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ بے شک اللہ سب کو بخش دے گا۔ بے شک وہ بخشنے والا رحم والا ہے۔ الزمر۔ آیت ۵۳) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ثابت کی روایت سے جانتے ہیں وہ شہر بن حوشب سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۶۵: حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر اٹھانے کے بعد کہتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس بات پر نبی اکرم ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے سامنے کے دانت ظاہر ہو گئے اور آپ نے فرمایا ”وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ“ (اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔ الزمر: آیت ۶۷) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۶: ہندار بھی یہ حدیث یحییٰ سے وہ فضیل بن عیاض سے وہ منصور سے وہ ابراہیم سے وہ عبیدہ سے اور وہ عبد اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا ہنسنا تعجب اور تصدیق کی وجہ سے تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کے پاس سے گزرے تو اس سے کہا اے یہودی کوئی بات کرو۔ اس نے کہا: اے ابو قاسم آپ کیسے یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اس (انگلی) پر، زمین کو اس پر، پانی کو اس پر، پہاڑوں کو اس پر اور ساری مخلوق کو اس (یعنی انگلی) پر رکھتا ہے اور محمد بن صلت ابو جعفر نے پہلے اپنی چھنگلیاں سے بالترتیب اشارہ کیا یہاں تک کہ انگوٹھے

۱۱۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ وَسَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالُوا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا يَبَالِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ.

۱۱۶۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا سُفْيَانُ ثَنِي مَنْصُورٌ وَسَلِيمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُنْسِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى اصْبَعٍ وَالْجِبَالِ عَلَى اصْبَعٍ وَالْأَرْضِ حِصْنٍ عَلَى اصْبَعٍ وَالْخَلَائِقِ عَلَى اصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَثَ نَوَاجِذُهُ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۶۶: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا فَضِيلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَتَصَدِيقًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ نَا أَبُو كُدَيْنَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الصُّخَيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ يَهُودِيٌّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُودِيٌّ حَدِّثْنَا فَقَالَ كَيْفَ تَقُولُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِذَا وَضَعَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ عَلَى ذِهِ وَالْأَرْضِ حِصْنٍ عَلَى ذِهِ وَالْمَاءِ عَلَى ذِهِ وَالْجِبَالِ عَلَى ذِهِ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى ذِهِ وَأَشَارَ

تک پہنچ گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ... الْآيَةُ“ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابو کدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے۔ میں نے امام بخاریؒ کو یہ حدیث حسن بن شجاع سے محمد بن صلت کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے سنا۔

۱۱۶۸: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کس طرح آرام کروں جبکہ صور پھونکنے والے نے صور کو منہ لگا لیا ہے۔ وہ اپنی پیشانی جھکائے اور کان لگائے انتظار کر رہا ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم دیا جائے اور وہ پھونکے۔ مسلمانوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ: ہم کیا کہیں (اس وقت)۔ آپؐ نے فرمایا کہ ”حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ“ یعنی ہمیں اللہ کافی ہے وہ بہترین وکیل ہے۔ ہم اپنے رب اللہ پر ہی توکل کرتے ہیں کبھی آپؐ نے یہ بھی فرمایا: ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۶۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صور کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سینک ہے جس میں پھونکا جائے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف سلیمان تمیمی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۷۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مدینہ کے بازار میں ایک یہودی نے کہا: اس اللہ کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں میں پسند کر لیا۔ اس پر ایک انصاری نے ہاتھ اٹھایا اور اس کے منہ پر طمانچہ مار دیا اور کہا کہ تم نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں یہ بات کہتے ہو۔ (پھر وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے) تو رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”وَنُفِخَ فِي الصُّورِ... الْآيَةُ“ (اور صور پھو

مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ يَخْنُصِرُهُ أَوَّلًا ثُمَّ تَابِعَ حَتَّى بَلَغَ الْإِبَاهِمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو كَذَيْبَةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ وَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ شُجَاعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ.

۱۱۶۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطِيَّةِ الْعُرَفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمَ وَقَدْ التَقَمَ صَاحِبُ الْقُرْنِ الْقُرْنَ وَمَنَى جِهَتَهُ وَأَصْغَى سَمْعَهُ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْمَرَ أَنْ يَنْفُخَ فَيَنْفُخُ قَالَ الْمُسْلِمُونَ فَكَيْفَ نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ وَرَبِّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۶۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَسْلَمَ الْعُجْلِيِّ عَنْ بَشْرِ بْنِ شَغَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الصُّورُ قَالَ قَرْنٌ يَنْفُخُ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَمَّا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ.

۱۱۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ فِي سُوْقِ الْمَدِينَةِ لَا وَالَّذِي اضْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَصَكَ بِهَا وَجْهَهُ قَالَ نَقُولُ هَذَا وَفِينَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَضَعَّتْ مِنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ

شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ
فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا مُوسَىٰ اخَذَ بِقَائِمَةٍ
قَبْلَ مَنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرَىٰ أَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلِي أَمْ
كَانَ مِمَّنِ اسْتَشْنَىٰ اللَّهُ وَمَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ
مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ہوئے ہیں۔ مجھے علم نہیں کہ انہوں نے مجھ سے پہلے سر اٹھایا یا وہ ان میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے متشکی کر دیا اور جس نے یہ کہا کہ میں یونس بن متی سے افضل ہوں وہ جھوٹ بولتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا الثَّوْرِيُّ نَا أَبُو اسْحَاقَ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ أَنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيُوا فَلَا تَمُوتُوا
أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَمُوتُوا فَلَا تَحْيُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ
تَحْيُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَمُوتُوا فَلَا تَحْيُوا
أَبَدًا فَبَذَلَ قَوْلُهُ تَعَالَىٰ وَبَلَدَ الْجَنَّةِ النَّبِيُّ
أَوْرَثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ
وغيره هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ.

۱۱۷۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ
الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْسَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَمْرٍة
عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبَّاسٍ أَتَدْرِي مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ
قُلْتُ لَا قَالَ أَجَلَ وَاللَّهِ مَا تَدْرِي حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا
سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ
وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ
مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ قَالَتْ قُلْتُ فَإِنَّ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ
وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱: اس سے دو چیزیں مراد ہو سکتی ہیں۔ ۱۔ یہ کہ وہ نبی اکرم ﷺ کو حضرت یونس علیہ السلام سے افضل جانے۔ تو یہ صحیح نہیں اسلئے کہ نبوت میں سب انبیاء برابر ہیں۔ ۲۔ یہ کہ وہ اپنے آپ کو حضرت یونس علیہ السلام سے افضل جانے اور کسی شخص کا کسی نبی سے افضل ہونا محال ہے۔ (واللہ اعلم مترجم)

سُورَةُ الزُّمَرِ: قرآن مجید کی نہایت عظیم سورتوں میں شمار کئے جانے کے قابل ہے اور یہ بڑی جامع تمہید ہے ان سات سورتوں کے لئے جو اس کے بعد آئی ہیں۔ اس سورہ مبارکہ کا مرکزی مضمون خدا کے واحد کی اطاعت اور اطاعت کامل ایسی اطاعت کہ جس میں کسی طرح کا کوئی کھوٹ شامل نہ ہو۔ یہی وہ توحید عملی ہے جس کی دعوت کے لئے تمام انبیاء کرام تشریف لاتے رہے۔ (۲) انبیاء کرام اور صدیقین عظام کی شخصیتوں کا یہ پہلو بیان ہوا ہے کہ سچ، راستی اور صداقت ان کی سیرتوں کے اہم ترین اجزاء کی حیثیت رکھتے ہیں۔ (۳) شرک کی شدید مذمت کہ اگر نبی بھی اس کا ارتکاب کرے تو اس کے سارے اعمال حبط ہو جائیں۔ (۴) قیامت کا نقشہ کہ جن لوگوں نے کفر کی روشنی اختیار کی وہ گروہ درگروہ جہنم میں ہانکے جائیں گے۔ اور جو لوگ تقویٰ اختیار کریں گے وہ جنت میں جائیں گے جہاں دراونہ جنت ان کا عہد اور مبارک باد کے ساتھ ان کا استقبال کرے گا۔

سورہ مؤمن کی تفسیر

سُورَةُ الْمُؤْمِنِينَ

۱۱۷۳: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۱۷۳: حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دعا ہی تو عبادت ہے پھر یہ آیت پڑھی ”وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي“..... (الآیہ) اور تمہارے رب نے فرمایا ہے مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے۔ (المومن: ۶۰) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُورَةُ هُودٍ: سلسلہ حوامیم کی پہلی سورہ جو ہر اعتبار سے جامع اور اہم ترین سورہ ہے۔ اس کا نام سورہ الغافر بھی ہے اس لئے کہ اس کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی شان کہ وہ گناہ بخشنے والا تو یہ قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا اور بڑی قدرت والا ہے۔ اس کی سزا اور پکڑ سے بچ جانا کسی طرح ممکن نہیں۔ اس سورہ مبارکہ میں ایک اور عجیب حقیقت بیان ہوئی ہے کہ اہل جہنم فریاد کریں گے اے رب ہمارے تو نے ہمیں دمرتہ جلا یا اور دمرتہ مارا اب یہاں سے بھی نکلنے کا کوئی راستہ ہے یا نہیں۔ معلوم ہوا کہ انسان کی زندگیاں دو ہیں ایک وہ مختصر سی زندگی ارواح کی تخلیق کے بعد جس کے دوران کا اہم واقعہ عہد الست ہے جو سورہ الاعراف میں بیان ہوا۔ دوسری اس دنیا کی عارضی زندگی ہے۔ اس سورہ مبارکہ میں آل فرعون میں سے ایک ایسے صاحب کے حالات اور ان کی تقریر خاص طور پر ذکر فرمائی جو حضرت موسیٰ پر ایمان لے آئے تھے لیکن اپنے ایمان کو چھپائے رکھا۔ جب فرعون نے اہل دربار سے یہ کہا کہ اب کسی کو مزید مہلت نہ دی جائے۔ اس وقت وہ صاحب ایمان موقع کی نزاکت کے اعتبار سے بھرے دربار میں کھڑے ہوئے اور انہوں نے تقریر کی اس کی عظمت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ قرآن میں جن انسانوں کے اقوال و صیغے یا نصیحتیں نقل ہوتی ہیں اور جس قدر تفصیل سے مومن آل فرعون کی تقریر قرآن مجید میں نقل ہوئی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ و جاوید بنادی گئی اتنی تفصیل کے ساتھ کسی اور کا قول نقل نہیں ہوا۔

سُورَةُ السَّجْدَةِ

حَمَّ السَّجْدَةِ كِ تَفْسِيرِ

۱۱۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اخْتَصَمَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيلٌ فَقُلُوبُهُمْ كَثِيرٌ شَحْمٌ بَطُونُهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ اتَرَوْنَ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ فَقَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَهَوَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۷۴: حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ بیت اللہ کے پاس تین آدمیوں میں جھگڑا ہو گیا۔ دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی تھا۔ قریشی مولے اور کم سمجھ تھے۔ ان (تینوں) میں سے ایک نے کہا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے کہ جو باتیں ہم کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے؟ دوسرا کہنے لگا اگر زور سے بولیں تو سنتا ہے اور اگر آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا: اگر زور سے سنتا ہے تو آہستہ بھی سنتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ... الْآیہ“ (اور تم اپنے کانوں اور آنکھوں اور چیزوں کی اپنے اوپر گواہی دینے سے پردہ نہ کرتے تھے۔ لیکن تم نے یہ گمان کیا تھا، جو کچھ تم کرتے ہو اس میں سے بہت سی چیزوں کو اللہ نہیں جانتا۔ حم السجدہ آیت۔ ۱۲) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۷۵: حضرت عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا کہ میں کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا کہ تین آدمی آئے جن کے پیٹ زیادہ چربی والے اور دل کم سمجھ والے تھے۔ ایک قریشی اور دو اسکے داماد ثقفی تھے یا ایک ثقفی اور دو اس کے داماد قریشی تھے۔ ان لوگوں نے آپس میں کچھ بات کی جسے میں سمجھ نہیں سکا۔ پھر ایک کہنے لگا کیا خیال ہے کیا اللہ تعالیٰ ہماری یہ بات سن رہا ہے؟ دوسرا کہنے لگا اگر ہم اپنی آواز بلند کریں تو سنتا ہے اور اگر پست کریں تو نہیں سنتا۔ تیسرا کہنے لگا کہ اگر وہ تھوڑا سن سکتا ہے تو پورا سنتا ہے۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیان کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ”وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ...“ خیسرین تک۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو محمود بن غیلان نے کعب سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے وہب بن ربیعہ سے اور انہوں نے عبد اللہ سے اسی مانند نقل کیا ہے۔

۱۱۷۵: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ كَثِيرٌ شَحْمٌ بَطُونُهُمْ قَلِيلٌ فَقُلُوبُهُمْ قُرَشِيٌّ وَخَتَنَاهُ ثَقَفِيَّانِ أَوْ ثَقَفِيٌّ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ فَتَكَلَّمُوا بِكَلَامٍ لَمْ أَفْهَمُهُ فَقَالَ أَحَدُهُمْ اتَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ كَلَامَنَا هَذَا فَقَالَ الْآخَرُ إِنَّا إِذَا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا سَمِعَهُ وَإِذَا لَمْ نَرْفَعْ أَصْوَاتَنَا لَمْ يَسْمَعْهُ فَقَالَ الْآخَرُ إِنَّا سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا سَمِعَهُ كُلُّهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِبَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكَيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ.

۱۱۷۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا..... الْآيَةَ“ (بے شک جنہوں نے کہا تھا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے، ان پر فرشتے اتریں گے کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم۔ حم السجدہ۔ آیت ۳۰) اور فرمایا کہ بہت سے لوگوں نے یہ بات کہی اور پھر منکر ہو گئے چنانچہ جو شخص اس پر مرادہ قائم رہا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو زرہ کہتے ہیں کہ عفان نے عمرو بن علی سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ ثنا أَبُو قَتِيبَةَ سَلَمُ بْنُ قَتِيبَةَ نَا سَهِيلُ بْنُ أَبِي حَزْمٍ الْقُطَيْبِيُّ نَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا قَالَ قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ كَفَرُوا أَكْثَرُهُمْ فَمَنْ مَاتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مِمَّنْ اسْتَقَامَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يَقُولُ رَوَى عَفَّانٌ عَنْ عُمَرُو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيثًا.

تسورہ حشر السجدة: اس سورۃ میں ایک چونکا دینے والی بات بیان ہوئی کہ قیامت کے دن جب انسانوں کا محاسبہ ہوگا تو ان کے لئے اپنے اعضاء و جوارح ہی ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ (۲) کفار کی مشاورت کہ اس قرآن کو مت سنو اور جب نبی کریم ﷺ تمہیں قرآن سنائیں تو شور و شغب کر دیا کرو اس میں تمہاری فلاح ہے۔ اسی میں غالب آنے کی کوئی شکل پیدا ہو سکتی ہے۔ (۳) صاحب استقامت لوگوں کا بیان کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر اس پر جے رہے ان پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے کہ تم مت ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور خوشخبری سنو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ (۴) داعی کی صفات کہ جس بات کی دعوت دے اس پر خود بھی عمل پیرا ہو۔

سورۃ شوریٰ کی تفسیر

سُورَةُ الشُّورَى

۱۱۷۷: طائوس کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ ”قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ..... الْآيَةَ“ (کہہ دو میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا جز رشتہ داری کی محبت کے۔ الشوریٰ۔ آیت ۲۳) سعید بن جبیرؓ نے فرمایا اہل قرابت سے مراد آل محمد (ﷺ) ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرمانے لگے کہ کیا تم نہیں جانتے کہ عرب کا کوئی گھرانہ ایسا نہ تھا جس میں رسول اللہ ﷺ کی قرابت نہ ہو۔ چنانچہ اس سے مراد یہ ہے کہ میں تم لوگوں سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا۔ ہاں البتہ تم لوگ اس قرابت کی وجہ سے جو میرے اور تمہارے درمیان ہے (آپس میں) حسن سلوک کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

۱۱۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَائُوسًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبَى ابْنُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَعْلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۱۷۸: قبیلہ بنو مرہ کے ایک شخص بیان کرتے ہیں کہ میں کوفہ گیا تو

۱۱۷۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُمَرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا

مجھے بلال بن ابوربدہ کے حال کے متعلق بتایا گیا میں نے کہا کہ اس میں عبرت ہے میں ان کے پاس گیا وہ اپنے اسی گھر میں قید تھے جو انہوں نے بنوایا تھا۔ اذیتیں پہنچانے اور مار پیٹ کی وجہ سے انکی شکل و صورت بدل گئی تھی اور ان کے بدن پر ایک پرانا چپتھرا (کپڑا) تھا۔ میں نے کہا ”الحمد للہ“ اے بلال میں نے تمہیں دیکھا کہ تم ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے غبار نہ ہوتے ہوئے بھی ناک پکڑ کر گزرا کرتے تھے اور آج اس حال میں ہو۔ کہنے لگے تم کون ہو؟ میں نے کہا: ابن عباد ہوں اور نمبرہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ بلال نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں شاید اللہ تعالیٰ اس سے تمہیں نفع پہنچائیں۔ میں نے کہا سناؤں۔ انہوں نے فرمایا: ابوربدہ اپنے والد ابوموسیٰؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو کوئی تکلیف یا چوٹ اس کے گناہوں کی وجہ سے ہی پہنچتی ہے خواہ کم ہو یا زیادہ۔ اور جو (گناہ) اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتے ہیں وہ اس سے زیادہ ہوتے ہیں۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی ”وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ

عَبِيدُ اللَّهِ بْنِ الْوَارِغِ قَالَ ثَنِي شَيْخٌ مِنْ بَنِي مُرَّةٍ قَالَ قَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَأَخْبِرْتُ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ فَقُلْتُ إِنَّ فِيهِ لِمُعْتَبَرًا فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ مَحْبُوسٌ فِي دَارِهِ الَّتِي قَدْ كَانَ بَنَى قَالَ وَإِذَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ قَدْ تَغَيَّرَ مِنَ الْعَذَابِ وَالضَّرْبِ وَإِذَا هُوَ فِي قَشَاشٍ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ يَا بِلَالُ لَقَدْ رَأَيْتُكَ وَأَنْتَ تَمُرُّنَا وَتُمْسِكُ بَانْفِكَ مِنْ غَيْرِ غُبَارٍ وَأَنْتَ فِي حَالِكَ هَذِهِ الْيَوْمَ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ بَنِي مُرَّةٍ بْنُ عَبَادٍ فَقَالَ أَلَا أَحَدٌ ثَلَاثٌ حَدِيثًا عَنِّي اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ فَقُلْتُ هَاتِ قَالَ ثَنِي أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصِيبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا قُوْفَهَا أَوْ دُونَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُوا اللَّهُ عَنْهُ أَكْثَرَ قَالَ وَقَرَأَ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

مُصِيبَةٍ..... (الآیہ) (اور تم پر جو مصیبت آتی ہے تو وہ تمہارے ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں سے آتی ہے اور وہ بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ الشوریٰ آیت-۳۰) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

سورۃ شوریٰ: اس سورۃ میں اولاً اس بات کی حقیقت بیان ہوئی کہ نبی اکرم ﷺ جو دین دنیا میں لے کر آئے ہیں وہ کوئی نیا نو یا دین نہیں بلکہ یہ وہی دین ہے جو حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ کو دیا گیا۔ جو بھی اس دین کو قبول کرے یا جو بھی اس کے ماننے اور اس کے حامل ہونے کے دعویدار ہوں ان کا فرض ہے کہ وہ اس دین کو قائم کریں اور اس میں تفرقے نہ پیدا کریں۔ یہ دین کل کا کل ایک وحدت ہے اس میں تفریق نہیں کی جاسکتی اور سب سے بڑا فتنہ جس میں امت مبتلا ہو سکتی ہے وہ یہی تفرقہ کا فتنہ ہے۔ اس کے بعد وضاحت فرمائی کہ رسولوں کی امتوں میں اضطلال اور زوال عمل کیوں پیدا ہوتا ہے۔ (۲) مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کے بارے میں ایک اہم ہدایت کہ وہ اپنے معاملات باہمی مشاورت سے چلائیں۔

سُورَةُ الزُّحْرِ

سورۃ زحرف کی تفسیر

۱۷۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ : ۱۷۹ : حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی

جب تک اس میں جھگڑا نہیں شروع ہو جاتا پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ”مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا.....“ (اور کہا کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ، یہ ذکر صرف آپؐ سے جھگڑنے کے لیے کرتے ہیں بلکہ وہ تو جھگڑا لوہی ہیں۔ الزخرف۔ آیت ۸۵) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حجاج بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں اور حجاج ثقہ اور مقارب الحدیث ہیں۔ نیز ابوغالب کا نام حزرور ہے۔

سورۃ دخان کی تفسیر

۱۱۸۰: مروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ایک واعظ بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے قریب زمین میں سے ایسا دھواں نکلے گا کہ اس سے کافروں کے کان بند ہو جائیں گے اور مومنوں کو زکام سا ہو جائے گا۔ مروق کہتے ہیں کہ اس پر عبداللہؓ غصے ہو گئے اور اٹھ کر بیٹھ گئے (پہلے تکیہ لگائے بیٹھے تھے) اور فرمایا: اگر کسی سے ایسی بات پوچھی جائے جس کا اس کے پاس علم ہو تو بیان کرے یا فرمایا بتادے اور اگر نہ جانتا ہو تو کہہ دے کہ اللہ جانتا ہے۔ یہ بھی انسان کا علم ہے کہ جو چیز نہیں جانتا اسکے بارے میں کہے کہ ”اللہ اعلم“ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا کہ کہہ دیجئے میں تم لوگوں سے اجرت نہیں مانگتا اور میں اپنے پاس سے بات بنانے والا نہیں ہوں۔ اس دھوکے کی حقیقت یہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے دیکھا کہ قریشی نافرمانی پر تزلزلے چکے ہیں تو دعا کی کہ یا اللہ ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح سات سال کا قحط نازل فرما۔ چنانچہ قحط آیا اور سب چیزیں ختم ہو گئیں۔ یہاں تک کہ لوگ کھالیں اور مردار کھانے لگے۔ اعمش یا منصور کہتے ہیں کہ ہڈیاں بھی کھانے لگے۔ حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ پھر زمین سے ایک دھواں نکلنے لگا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ابو سفیان نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی کہ آپؐ کی قوم ہلاک ہو گئی ہے۔ ”یَوْمَ تَأْتِي

غَالِبٌ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ثِقَةٌ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ وَأَبُو غَالِبٍ اسْمُهُ حَزْرُورٌ.

سُورَةُ الدُّخَانِ

۱۱۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا عَبْدَ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَدِّي نَا شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ سَمِعَا أَبَا الضَّحَى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ قَاصًّا يَقْضِي يَقُولُ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ الدُّخَانِ فَيَأْخُذُ بِمَسَامِعِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ كَهَيْئَةِ الزُّكَّامِ قَالَ فَغَضِبَ وَكَانَ مُتَكِنًا فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ بِهِ قَالَ مَنْصُورٌ فَلْيُخْبِرْ بِهِ وَإِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنْ مِنْ عِلْمِ الرَّجُلِ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لَنَبِيِّ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَمُوا عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعِ كَسْبَعِ يُوسُفَ فَآخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَأَحْصَتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا الْعِظَامُ قَالَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ قَالَ فَاتَّاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ قَالَ فَهَذَا لِقَوْمِهِ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ مَنْصُورٌ هَذَا لِقَوْلِهِ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ فَهَلْ يُكْشَفُ عَذَابٌ

الْآخِرَةَ قَالَ مَضَى الْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاللِّدْخَانُ وَقَالَ أَحَدُهُمَا الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخَرُ الزُّوْمُ قَالَ أَبُو عِيْسَى اللِّزَامُ يَوْمٌ يَذِرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (الدخان آیت: ۱۰-۱۱) منصور کہتے ہیں یہ

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ لوگ دعا کریں گے ”رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ.....“ یہ (اے ہمارے رب ہم سے یہ عذاب دور کر دے، بے شک ہم ایمان لانے والے ہیں۔) (الدخان آیت ۱۲) کیونکہ قیامت کا عذاب تو دور نہیں کیا جائے گا۔ (یعنی یہ آیت بھی عبد اللہ کے قول کی تائید کرتی ہے) عبد اللہ فرماتے ہیں کہ بطشہ لزام اور دخان کے عذاب گزر چکے ہیں۔ اعمش یا منصور کہتے ہیں کہ چاند کا پھنسا بھی گزر گیا۔ اور پھر ان دونوں میں سے ایک یہ بھی کہتے ہیں کہ روم کا غالب ہونا بھی گزر گیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ لزام سے مراد جنگ بدر کے موقع پر جو لوگ قتل ہوئے ہیں، وہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۸۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا وَكَيْعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَإِذَا مَاتَ بَكَيًا عَلَيْهِ فَلِذَلِكَ قَوْلُهُ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمُوسَى بْنُ عَبْدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ الرَّقَاشِيُّ يُضَعِّفَانِ فِي الْحَدِيثِ. ۱۱۸۱: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مومن کے لیے آسمان میں دو دروازے ہیں ایک سے اس کے نیک عمل اوپر چڑھتے ہیں اور دوسرے سے اس کا رزق اترتا ہے۔ جب وہ مرجاتا ہے تو دونوں اسکی موت پر روتے ہیں۔ چنانچہ کفار کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ“ (نہ آسمان رویا، نہ زمین اور نہ انکو مہلت دی گئی اور ہم نے بنی اسرائیل کو اس ذلت کے عذاب سے نجات دی۔) (الدخان - آیت ۲۹) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی حدیث میں ضعیف ہیں۔

خَلَّاهُ مِنْ سَوْءٍ وَخَضِرْفٍ لَوْرٍ الدِّخَانُ: اس سورۃ میں حضرت عیسیٰ کا اجمالی ذکر ہے اور کفار کا ایک عجیب قول بھی سورۃ الزخرف میں نقل ہوا ہے کہ اگر قرآن نازل کرنا ہی تھا تو یہ جو دو بڑے بڑے شہر ہیں مکہ اور طائف ان میں بڑے بڑے سردار اور صاحب ثروت لوگ موجود ہیں اللہ اگر نازل کرتا تو ان میں نازل کرتا۔ یہ بنی ہاشم کا ایک یتیم اللہ کو کیسے پسند آ گیا۔ جواباً اللہ کا ارشاد کہ کیا یہ آپ کے رب کی رحمت کو تقسیم کرنے کے ٹھیکیدار بن گئے ہیں؟ اللہ خوب جانتا ہے کہ نبوت اور رسالت کے لئے جو اوصاف مطلوب ہیں وہ کس میں موجود ہیں۔ الدخان کا آغاز ہوا اس لیلہ مبارکہ کے ذکر سے جس میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔ یہ وہی شب ہے جو آخری پارے میں لیلۃ القدر کے نام سے موسوم ہے۔ جو ماہ مبارک کے آخری عشرہ میں ہے۔

سورۃ احقاف کی تفسیر

سُورَةُ الْاَحْقَافِ

۱۱۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا أَبُو مُحَيَّةٍ ۱۱۸۲: حضرت عبد اللہ بن سلام کے بھتیجے بیان کرتے ہیں کہ

جب لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے قتل کا ارادہ کیا تو عبد اللہ بن سلامؓ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کیوں آئے ہیں؟ عبد اللہ کہنے لگے آپ کی مدد کے لیے۔ حضرت عثمانؓ نے حکم دیا کہ آپ جائیں اور لوگوں کو مجھ سے دور رکھیں کیونکہ آپ کا باہر رہنا میرے لیے اندر رہنے سے زیادہ فائدہ مند ہے۔ عبد اللہ بن سلام باہر نکلے اور لوگوں سے کہنے لگے کہ لوگو زمانہ جاہلیت میں میرا یہ نام تھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے میرا نام عبد اللہ رکھا اور میرے بارے میں کئی آیات نازل ہوئیں چنانچہ ”وَشَهِدَ شَاهِدًا مِنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ...“ (اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ ایک ایسی کتاب پر گواہی دے کر ایمان بھی لے آیا اور تم اکڑے ہی رہے۔ بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ الاحقاف - آیت ۱۰) اور ”كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ...“ (آیت ۱۰) یہ دونوں آیتیں میرے بارے میں ہی نازل ہوئیں۔ (اور جان لو) کہ تم سے اللہ کی ایک تلوار چھپی ہوئی ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر میں جس میں تمہارے نبی رہے پڑوسی ہیں۔ لہذا تم لوگ اس شخص (عثمانؓ) کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ اللہ کی قسم اگر تم لوگوں نے اسے قتل کر دیا تو فرشتے تمہارا پڑوس چھوڑ دیں گے، اور تم لوگوں پر اللہ کی وہ تلوار نکل آئے گی جو چھپی ہوئی تھی اور پھر اسکے بعد قیامت تک میان

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَحْيَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا أُرِيدَ عُثْمَانُ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نَصْرَتِكَ قَالَ اخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَأَطْرُدْهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ خَارِجٌ خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلٌ قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَانٌ فَسَمَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَنَزَلَتْ فِي آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ نَزَلَتْ فِي وَشَهِدَ شَاهِدًا مِنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَأَمِنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَنَزَلَتْ فِي قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّ لِلَّهِ سَيْفًا مَغْمُودًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ نَبِيُّكُمْ فَاللَّهُ فِي هَذَا الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَوَاللَّهِ إِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدَنَّ جِيرَانَكُمْ الْمَلَائِكَةُ وَلَتَسْلُنَّ سَيْفُ اللَّهِ الْمَغْمُودُ عَنْكُمْ فَلَا يُعْمَدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالُوا أَقْتُلُوا الْيَهُودِيَّ وَأَقْتُلُوا عُثْمَانَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ.

میں نہیں ڈالی جائے گی۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر لوگ کہنے لگے کہ اس یہودی (یعنی عبد اللہ بن سلامؓ) اور عثمانؓ دونوں کو قتل کر دو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو شعیب بن صفوان، عبد الملک بن عمیر سے وہ ابن محمد بن عبد اللہ بن سلام سے اور وہ اپنے دادا عبد اللہ بن سلام سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۸۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بادل دیکھتے تو اندر آتے اور باہر جاتے پھر جب بارش ہونے لگتی تو خوش ہو جاتے۔ فرماتی ہیں میں نے آپؐ سے اس کا سبب دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا معلوم نہیں شاید یہ اسی طرح ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ”فَلَمَّا رَأَوْهُ غَارِضًا

۱۱۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَخِيلَةً أَقْبَلَ وَادْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سَرَى عَنْهُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ وَمَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ

تَعَالَى فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا مُسْتَقْبِلُ الْآيَةِ (پھر جب انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک ابر عارِط مُمطرٌ نا ہذا حَدِیثٌ حَسَنٌ ہے جو ہم پر بر سے گا۔ (نہیں) بلکہ یہ وہی ہے جسے تم جلدی

چاہتے تھے یعنی آندھی جس میں دردناک عذاب ہے۔ الاحقاف آیت: ۲۴) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۸۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ غُلَقْمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُودٍ هَلْ صَحِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجَنِّ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَالَ مَا صَحِبَهُ مِنَّا أَحَدٌ وَلَكِنْ قَدْ أَفْتَدَنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَقُلْنَا أَغْوِيلُ اسْتَطِيرَ مَا فَعَلَ بِهِ فَبَشَّرَ لَيْلَةَ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتَّى إِذَا أَصْبَحْنَا أَوْ كُنَّا فِي وَجْهِ الصُّبْحِ إِذَا نَحْنُ بِهِ يَجِيئُ مِنْ قَبْلِ حَرًّا قَالَ فَذَكُرُوا لَهُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ قَالَ فَقَالَ أَتَانِي دَاعِي الْجَنِّ فَاتَيْتُهُمْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ فَاَنْطَلَقَ فَأَرَانَا أَثَارَهُمْ وَاتَّارَ نِيرَانَهُمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ وَكَانُوا مِنْ جَنِّ الْجَزِيرَةِ فَقَالَ كُلُّ عَظْمٍ لَمْ يُذَكَّرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْ فَرَّ مَا كَانَ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ أَوْ رَوْتَةٍ عُلِفَ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَجِجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا زَادَا إِخْوَانَكُمْ مِنَ الْجَنِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ:

سورۃ الاحقاف: جو سلسلہ حوامیم کی آخری سورۃ ہے۔ جس طرح شوریٰ میں ذکر ہوا کہ اسلام کوئی نیا نو یلادین نہیں ہے بلکہ یہ وہی دین ہے جو نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ لے کر آئے اسی طرح سورۃ الاحقاف میں فرمایا کہ اے نبی فرما دیجئے میں کوئی نیا اور انوکھا رسول نہیں ہوں بلکہ انبیاء و رسل کے سلسلے کی آخری کڑی ہوں اور یقیناً مکمل اور مکمل کڑی ہوں جو آدم سے چلا آرہا ہے۔

سورۃ الاحقاف میں انسان کی شعوری زندگی کے آغاز کے وقت دو مختلف نقطہ ہائے نظر کا ذکر ہوا۔ چالیس برس کی عمر میں قرآن مجید کی دور و دور سے انسان کے شعور کی پختگی اور عقلی بلوغ کی عمر ہے۔ ایک تو وہ ہیں جو رب کے احسانات کا شکر ادا کرتے ہیں اور اپنے والدین کے احسانات کا۔ اس کے برعکس دوسری روش یہ ہے کہ مسلمان والدین اپنی اولاد کو دین کی طرف دعوت دیتے ہیں تو جواباً کہتے ہیں تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسی احمقانہ باتیں کرتے ہو۔ کیا تم مجھے بتا رہے ہو کہ جب میں مر جاؤں اور مٹی میں مل جاؤں گا تو پھر دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ معلوم ہوا یہ دو مختلف راستے ہیں جو لوگ بلوغ میں پہنچنے کے بعد اختیار کرتے ہیں۔

اس سورۃ میں ہود علیہ السلام کا ذکر بھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا ایک واقعہ کہ جنوں کی جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائی۔

سورہ محمد (ﷺ) کی تفسیر

۱۱۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ "وَاسْتَغْفِرْ لَذَنْبِكَ... الْآیَہ" (اور اپنے اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہ کی معافی مانگیے۔ سورہ محمد (ﷺ)۔ آیت ۱۹) کے متعلق نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں دن میں ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ بھی منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے دن میں سو مرتبہ مغفرت مانگتا ہوں۔ محمد بن عمرو بھی یہ حدیث ابوسلمہؒ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۸۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "وَإِنْ تَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا..." (اور اگر تم نہ مانو گے تو وہ اور قوم سوائے تمہارے بدل دے گا) پھر وہ تمہاری طرح نہ ہوں گے۔ سورہ محمد (ﷺ)۔ آیت ۳۸) صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہماری جگہ کون لوگ آئیں گے۔ آپؐ نے سلمانؓ کے شانے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، یہ اور اسکی قوم یہ اور اسکی قوم۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند میں کلام ہے۔ عبد اللہ بن جعفر بھی یہ حدیث علاء بن عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۸۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ بعض صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر ہم لوگ روگردانی کریں گے تو وہ ہماری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئے گا۔ وہ کون لوگ جو ہماری طرح نہیں ہوں گے؟ راوی کہتے ہیں کہ سلمانؓ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے سلمانؓ کی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ اور اسکے ساتھی اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا (بلند ستارہ) میں بھی لگتا ہوتا تو اہل فارس میں سے چند لوگ اسے لے آتے۔ عبد اللہ بن جعفر بن کج، علی بن مدینی کے والد ہیں، علی بن حجر، عبد اللہ بن جعفر

سُورَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۸۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَاسْتَغْفِرُ لَذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

۱۱۸۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمًا وَإِنْ تَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ قَالُوا وَمَنْ يَسْتَبْدِلْ بِنَا قَالَ فَضْرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَقَوْمُهُ هَذَا وَقَوْمُهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَيْضًا هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ:

۱۱۸۷. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتَبْدَلُوا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَنَا قَالَ وَكَانَ سَلْمَانُ بَجَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَذَّ سَلْمَانَ وَقَالَ هَذَا وَأَصْحَابُهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مَنُوطًا بِالْثَرِيَّا لَتَنَا وَلَهُ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ نَجِيحٍ هُوَ الْإِدْعِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَقَدْ رَوَى

عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكُثَيْبِيِّ وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ نَجِيحٍ:

سے بہت کچھ روایت کرتے ہیں۔ پھر علی یہی حدیث اسماعیل بن جعفر سے اور وہ عبد اللہ بن جعفر بن کج سے نقل کرتے ہیں۔

سورۃ الفتح: اس کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اے مسلمانو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔ یہ مدد کا معاملہ یکطرفہ نہیں چل سکتا۔ اس کے دین کو غالب کرنے کے لئے جان و مال کھپاؤ گے تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو جما دے گا۔ اس سورۃ مبارکہ کے اختتام پر تنبیہی انداز میں یہ فرمایا کہ اگر تم نے اغراض کیا تو اللہ تمہیں بھی راندہ درگاہ کر کے کسی اور قوم کو اپنی امانت دے دے گا اور اپنے دین کا جھنڈا اس کے ہاتھ میں تھما دے گا۔

سورۃ الفتح کی تفسیر

سُورَةُ الْفَتْحِ

۱۱۸۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنُ عُثْمَةَ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فَكَلَّمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكْتُ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَسَكْتُ فَحَرَّكَتُ رَأْسِي فَتَنَحَّيْتُ فَقُلْتُ ثَكَلْتُكَ أُمُّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ لَا يُكَلِّمُكَ مَا أَخْلَقَكَ بَانَ يَنْزِلُ فِيكَ قُرْآنٌ قَالَ فَمَا نَشِئْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِحًا يَصْرُخُ بِي قَالَ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ نَزَلَ عَلَيَّ هَذِهِ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي بِهَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتَحًا مُبِينًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ:

۱۱۸۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ مَرَجَعَهُ مِنَ الْحَدِيثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ

۱۱۸۸: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ کہا۔ آپ چپ رہے۔ میں نے دوبارہ عرض کیا تو اس مرتبہ بھی آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو میں نے اپنے اونٹ کو چلایا اور ایک کنارے ہو گیا پھر (حضرت عمرؓ اپنے آپ سے) کہنے لگے اے ابن خطاب تیری ماں تجھ پر روئے تو نے نبی اکرم ﷺ کو تین مرتبہ سوال کر کے تنگ کیا اور کسی مرتبہ بھی آپ نے جواب نہیں دیا۔ تو اسی لائق ہے کہ تیرے بارے میں قرآن نازل ہو۔ (حضرت عمرؓ) فرماتے ہیں کہ میں ابھی ٹھہرا بھی نہیں تھا کہ کسی پکارنے والے کی آواز سنی جو مجھے بلارہا تھا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا: اے ابن خطاب آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی جو میرے نزدیک ان سب چیزوں سے پیاری ہے جن پر سورج نکلتا ہے اور وہ یہ ہے ”إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتَحًا مُبِينًا“ (بے شک ہم نے آپ کو کھلم کھلا فتح دی۔ الفتح۔ آیت ۱)۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۱۸۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی ”لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ الْآيَةَ“ (تا کہ اللہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔ الفتح۔ آیت ۲) تو آپ حدیبیہ سے واپس آرہے تھے۔ آپ نے فرمایا: مجھ پر ایسی آیت

نازل ہوئی ہے کہ مجھے زمین پر موجود ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یہ خوشگوار بات مبارک ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارے میں تو بتا دیا لیکن معلوم نہیں کہ ہمارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”لِيَدْخُلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ حَتَّىٰ يَبْلُغُوا فُورًا عَظِيمًا“ تک (تاکہ ایمان والے مردوں اور عورتوں

نَزَلَتْ عَلَىٰ آيَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَرَأَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا هَيْبًا مَرِينَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ بَيَّنَّ لَكَ اللَّهُ مَاذَا يَفْعَلُ بِكَ فَمَاذَا يَفْعَلُ بِنَا فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ حَتَّىٰ يَبْلُغُوا فُورًا عَظِيمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ.

کو بہشتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ان پر سے ان کے گناہ دور کر دے گا اور اللہ کے ہاں یہ بڑی کامیابی ہے۔ الفتح۔ آیت ۵۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۹۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ ثَمَانِينَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مِنْ جَبَلِ التَّعِيمِ عِنْدَ صَلَوةِ الصُّبْحِ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَقْتُلُوهُ فَأَخَذُوا أَحَدًا فَأَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ..... الْآيَةُ (یعنی وہ ایسا ہے کہ اس نے ان کے تم سے اور تمہارے ان سے ہاتھ روک دیے)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۹۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ نَا سُفْيَانُ حَبِيبُ بْنُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَوْبَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزَّمَهُمُ كَلِمَةَ التَّقْوَى قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۱۹۱: حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ”وَالزَّمَهُمُ كَلِمَةُ التَّقْوَى..... الْآيَةُ“ (اور ان کو پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا اور وہ اس کے لائق اور قابل بھی تھے۔ الفتح۔ آیت ۲۶: كَلِمَةُ التَّقْوَى سے مراد ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حسن بن قزاع کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) کہ میں نے ابو زرہ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی اس حدیث کو اسی سند سے مرفوع جانا۔

سورۃ الفتح: یہ سورۃ مبارکہ بیعت رضوان اور صلح حدیبیہ کے گرد گھومتی ہے۔ اس کا آغاز صلح حدیبیہ سے ہوتا ہے۔ اس صلح کی شکل میں جو اگرچہ بظاہر دہر کر کی جارہی ہے۔ آپ کو ایک عظیم فتح حاصل ہوئی۔ واقعہ یہ ہے کہ اس کے بعد اسلام کو دور عروج حاصل ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اندرون عرب اور بیرون عرب بھی اسلام کی دعوت پر اپنی توجہات مرکوز کرنے کا موقع ملا۔ جس کے

نہایت دور رس نتائج نکلے۔ صلح حدیبیہ سے قبل بیعت رضوان ہوئی تھی۔ حضرت عثمانؓ کے بارے میں یہ خبر اڑ جانے کے بعد کہ وہ شہید کر دیئے گئے ہیں جو حضور ﷺ نے ان کے انتقام کے لئے بیعت لی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان صحابہ سے اپنی رضا کا اظہار کیا۔ سورۃ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نبی اکرمؐ کی بعثت کا مقصد بتاتے ہیں کہ ہم نے اپنے نبی کو مبعوث ہی اس لئے کیا ہے کہ دین کو غالب کرے کیونکہ یہ دین مغلوب رہنے کے لئے نہیں غالب ہونے کے لئے آیا ہے۔

سُورَةُ الْحُجُرَاتِ

سورۃ حجرات کی تفسیر

۱۱۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُوَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ بْنِ جَمِيلٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْأَفْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْمِلْهُ عَلَى قَوْمِهِ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَسْتَعْمِلْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَكَلَّمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا أَرَدْتُ إِلَّا خِلَافِي فَقَالَ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ قَالَ فَتَنَزَّلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا تَكَلَّمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْمَعْ كَلَامَهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ قَالَ وَمَا ذَكَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ جَدَّهُ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.

۱۱۹۲: حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ اقرع بن حابس، نبی اکرم ﷺ میں حاضر ہوئے تو حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ: انہیں ان کی قوم پر عامل مقرر کر دیجئے اور حضرت عمرؓ نے کہا انہیں عامل نہ بنائیے۔ چنانچہ دونوں میں ٹکڑا رہ گئی یہاں تک کہ انکی آوازیں بلند ہو گئیں۔ حضرت ابو بکرؓ عمرؓ سے کہنے لگے کہ تمہارا مقصد صرف مجھ سے اختلاف کرنا ہے۔ انہوں نے فرمایا میرا مقصد آپکی مخالفت نہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ“ (اے ایمان والو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کیا کرو اور نہ بلند آواز سے رسول اللہ ﷺ سے بات کیا کرو جیسا کہ تم ایک دوسرے سے کیا کرتے ہو۔ الحجرات آیت ۲) راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت عمرؓ کا یہ حال تھا کہ نبی اکرم ﷺ سے کوئی بات کرتے تو انکی آواز اس وقت سنائی نہ دیتی جب تک سمجھا کہ بات نہ کرتے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیرؓ نے اپنے دادا ابو بکرؓ کا اس حدیث میں ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔ بعض راوی اس حدیث کو ابن ابی ملیکہ سے مرسل نقل کرتے ہوئے عبد اللہ بن زبیرؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۱۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ الْحُسَيْنِيُّ ابْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَقِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ ينادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ حَمْدِي زَيْنٌ وَإِنَّ ذِمِّي شَيْنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اللَّهُ

۱۱۹۳: حضرت براء بن عازبؓ اللہ تعالیٰ کے اس قول ”إِنَّ الَّذِينَ ينادُونَكَ“... (الآیہ) (بے شک جو لوگ آپ کو حجر دروں کے باہر سے پکارتے ہیں اکثر ان میں سے عقل نہیں رکھتے۔ الحجرات۔ آیت ۴) کا سبب نزول بیان فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ: میری تعریف، عزت اور میری مذمت، ذلت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

یہ شان تو اللہ رب العزت کی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔
۱۱۹۳: حضرت ابو جہیرہ بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص کے دو دو تین تین نام ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ بعض ناموں سے پکارا جانا وہ اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”وَلَا تَسْبِرُوا بِالْأَلْقَابِ“ (اور نہ ایک دوسرے کے نام دھرو۔ الحجرات آیت: ۱۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو ابو سلمہ، بشیر بن فضال سے وہ داؤد بن ابی ہند سے وہ ابو شعبی سے وہ ابو جہیرہ بن ضحاک سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ ابو جہیرہ، ثابت بن ضحاک انصاری کے بھائی ہیں۔

عَزَّ وَجَلَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.
۱۱۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو زَيْدٍ صَاحِبُ الْهَرَوِيِّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي جُبَيْرَةَ ابْنِ الصَّحَّاحِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ مِمَّا يَكُونُ لَهُ الْأَسْمَانُ وَالثَّلَاثَةُ فَيَدْعِي بَعْضُهَا فَعَسَى أَنْ يَكْفُرَهُ قَالَ فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَسْبِرُوا بِالْأَلْقَابِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جُبَيْرَةَ بْنِ الصَّحَّاحِ نَحْوَهُ وَأَبُو جُبَيْرَةَ بْنُ الصَّحَّاحِ هُوَ أَخُو ثَابِتِ بْنِ الصَّحَّاحِ الْأَنْصَارِيِّ.

۱۱۹۵: حضرت ابو نصرہ سے روایت ہے کہ ابو سعید خدریؓ نے یہ آیت پڑھی ”وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ..... الْآيَةُ“ (اور جان لو کہ تم میں اللہ کا رسول موجود ہے، اگر وہ بہت سی باتوں میں تمہارا کہنا مانے تو تم پر مشکل پڑ جائے۔ الحجرات آیت: ۷) اور فرمایا کہ یہ آیت تمہارے نبی (ﷺ) پر اس وقت نازل کی گئی جبکہ تمہارے اممہ اور اس کے بہترین لوگ صحابہ کرامؓ کے ساتھ تھے کہ اگر نبی اکرم ﷺ بہت سی چیزوں میں تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو تم لوگ مشکل میں پڑ جاؤ گے تو آج تم لوگوں کا کیا حال

۱۱۹۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ غَمْرٍ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرِّيَّانِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَرَأَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُمْ قَالَ هَذَا نَبِيُّكُمْ يُوْحِي إِلَيْهِ وَخِيَارُ أَسْمَتِكُمْ لَوْ أَطَاعَهُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُوا فَكَيْفَ بِكُمْ الْيَوْمَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرِّيَّانِ فَقَالَ ثَقَّةٌ.

ہوگا۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے مستمر بن دیمان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ثقہ ہیں۔

۱۱۹۶: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے زمانہ جاہلیت کا فخر اور اپنے آباؤ اجداد کی وجہ سے تکبر کرنا دور کر دیا ہے۔ اب لوگ دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو اللہ کے نزدیک متقی اور کریم ہے۔ دوسرا وہ جو اللہ کے نزدیک بدکار، بد بخت اور ذلیل ہے۔ تمام لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ

۱۱۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ غِبْيَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاطَفَهَا بَابَانِهَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ رَجُلٌ بَرٌّ تَقَىٰ كَرِيمٌ عَلَى اللَّهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيْنَ عَلَى اللَّهِ وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ وَخَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مِنَ التُّرَابِ قَالَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا

فرماتے ہیں کہ ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ.....
 الآية“ (اے لوگو ہم نے تمہیں ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا
 ہے اور تمہارے خاندان اور قومیں جو بنائی ہیں تاکہ تمہیں آپس میں
 پہچان ہو۔ بے شک زیادہ عزت والا تم میں سے اللہ کے نزدیک وہ
 ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ سب کچھ
 جاننے والا خبردار ہے۔ الحجرات۔ آیت ۱۳۔) یہ حدیث غریب
 ہے۔ ہم اس حدیث کو عبد اللہ بن دینار کی ابن عمر سے روایت کے
 متعلق صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ عبد اللہ بن جعفر کو یحییٰ بن معین وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن مدینی کے والد ہیں اور اس
 باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۹۷: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْبُغْدَادِيُّ الْأَعْرَجُ
 وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَامِ بْنِ
 أَبِي مُطِيعٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ
 التَّقْوَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ
 سَمُرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَلَامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ.

۱۱۹۷: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسب مال ہے اور عزت
 تقویٰ ہے۔ یعنی حسب مال سے ہے اور عزت تقویٰ سے
 ہے۔ یہ حدیث سمرہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہم
 اس حدیث کو صرف سلام بن ابی مطیع کی روایت سے جانتے
 ہیں۔

سورۃ حججرات: اس سورہ مبارکہ میں مسلمانوں کی اجتماعی اور عملی زندگی کے اصول بیان ہوئے پہلا اصول اللہ کی
 اطاعت کلی اور اس کا تقویٰ (۲) احترام نبی اکرم۔ (۲) مسلمانوں کی باہمی محبت اور الفت اور ان کے مابین شفقت و محبت اور
 رحمت کا رشتہ۔ اس سورب میں ان تمام رذائل سے روکا گیا جن سے معاشرہ تقسیم ہوتا اور مسلمانوں کے دلی تعلقات میں رخنہ پیدا
 ہو۔ اسلامی معاشرے میں عزت و شرافت کا معیار تقویٰ ہے۔ کامیاب لوگوں کی صفت کا بیان کہ وہ ایمان لائے اور پھر شک نہیں
 کرتے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔

سورۃ ق کی تفسیر

سُورَةُ ق

۱۱۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا
 شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ
 مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ
 وَعِزَّتِكَ وَيُرْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ هَذَا حَدِيثٌ
 حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۱۹۸: حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا: کہ جہنم کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے اور اس وقت تک اس
 طرح (هَلْ مِنْ مَزِيدٍ) کہتی رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ
 اس میں اپنا قدم نہیں رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس میں قدم رکھیں
 گے وہ کہے گی: تیری عزت کی قسم ہرگز نہیں اور پھر ایک دوسرے
 میں گھس جائے گی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

سورۃ ق: سورۃ ق سے درحقیقت قرآن حکیم کی سات حسین و جمیل سورتوں کا آغاز ہوتا ہے جن کی آیات بہت چھوٹی مگر بڑی روانی لئے ہوئے ہیں اور شوکتِ الفاظ کی بندش کا حسن بھی اپنے عروج پر پہنچا ہوا ہے۔ اس سورۃ کا اختتام ہوا اس حکم پر کہ اے نبیؐ لوگوں کو تلقین تذکیر یاد دہانی کرائیے اس قرآن کے ذریعے جس میں ذرا بھی خوفِ خدا ہے وہ اس سے فائدہ اٹھائے گا۔

سُورَةُ الذَّارِيَاتِ

سورۃ ذاریات کی تفسیر

۱۱۹۹: حضرت ابوہریرؓ نے فرمایا: میں مدینہ آیا تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہاں قوم عادیہ کے قاصد کا ذکر آیا تو میں نے کہا کہ میں اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں بھی اسکی طرح ہو جاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کہ قوم عادیہ کا قاصد کیا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ اچھے واقف کار سے آپ کا واسطہ پڑا ہے۔ اسکی حقیقت یہ ہے کہ جب قوم عادیہ پر قحط پڑا تو قیل (ایک آدمی کا نام) کو بھیجا گیا وہ بکر بن معاویہ کے پاس ٹھہرا۔ اس نے اسے شراب پلائی اور دو خوش آواز گانے والیوں نے اسے گانا سنایا پھر وہ مہرہ کے پہاڑوں کا ارادہ کر کے نکلا اور چل دیا۔ پھر دعا کی کہ یا اللہ میں کسی بیماری کے علاج یا کسی قیدی کو چھڑانے کیلئے نہیں آیا کہ میں فدیہ دوں۔ لہذا تو اپنے بندے کو جو پلانا ہو پلا۔ ساتھ ہی ساتھ بکر بن معاویہ کو بھی پلا۔ اس طرح وہ بکر بن معاویہ کے شراب پلانے کا شکر یہ ادا کرتا تھا۔ پھر اس کے لیے کئی بدلیاں آئیں جن میں سے اس نے کالی بدلی پسند کی پھر کہا گیا کہ جلی ہوئی راکھ لے لو جو قوم عادیہ کے کسی فرد کو نہ چھوڑے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قوم عادیہ پر صرف اس انگلی کے حلقے کے برابر ہوا چھوڑی گئی۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ”إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْغَاسِقَ“ (اور قوم عادیہ میں بھی (عبرت ہے) جب ہم نے ان پر سخت آندھی بھیجی جو کسی چیز کو نہ چھوڑتی جس پر سے وہ گزرتی مگر

۱۱۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَامٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ رِبْعَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرْتُ عَنْدهُ وَإِفْدَ عَادٍ فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ وَإِفْدَ عَادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَإِفْدَ عَادٍ قَالَ فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطَتْ إِنْ عَادًا لَمَّا أَفْجَحْتُ بَعَثَ قَيْلًا فَنَزَلَ عَلَى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَنَهُ الْجَرَادُ تَانِ ثُمَّ خَرَجَ يَزِيدُ جَبَالَ مَهْرَةً فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي لَمْ أَتِكَ لِمَرِيضٍ فَأَدَاؤِيهِ وَلَا لِأَسِيرٍ فَأُقَادِيهِ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَا كُنْتَ مُسْقِيَهُ وَاسْقِ مَعَهُ بَكْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرُ لَكَ الْخَمْرَ الَّذِي سَقَاهُ فَرَفَعَ لَهُ سَحَابَاتٍ فَقِيلَ لَهُ اخْتَرِ أَحَدَاهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيلَ لَهُ خُذْهَا رَمَادًا رَمَدًا لَا تَذَرُ مِنْ عَادٍ أَحَدًا وَذَكَرْنَاهُ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمُ مِنَ الرِّيحِ إِلَّا قَدَرُ هَذِهِ الْحَلْقَةِ يَعْنِي حَلْقَةَ الْخَاتَمِ ثُمَّ قُرِئَ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَنتَ عَلَيْهِ الْآيَةُ وَقَدَرُوا هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرَ وَاحِدٍ عَنْ سَلَامٍ أَبِي الْمُنْذِرِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانٍ وَيُقَالُ الْحَارِثُ ابْنُ يَزِيدَ.

اسے بوسیدہ ہڈیوں کی طرح کر دیتی۔ (الذاریات آیت: ۴۲-۴۱) یہ حدیث کئی راوی سلام ابو منذر سے وہ عاصم بن ابوالجود سے وہ ابوہریرؓ سے اور وہ حارث بن حسان سے نقل کرتے ہیں۔ انہیں حارث بن یزید بھی کہا جاتا ہے۔

۱۲۰۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ حَبَابٍ نَا سَلَامٌ ۱۲۰۰: حضرت حارث بن یزید بکری کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا

بْنِ سُلَيْمَانَ النَّحْوِيُّ أَبُو الْمُنْبَرِ نَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي الْجَوْدِ عَنْ
أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْبَكْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ
الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ غَاصُّ النَّاسِ وَإِذَا
رَأَيْتُ سُورَةَ تَحْفِقُ وَإِذَا بِلَالٌ مُتَقَلِّدُ السَّيْفِ بَيْنَ يَدَيِ
رَسُولِ اللَّهِ قُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَالُوا يُرِيدُونَ أَنْ يَبْعَثَ عَمْرُو
بْنُ الْعَاصِ وَجْهًا لَذِكْرِ الْحَدِيثِ بَطُولُهُ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ
سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَسَّانٍ.

اور مسجد میں گیا وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی اور کالے جھنڈے
لہرا رہے تھے اور بلال تلوار اٹکائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے کھڑے تھے۔ میں نے پوچھا: لوگ کیوں اکٹھے
ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن
عاص کو کسی علاقے میں بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ پھر سفیان بن
عیینہ کی حدیث کے ہم معنی طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔
حارث بن یزید کو حارث بن حسان بھی کہتے ہیں۔

سُورَةُ الطُّورِ: اس سورۃ کا افتتاح ہوتا ہے: ”قسم ہے ہواؤں کی جو گرد اڑاتی ہے“ پھر بادلوں کا بوجھ اٹھاتی
ہیں، پھر آہستہ آہستہ چلتی ہے پھر تقسیم کرتی ہے حکم سے بے شک جو وہ وعدہ کیا ہے تم سے وہ سچ ہے بے شک انصاف کرنا
ضروری ہے۔“ لوگوں کو یہ تلقین کی جا رہی ہے کہ وہ قیامت کو محض کوئی خالی دھونس نہ خیال کریں یہ ہونے والی ہے یہ ایک
شدنی امر ہے۔ یہ اٹل واقعہ ہے جو ہو کر رہے گا اور لوگوں کو اپنے اعمال سے دوچار ہونا پڑے گا۔ دوسری اہم بات یہ کہ
انسانوں اور جنوں کی تخلیق عبادت کے لئے کی گئی ہے۔

سورۃ طور کی تفسیر

سُورَةُ الطُّورِ

۱۲۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ نَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ
رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَارَ النُّجُومُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ
الْفَجْرِ وَإِذَا بَارَ السُّجُودَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ سَأَلْتُ
مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَرِشْدِينَ ابْنِي كُرَيْبٍ
أَيُّهُمَا أَوْثَقُ فَقَالَ مَا أَقْرَبَهُمَا وَمُحَمَّدٌ عِنْدِي
أَرْحَجُ وَسَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هَذَا
فَقَالَ مَا أَقْرَبَهُمَا وَرِشْدِينَ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْحَجُهُمَا
عِنْدِي.

۱۲۰۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ
ستاروں کے بعد (یعنی فجر سے پہلے) دو سنتیں اور سجود (مغرب)
کے بعد بھی دو رکعت سنتیں ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس
حدیث کو صرف محمد بن فضل کی روایت سے اسی سند سے مرفوع
جانتے ہیں۔ محمد بن فضل، رشدین بن کریم سے نقل کرتے
ہیں۔۔۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے پوچھا
کہ محمد اور رشدین بن کریم میں سے کون زیادہ ثقہ ہے؟
تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں ہی ایک جیسے ہیں لیکن محمد میرے
نزدیک زیادہ راجح ہیں پھر میں نے (یعنی امام ترمذیؒ نے) عبد
اللہ بن عبد الرحمن سے بھی یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی فرمایا کہ
دونوں ایک جیسے ہیں لیکن رشدین میرے نزدیک زیادہ راجح ہیں۔

سُورَةُ الطُّورِ: اس سورۃ میں ایک بہت اہم آیت وارد ہوئی ہے مکرین خدا کے لئے ایک بات ثبت۔ کیا یہ لوگ
بغیر خالق کے پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود اپنے خالق ہیں۔ ذرا لوگ یہ تو سوچیں کہ یہ بغیر کسی کے پیدا ہو گئے ہیں یا انہوں نے
خود اپنے آپ کو پیدا کر لیا ہے؟ ظاہر بات ہے ان دونوں چیزوں میں سے کوئی بھی ممکن نہیں۔ نہ عقل تسلیم کرتی ہے اور نہ
کوئی بقائمی ہوش و حواس اس بات کا مدعی ہو سکتا ہے کہ وہ خود اپنا خالق ہے۔ تیسری بات یہ کہ اللہ ہی ہم سب کا خالق ہے۔

سُورَةُ النَّجْمِ

سورة نجم کی تفسیر

۱۲۰۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے (یعنی شب معراج میں) اور منتہیٰ سے مراد وہ چیز ہے جس کی طرف زمین سے چڑھا اور اس سے زمین کی طرف اتر جائے تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تین ایسی چیزیں عطا کیں جو کسی اور نبی کو نہیں دیں۔ آپؐ پر پانچ نمازیں فرض کی گئیں، سورہ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئیں اور آپ ﷺ کی امت کے سارے کبیرہ گناہ معاف کر دیئے گئے بشرطیکہ وہ لوگ اللہ کے ساتھ شرک نہ کریں۔ پھر عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی..... (جب کہ اس سدرۃ پر چار ہاتھ جو چار ہاتھ تھے۔ النجم آیت ۱۶) اور فرمایا کہ سدرہ چھٹے آسمان پر ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ وہ لپٹنے والی چیز ہونے کے پروانے تھے اور پھر ہاتھ بلا کر بتایا کہ اس طرح اڑ رہے تھے۔ مالک بن غلول کے علاوہ دوسرے علماء کا کہنا ہے کہ وہ مخلوق کے علم کی انتہا ہے اسکے بعد کوئی کسی چیز کے متعلق نہیں جانتا۔

۱۲۰۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مِصْرَفٍ عَنْ مَرْثَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى قَالَ انْتَهَى إِلَيْهَا مَا يَعْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنْزِلُ مِنَ فَوْقِ فَأَعْطَاهُ اللَّهُ عِنْدَهَا ثَلَاثًا لَمْ يُعْطِهَا نَبِيًّا كَانَ قَبْلَهُ فَرَضْتُ عَلَيْهِ الصَّلَاةَ حُمْسًا وَأَعْطَيْتُ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لَأَمَّتِهِ الْمُقْحَمَاتُ مَا لَمْ يُبْشِرْ كُرَابَ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى قَالَ السِّدْرَةُ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ سُفْيَانُ فَرَأَى مِنْ ذَهَبٍ وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ فَأَرَعَدَهَا وَقَالَ غَيْرُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ إِلَيْهَا يَنْتَهِي عِلْمُ الْخَلْقِ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَا فَوْقَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۰۳: شیبانی سے روایت ہے کہ میں نے زر بن حبیشؓ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول ”فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ... الْآيَةِ“ (پھر فاصلہ کمان کے برابر تھا اس سے بھی کم۔ النجم۔ آیت ۹) کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ ابن مسعودؓ نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا اور ان کے چہرہ پر تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زُرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ فَقَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرَائِيلَ وَلَهُ سِتْمَانَةُ جَنَاحٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۲۰۴: شعبی سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ کی عرفات میں کعبؓ سے ملاقات ہو گئی تو انہوں نے (یعنی عباسؓ نے) کعبؓ سے کوئی بات پوچھی تو وہ تکبیر کہنے لگے یہاں تک کہ انکی آواز پہاڑوں میں گونجنے لگی۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: ہم بنو ہاشم ہیں۔ کعبؓ فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام اور دیدار کو محمد ﷺ (اور موسیٰ علیہ السلام پر تقسیم کیا۔ چنانچہ موسیٰ

۱۲۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَثَّرَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ رُؤُوتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَىٰ فَقَلَّمُ مُوسَىٰ مَرَّتَيْنِ وَرَأَى مُحَمَّدًا مَرَّتَيْنِ فَقَالَ مَسْرُوقٌ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ

فَقُلْتُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى فَقَالَتْ أَيْنَ يَذْهَبُ بِكَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ أَوْ كُنَّ شَيْئًا مِمَّا أَمْرُهُ أَوْ يَعْلَمُ الْخُمُسَ الَّتِي قَالَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَمْ يَرَهُ فِي صُورَةٍ إِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَمَرَّةً فِي جِيَادٍ لَهُ سِتُّ مِائَةٍ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأَفُقَ وَقَدَرُوا دَاوُدَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُذَا الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ دَاوُدَ أَقْصَرُ مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ.

دیا ہے یا یہ کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ان پانچ چیزوں کا علم ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ”إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ... الْآيَةُ“ (یعنی بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی بارش برساتا اور وہی جانتا ہے کہ رحم (ماں کے پیٹ) میں کیا ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کمائے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین پر مرے گا۔) جس نے یہ کہا تو اس نے بہت بڑا بہتان باندھا۔ ہاں البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا ہے اور انہیں بھی انکی اصلی صورت میں صرف دو بار دیکھا ہے۔ ایک بار سدرۃ المنتہی کے پاس اور ایک بار جیاد کے مقام پر کہ ان کے سو پر تھے۔ جنہوں نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ لیا ہے۔ داؤد بن ابی ہند بھی ابو ہند سے وہ شععی سے وہ مسروق سے وہ عائشہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابو مجالد کی روایت سے مختصر ہے۔

۱۲۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ نُبَهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ نَائِحِي بْنِ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ نَا سَالِمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قُلْتُ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ قَالَ وَيَحْكُ ذَاكَ إِذَا تَحَلَّى بِنُورِهِ الَّذِي هُوَ نُورُهُ وَقَدْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۲۰۶: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ نَا أَبِي نَا

۱۲۰۵: حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے مجھے کہا کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ عکرمہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتے ”لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ... الْآيَةُ“ حضرت ابن عباسؓ فرماتے لگے تیرا ستیا ناس ہو یہ تو جب ہے کہ وہ اپنے نور کے ساتھ تجلی فرمائے بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۲۰۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس قول

”وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً....“ (الخ) اور اس نے اس کو ایک بار اور بھی دیکھا ہے۔ النجم۔ آیت ۱۳۔) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۰۷: حضرت ابن عباسؓ ”مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ... الْآيَةَ“ (دل نے جھوٹ نہیں کہا جو دیکھا تھا۔ النجم۔ آیت ۱۱) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب کو اپنے دل سے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۰۸: حضرت عبد اللہ بن شقیقؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابو ذرؓ سے عرض کیا کہ اگر میں نبی اکرم ﷺ کو پاتا تو آپؐ سے ایک سوال پوچھتا۔ حضرت ابو ذرؓ نے پوچھا کہ کیا پوچھتے؟ فرمانے لگے: میں پوچھتا کہ کیا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کرام ﷺ سے پوچھا تھا۔ آپؐ نے جواب دیا: وہ نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۰۹: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ”مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ... الْآيَةَ“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کو ریشمی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا ان کے وجود نے آسمان وزمین کا احاطہ کر لیا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۰: حضرت ابن عباسؓ ”الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ... الْآيَةَ“ (وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں مگر صغیرہ گناہوں سے۔ بے شک آپؐ کا رب بڑا وسیع بخشش والا ہے۔ النجم ۳۲۔) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ اگر تو بخشا ہے تو سارے گناہ بخش دے تیرا کونسا ایسا بندہ ہے جو گناہوں سے آلودہ نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف زکریا بن الخلق کی روایت سے جانتے ہیں۔

مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِ عَبْدُهُ مَا أَوْحَىٰ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۰۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ أَبِي رَزْمَةَ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ قَالَ رَأَاهُ بِقَلْبِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ أَدْرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عَمَّا كُنْتُ تَسْأَلُهُ قُلْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَ قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ نُورٌ إِنِّي أَرَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى وَأَبْنُ أَبِي رَزْمَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِبْرِيلَ فِي حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَهَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشِ إِلَّا اللَّثَمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَغْفِيرَ اللَّهِ تَغْفِيرُ جَمًّا وَأَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا أَلَمَّا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ.

مَسْرُورٌ عَلَى النَّجْمِ: (۱) نبی کریم اپنی خواہش نفس سے کچھ نہیں بولتے۔ یہ تو ایک وحی ہے جو ان پر نازل کی جاتی ہے۔ گویا آپ کا ہر عمل امت کے لئے واجب الاتباع ہے اسی طریقہ سے آپ کا ہر فرمان خود وہ وحی خفی ہو یا وحی جلی وہ امت کے لئے واجب الاتباع ہے۔ (۲) معراج آسمانی کا ذکر۔ سدرۃ المنتہی کے پاس اللہ کے ان انوار کی بارش ہو رہی تھی جن کے بارے میں نطق آسمان کچھ کہنے سے قاصر ہے۔ اس وقت نبی کریم کے مشاہدہ کے شان یہ تھی کہ نہ نگاہ کج ہوئی نہ حد ادب سے تجاوز کیا اس لئے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کی عظیم آیات کا مشاہدہ کیا۔ (۳) انسان کو اپنے اعمال کا بوجھ خود اٹھانا ہے۔ اس کی محنت کو اللہ ضائع کرنے والا نہیں۔

سورۃ قمر کی تفسیر

سُورَةُ الْقَمَرِ

۱۲۱۱: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم منیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ (آپ کے معجزے سے) چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس پار اور دوسرا اس پار۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ گواہ رہنا یعنی ”اَقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ... الْآیَةُ“ (قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ القمر۔ آیت۔ ۱)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ نَاعِلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَمِنَى فَاِنْشَقَّ الْقَمَرُ فَلَقَتَيْنِ فَلَقَةً عَنْ وَرَاءِ الْحَبَلِ وَفَلَقَةً دُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْهَدُوا بِغَيْبِ السَّاعَةِ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے معجزہ طلب کیا تو چاند مکہ میں دو مرتبہ پھٹا (دو ٹکڑے ہوا) پھر یہ آیات نازل ہوئیں ”اَقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ الْآیَةُ“ (قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا اور اگر وہ کوئی معجزہ دیکھ لیں تو اس سے منہ موڑ لیں اور کہیں یہ تو ہمیشہ سے چلا آتا جادو ہے۔ القمر آیت ۱:۲) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٌ نَاعِلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً فَاِنْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَنَزَلَتْ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ إِلَى قَوْلِهِ سَعْرٌ مُسْتَعِيرٌ يَقُولُ ذَاهِبْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۳: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ ہو جاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاعِلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً فَاِنْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَنَزَلَتْ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ إِلَى قَوْلِهِ سَعْرٌ مُسْتَعِيرٌ يَقُولُ ذَاهِبْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ گواہ رہنا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَاعِلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً فَاِنْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَنَزَلَتْ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ إِلَى قَوْلِهِ سَعْرٌ مُسْتَعِيرٌ يَقُولُ ذَاهِبْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۵: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوا۔ ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر اور دوسرا اس پہاڑ پر۔ اس پر کفار نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر جادو کر دیا ہے۔ بعض کہنے لگے کہ اگر ہم پر جادو کر دیا ہے تو وہ سب لوگوں پر تو جادو نہیں کر سکتے۔ یہ حدیث بعض حضرات نے حصین سے وہ جبیر سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا جبیر بن مطعم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۲۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَارَ فَرْقَتَيْنِ عَلَى هَذَا الْجَبَلِ وَعَلَى هَذَا الْجَبَلِ فَقَالُوا سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْتَنِي كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ نَحْوَهُ.

۱۲۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشرکین تقدیر کے متعلق جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی: ”يَوْمَ يُسْحَبُونَ... الْآيَةُ“ (جس دن گھسیٹے جائیں گے آگ میں اوندھے منہ، چکھوڑا آگ کا۔ ہم نے ہر چیز بنائی پہلے ٹھہرا کر۔ القمر آیت: ۳۸/۳۹) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بَنْدَارٌ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمُخَزُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُحَاصِمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدْرِ فَزَلَّتْ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَآءَ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سورة القمر: اس سورۃ میں متعدد مرتبہ ایک ہی آیت کو دہرایا گیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ قرآن کی عظمت بیان کرتے ہیں گویا کہ انسان پر حجت ہے ”اور ہم نے قرآن کو یاد دہانی کے لئے آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی سوچے سمجھے۔“

سورة الرحمن کی تفسیر

سورة الرحمن

۱۲۱۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ کی طرف آئے اور سورۃ الرحمن شروع سے آخر تک تلاوت فرمائی۔ صحابہ کرامؓ خاموش رہے تو آپؐ نے فرمایا: میں نے یہ سورت جنوں کے سامنے پڑھی تھی تو ان لوگوں نے تم سے بہتر جواب دیا۔ چنانچہ جب میں ”فَبِأَيِّ آلَاءِ... الْآيَةِ“ پڑھتا تو وہ کہتے اے ہمارے پروردگار ہم تیری نعمتوں میں سے کسی چیز کو نہیں جھٹلاتے اور تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ولید بن مسلم کی

۱۲۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ أَبُو مُسْلِمٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُورَةَ الرَّحْمَنِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا فَسَكَتُوا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْحِجَى فَكَانُوا أَحْسَنَ مَرْدُودًا مِنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا آتَيْتُ عَلَى قَوْلِهِ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ قَالَ لَا بَشَىءٌ مِنْ نَعَمِكَ رَبَّنَا نَكْذِبُ فَلَكَ الْحَمْدُ هَذَا

روایت سے جانتے ہیں۔ ولید بن مسلم زبیر بن محمد سے نقل کرتے ہیں۔ احمد بن زبیر کا خیال ہے کہ زبیر بن محمد وہ نہیں ہیں جو شام کی طرف گئے ہیں۔ اور اہل عراق ان سے روایت کرتے ہیں بلکہ شاید کوئی اور ہیں۔ لوگوں نے ان کا نام بدل دیا ہے کیونکہ لوگ ان سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔ میں نے امام محمد بن اسمعیل بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ شام کے لوگ زبیر بن محمد سے منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور اہل عراق ان میں سے ایسی احادیث نقل کرتے ہیں جو صحت کے قریب ہوتی ہیں۔

حَدِيثُ غَرِيبٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَانَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الَّذِي وَقَعَ بِالشَّامِ لَيْسَ هُوَ الَّذِي يُرَوَّى عَنْهُ بِالْعِرَاقِ كَأَنَّهُ رَجُلٌ آخَرُ قَلَّبُوا اسْمَهُ يَعْنِي لِمَا يَرَوْنَ عَنْهُ مِنَ الْمَنَافِرِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ أَهْلُ الشَّامِ يَرَوْنَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مَنَافِرَ أَهْلِ الْعِرَاقِ يَرَوْنَ عَنْهُ أَحَادِيثَ مُقَابَرَةً.

صِبْوَۃُ الرِّحْمٰنِ: اس سورۃ کو قرآن کی دلہن قرار دیا گیا ہے۔ اس کے آغاز میں قرآن کی عظمت بیان ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمان کا مظہر قرآن ہے۔ اللہ نے انسان کو پیدا کیا اسے اشرف المخلوقات بنایا اور قوت گویائی عطا فرمائی۔ ان چاروں آیات کو اگر جمع کر لیا جائے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ جسے بھی اللہ نے قوت گویائی عطا فرمائی ہو جسے بھی کچھ قادر الکلامی عطا فرمائی ہو اسے اپنی قوت کا اور اپنے اس بہترین وصف کا بہتر مصرف یہی بنایا چاہئے کہ ”تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں“۔ انسان کی قوت بیانہ کا اس سے بہترین مصرف اور کوئی نہیں۔ اللہ کی نعمتوں کے حوالے سے نصیحت اور یاد دہانی کی کوشش اس کی بڑی ہی حسین مثال سورۃ الرحمن ہے۔

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ

سورۃ واقعہ کی تفسیر

۱۲۱۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیز (جنت) تیار کی ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہے۔ نہ کسی کان نے (اسکے متعلق) سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال آیا ہے۔ اگر جی چاہے تو یہ آیت پڑھ ”فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ... الْآیۃ“ (یعنی کوئی نہیں جانتا کہ ان کیلئے کیا چیز تیار کی گئی ہے جو آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔) اور جنت میں ایک درخت ہے اگر کوئی سوار اس کے سائے میں چلنے لگے تو سو سال تک چلنے کے باوجود بھی اسے طے نہ کر سکے۔ اگر چاہے تو یہ آیت پڑھ لو ”وَوَظِّلْ مَمْدُودٌ“ (اور لمبا سایہ۔ الواقعہ۔ آیت ۳۰) اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود تمام

۱۲۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَ بْنَ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ أَعَدَّدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أَذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَأْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّكَبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَأْ وَإِنْ شِئْتُمْ وَظِلٌّ مَمْدُودٌ وَمَوْضِعٌ سَوِطٌ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَاقْرَأْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ رُخِخَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ الْعُرُورُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيحٌ.

چیزوں سے بہتر ہے لہذا چاہو تو یہ آیت پڑھ لو فَمَنْ رُحِخَ

عَنِ النَّارِ.... الْآيَةِ“ (یعنی جو شخص دوزخ سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سودا ہے۔)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار اسکے سارے میں سو سال تک بھی چلتا رہے تو طے نہ کر سکے۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو ”وَوَظِلِّيْ مُمْدُوْدُ“ (اور لمبا سارہ اور پانی بہتا ہوا۔ الواقعہ - آیت ۳۰-۳۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۲۲۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ”فَرُشٌ مَّرْفُوعَةٌ“ (اور بچھونے اونچے۔ الواقعہ آیت ۳۳) کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ ان کی بلندی ایسی ہوگی جیسے زمین سے آسمان اور دونوں کے درمیان کا فاصلہ پانچ سو برس کا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف رشیدین کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم اس بلندی کے متعلق کہتے ہیں کہ اس سے مراد درجات ہیں۔ یعنی ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

۱۲۲۱: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ.... الْآيَةِ“ (اور اپنا حصہ تم یہی لیتے ہو کہ اسکو جھلاتے ہو۔ الواقعہ - آیت ۸۲-) پھر فرمایا کہ تم اپنے رزق کا شکریوں ادا کرتے ہو کہ تم کہتے ہو کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ سفیان یہ حدیث عبد اللہ الاعلیٰ سے اسی سند سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ”اِنَّا اَنْشَاْنَا هُنَّ.... الْآيَةِ“ (اور ہم نے اٹھایا ان عورتوں کو ایک اچھی اٹھان پر۔ الواقعہ - آیت ۳۵) کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ سے نقل

۱۲۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّائِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ يَقْطَعُهَا وَاقْرَأْ وَأَنْ شِئْتُمْ وَظِلِّ مُمْدُوْدٍ وَمَاءٌ مَسْكُوْبٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

۱۲۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَفَرُشٌ مَّرْفُوعَةٌ قَالَ اِرْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَسِيرَةُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِيْنٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ وَارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ اِرْتِفَاعُ الْفُرْشِ الْمَرْفُوعَةِ فِي الدَّرَجَاتِ وَاللَّرَجَاتِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

۱۲۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ أَنْكُمْ تُكَذِّبُوْنَ قَالَ شَكَرْكُمْ تَقُولُوْنَ مُطْرُنَا بِنُوءٍ كَذَا وَكَذَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى هَذَا الْحَدِيثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۱۲۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْبٍ الْخَزَاعِيُّ الْمَرْوَزِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

کرتے ہیں کہ خاص طور پر بنائی جانے والی عورتیں وہ ہیں جو دنیا میں بوڑھی تھیں انکی آنکھیں کمزور تھیں اور ان کی آنکھوں سے پانی بہتا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ربان رقاشی دونوں محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ إِنَّا أَنْشَأْنَا هُنَّ أَنْشَاءَ قَالَ إِنَّ مِنَ الْمُنْشَأَاتِ الَّتِي كُنَّ فِي الدُّنْيَا عَجَائِزَ غُمْشَارُ مَضَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عَبِيدَةَ وَمُوسَى بْنُ عَبِيدَةَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبَانَ الرَّقَاشِيُّ يَضَعَفَانِ فِي الْحَدِيثِ.

۱۲۲۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ: آپؐ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مجھے ”سورہ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساء لون اور اذ القمیس کورت“ نے بوڑھا کر دیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ابن عباسؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ علی بن صالحؓ بھی یہ حدیث ابوالفتحؓ سے اور وہ ابو حنیفہؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ پھر کوئی راوی ابوالفتحؓ سے ابو میسرہ کے حوالے سے بھی کچھ مرسل نقل کرتے ہیں۔

۱۲۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ شَبْتُ قَالَ شَيْبَتَنِي هُوَّةُ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ نَحْوَهُ هَذَا قَدْ رَوَى عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ شَيْءٌ مِنْ هَذَا مُرْسَلًا.

سورة القحح: اس میں تین قسم کے لوگ بیان ہوئے ہیں۔ (۱) مقررین: یہ اللہ کی رحمتوں میں ہوں گے۔ پھلوں اور پھولوں میں ہوں گے، نعمتوں والی جنت میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ (۲) اصحاب الیمین: یہ مقررین کے درجہ کی جماعت تو نہیں مگر ان کے لئے بھی سلامتی اور خیر ہے۔ (۳) اصحاب الشمال: گم کردہ راہ بھٹکے ہوئے۔ جھٹلائے ہوئے۔ ان کا انجام کھولتا ہوا پانی ہے اور بالاخر جہنم میں جھونکا جاتا ہے۔ اے لوگو یہ خالی خالی دھمکیاں نہیں ہیں بلکہ یہ یقینی اور قطعی ہیں۔

سورة حدید کی تفسیر

سورة الحدید

۱۲۲۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اور صحابہؓ بیٹھے ہوئے تھے کہ بادل آگئے۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ بادل زمین کو سیراب کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان لوگوں کی طرف ہانکتے ہیں جو اس کا شکر

۱۲۲۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ قَسَادَةَ قَالَ حَدَّثَ الْحَسَنُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذْ أَتَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَذَرُونَ مَا هَذَا قَالُوا اللَّهُ

ادانہیں کرتے اور اسے پکارتے نہیں۔ پھر آپؐ نے پوچھا: جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے۔ عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ رقیع یعنی اونچی چھت ہے جس سے حفاظت کی گئی۔ اور یہ موج کی طرح ہے جو بغیر ستون کے ہے۔ پھر پوچھا: کیا جانتے ہو کہ تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا: کیا جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اس سے اوپر دو آسمان ہیں جبکہ درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے۔ پھر آپؐ نے اسی طرح سات آسمان گنوائے اور بتایا ہر دو آسمانوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیان کے فاصلے کے برابر فاصلہ ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا کہ کیا جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اسکے اوپر عرش ہے اور وہ آسمان سے اتنا دور ہے جتنا زمین سے آسمان۔ پھر آپؐ نے پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے نیچے کیا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ زمین ہے۔ پھر پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اسکے نیچے کیا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اس کے نیچے دوسری زمین ہے پہلی زمین اور دوسری زمین کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ پھر پوچھا آپؐ نے سات زمینیں گنوائیں اور بتایا کہ ہر دو کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر تم لوگ نیچے کی زمین کی طرف رسی پھینکو گے تو وہ اللہ تک پہنچے گی اور پھر

وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذَا الْعَنَانُ هَذِهِ رَوَايَا الْأَرْضِ يَسُوقُهُ اللَّهُ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُونَهُ وَلَا يَذْعُونَهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الرِّقِيعُ سَقْفٌ مَحْفُوظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ كَمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا مِيسِرَةٌ خَمْسٌ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ فَوْقَ ذَلِكَ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا مِيسِرَةٌ خَمْسٌ مِائَةِ عَامٍ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ السَّمَائَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ فَوْقَ ذَلِكَ الْعَرْشُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بَعْدَ مَا بَيْنَ سَمَائَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَا الَّذِي تَحْتَكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَا الَّذِي تَحْتَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرَى بَيْنَهُمَا مِيسِرَةٌ خَمْسٌ مِائَةِ سَنَةٍ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ أَرْضَيْنِ بَيْنَ كُلِّ أَرْضَيْنِ مِيسِرَةٌ خَمْسٌ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَيْتُمْ بِحَبْلِ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلَى لَهَبَطَ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَهُو الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَيُرْوَى عَنْ أَبِي ثَوْبٍ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَلِيَّ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا لَمْ يَسْمَعْ الْحَسَنُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَسَرَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالُوا إِنَّمَا هَبَطَ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ وَعِلْمُ اللَّهِ وَقُدْرَتُهُ وَسُلْطَانُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ فِي كِتَابِهِ:

یہ آیت پڑھی ”هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ... الْآيَةُ“ (وہی ہے سب سے پہلا اور سب سے پچھلا اور باہر اور اندر اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔ الحدید۔ آیت ۳) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید سے منقول ہے کہ حسن نے ابو ہریرہؓ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ بعض اہل علم اس حدیث کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد اس رسی کا اللہ کے علم، اسکی قدرت اور حکومت تک پہنچنا ہے کیونکہ اللہ کا علم، اسکی قدرت اور اسکی حکومت ہر جگہ ہے اور وہ عرش پر ہے جیسا کہ اس نے خود اپنی کتاب (قرآن مجید) میں فرمایا ہے۔

سورۃ الحکیم: اس سورۃ مبارکہ سے مدنی سورتوں کا ایک سلسلہ شروع ہوتا ہے جو اٹھائیسویں پارے کے اختتام تک چلا گیا ہے۔ اس سورۃ مبارکہ کی چھ ابتدائی آیات ہیں جن میں اعلیٰ ترین عقلی سطح پر اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا انتہائی جامعیت کے ساتھ بیان ہوا ہے اس کے بعد دین کے تقاضے و الفاظ میں بیان ہوئے ہیں۔ ان تقاضوں سے اغراض کا نتیجہ نفاق ہے اور یہ انتہائی دردناک انجام سے دوچار کرنے والی چیز ہے۔

سورۃ مجادلہ کی تفسیر

سُورَةُ الْمُجَادَلَةِ

۱۲۲۵: حضرت سلمہ بن صحر انصاریؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک ایسا مرد ہوں جسے عورتوں سے جماع کی (وہ قوت) عطا کی گئی ہے جو کسی اور کو نہیں دی گئی۔ چنانچہ جب رمضان آیا تو میں نے اپنی بیوی سے ظہار کر لیا تاکہ رمضان ٹھیک سے گزر جائے اور ایسا نہ ہو کہ میں اس سے رات کو جماع شروع کروں اور دن ہو جائے اور میں اسے چھوڑ بھی نہ سکوں۔ ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ اسکی کوئی چیز مشکف ہو گئی۔ پھر میں نے اسکے ساتھ جماع کیا اور صبح ہوئی تو اپنی قوم کے پاس آیا اور انہیں بتا کر کہا کہ میرے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چلو تاکہ میں آپ ﷺ کو اپنے اس فعل کے متعلق بتاؤں۔ وہ کہنے لگے ”نہیں“ اللہ کی قسم ہم ڈرتے ہیں کہ ہمارے متعلق قرآن نازل ہو، یا، نبی اکرم ﷺ ہمیں کوئی ایسی بات کہہ دیں جو ہمارے لیے باعث ندامت و رسوائی ہو۔ لہذا تم خود جا کر جو مناسب ہو عرض کر دو۔ فرماتے ہیں کہ میں نکل کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پورا قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے (قصہ سننے کے بعد) فرمایا: کیا تم ہی نے ایسا کیا؟ میں نے عرض کیا ”جی ہاں“۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ

۱۲۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَدْ أُوتِيتُ مِنْ جَمَاعِ النِّسَاءِ مَا لَمْ يُوْتِ غَيْرِي فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَطَاهَرْتُ مِنْ أَمْرَاتِي حَتَّى يُسَلِّخَ رَمَضَانُ فَرَقًا مِنْ أَنْ أُصِيبَ مِنْهَا فِي لَيْلِي فَاتَّبَعْتُ فِي ذَلِكَ إِلَى أَنْ يُدْرِكَنِي النَّهَارُ وَالنَّهَارُ وَأَنَا أَقْدِرُ أَنْ أَنْزِعَ فَبَيْنَمَا هِيَ تَخْدُمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَكَشَّفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَوُثِّتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ عَدَوْتُ عَلَى قَوْمِي فَأَخْبَرْتُهُمْ خَبْرِي فَقُلْتُ انْطَلِقُوا مَعِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرَهُ بِأَمْرِي فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا تَفْعَلْ تَخْشَوْفِ أَنْ يَنْزِلَ فِيْنَا قُرْآنٌ أَوْ يَقُولَ فِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً يَنْقُضُ عَلَيْنَا عَارَهَا وَلَكِنْ إِذْهَبْ أَنْتِ فَاصْنَعِ مَا بَدَأَ لَكَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ خَبْرِي

اسی طرح پوچھا تو میں نے عرض کیا ”جی ہاں“ اور میں حاضر ہوں مجھ پر اللہ کا حکم جاری کیجئے۔ میں اس پر صبر کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک غلام آزاد کرو۔ میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مارا۔ اور عرض کیا کہ: اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا سوائے اپنی اس گردن کے میں کسی اور کا مالک نہیں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر دو مہینے متواتر روزے رکھو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ یہ مصیبت بھی تو روزوں کی وجہ سے آئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہم خود آج رات بھوکے رہے، ہمارے پاس رات کا کھانا نہیں تھا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ بنوزریق سے زکوٰۃ وصول کرنے والے عامل کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ وہ تمہیں (غلہ) دے اور پھر اس میں سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ پھر جوجج جائے اسے اپنے اور عیال پر خرچ کرلو، حضرت سلمہؓ فرماتے ہیں کہ پھر میں اپنی قوم کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں نے تم لوگوں کے پاس تنگی اور بری تجویز پائی جبکہ نبی اکرم ﷺ کے پاس کشادگی اور برکت۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تم لوگ اپنی زکوٰۃ مجھے دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی

کیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ امام بخاریؒ کے نزدیک سلیمان بن یسار نے سلمہ بن صحر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ ان کا کہنا ہے کہ سلمہ بن صحر کو سلیمان بن صحر بھی کہتے ہیں اور اس باب میں خولہ بن ثعلبہ سے بھی منقول ہے۔

۱۲۲۶: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک یہودی نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے پاس آیا اور کہا ”السلام علیکم (یعنی تم پر موت آئے)“ صحابہ کرامؓ نے اسے جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم جانتے ہو کہ اس نے کیا کہا؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں، یا رسول اللہ ﷺ اس نے سلام کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ اس نے ایسی ایسی بات کہی ہے اسے

فَقَالَ أَنْتَ بِذَاكَ فَقُلْتُ أَنَا بِذَاكَ قَالَ أَنْتَ بِذَاكَ
قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ قَالَ أَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ
وَهَا أَنَا ذَا فَأَمْضِ فِي حُكْمِ اللَّهِ فَإِنِّي صَابِرٌ لِدَلِيلِكَ
فَالْأَعْيَقُ رَقَبَةٌ قَالَ فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ عُنُقِي بِيَدِي
فَقُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ
غَيْرَهَا قَالَ فَصُمُّ شَهْرَيْنِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ
أَصَابَنِي مَا أَصَابَنِي إِلَّا فِي الصَّيَامِ قَالَ فَاطْعِمِ سِتِّينَ
مِسْكِينًا قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بَتْنَا لَيْلَتَنَا
هَذِهِ وَخَشِيَ مَالُنَا عِشَاءً قَالَ أَذْهَبَ إِلَى صَاحِبِ
صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهُ فَلْيَذْ فَعْهَا إِلَيْكَ فَاطْعِمِ
عَنْكَ مِنْهَا وَسُقَا سِتِّينَ مِسْكِينًا ثُمَّ اسْتَعِزَّ بِسَائِرِهِ
عَلَيْكَ وَعَلَى عِيَالِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى قَوْمِي
فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمْ الضَّيْقَ وَسُوءَ الرَّأْيِ
وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
السَّعَةَ وَالْبَرَكَهَ أَمَرَنِي بِصَدَقَتِكُمْ فَأَذْفَعُوهَا إِلَيَّ فَذْ
فَعُوهَا إِلَيَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ مُحَمَّدٌ سَلِيمَانُ بْنُ
يَسَارٍ لَمْ يَسْمَعْ عِنْدِي مِنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرِ قَالَ وَيُقَالُ
سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ وَيُقَالُ سَلْمَانُ ابْنُ صَخْرِ وَفِي الْبَابِ
عَنْ خَوْلَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ.

١٢٢٦: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يُؤْنُسُ عَنْ شَيْبَانَ
عَنْ قَتَادَةَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا أَتَى عَلَى نَبِيِّ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَقَالَ السَّامُ
عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهَا الْقَوْمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلْ تَذَرُونَ مَا قَالُوا هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ سَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ وَلَكِنَّهُ قَالَ كَذَاوَكْذَا
أَرَدُوهُ عَلَى فَرَدُّهُ فَقَالَ قُلْتُ السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَ نَعَمْ

قَالَ نَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُولُوا عَلَيْهِ مَا قُلْتُمْ قَالَ وَإِذَا جَاوَزَ وَكَ حَيْثُوكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

میرے پاس لاؤ۔ جب اسے لائے تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تم نے ”السلام علیکم“ کہا۔ اس نے کہا کہ ہاں ”السلام علیکم“ کہا تھا۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اہل کتاب میں سے جو بھی سلام کرے اسے یہ جواب دیا کرو کہ

”عَلَيْكَ مَا قُلْتَ.... الْآيَةُ“ (یعنی جو تم نے کہا تم ہی پر ہو) پھر یہ آیت پڑھی ”وَإِذَا جَاوَزَ وَكَ حَيْثُوكَ.... الْآيَةُ“ (اور جب وہ آپ ﷺ کے پاس آتے ہیں تو آپ ﷺ کو ایسے لفظوں سے سلام کرتے ہیں جن سے اللہ نے آپ ﷺ کو سلام نہیں دیا اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ ہمیں اللہ اس پر کیوں عذاب نہیں دیتا جو ہم کر رہے ہیں۔ المجادلہ۔ آیت ۸۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۲۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ يَأْتِيهِ بَنُ إِدْمَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُلْقَمَةَ الْأَنْمَارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَا جَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَحْوِكُمْ صَدَقَةً قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ مَا تَرَى دِينَارَ قُلْتُ لَا يُطِيقُونَهُ قَالَ فَنِصْفُ دِينَارٍ قُلْتُ لَا يُطِيقُونَهُ قَالَ فَكُمُ قُلْتُ شَعِيرَةٌ قَالَ إِنَّكَ لَرَهِيْدٌ قَالَ فَنَزَلَتْ أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَحْوِكُمْ صَدَقَاتٍ الْآيَةُ قَالَ فِيهِ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ شَعِيرَةٌ يَغْنَى وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ

۱۲۲۷: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَا جَيْتُمُ الرَّسُولَ“ (اے ایمان والو جب تم رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دے لیا کرو، یہ تمہارے لیے بہتر اور زیادہ پاکیزہ بات ہے۔ المجادلہ آیت ۱۲) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے مشورہ لیا کہ صدقہ کی کتنی مقدار مقرر کی جائے، ایک دینار۔ میں نے عرض کیا کہ لوگ ایک دینار نہیں دے سکیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نصف دینار۔ میں نے عرض کیا نصف دینار بھی نہیں دے سکیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر کتنی مقدار مقرر کی جائے۔ میں نے عرض کیا: ایک جو۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم تو بہت کمی کرنے والے ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ”أَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَحْوِكُمْ“ (کیا تم

اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دینے سے ڈر گئے۔ پھر جب تم نے نہ کیا اور اللہ نے تمہیں معاف بھی کر دیا تو (بس) نماز ادا کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔ المجادلہ آیت ۱۳) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور ایک جہ سے مراد ہو کے برابر سونا ہے۔

سورۃ المجادلہ: اس سورۃ میں عالمی زندگی کے ضمن میں ظہار کا قانون اور کفارہ کی تفصیلات کا بیان ہے۔ دوسرے نقشہ کھینچا گیا ہے کہ اس دنیا میں ہر آن ایک کشمکش برپا ہے حق اور باطل کے درمیان۔ ایک طرف حزب الشیطان ہے اور دوسری طرف حزب اللہ۔ حزب الشیطان میں کفار اہل کتاب بھی اور منافقین بھی۔ جبکہ حزب اللہ صرف اللہ کے خالص بندوں پر مشتمل ہے جبکہ اللہ طے کر چکا ہے کہ اس کا رسول اور اس کی جماعت ہی غالب رہے گی۔

سُورَةُ الْحَشْرِ

سورة حشر کی تفسیر

۱۲۲۸: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو نضیر کے کھجور کے درختوں کو کاٹ کر جلا دیا۔ اس مقام کا نام بوریہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمْوهَا... الْآیۃ“ (مسلمانوں نے جو کھجور کا پڑ کاٹ ڈالا ”یا“ اسکو اسکی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا، یہ سب اللہ کے حکم سے ہوا اور تاکہ وہ نافرمانوں کو ذلیل کرے۔ الحشر آیت: ۵) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۲۹: حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے قول ”مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمْوهَا... الْآیۃ“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ لینیۃ، کھجور کا درخت ہے اور ”وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ“ سے مراد یہ ہے کہ مسلمانوں نے ان (یہودیوں) کو ان کے قلعوں سے اتار دیا پھر جب ان کے درختوں کے کاٹنے کا حکم ہوا تو ان کے دلوں میں خیال آیا کہ ہم نے کچھ درخت کاٹے ہیں اور کچھ چھوڑ دیئے ہیں۔ لہذا مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا جو درخت ہم نے کاٹے ہیں۔ ان کا کٹنا باعث ثواب اور جو چھوڑ دیئے ہیں۔ ان پر عذاب ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمْوهَا... الْآیۃ“ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض اس حدیث کو حفص بن غیاث سے اور وہ سعید بن جبیر سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ لیکن ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ ہم سے اس حدیث کو عبد اللہ بن عبد الرحمن نے ہارون بن معاویہ کے حوالے سے انہوں نے حفص سے انہوں نے حبیب بن ابو عمرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے مرسل نقل کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے یہ حدیث مجھ ہی سے سنی ہے۔

۱۲۳۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کے پاس ایک مہمان آیا تو اس کے پاس صرف اتنا ہی کھانا تھا

۱۲۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُورِيَّةُ فَانْزَلَ اللَّهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمْوهَا قَائِمَةً عَلَى اُصُولِهَا فَبَاذَنَ اللَّهُ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۲۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ نَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمْوهَا قَائِمَةً عَلَى اُصُولِهَا قَالَ اللَّيْنَةُ النَّخْلَةُ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ قَالَ اسْتَنْزَلُوهُمْ مِنْ حُصُونِهِمْ قَالَ وَامْرُؤُا يَقْطَعُ النَّخْلَ فَحَكَ فِي صُدُورِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَتَرَكْنَا بَعْضًا فَلَنَسْأَلَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَنَا فِيْمَا قَطَعْنَا مِنْ اَجْرٍ وَهَلْ عَلَيْنَا فِيْمَا تَرَكْنَا مِنْ وَزْرِ فَانْزَلَ اللَّهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمْوهَا قَائِمَةً عَلَى اُصُولِهَا الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكَرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى سَمِعَ مِنِّي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ هَذَا الْحَدِيثَ.

۱۲۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ

الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوْتُهُ
وَقُوْتُ صِبْيَانِهِ فَقَالَ لَا مَرَاتِهِ نَوْمِي الصَّبِيَّةَ وَأَطْفُلِي
السَّرَاجَ وَقَرَّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكَ فَتَزَلْتُ هَذِهِ
الْآيَةَ وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

کہ خود کھا سکے اور بچوں کو کھلا سکے۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا
کہ بچوں کو سلا دو اور چراغ گل کر کے جو کچھ ہے مہمان کے
آگے رکھ دو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”وَيُؤْتِرُونَ عَلَى
أَنْفُسِهِمْ... الْآيَةُ“ (اور مقدم رکھتے ہیں انکو اپنے جان سے
اور اگر چہ ہوائے اوپر فاقہ۔ الحشر۔ آیت ۹)۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

سورة الحشر: یہ گویا شرح ہے سورہ حدید کی آخری آیت کی۔ فرمایا کہ یہود اس گھمنڈ میں نہ رہیں کہ انہیں اللہ
کے فضل پر کوئی اختیار ہے اب جبکہ وہ راندہ درگاہ حق کر دیئے گئے ہیں تو وہ تہ تیغ بھی کئے جائیں گے ان کو جلا وطن بھی کیا جائے
گا اور ان کو اپنے مال و اسباب کو چھوڑ کر اس سرزمین سے نکلنا ہوگا۔ آخر میں فرمایا کہ مسلمانوں ان لوگوں کی مانند نہ ہو جانا
جنہوں نے رب کو بھلا دیا اور پھر اللہ نے ان کو خود سے بھی غافل کر دیا۔ وہ اپنی عظمت اور اصل مقام کو بھول گئے۔ سورہ کے آخر
میں اللہ تعالیٰ کے ناموں کا حسین گلدستہ اتنی کثیر تعداد میں ہے کہ قرآن کے کسی دوسرے مقام پر اتنے نام جمع نہیں ہوئے۔

سُورَةُ الْمُمتَحِنَةِ

تفسیر سورة المتحنة

۱۲۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو بْنِ
دِينَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ حَنْفِيَّةَ عَنْ غُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَ
الزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا
رَوْضَةَ خَاسِحٍ فَإِنَّ بِهَا ظِعِينَةَ مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا
فَاتَوْنِي بِهِ فَخَرَجْنَا تَتَعَادَى بَنَّا خَيْلَنَا حَتَّى أَتَيْنَا
الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ
فَقَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ قُلْنَا لَتُخْرِجِي الْكِتَابَ أَوْ
لَتُلْقِيَنَّ الْيَبَابَ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا قَالَ فَاتَيْنَاهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مِنْ
حَاطِبِ ابْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأًا مُلْصِقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ
أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ

۱۲۳۱: حضرت علی بن ابی طالبؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے مجھے زبیرؓ اور مقداد بن اسودؓ کو حکم دیا کہ روضہ خاسح
کے مقام پر جاؤ۔ وہاں ایک عورت ہے جو اونٹ پر سوار ہے۔
اسکے پاس ایک خط ہے وہ خط اس سے لے کر میرے پاس
لاؤ۔ ہم لوگ نکلے ہمارے گھوڑے دوڑ لگاتے ہوئے روضہ
خاسح کے مقام پر پہنچے تو ہمیں وہ عورت مل گئی ہم نے اس سے
کہا کہ خط دو۔ اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم
نے کہا: تم خط نکالو ورنہ کپڑے اتار دو۔ اس پر اس نے اپنی
چوٹی سے خط نکالا اور ہم لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں
حاضر ہوئے۔ وہ (خط) حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے
مشرکین مکہ کو لکھا گیا تھا۔ جس میں اس نے نبی اکرم ﷺ کے
کسی راز کا ذکر کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا حاطب یہ کیا ہے۔
انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے متعلق جلدی
نہ کریں: میں ایسا شخص ہوں کہ قریش سے ملا ہوا ہوں اور ان
میں نہیں ہوں۔ آپ ﷺ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں انکے
رشتہ دار مکہ میں ہیں۔ جو انکے اہل و مال کی حفاظت کرتے

ہیں۔ چونکہ میرا ان سے کوئی نسب کا تعلق نہیں لہذا میں نے سوچا کہ ان پر احسان کروں تاکہ وہ میرے رشتہ داروں کی حمایت کریں۔ اور یہ کام میں نے کفر و ارتداد کی وجہ سے نہیں کیا۔ اور نہ ہی میں نے کفر سے راضی ہو کر کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اتار دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف دیکھا اور فرمایا: کہ تم جو چاہو کرو۔ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ... الْآيَةَ“ (اے ایمان والو میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ کہ ان کے پاس دوستی کے پیغام بھیجتے ہو حالانکہ تمہارے پاس جو سچا دین آیا ہے اس کے یہ منکر ہو چکے ہیں۔ الممتحنہ۔ آیت ۱)۔ راوی عمر و کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی رافع کو دیکھا ہے وہ حضرت علیؓ کے کاتب تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور جابر بن عبد اللہ سے احادیث منقول ہیں۔ کئی حضرات یہ حدیث سفیان بن عیینہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اور ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے بھی

لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنْ نَسَبٍ فِيهِمْ أَنْ اتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَاتِي وَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَارْتِدًا إِذْ عَنِ دِينِي وَلَا رَضَى بِالْكَفْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اغْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيهِ أَنْزَلْتُ هَذِهِ السُّورَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمُ بِالْمُودَّةِ السُّورَةَ قَالَ عُمَرُ وَقَدْ رَأَيْتُ بَنِي أَبِي رَافِعٍ كَانَ كَاتِبًا لِعَلِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ هَذَا الْحَدِيثُ نَحْوُ هَذَا وَذَكَرُوا هَذَا الْحَرْفَ فَقَالُوا لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ تُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ قَدْ رَوَى أَيْضًا عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِيهِ لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ تُلْقِيَنَّ دَنْكِبَ.

حضرت علی بن ابی طالبؓ کے حوالے سے اسی کے مثل منقول ہے۔ بعض حضرات یہ الفاظ بیان کرتے ہیں۔ کہ اس عورت سے کہا کہ خط نکال، ورنہ ہم تجھے ننگا کر دیں گے۔

۱۲۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس آیت کی وجہ سے امتحان لیا کرتے تھے ”إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعُكَ... الْآيَةَ“ (اے نبی جب آئیں تیرے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے کو، اس بات پر کہ شریک نہ ٹھہرائیں اللہ کا کسی کو اور چوری نہ کریں اور بدکاری نہ کریں اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں اور طوفان نہ لائیں باندھ کر اپنے ہاتھوں اور پاؤں میں اور تیری نافرمانی نہ کریں کسی بھلے

۱۲۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَحُنِي إِلَّا بِالْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعُكَ الْآيَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا أَمْرًا يَمْلِكُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيحٌ۔
کام میں تو ان کی بیعت کر لے اور معافی مانگ انکے واسطے اللہ

سے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ الصف۔ آیت ۱۲) معمر کہتے ہیں کہ ابن طاووس نے مجھے اپنے والد کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک نے ان عورتوں کے علاوہ جو آپ کی ملکیت میں تھیں کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٌ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ قَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ مَا هَذَا الْمَعْرُوفُ الَّذِي لَا يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَعْصِيكَ فِيهِ قَالَ لَا تَنْحُنْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَنِي فَلَانٍ قَدْ أَسْعَدُوا نَبِيَّ عَلَى عَمِي وَلَا بُدَّ لِي مِنْ قَضَائِهِمْ فَأَبَى عَلَيَّ فَعَا تَبَعُهُ مَرَارًا فَأَذِنَ فِي قَضَائِهِمْ فَلَمْ أَنْحَ بَعْدَ قَضَائِهِمْ وَلَا غَيْرِهِ حَتَّى السَّاعَةِ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ امْرَأَةٌ إِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ غَيْرِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِيهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ هِيَ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ ابْنِ السَّكَنِ

۱۲۳۳: حضرت ام سلمہ انصاریہؓ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ وہ معروف کیا چیز ہے جس میں ہمارے لیے آپ ﷺ کی نافرمانی کرنا جائز نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہی ہے کہ تم نوحہ مت کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ فلاں قبیلے کی عورتیں میرے چچا کی وفات پر میرے ساتھ نوحہ میں شریک تھیں لہذا ان کا بدلہ دنیا ضروری ہے۔ آپ ﷺ نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ پھر میں نے کئی مرتبہ عرض کیا تو اجازت دے دی کہ ان کے احسان کا بدلہ دے دوں۔ اس کے بعد میں نے کبھی کسی پر نوحہ نہیں کیا اور عورتوں میں سے میرے علاوہ ایسی کوئی عورت باقی نہ رہی جس نے بیعت کی ہو اور پھر نوحہ بھی کیا ہو۔ یہ حدیث

حسن غریب ہے اور اس باب میں ام عطیہؓ سے بھی روایت ہے۔ عبد اللہ بن حمید کہتے ہیں کہ ام سلمہ انصاریہ کا نام اسماء بنت یزید بن سکن ہے۔

سُورَةُ الْمُمْتَحِنَةِ: اس میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ تمہیں اپنے تعلقات اپنی دوستیاں ان سب کا مرکز و محور اللہ کو بنانا چاہئے۔ اللہ کے دشمنوں کے ساتھ کوئی تعلق اور دوستی برقرار نہ رکھیں۔ یہی تمہارے ایمان کی کسوٹی ہے۔ اگر مسلمان خواتین ہجرت کر کے آئیں تو ذرا چھان بین کر لیا کرو۔ اگر وہ واقعی مسلمان ہیں تو تم انہیں کفار کو نہ لوٹاؤ۔

تفسیر سورۃ الصف

وَمِنْ سُورَةِ الصَّفِّ

۱۲۳۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدَ نَا نَقَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَكَّرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ لَعَمَلْنَاهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ

۱۲۳۴: حضرت عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ ہم چند صحابہؓ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپس میں کہنے لگے کہ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ اللہ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے تو ہم وہی کرتے اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیات نازل ہوئیں "سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ" (اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں اور وہی ہے

زبردست حکمت والا، اے ایمان والو کیوں کہتے ہو منہ سے جو نہیں کرتے۔ القف۔ آیت ۱-۲) عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ سورت پڑھائی اور ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے عبد اللہ بن سلام نے یہ سورت پڑھی۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ پھر ابوسلمہ نے ہمارے سامنے تلاوت کی، ابن کثیر کے سامنے اوزاعی نے اور عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے ابن کثیر نے پڑھ کر سنائی۔ محمد بن کثیر میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابن مبارک، اوزاعی سے وہ یحییٰ بن کثیر سے وہ ہلال بن ابی میمونہ سے وہ عطاء سے اور وہ عبد اللہ بن سلام سے یا ابوسلمہ کے واسطے سے عبد اللہ بن سلام سے روایت کرتے ہیں۔ ولید بن مسلم بھی یہ حدیث اوزاعی سے محمد بن کثیر کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

الْحَكِيمُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيَى فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيرٍ وَقَدْ خُوِّلَفَ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ فِي إِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ سَلَامٍ وَرَوَى الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ نَحْوَ وَآيَةٍ.

سورۃ الصف: یہ بڑی عظیم سورۃ ہے۔ اس لئے کہ اس میں نبی اکرم ﷺ کے مقصد بعثت کو بیان کیا گیا ہے جو دین آپ لے کر آئے ہیں اس کو بالفعل دنیا پر غالب کرنا اور قائم کرنا آپ کے فرض منصبی ہے۔ اس مقصد میں وہ لوگ آپ کے دست و بازو بنیں گے جو آپ پر ایمان لائے۔ چنانچہ انتہائی مدد و دعوت ہے کہ اے اہل ایمان اگر تم چاہتے ہو کہ واقعی اللہ کے عذاب سے چھٹکارا پانا ہے تو تمہارے لئے ایک ہی راستہ کھلا ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور اپنے جان و مال اس راہ میں کھپا دو۔

سُورَةُ الْجُمُعَةِ

سورۃ جمعہ کی تفسیر

۱۲۳۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب سورۃ جمعہ نازل ہوئی تو ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔ آپ ﷺ نے اسکی تلاوت کی۔ جب اس آیت پر پہنچے ”وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ“.... (الآیہ) اور اٹھایا اس رسول کو ایک دوسرے لوگوں کے واسطے بھی انہی میں سے جو ابھی نہیں ملے ان میں اور وہی ہے زبردست حکمت والا۔ (المجموعہ آیت ۳)۔ تو ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں جواب تک ہم میں شامل نہیں ہوئے۔ آپ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست

۱۲۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَسِيْتُ قُورُ بْنُ زَيْدٍ الدَّيْلِيُّ عَنْ أَبِي الْعَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِنَا فَلَمْ يَكَلِّمَهُ قَالَ وَسَلِّمَانِ فِينَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ بِالثُّرَيَّا لَنَا وَلَهُ رِجَالٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ

مبارک سلمان پر رکھا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا (ستارہ) میں بھی ہوتا تو ان میں سے چند لوگ اسے حاصل کر لیتے۔ یہ حدیث غریب ہے اور عبد اللہ بن جعفر، علی بن مدینی کے والد ہیں۔ یحییٰ بن معین انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ یہ حدیث اور سند سے بھی رسول

اللہ ﷺ سے منقول ہے اور ابو غیث کا نام سالم ہے وہ عبد اللہ بن مطیع کے مولیٰ ہیں۔ ثور بن زید مدنی اور ثور بن یزید کا تعلق شام سے ہے۔

۱۲۳۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک مدینہ کا قافلہ آیا۔ صحابہؓ اسکی طرف دوڑ پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے جن میں ابو بکرؓ و عمرؓ بھی تھے اور یہ آیت نازل ہوئی ”وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا...“ (الآیہ) اور جب دیکھیں سودا بکتایا کچھ تماشا، متفرق ہو جائیں اسکی طرف اور تجھ کو چھوڑ جائیں کھڑا۔ تو کہہ جو اللہ کے پاس ہے سو بہتر ہے تماشا سے اور سودا گری سے اور اللہ بہتر روزی دینے والا ہے۔ (المجموعہ آیت ۱۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۷: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے وہ حمین سے وہ سالم بن ابی جعد سے وہ جابر سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سورۃ الجمعہ: سابقہ سورت میں جو مضمون ذکر ہوا اس کا دوسرا رخ سامنے آتا ہے دین کے غلبے کے لئے نبی اکرم کا بنیادی طریق کار اور اساسی منہاج کیا ہے لوگوں کے سامنے اللہ کی آیات پڑھنا، ان کو پاک کرنا اور ان کو کتاب و حکمت سکھانا، گویا یہ سارا عمل قرآن مجید کے گرد گھومتا ہے۔ اسی کو ذہنوں میں اتارنا، دلوں میں بٹھانا، اسی کے ذریعے سے افراد کے دلوں میں تبدیلی پیدا کرنا، ان کے اخلاق و کردار میں انقلاب لانا اور اسی سے معاشرے میں تبدیلی لانا ہے۔ آخر میں جمعہ کے احکام ہیں اور اس کی مناسبت یہی ہے کہ جمعہ میں اصل اہمیت خطبہ جمعہ کی ہے جمعہ کو جمعہ بنانے والی چیز خطبہ جمعہ اور خطبہ جمعہ کی غرض و غایت ہے۔ اللہ کی کتاب کی تعلیم یعنی کوئی نائب رسول منبر رسول پر کھڑا ہو کر وہی تعلیم و تزکیہ کی تعلیم دے۔

الْمَدِينَةِ ضَعْفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْغَيْثِ اسْمُهُ سَالِمٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ وَثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَدَنِيٌّ وَثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ شَامِيٌّ.

اللہ ﷺ سے منقول ہے اور ابو غیث کا نام سالم ہے وہ عبد اللہ بن مطیع کے مولیٰ ہیں۔ ثور بن زید مدنی اور ثور بن یزید کا تعلق شام سے ہے۔

۱۲۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي سُوَيْفَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَانِمًا إِذْ قَدِمَتْ غَيْرُ الْمَدِينَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا نَفَضُوا إِلَيْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سورۃ الجمعہ: سابقہ سورت میں جو مضمون ذکر ہوا اس کا دوسرا رخ سامنے آتا ہے دین کے غلبے کے لئے نبی اکرم کا بنیادی طریق کار اور اساسی منہاج کیا ہے لوگوں کے سامنے اللہ کی آیات پڑھنا، ان کو پاک کرنا اور ان کو کتاب و حکمت سکھانا، گویا یہ سارا عمل قرآن مجید کے گرد گھومتا ہے۔ اسی کو ذہنوں میں اتارنا، دلوں میں بٹھانا، اسی کے ذریعے سے افراد کے دلوں میں تبدیلی پیدا کرنا، ان کے اخلاق و کردار میں انقلاب لانا اور اسی سے معاشرے میں تبدیلی لانا ہے۔ آخر میں جمعہ کے احکام ہیں اور اس کی مناسبت یہی ہے کہ جمعہ میں اصل اہمیت خطبہ جمعہ کی ہے جمعہ کو جمعہ بنانے والی چیز خطبہ جمعہ اور خطبہ جمعہ کی غرض و غایت ہے۔ اللہ کی کتاب کی تعلیم یعنی کوئی نائب رسول منبر رسول پر کھڑا ہو کر وہی تعلیم و تزکیہ کی تعلیم دے۔

سورۃ منافقین کی تفسیر

سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ

۱۲۳۸: حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے

۱۲۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى

ساتھ تھا کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں ان پر خرچ مت کرو۔ یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کے پاس سے ہٹ جائیں۔ اور اگر ہم مدینہ واپس آئے تو عزت دار لوگ ذلیل لوگوں (یعنی صحابہ و مہاجرین) کو نکال دیں گے۔ میں نے اس بات کا ذکر اپنے چچا سے کیا اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ تک یہ بات پہنچادی۔ اس پر آپ ﷺ نے مجھے بلوا کر پوچھا۔ میں نے پوری بات بیان کی تو آپ ﷺ نے عبد اللہ بن ابی اور اسکے ساتھیوں کو بلوایا۔ انہوں نے آ کر قسم کھائی کہ ہم نے یہ بات نہیں کی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جھٹلایا اور انکو سچا تسلیم کر لیا۔ حضرت زید فرماتے ہیں مجھے اس کا اتنا دکھ ہوا کہ کبھی زندگی میں اتنا دکھ نہیں ہوا۔ میں گھر میں بیٹھ گیا تو چچا کہنے لگے کہ تم یہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں جھٹلا دیں اور تجھ سے خفا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی ”اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ... الخ“ (جب آئیں تیرے پاس

عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عُمَى فَمَسَعَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْبَنِّ سَلُولٌ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ لَا تَنْفَقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْقُضُوا لَنَا رَجْعَنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَى فَكَرَّ ذَلِكَ عُمَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ فَأَصَابَنِي شَيْءٌ لَمْ يُصِبنِي شَيْءٌ قَطُّ وَفُتْلَةٌ لَمْ يُصِبنِي فَبَجَلْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ عُمَى مَا أَرَدْتُ إِلَّا أَنْ كُذِّبَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَّتَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَبَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَقَدْ صَدَّقَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ:

منافق کہیں ہم قائل ہیں، تو رسول ہے اللہ کا اور اللہ جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں۔ المنافقون آیت: ۱) پھر آپ ﷺ نے مجھے بلوایا اور یہ سورت پڑھنے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۹: حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ کے لیے گئے، ہمارے ساتھ کچھ دیہاتی بھی تھے۔ ہم لوگ تیزی سے پانی کی طرف دوڑے۔ دیہاتی ہم سے پہلے وہاں پہنچ گئے اور ایک دیہاتی نے پہنچ کر حوض بھرا اور اسکے گرد پتھر لگا کر اس پر چڑا ڈال دیا۔ (تاکہ کوئی اور پانی نہ لے سکے) صرف اسکے ساتھی ہی وہاں آئیں۔ ایک انصاری اسکے پاس گیا اور اپنی اونٹنی کی مہار ڈھیلی کردی تاکہ وہ پانی پی لے۔ لیکن دیہاتی نے انکار کر دیا۔ اس پر انصاری نے پانی کی روک ہٹا دی (تاکہ پانی بہہ جائے) اس دیہاتی نے ایک لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر

۱۲۳۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَزْدِيِّ نَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ قَالَ عَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعَنَا أَنَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَكُنَّا نَبْتَدِرُ الْمَاءَ وَكَانَ الْأَعْرَابُ يَسْبِقُونَا إِلَيْهِ فَيَسْبِقُ أَعْرَابِيٌّ أَصْحَابَهُ فَيَسْبِقُ الْأَعْرَابِيُّ قَيْمُلًا الْحَوْضَ وَيَجْعَلُ حَوْلَهُ حَجَارَةً وَيَجْعَلُ النُّطْعَ عَلَيْهِ حَتَّى يَجِيءَ أَصْحَابُهُ قَالَ فَاتَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْرَابِيًّا فَأَرَضَى زِمَامَ نَاقَتِهِ لِيَتَشَرَّبَ فَأَبَى أَنْ يَدْعَهُ فَانْتَرَعَ قِبَاضَ الْمَاءِ فَرَفَعَ الْأَعْرَابِيُّ خَشْبَةً فَضْرَبَ بِهَا رَأْسَ

پر مار دی جس سے اس کا سر پھٹ گیا اور وہ منافقوں کے سردار عبد اللہ بن ابی کے پاس آیا۔ یہ قصہ سن کر عبد اللہ بن ابی نے کہا کہ ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ان کے پاس سے چلے جائیں۔ یعنی دیہاتی لوگ۔ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھانے کے وقت حاضر ہوا کرتے تھے۔ عبد اللہ بن ابی کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ کھانا اس وقت لے کر جایا کرو جب یہ لوگ جا چکیں تاکہ صرف وہ اور ان کے ساتھی ہی کھا سکیں۔ پھر کہنے لگا کہ جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو وہاں نئے عزت دار لوگوں کو چاہیے کہ ذلیل لوگوں (یعنی اعراب) کو وہاں سے نکال دیں حضرت زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ میں نے عبد اللہ کی بات سنی اور پھر اپنے چچا کو بتادی۔ چچا نے رسول اللہ ﷺ کو بتادی اور آپ ﷺ نے عبد اللہ بن ابی کو بلوایا تو اس نے آ کر قسم کھائی اور اس بات کا انکار کر دیا کہ اس نے یہ نہیں کہا۔ حضرت زیدؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے سچا سمجھ کر مجھے جھٹلادیا۔ پھر میرے چچا میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم یہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تم سے ناراض ہوں اور آپ ﷺ اور مسلمان تمہیں جھٹلا دیں۔ حضرت زیدؓ فرماتے ہیں۔ مجھے اس کا اتنا دکھ ہوا کہ کسی اور کو نہ ہوا ہوگا۔ پھر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سر جھکائے چل رہا تھا کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرا کان کھینچ کر میرے سامنے ہنسنے لگے۔ مجھے اگر دنیا میں ہمیشہ رہنے کی خوشخبری بھی ملتی تو بھی میں اتنا خوش نہ ہوتا جتنا اس وقت ہوا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ مجھے ملے اور پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا کہا؟ میں نے کہا: کچھ فرمایا تو نہیں بس میرا کان ملا

الْأَنْصَارِي فَشَجَّهَ فَاتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَأْسٍ الْمُنَافِقِينَ فَأَخْبَرَهُ كَانَ مِنْ أَصْحَابِهِ فَغَضِبَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي ثُمَّ قَالَ لَا تَنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِهِ يَعْنِي الْأَعْرَابَ وَكَانُوا يَخْضِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ إِذَا انْفَضُّوا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ فَاتُوا مُحَمَّدًا بِالطَّعَامِ فَلْيَا كُلُّهُوَ وَمَنْ عِنْدَهُ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ لَيْسَ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْكُمْ الْأَذَلَّ قَالَ زَيْدٌ وَأَنَارَ ذُفَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي فَخَبَّرْتُ عَمِّي فَانْطَلَقَ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ وَجَحَدَ قَالَ فَصَدَّقَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِي قَالَ فَجَاءَ عَمِّي إِلَيَّ فَقَالَ مَا أَرَدْتُ إِلَيَّ أَنْ مَقَّتَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَكَ وَالْمُسْلِمُونَ قَالَ فَوَقَعَ عَلَيَّ مِنَ الْهَمِّ مَا لَمْ يَقَعْ عَلَيَّ أَحَدٌ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَدْ خَفَقْتُ بِرَأْسِي مِنَ الْهَمِّ إِذْ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَّكَ أُذُنِي وَضَحَكَ فِي وَجْهِي فَمَا كَانَ يَسْرُنِي أَنَّ لِي بِهَا الْخُلْدُ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لِحَقْنِي فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا قَالَ لِي شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ عَرَّكَ أُذُنِي وَضَحَكَ فِي وَجْهِي فَقَالَ أَبْشِرْ ثُمَّ لِحَقْنِي عُمَرُ فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ قَوْلِي لِأَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةَ الْمُنَافِقِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

اور ہنسنے لگے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: تمہیں بشارت ہو۔ پھر حضرت عمرؓ مجھ سے ملے۔ انہوں نے بھی اسی طرح پوچھا اور میں نے بھی وہی جواب دیا۔ چنانچہ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے سورہ منافقون پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۰: حکم بن عتیہ سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن کعب قرظی سے چالیس سال پہلے زید بن ارقم کے حوالے سے یہ حدیث سنی کہ عبد اللہ بن ابی نے غزوہ تبوک کے موقع پر کہا کہ جب ہم مدینہ جائیں گے تو وہاں کے عزت دار لوگ ذلیل لوگوں کو باہر کریں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یہ بات بتائی تو عبد اللہ بن ابی نے قسم کھائی کہ میں نے یہ بات نہیں کی۔ اس پر میری قوم کے لوگ مجھے ملامت کرتے ہوئے کہنے لگے کہ اس جھوٹ بولنے سے تمہارا کیا مقصد تھا؟ میں گھر آیا اور غمگین و حزين ہو کر سو گیا۔ پھر آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے یا میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے تمہاری بات کی تصدیق کی ہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی ”هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا... الْآیَةُ“ (وہی ہیں جو کہتے ہیں مت خرچ کرو ان پر، جو پاس رہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے یہاں تک کہ متفرق ہو جائیں۔ المنافقون آیت: ۷) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۱: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ سفیان کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ غزوہ بنی مصطلق کا واقعہ ہے۔ اس میں ایک مہاجر نے ایک انصاری کو دھتکار دیا۔ اس پر مہاجر کہنے لگے اے مہاجر و اور انصاری انصار کو پکارنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے جب یہ سنا تو فرمایا کیا بات ہے یہ جاہلیت کی پکاری کیا وجہ ہے؟ عرض کیا گیا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو دھتکار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کی (اس عادت) کو چھوڑ دو یہ بری چیز ہے۔ یہ بات عبد اللہ بن ابی نے سنی تو کہنے لگا کہ ان لوگوں نے اس طرح کیا ہے؟ جب ہم مدینہ جائیں گے تو وہاں کے معززین، ذلیل لوگوں کو وہاں سے نکال دیں گے۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے: یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اتار دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جانے دو، ورنہ لوگ کہیں گے کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کے علاوہ دوسرے

۱۲۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أُنْبَأُنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ مِنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ لَمَّا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَخَلَفَ مَا قَالَهُ فَلَا مَنِي قَوْمِي فَقَالُوا مَا أَرَدْتَ إِلَى هَذِهِ فَاتَيْتُ الْبَيْتَ وَنِمْتُ كَثِيرًا حَزِينًا فَاتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْاتَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَ فَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةُ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا تُنْفِقُوا... الْآيَةُ“ (وہی ہیں جو کہتے ہیں مت خرچ کرو ان پر، جو پاس رہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے یہاں تک کہ متفرق ہو جائیں۔ المنافقون آیت: ۷) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا فِي غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ يَزُونَ أَنَّهَُا غَزْوَةُ بَنِي مُصْطَلِقٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لِمُهَاجِرِينَ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لِلْأَنْصَارِ فَسَمِعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعَايَ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالُوا رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ائِبْنٍ سَلُولٍ فَقَالَ أَوْ قَدْ فَعَلُوهَا وَاللَّهِ لَمَّا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبُ عُقُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَقَالَ غَيْرُ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ

راوی کہتے ہیں کہ اس پر عبد اللہ بن ابی کے بیٹے نے اپنے باپ سے کہا کہ اللہ کی قسم ہم اس وقت تک یہاں سے نہیں جائیں گے جب تک تم اس بات کا اقرار نہ کرو کہ تم ذلیل اور نبی اکرم ﷺ معزز ہیں۔ پھر اس نے اقرار کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ حج بیت اللہ کے لیے جاسکے یا اس مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو لیکن وہ نہ حج کرے اور نہ زکوٰۃ دے تو موت کے وقت اسکی تمنا ہوگی کہ کاش میں واپس دنیا میں چلا جاؤں۔ ایک شخص نے عرض کیا: ابن عباسؓ اللہ سے ڈرو (دنیا میں) لوٹنے کی تمنا تو کفار کریں گے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا میں اسکے متعلق تمہارے سامنے قرآن مجید پڑھتا ہوں پھر یہ آیت پڑھی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ... الْآيَةُ“ (اے ایمان والو غافل نہ کر دیں تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہیں خسارے میں اور خرچ کرو کچھ ہمارا دیا ہوا، اس سے پہلے کہ آپنچہ تم میں کسی کو موت۔ تب کہے اے رب کیوں نہ ڈھیل دئی تو نے مجھ کو ایک تھوڑی سی مدت کہ میں خیرات کرتا اور ہو جاتا

ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا تَنْقَلِبُ حَتَّى تُقَرَّاتَكَ الدَّلِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَرِيزُ فَفَعَلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنَا أَبُو جَنَابٍ الْكَلْبِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُهُ حَجَّ بَيْتِ رَبِّهِ أَوْ يَجِبُ عَلَيْهِ فِيهِ زَكَاةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ يَسْأَلِ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ الرَّجْعَةَ الْكَفَّارُ فَقَالَ سَأَلُوا عَلَيْكَ قُرْآنًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَا مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ إِلَىٰ قَوْلِهِ وَاللَّهُ خَيْرٌ بِمَا تَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا يُوجِبُ الزَّكَاةَ قَالَ إِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِائَتَيْنِ فَصَاعِدًا قَالَ فَمَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالْبُعِيرُ.

نیک لوگوں میں اور ہرگز نہ ڈھیل دے گا اللہ کسی جی کو۔ جب آپنچا اس کا وعدہ اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو۔ آیت: ۱۱۳۹) اس شخص نے پوچھا کہ زکوٰۃ کتنے مال پر واجب ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر دو سو درہم یا اس سے زیادہ ہو۔ پھر اس نے پوچھا کہ حج کب فرض ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا زور راہ اور سواری ہونے پر۔

۱۲۳۳: ہم سے روایت کی عبد بن حمید نے انہوں نے عبد الرزاق سے وہ ثوری سے وہ یحییٰ بن ابی حنیہ سے وہ ضحاک سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ ابن عیینہ اور کئی راوی بھی یہ حدیث ابو خباب سے وہ ضحاک سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح انہی کا قول نقل کرتے ہیں اور عبد الرزاق کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے اور ابو خباب کا نام یحییٰ ہے، وہ

۱۲۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَيَّةٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَوْبِهِ هَكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرٌ وَاحِدٌ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ وَلَمْ يَرْفَعُهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ رَوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَأَبُو جَنَابٍ الْقَصَابُ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي حَيَّةٍ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ

حدیث میں قوی نہیں۔

فی الحدیث.

سورۃ المنافقون: نفاق کے موضوع پر قرآن مجید کی انتہائی مختصر مگر جامع سورۃ ہے۔ اس کے ایک رکوع میں نفاق کی علامت اس کی ہلاکت خیزیاں جبکہ دوسرے رکوع میں اس مرض سے بچاؤ کی تدابیر اور اگر کوئی چھوٹ لگ بھی جائے تو اس کے علاج اور معالجہ کی صورت بتائی گئی ہے۔

تفسیر سورۃ التغابن

وَمِنْ سُورَةِ التَّغَابُنِ

۱۲۴۴: حضرت ابن عباسؓ سے کسی نے اس آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنِّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ...“ (اے ایمان والو! بے شک تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن بھی ہیں سو ان سے بچتے رہو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ بھی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔ التغابن: آیت ۱۳) کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو مکہ میں اسلام لائے تھے اور چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوں لیکن انہیں انکی بیویوں اور اولاد نے روک دیا۔ چنانچہ وہ لوگ مدینہ آئے تو دیکھا کہ لوگ دین کو کافی سمجھنے لگے ہیں تو انہوں نے چاہا کہ آپ ﷺ ان کو سزا دیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور حکم دیا کہ ان سے ہوشیار رہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا إِسْرَائِيلَ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنِّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوُّكُمْ فَاحْذَرُوا لَهُمْ قَالَهُ هَؤُلَاءِ رِجَالٌ اسْلَمُوا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَارَادُوا أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَزْوَاجُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ أَنْ يَدْعُوهُمْ أَنْ يَأْتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اتَّوَارَسُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَوْا النَّاسَ قَدْ فَقَهُوْا فِي الدِّينِ هَمُّوا أَنْ يُعَاقِبُوهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنِّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوُّكُمْ فَاحْذَرُوا لَهُمُ الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سورۃ التغابن: یہ نفاق کے بالکل برعکس ایمان کی حقیقت اور اس کے ثمرات و لوازم اس کے نتائج اس کے مضمومات کو بیان کرتی ہے کہ ایمان کے اجزاء کیا ہیں اور ایمان اگر واقعتاً دلوں میں جاگزیں ہو جائے تو زندگیوں میں کیا انقلاب آئے گا؟ کیا کیا تبدیلیاں برپا ہوں گی۔

سورۃ التحريم کی تفسیر

وَمِنْ سُورَةِ التَّحْرِيمِ

۱۲۴۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ عمرؓ سے ان دو عورتوں کے متعلق پوچھوں کہ ازواج مطہرات میں سے کون ہیں جن کے متعلق یہ آیات نازل ہوئی ”إِنَّ تَتَوَبَّأَ إِلَى اللَّهِ...“ (اگر تم دونوں توبہ کرتی ہو تو جھک پڑے ہیں دل تمہارے۔ التحريم آیت: ۴) یہاں تک کہ

۱۲۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ إِنَّ تَتَوَبَّأَ إِلَى اللَّهِ فَقَدْ

حضرت عمرؓ نے حج کیا میں ان کے ساتھ ہی تھا۔ پھر میں نے برتن سے ان کو وضو کرانے کے لیے پانی ڈالنا شروع کیا اور اسی دوران ان سے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنینؓ وہ دو بیویاں کون سی ہیں جن کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے تعجب ہے ابن عباسؓ کہ تمہیں یہ بھی معلوم نہیں۔ زہری کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کو یہ برا لگا لیکن انہوں نے چھپایا نہیں اور فرمایا وہ عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ پھر قصہ سنانے لگے کہ ہم قریش والے عورتوں کو دبا کر رکھتے تھے۔ جب ہم لوگ مدینہ آئے تو ایسے لوگوں سے ملے جن کی عورتیں ان پر غالب رہتی تھیں۔ اس وجہ سے ہماری عورتیں بھی ان سے عادتیں سیکھنے لگیں۔ میں ایک دن اپنی بیوی کو غصہ ہوا تو وہ مجھے جواب دینے لگی۔ مجھے یہ بہت ناگوار گزرا۔ وہ کہنے لگی تمہیں کیوں ناگوار گزرا ہے۔ اللہ کی قسم ازواجِ مطہرات بھی رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہیں دن سے رات تک آپ ﷺ سے (بات کرنا) ترک کر دیتی ہیں۔ میں نے دل میں سوچا کہ جس نے ایسا کیا وہ تو نقصان میں رہ گئی۔ میں قبیلہ بنو امیہ کے ساتھ عوالی کے مقام پر مقیم تھا۔ میرا ایک انصاری پڑوسی تھا۔ میں اور وہ باری باری نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر رہا کرتے تھے۔ ایک دن وہ اور ایک دن میں اور دونوں ایک دوسرے کو وحی وغیرہ کے متعلق بتایا کرتے تھے۔ ہم لوگوں میں (ان دنوں) اس بات کا چرچا تھا کہ غسان ہم لوگوں سے جنگ کی تیاری کر رہا ہے۔ ایک دن میرا پڑوسی آیا اور رات کے وقت میرا دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نکلا تو کہنے لگا کہ ایک بڑی بات ہوگئی ہے۔ میں نے کہا کیا ہوا۔ کیا غسان آ گیا ہے۔ کہنے لگا اس سے بھی بڑی اور وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ حفصہؓ ناکام اور محروم ہوگئی۔ میں پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ یہ ہونے والا ہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے صبح کی نماز پڑھی اور کپڑے

صَفَتْ قُلُوبُكُمْ مَا حَتَّى حَجَّ عُمَرُو حَجَّجْتُ مَعَهُ فَصَبَّيْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَنَوَضًا فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرَاتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ إِنَّ تَوْبَنَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَقَالَ لِي وَعَجَبًا لَكَ يَا بَنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَرِهَ وَاللَّهِ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكُنْهُ فَقَالَ لِي هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنِي الْحَدِيثَ فَقَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاءُ وَهُمْ فَطَفِقَ نِسَاءُ نَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَاءِ هُمْ فَتَغَضُّبَتْ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تَرَا جَعْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تَرَا جَعْنِي فَقَالَتْ مَا تَنْكُرُ مِنْ ذَلِكَ فَوَاللَّهِ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَا جَعْنَةً وَتَهْجُرُهُ أَحَدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ مِنْهُمْ وَخَسِرْتُ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِي بِالْعَوَالِي فِي بَنِي أُمَيَّةَ وَكَانَ لِي جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نَتَنَاقَبُ النَّزُولَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَيَأْتِينِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَأَنْزَلَ يَوْمًا فَأَتَيْتُهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَكُنَّا نَحْدُثُ أَنَّ غَسَّانَ تَنْعِلُ الْخَيْلَ لِيَتَغَزَوْنَا قَالَ فَجَاءَ نِي يَوْمًا عَشَاءَ فَضَرَبَ عَلَى الْبَابِ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ أَعْظَمَ مِنْ ذَلِكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرْتُ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا كَانَنَا قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَى ثِيَابِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ أَطَلَقَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وغیرہ لے کر نکل کھڑا ہوا۔ جب حصہ کے ہاں پہنچا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ کہنے لگی مجھے نہیں معلوم۔ نبی اکرم ﷺ اس جھروکے میں الگ تھلک ہو کر بیٹھ گئے ہیں، پھر میں ایک کالے لڑکے کے پاس گیا اور اسے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے عمر کے لیے اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا اور واپس آ کر بتایا کہ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ پھر میں مسجد گیا تو دیکھا کہ منبر کے گرد چند آدمی بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں بھی ان کے قریب بیٹھ گیا لیکن وہی سوچ غالب ہوئی تو وہ دوبارہ اس لڑکے کو اجازت لینے کے لیے بھیجا۔ اس نے واپس آ کر وہی جواب دیا۔ میں دوبارہ مسجد کی طرف آ گیا لیکن اس مرتبہ اور شدت سے اس فکر کا غلبہ ہوا اور میں پھر لڑکے کے پاس آیا اور اسے اجازت لینے کے لیے بھیجا۔ اس مرتبہ بھی اس نے واپس آ کر وہی جواب دیا کہ نبی اکرم ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں جانے کیلئے مڑا تو دفعۃً اس لڑکے نے مجھے پکارا اور کہا کہ اندر چلے جائیں رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ جس کے نشانات نبی اکرم ﷺ کے دونوں جانب واضح تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”نہیں“ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دیکھئے ہم قریش والے عورتوں پر غالب رہتے تھے پھر جب ہم مدینہ آ گئے تو ہم ایسی قوم سے ملے جن کی عورتیں ان پر غالب ہوتی ہیں۔ اور انکی عادتیں ہماری عورتیں بھی سیکھنے لگیں۔ چنانچہ میں ایک مرتبہ اپنی بیوی پر غصہ ہوا تو وہ مجھے جواب دینے لگی تو مجھے بہت برا لگا تو کہنے لگی کہ تمہیں کیوں برا لگتا ہے۔ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیویاں بھی آپ ﷺ کو جواب دیتی ہیں۔

قَالَتْ لَا أَدْرِي هُوَذَا مُعْتَزِلٌ فِي هَذِهِ الْمَشْرِبَةِ قَالَ فَاِنْطَلَقْتُ فَاتَيْتُ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنُ لِعُمَرَ قَالَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَاِنْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا حَوْلَ الْمَنْبَرِ نَفَرٌ يَكُونُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا حِصِدُ فَاتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنُ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ أَيْضًا فَجَلَسْتُ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَحْجَدُ فَاتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنُ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَوَلَّيْتُ مُنْطَلِقًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ أُذِنَ لَكَ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى رَمْلٍ حَصِيرٍ فَرَأَيْتُ أَثَرَهُ فِي حَنْبِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلَقْتَ نِسَاءً كَ قَالَ لَا قُلْتُ أَلَلَّهْ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكُنَّا مَعَشَرُ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاءٌ وَهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَاءِ هُمْ فَتَغَضُّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تَرَا جَعِبِي فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَقَالَتْ مَا تَنْكُرُ فَوَاللَّهِ إِنْ أَرْوَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَرَا جَعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ أَحَدًا هُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ أَتَرَا جَعِينَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَتَهْجُرُهُ أَحَدَانَا الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ مِنْكُنَّ وَخَسِرَتْ أَتَأْمَنُ أَحَدًا أَكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِيُغْضِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ لَا تَرَا جَعِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا

اور ایسی بھی ہیں جو پورا پورا دن نبی اکرم ﷺ سے خفا رہتی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ پھر میں نے حصہ سے پوچھا کہ کیا تم رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہو؟ انہوں نے کہا ہاں اور ہم میں سے ایسی بھی ہیں۔ جو دن سے رات تک آپ ﷺ سے خفا رہتی ہیں۔ میں نے کہا بے شک تم میں سے جس نے ایسا کیا وہ برباد ہوگئی۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتی کہ رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی کی وجہ سے اللہ اس سے ناراض نہ ہو جائیں اور وہ ہلاک ہو جائے اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرائے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ میں نے حصہ سے کہا تم نبی اکرم ﷺ کے سامنے مت بولنا، ان سے کوئی چیز مت مانگنا۔ تمہیں جس چیز کی ضرورت ہو مجھ سے مانگ لیا کرو اور اس خیال میں مت رہو کہ تمہاری سوکن تم سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب ہے۔ (یعنی اسکی برابری نہ کر) اس مرتبہ رسول اللہ ﷺ دوبارہ مسکرائے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں بیٹھا رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ”ہاں“ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے سراٹھا کر دیکھا تو گھر میں تین کھانوں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ سے دعا کیجئے کہ آپ ﷺ کی امت پر کشادگی (وسعت رزق) کرے اس نے فارس اور روم کو اسکی عبادت نہ کرنے کے باوجود خوب مال دیا ہے۔ اس مرتبہ نبی اکرم ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے ابن خطاب کیا تم ابھی تک شک میں ہو، وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی

تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَسَلَّيْنِي مَا بَدَا لَكَ وَلَا يَغُرُّكَ أَنْ كَانَتْ صَاحِبَتِكَ أَوْ سَمِ مِنْكَ وَأَحَبُّ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَأْنِسُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَمَارَ أَيْتُ فِي الْبَيْتِ إِلَّا أَهْبَةُ ثَلَاثَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُوسِّعَ عَلَيَّ أُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَيَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وَهُمْ لَا يَعْْبُدُونَهُ فَاسْتَوَى جَالِسًا فَقَالَ أَفِي شَكِّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عَجَلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ وَكَانَ أَقْسَمُ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيَّ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَعَاتَبَهُ اللَّهُ فِي ذَلِكَ فَجَعَلَ لَهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَنِي فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ شَيْئًا فَلَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكَ قَالَتْ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَا رُوحَ لَكَ الْآيَةَ قَالَتْ عَلِمَ وَاللَّهِ أَنَّ أَبَوَيْ لَمْ يَكُونَا يَا مُرَانِي بِفَرَا قِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ أَفِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيْ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْدارَ الْآخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تُخْبِرْ أَزْوَاجَكَ إِنِّي اخْتَرْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَعْثَنِي اللَّهُ مُبَلِّغًا وَلَمْ يَبْعَثْنِي مُتَعِنِّيًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

نیکوں کا بدلہ انہیں دنیا میں ہی دے دیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک اپنی بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے عتاب کیا اور آپ ﷺ کو قسم کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ زہری کہتے ہیں کہ مجھے عروہ نے حضرت عائشہؓ کے حوالے سے بتایا کہ جب انتیس دن گزرے تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے ابتداء کی اور فرمایا: عائشہؓ میں تمہارے سامنے ایک بار کا ذکر کرتا ہوں تم جواب دینے ہیں جلدی نہ کرنا اور اپنے والدین سے مشورہ کر کے جواب دینا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَا رُوحَ لَكَ الْآيَةَ“ (یعنی اے نبی اپنی

بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور اسکی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ متاع (مال) دے کر بخوبی رخصت کر دوں اور اگر اللہ، اس کے رسول ﷺ اور آخرت کو چاہتی ہو تو اللہ تعالیٰ نے نیک کرداروں کے لیے اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ اچھی طرح جانتے تھے کہ میرے ماں باپ مجھے رسول اللہ ﷺ کو چھوڑنے کا حکم نہیں دیں گے۔ چنانچہ میں نے عرض کیا کہ اس میں والدین سے مشورہ لینے کی کیا ضرورت ہے۔ میں اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ اور آخرت کو ترجیح دیتی ہوں۔ عمر کہتے ہیں کہ مجھے ایوب نے بتایا کہ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دوسری بیویوں کو نہ بتائیے گا کہ میں نے آپ ﷺ کو اختیار کیا ہے۔ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغام پہنچانے کے لیے بھیجا ہے نہ کہ مشفت میں ڈالنے کیلئے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

سُورَةُ الطَّلَاقِ اور سُورَةُ النَّحْرِ : یہ دونوں سورتیں مسلمانوں کی عائلی زندگی سے بحث کرتی ہیں۔ ازدواجی زندگی میں وہ انتہائی حالات بھی پیدا ہو سکتے ہیں جس کا نتیجہ طلاق ہے۔ اس صورت سے سورۃ الطلاق بحث کر رہی ہے جبکہ ایک دوسری کیفیت یہ کہ ان بیویوں کی رضا جوئی اور دل جوئی اس درجہ مطلوب ہو جائے کہ اللہ کے احکام ٹوٹنے لگیں۔ اس پر سورۃ التحریم میں توجہ دلائی گئی ہے اور اس کے آخر میں یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ وہ پوری طرح مامور اور ذمہ دار ہستیاں ہیں۔ اللہ کے ہاں انہیں جواب دہ ہونا پڑے گا۔ وہ اپنے شوہروں کے تابع نہیں ہیں۔ اس ضمن میں تین عمدہ مثالیں بھی دی گئی ہیں بہترین شوہروں کے ہاں بہترین بیویاں اور بدترین شوہروں کے ہاں بہترین بیوی۔ اور کیا کہنے ہیں حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کے کہ وہ خود بھی انتہائی نیک سرشت تھیں اور انہیں اللہ نے ماحول بھی انتہائی عمدہ اور اعلیٰ عطا فرمایا۔ چنانچہ وہ نور علی نور کی مثال بن گئیں۔

سورۃ قلم کی تفسیر

وَمِنْ سُورَةِ الْقَلَمِ

۱۲۴۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو ذَاوَدَ الطَّيَالِسِيُّ
نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ
بْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ أَنَا عِنْدَنَا
يَقُولُونَ فِي الْقَدْرِ فَقَالَ عَطَاءُ لَقِيْتُ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ
بْنَ الصَّامِتِ فَقَالَ ثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ
فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ فَجَرَى بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْآبِدِ وَفِي
الْحَدِيثِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَفِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عبدالواحد سلیم کہتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ آیا تو عطاء بن ابی رباح سے ملاقات کی تو عرض کیا: اے ابو محمد ہمارے ہاں کچھ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میری ایک مرتبہ ولید بن عبادہ بن صامت سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا کہ: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اسے حکم دیا کہ لکھو۔ اس نے ہمیشہ ہمیشہ ہونے والی ہر چیز لکھ دی اور اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔ یہ حدیث ابن عباسؓ کی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

سُورَةُ الْقَلَمِ : اس کا دوسرا نام سورۃ نون ہے اس کے آغاز میں نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کی تعریف کی گئی ہے جس میں دوسری دوسری وحی کی آیات شامل ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے بارے میں لوگوں کے اقوال کہ آپ بخون ہیں آپ کوتلی دی گئی کہ آپ غمگین نہ ہوں آپ تو اخلاقی کی بلند یوں پر فائز ہیں اور آپ کے رب کے پاس آپ کے لئے اجر غیر ممنون یعنی کبھی منقطع نہ ہونے والا اجر ہے۔ سورۃ کے اختتام پر آپ کو صبر کی تلقین کی گئی ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْحَاقَّةِ

سورة حاقہ کی تفسیر

۱۲۴۷: حضرت عباس بن عبد المطلبؓ فرماتے ہیں کہ میں اور صحابہؓ کی ایک جماعت بطحاء کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بدلی گزری لوگ اسکی طرف دیکھنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اس کا نام کیا ہے؟ عرض کیا ”جی ہاں“ یہ بادل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور ”مزن“ بھی۔ عرض کیا جی ہاں ”مزن“ بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور ”عنان“ بھی۔ عرض کیا جی ہاں ”عنان“ بھی پھر پوچھا کہ کیا تم لوگوں کو معلوم ہے کہ آسمان وزمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ عرض کیا نہیں اللہ کی قسم ہم نہیں جانتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں اکہتر، بہتر (۷۲) یا تہتر (۷۳) برس کا فرق ہے۔ پھر اس سے اوپر کا آسمان بھی اتنا ہی دور ہے اور اسی طرح ساتوں آسمان گنوائے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ساتوں آسمان پر ایک سمندر ہے اسکے نچلے اور اوپر کے کناروں کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا۔ اسکے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جو پہاڑی بکروں کی طرح ہیں۔ ان کے کھروں اور ٹخنوں کا درمیانی فاصلہ بھی ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا ہے اور ان کی پیٹھ پر عرش ہے اسکے نچلے اور اوپر کے کنارے کے درمیان بھی ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ ہے اور اس کے اوپر اللہ ہے۔ عبد بن حمید، یحییٰ بن معین کا قول نقل کرتے ہیں کہ عبد الرحمن بن سعد حج کے لیے کیوں نہیں جاتے تاکہ لوگ ان سے یہ حدیث سن سکیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ولید بن ابی ثور بھی سماک سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں، یہ مرفوع ہے۔ شریک بھی سماک سے اس کا کچھ حصہ موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ عبد الرحمن وہ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد رازی ہیں۔ یحییٰ بن موسیٰ، عبد الرحمن بن سعد رازی سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ

۱۲۴۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرَةَ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَعَمَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيهِمْ إِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوا إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَذَرُونَ مَا اسْمُ هَذِهِ قَالُوا نَعَمْ هَذَا السَّحَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُزْنُ قَالُوا وَالْمُزْنُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَنَانُ قَالُوا وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَذَرُونَ كَمْ بَعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا نَدْرِي قَالَ فَإِنْ بَعْدَ مَا بَيْنَهُمَا أَمَا وَاحِدَةٌ وَأَمَا اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِي فَوْقَهَا كَذَلِكَ حَتَّى عَدَدَ هُنَّ سَبْعُ سَمَوَاتٍ كَذَلِكَ ثُمَّ قَالَ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَغْلَاهُ وَاسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ وَفَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَّةٌ أَوْ عَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَرُكْبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ظُهُورِ هُنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ وَاللَّهُ فَوْقَ ذَلِكَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُولُ الْأَبِرُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ يَحْيَى حَتَّى يَسْمَعَ مِنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَرَوَى شَرِيكَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَأَوْقَفَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا

يَحْيَىٰ بْنُ مُوسَىٰ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ
الرَّازِي أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا بِخَارِئِي عَلَى
بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ يَقُولُ كَسَانِيهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سورۃ الحاقۃ: اس میں بڑے پر شکوہ انداز میں آخرت کا اثبات کیا گیا ہے وہ ایک شدنی چیز ہے۔ واقع ہو کر رہنے والی ہے۔

سورۃ معارج کی تفسیر

وَمِنْ سُورَةِ سَالِ سَائِلِ

۱۲۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارِشِدِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
عُمَرَ وَبْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجِ أَبِي السَّمْعِ عَنْ أَبِي
الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكْرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلَى
وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرْوَةٌ وَجْهِهِ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا
نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِيْنِ.

۱۲۳۸: حضرت ابوسعیدؓ اس آیت ”کَالْمُهْلِ“ (جس دن ہوگا آسمان جیسے تانبا پگھلا ہوا المعارج۔ آیت۔ ۸) کی تفسیر نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مہل سے مراد تیل کی تلچھٹ ہے۔ پھر جب وہ اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو اس کے منہ کی کھال اس میں گر جائے گی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف رشدین کی روایت سے جانتے ہیں۔

سورۃ المعارج: اس میں اللہ کے نیک بندوں کے اوصاف اور خصائص کا ذکر ہے جیسا کہ اس سے قبل سورۃ المؤمنون میں بھی قدرے تفصیل کے ساتھ ان صفات و خصوصیات کا ذکر ہو چکا ہے۔

تفسیر سورۃ الجن

وَمِنْ سُورَةِ الْجِنِّ

۱۲۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ نَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الْجِنِّ وَلَا رَأَوْهُمْ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى
سُوقٍ عَكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ
السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتْ
الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَ
بَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ فَقَالُوا
مَا حَالُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

۱۲۳۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نہ جنوں کو دیکھا اور نہ ان کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہؓ کے ساتھ عکاظ کے بازار جانے کے لیے نکلے تو شیطانوں اور وحی کے درمیان پردہ حائل کر دیا گیا اور ان پر شعلے برسنے لگے اس پر شیاطین اپنی قوم کے پاس واپس آئے تو انہوں نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ کہنے لگے ہم سے آسمان کی خبریں روک دی گئی ہیں اور شعلے برسائے جا رہے ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ یہ کسی نئے حکم کی وجہ سے ہے لہذا تم لوگ مشرق و مغرب میں گھوم پھر کر دیکھو کہ وہ کیا چیز ہے۔ جسکی وجہ سے ہم سے خبریں روک دی گئی ہیں وہ نکلے تو جو لوگ تہام کی

طرف جا رہے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نخلہ کے مقام پر پہنچے۔ آپ ﷺ عکاظ کے بازار کی طرف جا رہے تھے کہ اس جگہ فجر کی نماز پڑھنے لگے۔ جب جنوں نے قرآن سنا تو کان لگا کر سننے لگے اور کہنے لگے کہ اللہ کی قسم یہی چیز ہے جو تم لوگوں تک خبریں پہنچنے سے روک رہی ہے پھر وہ واپس اپنی قوم کی طرف چلے گئے اور کہنے لگے اے قوم ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی: ”قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ...“ (تو کہہ مجھ کو حکم آیا کہ سن گئے کتنے لوگ جنوں کے۔ پھر کہنے لگے ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب کہ بھاتا ہے نیک راہ۔ سو ہم اس پر یقین لائے اور ہرگز نہ شریک بتلائیں گے ہم اپنے رب کا کسی کو۔ الجن ۱-۲) یعنی اللہ تعالیٰ نے جنوں کا قول ہی نازل کر دیا۔ پھر اسی سند سے ابن عباسؓ ہی سے منقول ہے کہ یہ بھی جنوں کا ہی قول تھا ”لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ..... الْآيَةُ“ (اور یہ کہ جب کھڑا ہوا اللہ کا بندہ کہ اسکو پکارے لوگوں کا بندھنے لگتا ہے اس پر ٹھٹھ۔ الجن آیت ۱۹) فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے رسول اللہ اور صحابہؓ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ جب رسول اللہ ﷺ تو صحابہ کرامؓ بھی پڑھنے لگے پھر جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو صحابہؓ بھی سجدہ کرتے اور جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو صحابہؓ بھی رکوع کرتے۔ تو ان لوگوں کو صحابہ کرامؓ کی اطاعت پر تعجب ہوا اور اپنی قوم سے کہنے لگے ”لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ..... الْآيَةُ“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فَاضْرِبُوا مِشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَانْطَلَقُوا يَضْرِبُونَ مِشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَتَتَبِعُونَ مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ أُولَئِكَ النَّفَرُ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةٍ عَامِدًا إِلَى سُوقِ عَكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَهَذَا لِكَا رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَانْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ وَإِنَّمَا أُوحِيَ عَلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَوْلُ الْجِنِّ لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا قَالَ لَمَّا رَأَوْهُ يَصَلِّي وَأَصْحَابُهُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ وَيَسْجُدُونَ بِسُجُودِهِ قَالَ تَعَجَّبُوا مِنْ طَوَاعِيَةِ أَصْحَابِهِ لَهُ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۵۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جن آسمان کی طرف چڑھا کرتے تھے کہ وحی کی باتیں سن سکیں چنانچہ ایک کلمہ سن کر نو بڑھادیے۔ لہذا جوابات سنی ہوتی وہ توجہ ہو جاتی اور جو زیادہ کرتے تو جھوٹی ہو جاتی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو انکی بیٹھک چھن گئی۔ انہوں نے ابلیس سے اسکا تذکرہ کیا۔ اس سے پہلے انہیں تاروں سے بھی نہیں مارا

۱۲۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا إِسْرَائِيلُ نَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْجِنُّ يَضَعُونَ إِلَى السَّمَاءِ يَسْتَمِعُونَ الْوَحْيَ فَإِذَا لَمِعُوا الْكَلِمَةَ رَافَعُوا فِيهَا تَسْعًا فَمَا الْكَلِمَةُ فَتَكُونُ حَقًّا وَأَمَّا مَا زَادَ فَيَكُونُ بَاطِلًا فَلَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْعُوثًا مَقَاعِدَهُمْ فَذَكَّرُوا ذَلِكَ

جاتا تھا۔ ابلیس کہنے لگا کہ یہ کسی نئے حادثے کی وجہ سے ہوا ہے جو زمین پر واقع ہوا ہے پھر اس نے اپنے لشکر روانہ کئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو شاید مکہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کھڑے ہو کر قرآن پڑھتے ہوئے پایا۔ چنانچہ واپس آئے اور اس سے ملاقات کر کے بتایا۔ وہ کہنے لگے یہی نیا واقعہ ہے جو زمین پر ہوا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۱: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وحی کے متعلق بتاتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں چلا جا رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز آتی سنا دی میں نے سرائٹھا یا تو دیکھا کہ وہی فرشتہ ہے جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا۔ وہ آسمان وزمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس سے ڈر گیا اور لوٹ آیا۔ پھر میں نے کہا کہ مجھے کبیل اوڑھاؤ۔ پھر مجھے کبیل اوڑھا دیا گیا اور یہ آیات نازل ہوئیں ”يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۖ نُمْ فَأَنْذِرْ إِلَىٰ قَوْلِهِ ۚ وَالرُّجُزُ فَاهْجُرْ“ (اے لحاف میں لیٹنے والے کھڑا ہو پھر ڈر سداے اور اپنے رب کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور گندگی سے دور رہ۔ المدثر۔ آیت ۱-۵)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے بھی نقل کرتے ہیں۔

۱۲۵۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”صعود“ جہنم میں ایک پہاڑ کا نام ہے دوزخی کو اس پر ستر برس میں چڑھایا جائے گا۔ اور پھر دھکیل دیا جائے گا اور پھر ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابن لہیعہ کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ اس کا کچھ حصہ عطیہ نے بھی ابوسعید رضی اللہ عنہ سے موقوفاً نقل کیا ہے۔

۱۲۵۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ چند یہودیوں نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ تمہارے نبی کو معلوم ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ تَكُنِ النُّجُومُ يُرْمَىٰ بِهَا قَبْلَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُمْ إِبْلِيسُ مَا هَذَا إِلَّا مِنْ أَمْرِ قَدْ حَدَّثَ فِي الْأَرْضِ فَعَثَ خُنُودُهُ فَوَجَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِمًا يُصَلِّي بَيْنَ جَبَلَيْنِ أَرَاهُ قَالَ بِمَكَّةَ فَلَقَوْهُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثَ فِي الْأَرْضِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلِكُ الَّذِي جَاءَ فِي بَحْرَاءِ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجِئْتُ مِنْهُ رُغْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمَلُونِي زَمَلُونِي فَذَرُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَىٰ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۖ نُمْ فَأَنْذِرْ إِلَىٰ قَوْلِهِ ۚ وَالرُّجُزُ فَاهْجُرْ قَبْلَ أَنْ تَقْرُضَ الصَّلَاةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَىٰ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيْضًا.

۱۲۵۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَىٰ عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ثُمَّ يَهْوَىٰ بِهِ كَذَلِكَ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْيَعَةَ وَقَدْ رَوَى شَيْءٌ مِنْ هَذَا عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْقُوفٌ.

۱۲۵۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ لَنَاسٍ مِنْ

کہ جہنم کے کتنے خزانچی ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے فرمایا ہمیں علم نہیں لیکن ہم پوچھیں گے۔ پھر ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے محمد ﷺ آپ ﷺ کے صحابہؓ آج ہار گئے آپ ﷺ نے فرمایا کس طرح؟ کہنے لگا کہ یہودیوں نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا تمہارا نبی جانتا ہے کہ جہنم کے کتنے خزانچی ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ صحابہؓ نے کیا جواب دیا؟ کہنے لگا کہ انہوں نے کہا کہ ہم نبی اکرم ﷺ سے پوچھے بغیر نہیں بتا سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ قوم ہار گئی جس سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو وہ نہیں جانتے؟ (یعنی اس میں تو ہارنے والی کوئی بات نہیں) بلکہ یہودیوں نے تو اپنے نبی سے کہا تھا کہ ہمیں اعلانیہ اللہ کا دیدار کرایئے۔ اللہ کے ان دشمنوں کو میرے پاس لاؤ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جنت کی مٹی کس چیز کی ہے؟ اور وہ میدہ ہے۔ پھر جب وہ لوگ آئے تو آپ ﷺ سے پوچھنے لگے کہ جہنم کے کتنے خزانچی ہیں۔ آپ ﷺ نے ہاتھوں سے دو مرتبہ اشارہ کیا۔ ایک مرتبہ دس انگلیوں سے اور ایک مرتبہ نو انگلیوں سے (یعنی

أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ غَلِبَ أَصْحَابُكَ الْيَوْمَ قَالَ وَبِمَ غَلِبُوا قَالَ سَأَلَهُمْ يَهُودٌ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ فَمَا قَالُوا قَالَ قَالُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا قَالَ أَغْلِبَ قَوْمٌ سُئِلُوا عَمَّا لَا يَعْلَمُونَ فَقَالَ لَا نَعْلَمُ حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا لَكِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالُوا أَرَنَا اللَّهُ جَهْرَةً عَلَى بَاغِدَاءِ اللَّهِ إِنِّي سَأَلْتُهُمْ عَنْ تَرْبَةِ الْجَنَّةِ وَهِيَ الدَّرْمُكَ فَلَمَّا جَاؤُا قَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا فِي مَرَّةٍ عَشْرَةٍ وَفِي مَرَّةٍ تِسْعٍ قَالُوا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ مَا تَرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ فَسَكَتُوا هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالُوا خُبْرَةٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُبْرُ مِنَ الدَّرْمُكَ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ.

۱۹) یہودی کہنے لگے ہاں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ جنت کی مٹی کس چیز کی ہے؟ وہ چند لمحے چپ رہے اور پھر کہنے لگے اے ابوقاسم روٹی کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میدہ کی روٹی ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف مجالد کی روایت سے اس سند سے جانتے ہیں۔

۱۲۵۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت ”هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى... الْآيَةُ“ (وہی ہے جس سے ڈرنا چاہیے اور وہی ہے بخشنے کے لائق۔ آیت۔ ۵۶) کی تفسیر نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اس لائق ہوں کہ بندے مجھ سے ڈریں۔ پس جو مجھ سے ڈرا اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا تو میں اس کا اہل ہوں کہ اسے معاف کر دوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ سہیل محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور سہیل نے یہ حدیث ثابت سے نقل کی ہے۔

۱۲۵۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبِزَارِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ أَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْفُطَيْمِيُّ وَهُوَ أَخُو حَزْمِ بْنِ أَبِي حَزْمٍ الْفُطَيْمِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا أَهْلُ أَنْ أَتَقَى فَمَنْ اتَّقَانِي فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِيَ إِلَهًا فَإِنَّا أَهْلُ أَنْ أَغْفِرَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَسُهَيْلٌ لَيْسَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ تَفَرَّدَ إِسْمَاعِيلُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ ثَابِتٍ.

صُورَةُ الْحَقِّ: جنوں کی ایک جماعت کی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری قرآن مجید کا سننا اور پھر جا کر اپنی قوم میں نبوت محمدی کی تبلیغ کرنا یہ تمام حالات بیان ہوئے ہیں۔

سورة قیامہ کی تفسیر

۱۲۵۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تو اپنی زبان ہلاتے تاکہ اسے یاد کر لیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ... الْآیہ“ (نہ چلا تو اس کے پڑھنے پر اپنی زبان تاکہ جلدی اسکو سیکھ لے۔ وہ تو ہمارا ذمہ ہے اس کو جمع رکھنا تیرے سینہ میں اور پڑھنا تیری زبان سے القیامہ آیت: ۱۷۶) چنانچہ راوی اپنے ہونٹ ہلا کر بتاتے اور سفیان نے بھی اپنے ہونٹ ہلا کر بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح ہونٹ ہلایا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید قطان سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری، موسیٰ بن ابی عائشہ کی تعریف کیا کرتے تھے۔

۱۲۵۶: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ادنیٰ درجے کا جنتی بھی اپنے باغوں، بیویوں، خادموں اور تختوں کو ایک برس کی مسافت سے دیکھ سکے گا اور ان میں سب سے زیادہ بلند مرتبے والا وہ ہوگا جو اللہ رب العزت کا صبح و شام دیدار کرے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں ”وَجُودَ يَوْمِئِذٍ نَاصِرَةٌ... الْآیہ“ (کتنے منہ اس دن تازہ ہیں، اپنے رب کی طرف دیکھنے والے۔ القیامہ آیت: ۲۲، ۲۳) یہ حدیث غریب ہے۔ اسے کئی لوگ اسرائیل سے اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ عبد الملک بن ابجر نے اسے ثور کے حوالے سے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے۔ پھر اجمعی نے بھی اسے سفیان سے انہوں نے ثور سے انہوں نے مجاہد سے اور انہوں نے ابن عمر سے انہی کا قول نقل کیا ہے اور اس سند میں ثوری کے علاوہ کسی نے مجاہد کا ذکر نہیں کیا۔

وَمِنْ سُورَةِ الْقِيَامَةِ

۱۲۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَافِعُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَانْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهِ شَفْتَيْهِ وَحَرَّكَ سَفِيَانُ شَفْتَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ كَانَ سَفِيَانُ الثَّوْرِيُّ يُحَسِّنُ الشَّاءَ عَلَى مُوسَى بْنِ عَائِشَةَ خَيْرًا.

۱۲۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَبِي شَبَابَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثَوْبَرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لِمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جَنَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرَرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غُدُوَّةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُودَ يَوْمِئِذٍ نَاصِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاطِرَةٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ مِثْلَ هَذَا مَرْفُوعًا وَرَوَى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ ثَوْبَرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَرَوَى الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سَفِيَانَ عَنْ ثَوْبَرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَ فِيهِ عَنْ مُجَاهِدٍ غَيْرَ الثَّوْرِيِّ.

سورة قیامت: مرکزی مضمون قیامت اور احوال قیامت جنت و دوزخ کے احوال اور ان کی کیفیات ہیں۔ سورة قیامت میں اللہ تعالیٰ تم کھاتے ہے قیامت کے دن کی۔

سورة عبس کی تفسیر

وَمِنْ سُورَةِ عَبَسَ

۱۲۵۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ سورة عبس عبد اللہ بن ام مکتوم (ناپنا صاحبی) کے متعلق نازل ہوئی۔ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے دین کا راستہ بتائیے۔ آپ ﷺ کے پاس اس وقت مشرکین کا ایک بڑا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ اس سے باتیں کرتے رہے اور عبد اللہ بن ام مکتوم سے اعراض کیا۔ انہوں نے عرض کیا: کیا میری بات میں کوئی مضائقہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ یہ حدیث غریب ہے بعض لوگوں نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ سورة عبس حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم کے متعلق نازل ہوئی۔ اس سند میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں۔

۱۲۵۸: حضرت ابن عباسؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم لوگ ننگے سر ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے۔ ایک عورت نے پوچھا کہ کیا سب ایک دوسرے کا ستر دیکھیں گے۔ آپ ﷺ فرمایا: اے فلاں عورت ”لِکُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَانٌ يُغْنِيهِ الْآيَةُ“ (ہر مرد کو ان میں سے اس دن ایک فکر لگا ہوا ہے جو اسکے لئے کافی ہے۔ عبس۔ آیت ۳۷)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

۱۲۵۷: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ تَنَبَّأَ أَبِي قَالَ هَذَا مَا عَرَضَنَا عَلَى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنْزَلَ عَبَسَ وَتَوَلَّى فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى اتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَشِدْنِي وَعِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ عِظَمَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيَقْبَلُ عَلَى الْآخِرِ وَيَقُولُ أَرَأَيْ بِمَا أَقُولُ بَأْسًا فَيَقُولُ لَا فَيَقْبَلُ هَذَا أَنْزَلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَنْزَلَ عَبَسَ وَتَوَلَّى فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ.

۱۲۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ نَابِثُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَابٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ لُحَيْ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْشَبِرُونَ خُفَاةَ عُرَاةٍ غُرُلًا فَقَالَتْ امْرَأَةٌ أَيْبَصَرُ أَوْ يَرَى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَا فُلَانَةُ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَانٌ يُغْنِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

سورة عبس: نبی اکرم ﷺ کو تلقین فرمائی گئی کہ کفار میں جو صاحب حیثیت لوگ ہیں۔ ٹھیک ہے ان کو اپنا مقام ہے لیکن ان کی طرف التفات اتانہ بڑھ جائے کہ مسلمانوں کا حق تلف ہو جائے۔

وَمِنْ سُورَةِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

سورہ تکویر کی تفسیر

۱۲۵۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قیامت کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے وہ سورہ تکویر، سورہ انفطار اور سورہ انشقاق پڑھے۔

۱۲۵۹: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيِّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَجِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأَى عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ.

سورۃ التکویر: التویر میں وحی اللہ کی سند بیان کی گئی ہے اس کے پہلے راوی حضرت جبریل امین اور دوسرے حضرت محمد ﷺ ہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ

سورہ مطفین کی تفسیر

۱۲۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے۔ پھر وہ اگر اسے ترک کر دے یا استغفار کرے اور توبہ کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر دوبارہ گناہ کرے تو سیاہی بڑھادی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ سیاہی اس کے دل پر چھا جاتی ہے اور یہی وہ ”رَانَ“ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ”كَلَّا بَلْ رَانَ... الْآيَةَ“ (ہرگز نہیں بلکہ ان کے (برے) کاموں سے ان کے دلوں پر رنگ لگ گیا ہے۔ سورہ مطفین۔ آیت ۱۴) میں کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ الْقُقْعَاءِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نَكَثَتْ فِي قَلْبِهِ نَكْثَةً سَوْدَاءَ فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سَقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى يَعْطُوا قَلْبَهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مُطَفِّفِيهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۶۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ ”يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ...“ (جس دن سب لوگ رب العلمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ مطفین آیت ۶) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس روز لوگ اس حالت میں کھڑے ہوں گے کہ وہ نصف کانوں تک پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔

۱۲۶۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادُ هُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوعٌ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُونَ فِي الرُّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ إِذَا يَهُمُ.

۱۲۶۲: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ... الْآيَةَ“ کے متعلق

۱۲۶۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

فرمایا کہ ان میں سے کوئی نصف کانوں تک پسینے میں ڈوبا ہوا کھڑا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

سورۃ الانشقاق کی تفسیر

۱۲۶۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے حساب کتاب میں پوچھ گچھ کر لی گئی وہ برباد ہو گیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں کہ ”فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ إِلَى قَوْلِهِ يَسِيرًا... الْآيَةِ“ (سو جس کو ملا اعمال نامہ اسکے داہنے ہاتھ میں تو اس سے حساب لینگے آسان حساب۔ سورۃ الانشقاق آیت: ۸۷) آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو صرف نیکوں کا پیش ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن ابان اور کئی راوی بھی عبد الوہاب ثقفی سے وہ ایوب سے وہ ابن ابی ملیکہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتی ہیں۔

۱۲۶۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا حساب کیا گیا وہ عذاب میں پڑ گیا۔ یہ حدیث قتادہ کی روایت سے غریب ہے وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔

سورۃ المطففين اور الانشقاق: یہ بہت حسین جوڑا ہے دونوں میں انسان کی گمراہی کے دو پہلو سامنے آتے ہیں، مطففين میں کم تولنا۔ یہ درحقیقت علامت ہے آخر کے انکار کی اور انشقاق میں نقشہ کھینچ دیا گیا ہے ایک شخص اپنے اہل و عیال میں خوش و خرم بھولا ہوا ہے کہ ایک دن وہ بھی آنا ہے جب اسے جواب دی کرنی ہے۔

سورۃ البروج کی تفسیر

۱۲۶۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یوم موعود“ قیامت کا دن ہے اور ”یوم مشہود“ عرفات کا دن اور ”شہادہ“ جمعہ کا دن ہے۔ سورج اس سے

وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُ أَحَدٌ هُمْ فِي الرَّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ أَذُنَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

وَمِنْ سُورَةِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَوَقَشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ إِلَى قَوْلِهِ يَسِيرًا قَالَ ذَلِكَ الْعَرُضُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۲۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوسِبَ عَذَّبَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

وَمِنْ سُورَةِ الْبُرُوجِ

۱۲۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

افضل (یعنی سے افضل) دن میں نہ طلوع ہوا اور نہ غروب۔ اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر کوئی مؤمن اس وقت اللہ تعالیٰ سے اچھی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے اور اگر کسی چیز سے (بندہ مؤمن) پناہ مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے پناہ دیتے ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ حدیث میں ضعیف ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ کو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے حافظے کی وجہ سے ضعیف کہا ہے جبکہ شعبہ، سفیان ثوری اور کئی ائمہ، موسیٰ بن عبیدہ سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ علی بن حجر بھی قرآن بن تمام اسدی سے اور وہ موسیٰ بن عبیدہ سے اسی سند سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ زیدی کی کنیت ابو عبد الرزاق ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اس کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

۱۲۶۶: حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز سے فراغت کے بعد آہستہ آہستہ کچھ پڑھا کرتے تھے۔ (ہمس کے معنی بعض کے نزدیک اس طرح ہونٹ ہلانا ہے کہ ایسا معلوم ہو کہ کوئی بات کر رہے ہیں۔) عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ: آپ ﷺ عصر کی نماز پڑھ کر ہونٹوں کو حرکت دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک نبی کو امت کی کثرت کا عجب ہو تو انہوں نے دل ہی دل میں کہا کہ ان کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ انہیں اختیار دے دیں کہ یا تو خود پر کسی دشمن کا مسلط ہونا اختیار کر لیں یا پھر ہلاکت۔ انہوں نے ہلاکت اختیار کی اور ان میں سے ایک ہی دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب یہ حدیث بیان کرتے تو یہ بھی بیان کیا کرتے تھے کہ ایک بادشاہ ہوا کرتا تھا جس کا ایک کاہن تھا وہ اسے غیب کی خبریں بتایا کرتا تھا۔ اس کاہن نے کہا کہ میرے لیے ایک سمجھدار لڑکا تلاش کرو یا کہا کہ ذہین و فطین لڑکا تلاش کرو جسے میں اپنا ہی علم سکھا سکوں، تاکہ ایسا نہ ہو کہ اگر میں

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ الْمَوْغُودُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمَ الْمَشْهُودُ يَوْمَ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ وَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللَّهَ بِخَيْرٍ إِلَّا أَسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَلَا يَسْتَعِينُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ ضَعْفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا قُرْآنُ بْنُ تَمَّامٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبْدِيُّ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ الْعَزِيزِ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۱۲۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ وَ الهمس في قول بعضهم تحرك شفطيه كأنه يتكلم فقل له إنك يا رسول الله إذا صليت العصر همست قال إن نبيا من الأنبياء كان أعجب بأئمة فقال من يقوم لهؤلاء فأوحى الله إليه أن خيرهم بين أن انتقم منهم وبين أن أسلط عليهم عدوهم فاختاروا النعمة فسلط عليهم الموت فمات منهم في يوم سبعون ألفا قال وكان إذا حدث بهذا الحديث حدث بهذا الحديث الآخر قال كان ملك من الملوك وكان لذلك الملك كاهن يحسن له فقال الكاهن أنظروا إلى غلاما فهما أو قال فطنا فطنا فاعلمنا

میراؤں تو تم لوگوں میں سے یہ علم اٹھ جائے اور اس کا جاننے والا کوئی نہ رہے۔ لوگوں نے اس کے بتائے ہوئے اوصاف کے مطابق لڑکا تلاش کیا اور اسے کہا کہ روزانہ اس کا ہن کے پاس حاضر ہوا کرو اور اس کے پاس آتے جاتے رہا کرو۔ اس نے آنا جانا شروع کر دیا۔ اس کے راستے میں ایک عبادت خانہ تھا جس میں ایک راہب ہوتا تھا۔ عمر کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ان دنوں عبادت خانوں کے لوگ مسلمان ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا جب بھی وہاں سے گزرتا تو اس راہب سے دین کے بارے میں کچھ باتیں سیکھتا یہاں تک کہ اس راہب نے اسے بتایا کہ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں۔ اس پر اس لڑکے نے راہب کے پاس زیادہ ٹھہرنا شروع کر دیا اور کاہن کے پاس کم۔ کاہن نے اس کے گھروالوں کو پیغام بھیجا کہ اب وہ کم حاضر ہوتا ہے۔ لڑکے نے راہب کو یہ بات بتائی تو اس نے کہا کہ ایسا کرو کہ اگر تمہارے گھروالے پوچھیں کہ کہاں تھے۔ تو تم کہو کہ کاہن کے پاس اگر کاہن پوچھے تو کہو کہ گھر تھا۔ وہ اسی طرح کرتا رہا کہ ایک دن اس کا ایک ایسی جماعت پر گزر ہوا جنہیں کسی جانور نے روک رکھا تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ وہ جانور شیر تھا۔ اس لڑکے نے ایک پتھر اٹھایا کہا کہ یا اللہ اگر راہب کی بات سچ ہے تو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میں اسے قتل کر سکوں۔ پھر اس نے پتھر مارا جس سے وہ جانور مر گیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ اسے کس نے قتل کیا کہنے لگے کہ اس لڑکے نے۔ لوگ حیران ہو گئے اور کہنے لگا کہ اس نے ایسا علم سیکھ لیا ہے جو کسی نے نہیں سیکھا۔ یہ بات ایک اندھے نے سنی تو اسے کہنے لگا کہ اگر تم میری بیٹائی لونڈو تو میں تمہیں اتنا، اتنا مال دوں گا۔ لڑکا کہنے لگا کہ میں تم سے اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا کہ اگر تمہاری آنکھیں تمہیں مل جائیں تو تم اس پر ایمان لے آؤ جس نے تمہاری بیٹائی لونڈائی ہو۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ پس لڑکے نے دعا کی اور اس کی آنکھوں میں بینائی آ گئی اور وہ اس پر ایمان لے آیا۔ جب یہ خبر بادشاہ تک پہنچی تو اس نے سب کو بلوایا اور کہنے لگا

عَلِمِي هَذَا فَأَتَنِي أَخَافُ أَنْ أَمُوتَ فَيَنْقَطِعَ مِنْكُمْ هَذَا الْعِلْمُ وَلَا يَكُونُ فِيكُمْ مَنْ يَعْلَمُهُ قَالَ فَتَطْرُقُ وَاللَّهِ عَلَيَّ مَا وَصَفَ فَأَمَرُوهُ أَنْ يَحْضُرَ ذَلِكَ الْكَاهِنَ وَأَنْ يَخْتَلِفَ إِلَيْهِ فَيَجْعَلَ يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَكَانَ عَلَى طَرِيقِ الْغُلَامِ رَاهِبٌ فِي صَوْمَعَةٍ قَالَ مَعْمَرٌ أَحْسِبُ أَنَّ أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ كَانُوا أَيُّومِيَّةً مُسْلِمِينَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَسْأَلُ ذَلِكَ الرَّاهِبَ كُلَّمَا مَرَّ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَعْبُدُ اللَّهَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَمُكِّثُ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيَنْطَلِقُ عَنِ الْكَاهِنِ فَأَرْسَلَ الْكَاهِنُ إِلَى أَهْلِ الْغُلَامِ إِنَّهُ لَا يَكَاذُ يَحْضُرُنِي فَأَخْبَرَ الْغُلَامُ الرَّاهِبَ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ إِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْ عِنْدَ أَهْلِي وَإِذَا قَالَ لَكَ أَهْلُكَ أَيْنَ كُنْتَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّكَ كُنْتَ عِنْدَ الْكَاهِنِ قَالَ فَبَيْنَمَا الْغُلَامُ عَلَى ذَلِكَ إِذْ مَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ كَثِيرٍ قَدْ حَبَسَتْهُمْ ذَابَّةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ تِلْكَ الذَّابَّةَ كَانَتْ أَسَدًا قَالَ فَآخَذَ الْغُلَامُ حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مَا يَقُولُ الرَّاهِبُ حَقًّا فَاسْتَلِكْ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالُوا الْغُلَامُ فَفَزِعَ النَّاسُ فَقَالُوا قَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عَلِمًا لَمْ يَعْلَمْهُ أَحَدٌ قَالَ فَسَمِعَ بِهِ أَعْمَى فَقَالَ لَهُ إِنْ أَنْتَ رَدَدْتَ بَصْرِي فَلَاكَ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَا أُرِيدُ مِنْكَ هَذَا وَلَكِنْ أَرَأَيْتَ إِنْ رَجَعَ إِلَيْكَ بَصْرُكَ أَتُؤْمِنُ بِالَّذِي رَدَّهِ عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصْرَهُ قَامَنَّ الْأَعْمَى فَبَلَغَ الْمَلِكُ أَمْرَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ فَأَتَنِي بِهِمْ فَقَالَ لَا قَتْلَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ قِتْلَةً لَا أَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهُ قَامَرَ بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ أَعْمَى فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ عَلَى مَفْرَقِ أَحَدِهِمَا فَقَتَلَهُ وَقَتَلَ الْآخَرَ بِقِتْلَةٍ أُخْرَى ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا

کہ میں تم سب کو مختلف طریقوں سے قتل کروں گا۔ چنانچہ اس نے راہب اور اس سابق نابینا شخص میں سے ایک کو آڑے سے چروا (قتل کر) دیا اور دوسرے کو کسی اور طریقے سے قتل کروادیا۔ پھر لڑکے کے متعلق حکم دیا کہ اسے پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر گرادو۔ وہ لوگ اسے پہاڑ پر لے گئے اور جب اس جگہ پہنچے جہاں سے اسے گرانا چاہتے تھے تو خود گرنے لگے یہاں تک کہ لڑکے کے علاوہ سب مر گئے۔ وہ لڑکا بادشاہ کے پاس واپس گیا تو بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے سمندر میں ڈبو دیا جائے۔ وہ لوگ اسے لے کر سمندر کی طرف چل پڑے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب کو غرق کر دیا اور اس لڑکے کو بچالیا۔ پھر وہ لڑکا بادشاہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تم مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتے جب تک مجھے باندھ کر تیر نہ چلاؤ اور تیر چلاتے وقت یہ نہ پڑھو ”بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ“ (اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے۔) چنانچہ بادشاہ نے اسے باندھنے کا حکم دیا اور تیر چلاتے وقت اسی طرح کیا جس طرح لڑکے نے بتایا تھا۔ جب تیر مارا گیا تو اس نے اپنی نپٹی پر ہاتھ رکھا اور مر گیا لوگ کہنے لگے کہ اس لڑکے نے ایسا علم حاصل کیا جو کسی کے پاس نہیں تھا۔ لہذا ہم سب بھی اسی کے معبود پر ایمان لاتے ہیں۔ تم تو تین آدمیوں کی مخالفت سے گھبرا رہے تھے لویہ سارا عالم تمہارا مخالف ہو گیا ہے۔ اس پر بادشاہ نے خندق کھدوائی اور اس میں لکڑیاں جمع کر کے آگ لگوا دی۔ پھر لوگوں کو جمع کیا اور کہنے لگا کہ جو اپنے نئے دین کو چھوڑ دے گا۔ ہم بھی اسے چھوڑ دیں گے اور جو اس پر قائم رہے گا ہم اسے آگ میں پھینک دیں گے۔ اس

فَالْقَوَّةُ مِنْ رَأْسِهِ فَأَنْطَلَقُوا بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا انْتَهَوْا بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادُوا أَنْ يُلْقُوهُ مِنْهُ جَعَلُوا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ ذَلِكَ الْجَبَلِ وَيَتَرَدُّونَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا الْغُلَامُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَرَهُ الْمَلِكُ أَنْ يَنْطَلِقُوا بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَيُلْقُوهُ فِيهِ فَأَنْطَلَقَ بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَعَرَقَ اللَّهُ الْدَيْنِ كَانُوا مَعَهُ وَانْجَاهُ فَقَالَ الْغُلَامُ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَا تَقْتُلُنِي حَتَّى تَصْلُبَنِي وَتَرْمِيَنِي وَتَقُولَ إِذَا رَمَيْتَنِي بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَأَمَرَهُ فَصَلَبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلَى صُدْغِهِ حِينَ رُمِيَ ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَا عَلِمَهُ أَحَدٌ فَإِنَّا نَوْمٌ مِنْ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقِيلَ لِلْمَلِكِ أَجَزِغْتَ أَنْ خَالَفَكَ ثَلَاثَةَ فَهَذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوكَ قَالَ فَخَدَّ أَخَذَ وَذَا ثُمَّ أَلْقَى فِيهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ ثُمَّ جَمَعَ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَمْ يَرْجِعِ الْقِيَامَةُ فِي هَذِهِ النَّارِ فَجَعَلَ يُلْقِيهِمْ فِي تِلْكَ الْأَخْدُودِ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأَخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ حَتَّى بَلَغَ الْعَزِيزُ الْحَمِيدُ قَالَ فَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ دُفِنَ قَالَ فَيَذْكُرُ أَنَّهُ أَخْرَجَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاصْبَعُهُ عَلَى صُدْغِهِ كَمَا وَضَعَهَا حِينَ قُتِلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

طرح وہ انہیں اس خندق میں ڈالنے لگا۔ (اس کے بارے میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”قُتِلَ أَصْحَابُ الْأَخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ حَتَّى بَلَغَ الْعَزِيزُ الْحَمِيدُ“ (خندقوں والے ہلاک ہوئے، جس میں آگ بھی بہت ایندھن والی، جبکہ وہ ان کے کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ایمانداروں سے جو کچھ کہہ رہے تھے اسکو دیکھ رہے تھے اور ان سے اسی کا تو بدلہ لے رہے تھے کہ وہ اللہ پر دست خوبیوں والے پر ایمان لائے تھے۔ البروج۔ آیت ۴۲-۸) راوی کہتے ہیں کہ لڑکا تو دفن کر دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی نعش حضرت عمرؓ کے زمانے میں نکلی تھی اور اس کی انگلی اس وقت بھی اسی طرح اس کی کپٹی پر رکھی ہوئی تھی جس طرح اس نے قتل ہوتے وقت رکھی تھی۔

وَمِنْ سُورَةِ الْغَاشِيَةِ

سورة غاشیہ کی تفسیر

۱۲۶۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ ”لا الہ الا اللہ“ نہ کہنے لگیں۔ اگر ان لوگوں نے اسکا اقرار کر لیا تو مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ... الْآیہ“ (سو تو سمجھائے جا تیرا کام تو یہی سمجھانا ہے، تو نہیں ان پر داروغہ۔ الغاشیہ۔ آیت نمبر ۲۱-۲۲) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمُرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتُ عَلَيْهِمْ بِمُصِيطِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سورة الغاشیہ: نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ یاد دہانی کراتے رہئے۔ آپ کا فرض منصبی یہی ہے۔ دعوت تبلیغ میں لگے رہئے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ ان دونوں سورتوں کو نماز جمعہ میں تلاوت فرماتے تھے۔ اس لئے کہ ان دونوں نمازوں کے ساتھ خطبہ ہے اور خطبہ کی غرض غایت تذکیر ہے یاد دہانی۔

وَمِنْ سُورَةِ الْفَجْرِ

سورة فجر کی تفسیر

۱۲۶۸: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ”وَالشَّفْعُ وَالْوَتْرُ“ (یعنی جفت اور طاق۔ فجر آیت ۳) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد نمازیں ہیں۔ یعنی بعض جفت ہیں اور بعض طاق۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اس حدیث کو صرف قتادہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ خالد بن قیس بھی اسے قتادہ ہی سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عِصَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ قَالَ هِيَ الصَّلَاةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وَتْرٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ وَقَدَّرَاهُ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ أَيْضًا عَنْ قَتَادَةَ.

وَمِنْ سُورَةِ الشَّمْسِ وَضَحَّهَا

سورة الشمس کی تفسیر

۱۲۶۹: حضرت عبد اللہ بن زمعہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور اسے ذبح کرنے والے کے متعلق بیان کرتے ہوئے سنا پھر آپ ﷺ نے ”إِذَا بَعَثَ أَشْقَاهَا... الْآیہ“ پڑھا (جب اٹھ کھڑا ہو ان میں کا بڑا بد بخت۔ الشمس آیت ۱۲) اور فرمایا ایک بد بخت، شریر اور اپنی قوم کا طاقتور ترین شخص (جو ابو زمعہ کی طرح

۱۲۶۹: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَذْكُرُ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ إِذَا بَعَثَ أَشْقَاهَا إِنْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ غَرِيزٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ النِّسَاءَ فَقَالَ إِلَى

تھا) اٹھا پھر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی کیوں اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح کوڑے مارے اور پھر دوسرے دن اسکے ساتھ سوئے بھی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے نصیحت فرمائی کہ ٹھٹھ مار کر مت ہنسا کرو اور فرمایا تم میں سے کوئی اپنے ہی کیے پر کیوں ہنسا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سورۃ واللیل کی تفسیر

۱۲۷۰: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ کے ساتھ بقیع میں تھے کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے ہم بھی بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے زمین کو کرید رہے تھے۔ پھر سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کوئی جان ایسی نہیں جس کا ٹھکانہ لکھانا چاچکا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: تو کیا پھر ہم لوگ اپنے بارے میں لکھے گئے پر بھروسہ کیوں نہ کر بیٹھیں؟ جو نیکی والا ہو گا وہ نیک عمل ہی کرے گا اور جو بد بخت ہو گا وہ اسی طرح کے عمل کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ عمل کرو۔ ہر ایک کے لیے وہی آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے وہ بنا ہے جو نیک بخت ہے اس کے لیے بھلائی کے کام آسان کر دیئے گئے اور جو بد بخت ہے اسکے لیے برائی کے کام آسان کر دیئے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں ”فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ... الخ“ (پھر جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور نیک بات کی تصدیق کی تو ہم اس کے لیے جنت کی راہیں آسان کر دیں گے لیکن جس نے بخل کیا اور بے پرواہ رہا اور نیک بات کو جھٹلایا تو ہم اس کے لیے جہنم کی راہیں آسان کر دیں گے۔ واللیل۔ آیت ۴-۱۰) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سورۃ الضحیٰ کی تفسیر

۱۲۷۱: حضرت جندب بجلیؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک نماز میں تھا کہ آپ ﷺ کی انگلی سے خون نکل آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ایک انگلی ہے۔ تجھ

مَا يَعْجِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ أَنْ يُصَاجِعَهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ قَالَ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي صَحِيحِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ إِلَىٰ مَا يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَا يَفْعَلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ اللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ

۱۲۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي الْبَقِيعِ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَجَلَسْنَا مَعَهُ وَمَعَهُ عَوْدٌ يَنْكُثُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنُوفَسَةٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَذْخَلُهَا فَقَالَ الْقَوْمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَتَكَلَّمُ عَلَى كِتَابِنَا فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَهُوَ يَعْمَلُ لِلْسَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ قَالَ بَلْ إِعْمَلُوا فَعَلْ مُسِيرٌ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ مُسِيرٌ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ مُسِيرٌ لِعَمَلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ فَسَنِيْرَهُ لِلْيُسْرَىٰ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ فَسَنِيْرَهُ لِلْعُسْرَىٰ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ الضُّحَىٰ

۱۲۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَلَدِمْتُ إِصْبَعَهُ

سے اللہ کی راہ میں اس تکلیف کی وجہ سے خون نکل آیا ہے راوی کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ تک آپ ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام نہ آئے تو مشرکین کہنے لگے کہ محمد (ﷺ) کو چھوڑ دیا گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ.... الخ“ (آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ بیزار ہوا ہے۔ الفصحی آیت ۳) یہ حدیث صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری اس حدیث کو اسود بن قیس سے نقل کرتے ہیں۔

سورۃ الم نشرح کی تفسیر

۱۲۷۲: حضرت انسؓ بن مالک اپنی قوم کے ایک شخص مالک بن صعصعہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں بیت اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میں نہ سوراہا تھا اور نہ ہی جاگ رہا تھا کہ ایک شخص کی آواز سنی۔ اس کے ساتھ دو اور بھی تھے۔ وہ لوگ ایک طشت لائے جس میں زمزم تھا۔ اس نے میرے سینے کو چاک کیا۔ یہاں تک کہ قنادہ کہتے کہ میں نے انسؓ سے پوچھا کیا مطلب تو انہوں نے فرمایا کہ پیٹ کے نیچے تک پھر میرے دل کو نکالا اور آب زمزم سے دھونے کے بعد واپس اسی جگہ لگا دیا پھر اس میں ایمان اور حکمت بھر دیا گیا۔ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابودرّ سے بھی روایت ہے۔

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتَ إِلَّا اصْبَعْ دَمِيَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتَ قَالَ وَأَبْطَاءَ عَلَيْهِ جِبْرِئِيلُ فَقَالَ الْمَشْرُكُونَ قَدْ وَدَّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ.

وَمِنْ سُورَةِ الْمَنْشَرِ

۱۲۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صُعَصَعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ أَحَدُ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ فَأَتَيْتُ بِطُسْتٍ مِنْ دَهَبٍ فِيهَا مَاءٌ زَمْزَمَ فَشَرَحَ صَدْرِي إِلَى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَنَادَةُ قُلْتُ لَا نَسَ مَا يَعْني قَالَ إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِي قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي فَعَسَلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُعِيدَ مَكَانَهُ ثُمَّ حُشِيَ إِيْمَانًا وَحِكْمَةً وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ:

الشمس. الليل. الضحى. الانفشراح: یہ چار سورتیں جنہیں چہار سورہ نور و ظلمات کہا جائے تو غلط نہ ہوگا اس لئے کہ یہاں متضاد چیزوں کا بیان ہے آسمان کی بلندی ہے تو زمین کی پستی ہے۔ دن کی روشنی ہے تو رات کی تاریکی بھی ہے۔ آسانی ہے تو مشکل بھی ہے۔ جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کر لیا وہ کامیاب و بامراد ہوا اور جس نے اس کو اپنے خاکی وجود میں دفن کر دیا وہ ناکام و نامراد ہوا۔ مقام صدیقیت کا ذکر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ سے خطاب اور آپ کی تسلی و دل جوئی اس طریقہ سے کی گئی جس کی کہیں اور مثال نہیں ملتی۔

سورۃ التین کی تفسیر

۱۲۷۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۃ التین پڑھے ”الْيَسَّ اللَّهُ بِأَحْكُمْ الْحَاكِمِينَ“ تک پہنچے تو یہ

وَمِنْ سُورَةِ التَّيْنِ

۱۲۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا بَدُوًّا أَعْرَابِيًّا يَقُولُ سَمِعْتُ

أَبَاهُ رِيسَةَ يَرْوِيهِ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ وَائِينَ وَالزُّيْتُونَ
فَقَرَأَ أَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ فَلْيَقُلْ بَلَى وَآنَا
عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا يُرْوَى
بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ هَذَا الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَا
يُسْنَى.

سورة التین: اس میں یہ بات لائی گئی کہ انبیاء و رسل در حقیقت ان شخصیتوں کے اعتبار سے ثبوت ہیں اس کا کہ نوع
انسانی کی جو تخلیق ہوتی ہے وہ گھٹیا پیمانے پر نہیں ہوتی بلکہ نہایت اچھی شکل و صورت میں ہوتی ہے۔ حضرت محمد اور حضرت موسیٰ اللہ
تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے اور عیسیٰ زیتون کے جھنڈوں میں دعوت و تبلیغ کرتے رہے۔ نوح علیہ السلام جونا جیر کے درختوں میں
دعوت و تبلیغ کرتے رہے۔

سورة علق کی تفسیر

سورة اقرأ باسم ربك

۱۲۷۴: حضرت ابن عباسؓ "سَنَدُ الزَّبَانِيَةِ" (ہم بھی
موکلین دوزخ کو بلا لیں گے۔ علق آیت ۱۸) کی تفسیر
میں فرماتے ہیں کہ ابو جہل نے کہا کہ اگر محمد ﷺ کو نماز
پڑھتے ہوئے دیکھا تو انکی گردن روند دوں گا۔ آپ ﷺ
نے فرمایا اگر اس نے ایسا کیا تو فرشتے اسے دیکھتے ہی پکڑ لیں
گے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۲۷۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ
مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ سَنَدُ الزَّبَانِيَةِ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ لَيْنَ رَأَيْتُ
مُحَمَّدًا يُصَلِّي لَا طَائَنَ عَلَى عُنُقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ فَعَلَ لَا خَذَتْهُ الْمَلَكَةُ عَيَانًا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۱۲۷۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ
ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ ابو جہل آیا اور کہنے لگا کیا میں نے
تمہیں اس سے منع نہیں کیا (تمیں مرتبہ یہی جملہ دہرایا) آپ
ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اسے ڈانٹا۔ وہ کہنے لگا تم جانتے ہو
کہ مجھ سے زیادہ کسی کے ہم نشین نہیں ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ
آیات نازل فرمائیں "فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ... الْآيَةِ" (پس وہ اپنی مجلس
والوں کو بلا لے، ہم بھی موکلین دوزخ کو بلا لیں گے۔ علق آیت:
۱۸) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم اگر وہ اپنے
دوستوں کو بلا لیتا تو اللہ کے فرشتے اسے پکڑ لیتے۔ یہ حدیث حسن
غریب صحیح ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۲۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ
الْأَحْمَرُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
فَجَاءَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا أَلَمْ أَنْهَكَ
عَنْ هَذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَبَرَهُ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ
مَا بَهَا نَادٍ أَكْثَرُ مِنِّي فَانْزَلِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَلْيَدْعُ
نَادِيَهُ سَنَدُ الزَّبَانِيَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللَّهِ
لَوْ دَعَانَا دِيَهُ لَأَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

وَمِنْ سُورَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

سورة قدر کی تفسیر

۱۲۷۶: حضرت یوسف بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت حسن بن علیؓ سے حضرت معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لینے کے بعد کہا کہ آپ نے مسلمانوں کے منہ پر کالک مل دی۔ انہوں نے فرمایا اللہ تم پر رحم فرمائے مجھے الزام مت دو۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے منبر پر بنو امیہ کے لوگ نظر آئے تو آپ ﷺ نے اس کے متعلق پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكُوفَرُ“ (اے محمد ﷺ ہم نے آپ کو (جنت کی ایک نہر) کوثر عطا کی ہے) پھر یہ سورت نازل ہوئی ”إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ... الخ“ (بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے (قدر۔ آیت ۱-۳) اے محمد ﷺ) آپ ﷺ کے بعد بنو امیہ بادشاہ ہوں گے۔ قاسم کہتے ہیں کہ ہم نے انکی (یعنی بنو امیہ کی) حکومت کے دن گئے تو انہیں پورے کے پورے ایک ہزار ماہ پایا۔ نہ ایک دن کم نہ زیادہ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے قاسم بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں بعض اسے قاسم بن فضل سے اور وہ یوسف بن مازن سے نقل کرتے ہیں۔ قاسم بن فضل حدانی

کو یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس سند میں یوسف بن سعد مجہول ہیں۔ ہم اسے ان الفاظ سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۲۷۷: حضرت زبیر بن حبیشؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعبؓ سے کہا کہ تمہارے بھائی عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو شخص سال بھر جاگے گا (یعنی رات کو عبادت کرے گا) وہ شب قدر کو پا لے گا۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن (یعنی عبد اللہ بن مسعودؓ) کی مغفرت کرے وہ جانتے تھے کہ یہ رات رمضان کے آخری عشرے میں ہے اور یہ کہ یہ ستائیسویں رات ہے لیکن انہوں نے چاہا کہ لوگ

۱۲۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَدَّانِيُّ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوِّدْتُ وَجُوهُ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لَا تُؤْتِنِي رَحِمَكَ اللَّهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى بَنِي أُمَيَّةَ عَلَى مَنْبَرِهِ فِسَاءً هَذَا ذَلِكَ فَزَلْتُ إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكُوفَرُ يَا مُحَمَّدُ يَعْنِي نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ وَنَزَلْتُ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَذْرَكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُوا أُمَيَّةَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَّدَ نَاهَا فَإِذَا هِيَ أَلْفُ شَهْرٍ لَا تَزِيدُ يَوْمًا وَلَا تَنْقُصُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ ابْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ قِيلَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَازِنٍ وَالْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ الْحَدَّانِيِّ هُوَ ثِقَةٌ وَثَقَّهُ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَيُوْسُفُ بْنُ سَعْدٍ رَجُلٌ مَجْهُولٌ وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ عَلَى اللَّفْظِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۲۷۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَعَاصِمٌ سَمِعَ زَبَرَ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُولُ قُلْتُ لَا بَنِي بَنٍ كَعْبٍ إِنَّ أَحَاكَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمْ الْحَوْلَ يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَلَكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ النَّاسُ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَتِنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ

اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں پھر انہوں نے قسم کھائی کہ یہ وہی ستائیسویں شب ہے۔ میں نے عرض کیا اے ابو منذر (یعنی ابی بن کعب) تم کس طرح کہہ سکتے ہو۔ انہوں نے فرمایا: اس نشانی یا فرمایا: اس علامت کی وجہ سے جو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بتائی کہ اس دن سورج اس طرح نکلتا ہے کہ اس میں شعاع نہیں ہوتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سورہ لم یکن کی تفسیر

۱۲۷۸: حضرت مختار بن قفل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح پکارا ”یَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ“ (اے تمام مخلوق سے بہتر) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سورہ زلزال کی تفسیر

۱۲۷۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا...“ (اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی۔ الزلزلہ۔ آیت ۴) اور فرمایا کہ جانتے ہو کہ اسکی خبریں کیا ہیں؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسکی خبریں یہ ہیں کہ یہ ہر مرد و عورت کے متعلق بتائے گی کہ اس نے اس پر (یعنی زمین پر) کیا کیا اور کہے گی کہ اس نے اس طرح کیا، اس طرح کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سورہ تکوین کی تفسیر

۱۲۸۰: حضرت عبد اللہ بن شحیر فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ سورہ تکوین پڑھ رہے تھے پھر فرمایا ابن آدم کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے۔ یہ میرا مال ہے حالانکہ (اے ابن آدم) تیرا مال تو صرف وہی ہے جو تو نے صدقے کے طور پر دے دیا، یا کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر

وَعَشْرِينَ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَا شَيْءٌ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُؤْنِبِرِ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِالْعَلَامَةِ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سُورَةُ لَمْ يَكُنْ

۱۲۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ الْمُخْتَارِ بْنِ قُفْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ قَالَ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سُورَةُ إِذَا زُلْزِلَتْ

۱۲۷۹: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا قَالَ اتَّذَرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهَرِهَا تَقُولُ عَمِلَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا فَهَذِهِ أَخْبَارُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ الْهَٰكُمُ التَّكَاثُرُ

۱۲۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ الْهَٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ

پرانا کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عذاب قبر کے بارے میں شک ہی میں تھے یہاں تک کہ یہ سورت نازل ہوئی ”الْهَيْكُمُ التَّكَاثُرُ“ ابو کریم اپنی سند میں عمرو بن قیس سے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے منہال سے روایت کرتے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۸۲: حضرت عبداللہ بن زبیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”ثُمَّ لَتَسْتَلْنَ“ (پھر اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ التکاثر - آیت ۸)۔ تو زبیرؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ کونسی نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ ہمارے پاس کھجور اور پانی کے علاوہ ہے کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نعمتیں عنقریب تمہیں ملیں گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۸۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی ”ثُمَّ لَتَسْتَلْنَ يَوْمَئِذٍ النَّعِيمِ“ تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس دو ہی چیزیں ہیں پانی اور کھجور۔ پھر ہم سے کن نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا؟ دشمن حاضر ہے اور تلواریں ہمارے کاندھوں پر ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ نعمتیں عنقریب تمہیں ملیں گی۔ ابن عیینہ کی محمد بن عمرو سے منقول حدیث میرے نزدیک اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے اس لیے کہ سفیان بن عیینہ، ابو بکر بن عیاش سے احفظ اور زیادہ صحیح ہیں۔

۱۲۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندے سب سے پہلے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا کہ کیا ہم نے تیرے جسم کو صحت عطا نہیں کی۔ کیا ہم نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیر نہیں کیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ضحاک، ضحاک بن عبد الرحمن بن عرزب ہیں۔ انہیں ابن عرزم بھی کہا جاتا

فَأَلْفَيْتَ أَوْ لَيْسْتَ فَأَبْلَيْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ۱۲۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِمُ بْنُ سَلَمٍ الرَّازِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا زِلْنَا نَشْكُ لِمَا عَذَابَ الْقَبْرِ حَتَّى نَزَلَتْ الْهَيْكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ مَرَّةً عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمُنْهَالِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۲۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو سَفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَبْنِ عُلْفَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ النَّعِيمِ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآيُ النَّعِيمِ نَسْأَلُ عَنْهُ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ الثَّمَرُ وَالْمَاءُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ النَّعِيمِ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ آيِ النَّعِيمِ نَسْأَلُ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ وَسُئِلْنَا عَلَى عَوَائِقِنَا قَالَ إِنْ ذَلِكَ سَيَكُونُ وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ هَذَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَحْفَظُ وَأَصَحُّ حَدِيثًا مِنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ.

۱۲۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ نَاصِبَابَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْغَلَاءِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزْرَمِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَعْنِي الْعَبْدُ مِنَ النَّعِيمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ أَلَمْ نَصْحَ بِجَسَدِكَ وَنُرْوِيكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ هَذَا

حَدِيثُ غَرِيبٍ وَالصَّحَّاحُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَرْزَبٍ وَيُقَالُ غَرْزَمٌ.

وَمِنْ سُورَةِ الْكُوْثُرِ

۱۲۸۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثُرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ حَافَتَيْهِ قَبَابُ اللَّوْلُوءِ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جَبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكُوْثُرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاسِرِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذْ غَرَضَ لِي نَهْرٌ حَافَتَاهُ قَبَابُ اللَّوْلُوءِ قُلْتُ لِلْمَلِكِ مَا هَذَا قَالَ هَذَا الْكُوْثُرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى طِينَةٍ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا مِسْكَ ثُمَّ رَفَعَتْ لِي سِدْرَةٌ الْمُنْتَهَى فَرَأَيْتُ عِنْدَهَا نُورًا عَظِيمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسٍ.

۱۲۸۷: حَدَّثَنَا هَنَادَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَطَاءِ السَّائِبِ عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دِقَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُوْثُرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدَّرِّ وَالْيَاقُوتِ تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاءُهُ أَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَابْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سورة کوثر کی تفسیر

۱۲۸۵: حضرت انسؓ سورة کوثر کی تفسیر میں نبی اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: کوثر جنت کی ایک نہر ہے راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے مزید فرمایا: میں نے جنت میں ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے جبریل سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عطا کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں نے ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے فرشتے سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا کی ہے۔ پھر انہوں نے ہاتھ مارا اور اسکی مٹی نکالی، تو وہ مشک تھی۔ پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہی آگئی اور میں نے اس کے قریب عظیم نور دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے انسؓ سے منقول ہے۔

۱۲۸۷: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوثر جنت کی ایک نہر ہے جسم کے دونوں جانب سونے کے خیمے ہیں۔ اس کا پانی موتی اور یا قوت پر بہتا ہے۔ اسکی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سورة الكوثر : ابتدا میں حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر کثیر عطا کئے جانے کا بیان ہے اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جو جی اور علوم الہیہ رشد و ہدایت اور فلاح و سعادت آپؐ کو دیئے گئے ان کی عظمت و برتری اور بہتری کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ جس علم و حکمت نے دنیا کو انسانیت سکھادی ان کو عقائد اعمال و اخلاق کی بلندیوں تک پہنچادیا۔ بلاشبہ وہ ایسی خیر کثیر ہے جس سے بڑھ کر کسی خیر کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس خیر کثیر کے عملی پہلوؤں کی تکمیل اور صلوة اور قربانی سے ہوتی ہے اور حضور ﷺ کی مقبولیت کا یہ مقام ہے کہ آپؐ کا دشمن اور بدخواہ ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد ہو کر رہے گا۔

سورۃ فتح کی تفسیر

وَمِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ

۱۲۸۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں مجھ سے مسائل پوچھتے تھے۔ ایک مرتبہ عبدالرحمن بن عوفؓ نے فرمایا: آپ ان سے مسائل پوچھتے ہیں۔ جبکہ یہ ہماری اولاد کے برابر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کیوں اس سے پوچھتا ہوں۔ پھر ابن عباسؓ سے ”اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ“ (جب اللہ کی مدد اور فتح آ چکی۔ انصرا آیت ۱) کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا: اس میں نبی اکرمؐ کو اللہ کی طرف سے وفات کی خبر دی گئی ہے۔ پھر پوری سورت پڑھی۔ اس پر حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ بَشَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُسْأَلُنِي مَعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَسْأَلُهُ وَلَنَا بَيِّنُونَ مِثْلَهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ نَعْلَمُ فَسَأَلَهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلِمَهُ إِثَاهُ وَقَرَأَ السُّورَةَ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اللَّهُ مَا أَغْلَمَ مِنْهَا إِلَّا مَا نَعْلَمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۹: محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ ابو بشر سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اسکے یہ الفاظ ہیں۔ ”أَسْأَلُهُ وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلَهُ....“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَسْأَلُهُ وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سورۃ النصر: اس سورت میں فتح و نصرت کی بشارت کا ذکر کرتے ہوئے ہمیشہ کے لئے غلبہ دین اور ظہور اسلام کی خبر دی گئی ہے۔ رسول خدا کی غرض بعثت کی تکمیل ہو گئی اور آپ امت کے کام سے فارغ ہو گئے لہذا آپ علیہ السلام اپنا رخ اللہ کی طرف کر لیجئے اور اس کی یہی صورت ہے کہ تمام تر مشغولیت انہماک اللہ کے لئے ہو جائے۔ حتیٰ کہ یہ انہماک اصلاً و ذاتاً بھی رجوع الی اللہ ہو جائے جس کی صورت دنیا سے رحلت کر کے رفیق کے ساتھ ملحق ہو جانا ہے۔

سورۃ لہب کی تفسیر

وَمِنْ سُورَةِ تَبَّتْ

۱۲۹۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صفا پر چڑھے اور پکارنے لگے ”یا صباحا“ اس پر قریش آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں سخت عذاب سے ڈراتا ہوں۔ دیکھو اگر میں تم سے یہ کہوں کہ دشمن صبح یا شام کو تم تک پہنچنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ ابولہب کہنے لگا۔ کیا تم نے ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا، تیرے

۱۲۹۰: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصَّفَا فَنَادَى يَا صَبَاحَا فَاَجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ إِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيِ عَذَابٍ شَدِيدٍ أَرَأَيْتُمْ لَوِ اتَّبَعَ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَذَابَ

۱: حضرت ابن عباسؓ سے مسائل اس لیے پوچھتے تھے کہ نبی اکرمؐ نے ابن عباسؓ کے لیے دعا کی تھی کہ یا اللہ انہیں دین کی سمجھ عطا فرما۔ واللہ اعلم۔

(متزجر)

مَمَّيْكُمْ أَوْ مُصَبِّحُكُمْ أَكُنْتُمْ تَصَدِّقُونِي فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ الْهَذَا جَمْعَتَا تَبَالِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ”تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ“ نازل فرمائی (ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اللہ آیت ۱: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سورۃ الصہب: اس سورۃ میں اہم تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب آپ نے قبل عربی کو اللہ کا پیغام پہنچانے کا ارادہ فرمایا اور قبل عرب کو پکارا ”یا صباحا یا صباحا“ جس پر قریش کے تمام قبائل جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! ذرا یہ بتاؤ کہ اگر میں تم سے یہ کہوں کہ دشمن کا ایک لشکر تم پر صبح کو حملہ آور ہونے والا ہے یا شام کو حملہ آور ہونے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے۔ سب نے جواب دیا ہم نے آپ سے سوائے صداقت اور سچائی کے کوئی تجربہ نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں ایک سامنے آنے والے عذاب سے ڈرانے والا ہوں تو یہ بد بخت ابولہب کہنے لگا تمہارے ہاتھ ٹوٹیں کیا اس لئے تم نے ہمیں جمع کیا تھا۔ اس سورت میں اس بد بخت کی بد تمیزی اور شقاوت کی مذمت اور اس پر وعید فرمائی جا رہی ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْاِخْلَاصِ

سورۃ اخلاص کی تفسیر

۱۲۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو سَعْدٍ هُوَ الصَّنَعَانِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا لِلرَّسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ لَنَارَبِّكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ فَالصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ لِأَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُولَدُ إِلَّا سَيَمُوتُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَمُوتُ إِلَّا سَيُورَثُ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمُوتُ وَلَا يَورَثُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَبِيهٌ وَلَا عَدْلٌ وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ.

۱۲۹۱: حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ مشرکین نبی اکرم ﷺ سے کہنے لگے کہ اپنے رب کا نسب بیان کیجئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ... الخ“ نازل فرمائی (کہہ دو وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اسکے برابر کا کوئی نہیں ہے۔ سورۃ اخلاص: آیت ۱-۴) صمد وہ ہے جو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس سے کوئی پیدا ہوا۔ اس لیے کہ ہر پیدا ہونے والی چیز یقیناً مرے گی۔ اور جو مرے گا اسکا وارث بھی ہوگا۔ لیکن اللہ نہ مرے گا اور نہ ان کا کوئی وارث ہوگا۔ ”کفو“ کے معنی مشابہ اور برابری کے ہیں یعنی اسکے مثل کوئی چیز نہیں۔

۱۲۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ إِلَهُتَهُمْ فَقَالُوا أَنْتَ لَنَارَبِّكَ قَالَ فَاتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذِهِ السُّورَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعْدٍ وَأَبُو سَعْدٍ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرٍ.

۱۲۹۲: حضرت ابو عالیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے معبودوں کا ذکر کیا تو کہنے لگے کہ اپنے رب کا نسب بیان کیجئے۔ چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سورۃ اخلاص لے کر نازل ہوئے۔ پھر اسی کی مانند حدیث بیان کرتے ہوئے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث ابوسعہ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ابوسعہ کا نام محمد بن میسر ہے۔

سورۃ الاخلاص: اس سورت میں توحید خداوندی اور اس کی ذات و صفات کی عظمت کا بیان ہے اور یہ کہ اس کی الوہیت اور ذات و صفات میں کوئی اس کا مشابہ اور نمونہ نہیں۔ اس ضمن میں یہ بات ظاہر کی جا رہی ہے کہ اسلام کی خصوصیت توحید ہے اور اس خصوصیت کے باعث اسلام دوسرے مذاہب سے ممتاز اور جدا ہے اور یہی وہ خصوصیت ہے جس کی بنا پر اسلام دنیا کے تمام مذاہب سے بہتر اور عین عقل و فطرت کے مطابق ہے۔

معوذتین کی تفسیر

وَمِنْ سُورَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

۱۲۹۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے شر سے اللہ سے پناہ مانگا کرو کیونکہ یہی اندھیرا کرنے والا ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدَ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِذِي بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا فَإِنَّ هَذَا هُوَ الْعَاسِقُ إِذَا وَقَبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۹۴: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چند ایسی آیات نازل فرمائی ہیں۔ جن کے مثل نہیں دیکھی گئیں۔ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَا قَيْسٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يَرِ مِثْلَهُنَّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۳۸۱

باب ۳۸۱

۱۲۹۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور ان میں روح پھونکی تو انہیں چھینک آئی۔ انہوں نے کہا الحمد للہ۔ چنانچہ انہوں نے اللہ کے حکم سے الحمد للہ کہا۔ جس کے جواب میں انکے رب نے فرمایا ”یرحمک اللہ“ (اللہ تم پر رحم کرے) اے آدم ان فرشتوں کے پاس جاؤ جو بیٹھے ہوئے ہیں اور انہیں سلام کرو۔ انہوں نے جواب دیا کہ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ۔ وہ پھر اپنے رب کی طرف لوٹے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہاری اور تمہاری اولاد کی آپس میں دعا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی دونوں مٹھیاں بند

۱۲۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى نَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذَبَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَحَمِدَ اللَّهُ بِإِذْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ يَا آدَمُ اذْهَبْ إِلَى أَوْلَئِكَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى مَلَأَةٍ مِنْهُمْ جُلُوسٌ فَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ قَالَ إِنَّ هَذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَيْنِكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لَهُ وَيَذَاهُ مَقْبُوضَتَانِ اخْتَرَايَهُمَا شِئْتَ قَالَ

کمر کے فرمایا: ان میں سے جسے چاہا اختیار کرلو۔ انہوں نے عرض کیا میں نے اپنے رب کا دایاں ہاتھ اختیار کیا اور میرے رب کے دونوں ہاتھ ہی داہنے اور برکت والے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہاتھ کھولا تو اس میں آدم اور انکی ذریت (اولاد) تھی۔ پوچھنے لگے کہ یا رب یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ تمہاری اولاد ہے اور ان سب کی پیشانیوں پر انکی عمریں لکھی ہوئی تھیں۔ ان میں ایک شخص سب سے زیادہ روشن چہرے والا تھا۔ پوچھا یہ کون ہے؟ فرمایا یہ آپ کے بیٹے داؤد ہیں۔ میں نے انکی عمر چالیس سال لکھی ہے۔ عرض کیا اے رب انکی عمر زیادہ کر دیجئے۔ فرمایا: اتنی ہی ہے جتنی لکھی جا چکی ہے۔ عرض کیا یا اللہ میں نے اپنی عمر سے اسے ساٹھ سال دے دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اور ایسی سخاوت۔ پھر وہ اللہ کی مشیت کے مطابق جنت میں رہے۔ پھر وہاں سے اتارے گئے اور پھر اپنی عمر گننے لگے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر ان کے (آدم علیہ السلام کے) پاس موت کا فرشتہ آیا۔ تو آدمؑ ان سے کہنے لگے کہ تم جلدی آگئے میری عمر تو ہزار سال ہے۔ فرشتے نے عرض کیا کیوں نہیں۔ لیکن آپ نے اس میں سے ساٹھ سال اپنے بیٹے داؤدؑ کو دے دیئے تھے۔ اس پر آدمؑ نے انکار کر دیا۔ چنانچہ ان کی اولاد بھی منکر ہو گئی اور آدمؑ سے بھول ہوئی چنانچہ انکی اولاد بھی بھولنے لگی۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ اس دن سے لکھنے اور گواہ مقرر کرنے کا حکم ہوا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔

باب: ۳۸۲

۱۲۹۶: حضرت انس بن مالکؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے زمین بنائی تو وہ حرکت کرنے لگی۔ چنانچہ پہاڑ بنائے اور انہیں حکم دیا کہ زمین کو تھامے رہو۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی مضبوطی پر تعجب ہوا۔ تو انہوں نے عرض کیا: اے رب کیا آپ

اخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكُنْتُ يَدِي رَبِّي يَمِينَ مُبَارَكَةً ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ مَا هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمُرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَأُ هُمْ أَوْ مِنْ أَضْوَائِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كُتِبَتْ لَهُ عُمُرُ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْهُ فِي عُمُرِهِ قَالَ ذَاكَ الَّذِي كُتِبَ لَهُ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمُرِي سِتِّينَ سَنَةً قَالَ أَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ اسْكُنِ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَهْبِطْ مِنْهَا فَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ قَالَ فَاتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ قَدْ عَجَلْتُ قَدْ كُتِبَ لِي أَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّكَ جَعَلْتَ لَابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدْتُ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ فَنَسِيتُ ذُرِّيَّتَهُ قَالَ فَمِنْ يَوْمٍ يُنَادِي أَمْرًا بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب: ۳۸۲

۱۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِرِي يُدْعَى هَارُونَ أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَعْبُدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ

فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ
 نَعَمْ الْحَدِيدُ فَقَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ
 مِنَ الْحَدِيدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ فَقَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ
 شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَاءُ فَقَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ
 خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ الرِّيحُ فَقَالُوا يَا رَبِّ
 فَهَلْ فِي خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ قَالَ نَعَمْ ابْنُ آدَمَ
 تَصَدَّقْ بِصَدَقَةٍ يَمِينُهُ يُخَفِّفُهَا مِنْ شِمَالِهِ هَذَا حَدِيثٌ
 غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

کی مخلوقات میں پہاڑوں سے زیادہ سخت بھی کوئی چیز ہے۔ اللہ
 تعالیٰ نے فرمایا، ہاں لوہا، عرض کیا: لوہے سے زیادہ سخت بھی
 کوئی چیز ہے۔ فرمایا ہاں آگ۔ عرض کیا اس سے سخت؟ اللہ
 تعالیٰ نے فرمایا پانی۔ فرشتوں نے عرض کیا اس سے سخت۔ فرمایا
 ہوا۔ عرض کیا: اس سے بھی سخت کوئی چیز ہے فرمایا: ہاں اس سے
 بھی سخت ہے اور وہ ابن آدم ہے جو دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا
 ہو اور اسکے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوتی ہو۔ یہ حدیث غریب
 ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔

سورة الناس اور الشیخ: کلام اللہ کی یہ دوسو تیس معوذتین کہلاتی ہیں۔ جب نبی اکرم پر یہود نے سحر کر دیا تو اس
 جادو سے آپ پر ایک طرح کا مرض لاحق ہو گیا۔ اس دوران کبھی ایسا بھی ہوا کہ آپ کو اپنے کسی دنیاوی کام کے معاملہ میں خیال ہوتا
 کہ میں نے یہ کام کر لیا حالانکہ وہ نہیں کیا ہوتا تھا۔ کبھی کوئی چیز نہیں کی اور خیال ہوتا کہ میں نے یہ بات کر لی ہے۔ اس کے علاج کے
 لئے یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں۔

أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دُعَاوُنَ كَبَاب

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۳۸۳: باب دُعا کی فضیلت کے بارے میں

۱۲۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ عزیز کوئی چیز نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عمران قتان کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ محمد بن بشار نے اس حدیث کو عبد الرحمن بن مہدی سے اور وہ عمران قتان سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ

۱۲۹۷: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ أَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عِمْرَانَ الْقَطَّانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ بِنَحْوِهِ.

۳۸۳: باب اسی سے متعلق

۳۸۳: بَابُ مِنْهُ

۱۲۹۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا عبادت کا مغز ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۲۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا وَلَيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ مَخُّ الْعِبَادَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْيَعَةَ.

۱۲۹۹: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا ہی تو عبادت ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ”وَقَالَ رَبُّكُمْ... الْآيَةُ“ (یعنی تمہارا رب فرماتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں۔ عنقریب وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ منصور اور عیش نے اس حدیث کو حضرت ذر سے نقل کیا ہے۔ ہم اس حدیث کو

۱۲۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمْ اذْغُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنْ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ ذَرٍّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

ذَرَّ.

صرف ذری کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۸۵: باب اسی کے متعلق

۱۳۰۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ کبج اور کئی راوی یہ حدیث ابولج سے روایت کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہم سے اس حدیث کو اسحاق بن منصور نے ابوعاصم کے حوالے سے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۳۸۶: باب ذکر کی فضیلت کے بارے میں

۱۳۰۱: حضرت عبد اللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اسلام کے احکام بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی چیز بتائیے کہ میں اسے اختیار کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری زبان ہر وقت اللہ کے ذکر سے ترویجی چاہیے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۸۷: باب اسی سے متعلق

۱۳۰۲: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک کس کا درجہ سب سے افضل ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والوں کا۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا اگر غازی اپنی تلوار سے کفار اور مشرکین کو قتل کرے یہاں تک کہ اسکی تلوار ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والوں کا درجہ اس (غازی) سے افضل ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف

۳۸۵: بَابُ مِنْهُ

۱۳۰۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ وَقَدْ رَوَى وَكَيْعٌ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَمِيدٍ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۳۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ

۱۳۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُسْرَانَ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبُّتُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۸۷: بَابُ مِنْهُ

۱۳۰۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ الَّذِينَ كَرُّوا اللَّهَ كَثِيرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَيَخْضَبَ دَمًا لَكَانَ الَّذِينَ كَرُّوا اللَّهَ كَثِيرًا أَفْضَلَ دَرَجَةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ دَرَّاجٍ.

درج کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۸۸: باب اسی کے بارے میں

۱۳۰۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک (یعنی اللہ) کے نزدیک اچھا اور پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات میں سب سے بلند اور اللہ کی راہ میں سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ نیز وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے تمہارے کفار کی گردنیں مارنے اور ان کے تمہاری گردنیں مارنے سے بھی افضل ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا وہ اللہ کا ذکر ہے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے عذاب سے بچانے والی ذکر الہی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ بعض حضرات نے یہ حدیث عبد اللہ بن سعید سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کی ہے اور بعض نے عبد اللہ بن سعید سے مرسل روایت کیا ہے۔

۳۸۹: باب مجلس ذکر کی فضیلت

کے بارے میں

۱۳۰۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی جماعت اللہ کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔ اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے۔ اور ان پر تسکین (طمینان قلب) نازل کر دی جاتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اپنی مجلس (یعنی فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۵: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ مسجد آئے تو لوگوں سے پوچھا کہ کیوں بیٹھے ہوئے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ حضرت معاویہؓ نے پوچھا۔ کیا اللہ کی قسم: اللہ کے ذکر کے لیے ہی بیٹھے

۳۸۸: بَابُ مِنْهُ

۱۳۰۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زِيَادِ مَوْلَى بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْبِتُكُمْ بِخَيْرٍ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَا عَنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ انْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقُوا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ ذَكَرَ اللَّهُ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَا شِئْتُ أَنْجِي مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَقَدْ رَوَى رِثْمُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ مِثْلَ هَذَا بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْهُ فَأَرْسَلَهُ.

۳۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ

فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ مَا لَهُمْ مِنَ الْفَضْلِ

۱۳۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٍ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ نَا أَبُو نَعَامَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ اللَّهُ مَا

ہو۔ انہوں نے کہا اللہ قسم ہم اسی لیے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا: سنو میں نے کسی الزام یا تہمت کے پیش نظر تم سے قسم نہیں لی اور تم لوگ تو جانتے ہو کہ میں شدت احتیاط کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ سے کم احادیث نقل کرتا ہوں۔ آپ ایک مرتبہ صحابہ کے حلقے کی طرف تشریف لائے اور ان سے بیٹھنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ اللہ کا ذکر اور اس کی تعریف کر رہے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان فرمایا کہ ہمیں اس دولت سے نوازا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم کیا تم اسی لیے بیٹھے ہو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ کی قسم ہم اسی لیے بیٹھے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں نے تمہیں جھوٹ کے گمان کی وجہ سے قسم نہیں دی۔ جان لو کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر

کر رہا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابونعامہ سعدی کا نام عمرو بن عبسؓ اور ابو عثمان نحدی کا نام ابو عبد الرحمن بن مل ہے۔

۳۹۰: باب جس مجلس میں اللہ کا ذکر

نہ ہو اس کے بارے میں

۱۳۰۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مجلس میں اللہ کا ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے تو اس مجلس والے نقصان میں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو انہیں بخش دے۔ یہ حدیث حسن ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۳۹۱: باب اس بارے میں کہ

مسلمان کی دعا مقبول ہے

۱۳۰۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا جو شخص بھی دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ

أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي مَا اسْتَحْلِفُكُمْ تَهْمَةً لَّكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنُحَمِّدُهُ لِمَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ عَلَيْنَا بِهِ فَقَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسْتُ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا اللَّهُ مَا أَجْلَسْتُ إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ اسْتَحْلِفُكُمْ لِتَهْمَةٍ لَكُمْ إِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ وَأَخْبَرَنِي بِسَهِىِ بَعْضِ الْمَلَائِكَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَيْسَى وَأَبُو عُثْمَانَ التَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَلٍ.

۳۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ

وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ

۱۳۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَاسُفِيَّانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوَّامَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تَبَرَةٌ فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ.

۳۹۱: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ

الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ

۱۳۰۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَهْيَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے وہ چیز عطا فرماتا ہے جو اس نے مانگی یا اس کے برابر کسی برائی کو اس سے دور فرماتا ہے بشرطیکہ اس نے کسی گناہ یا قطع رحم کے لیے دعا نہ کی ہو۔ اس باب میں حضرت ابو سعیدؓ اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت منقول ہے۔

۱۳۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مصیبت اور سختی میں اسکی دعا قبول کرے تو اسے چاہیے کہ راحت کی حالت میں بکثرت دعا کرے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۰۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل ذکر ”لا الہ الا اللہ“ اور افضل دعا ”الحمد للہ“ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی حضرات نے یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم سے نقل کی ہے۔

۱۳۱۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ یہی کا نام عبد اللہ ہے۔

۳۹۲: باب اس بارے میں کہ دعا کرنے

والا پہلے اپنے لیے دعا کرے

۱۳۱۱: حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا ذکر کرتے ہوئے

يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنْ شَوْءٍ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِأَيْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ.

۱۳۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ نَا غُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ عَطِيَّةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيَكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۳۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ نَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَقَدْ رَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۳۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الْمُحَارِبِيُّ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبُهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَالْبُهِيِّ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ.

۳۹۲: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ

الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ

۱۳۱۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو قَطَنِ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَأَبُو قُطَيْبٍ اسْمُهُ عُمَرُو بْنُ الْهَيْثَمِ.

اس کے لیے دعا کرنے لگتے تو پہلے اپنے لیے دعا کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ ابو قطن کا نام عمرو بن ہشیم ہے۔

۳۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ

الْأَيْدِي عِنْدَ الدُّعَاءِ

۳۹۳: باب دعا کرتے وقت ہاتھ

اٹھانے کے بارے میں

۱۳۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطِهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهِ وَهُوَ قَلِيلُ الْحَدِيثِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ النَّاسُ وَحَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيُّ ثِقَةٌ وَثَقَّةٌ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ.

۱۳۱۲: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتے تو انہیں اپنے چہرہ اقدس پر پھیرے بغیر واپس نہ لوٹاتے۔ محمد بن ثنی بھی اپنی حدیث میں اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حماد بن عیسیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔ حماد بن عیسیٰ اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہیں جبکہ وہ قلیل الحدیث ہیں ان سے کئی راوی روایت کرتے ہیں۔ حنظلہ بن ابوسفیان حمی ثقفہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

۳۹۴: دُعَا فِي جُلْدِي كَرْنِي وَالِي كَيْ مَتَلَق

۱۳۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو نَصَارَةَ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَجْعَلْ يَقُولُ دَعْوَتَهُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عُبَيْدٍ اسْمُهُ سَعْدٌ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ وَيُقَالُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

۱۳۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ جلدی نہ کرے اور یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا مانگی اور وہ قبول نہ ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو عبیدہ کا نام سعد ہے۔ وہ عبد الرحمن بن ازہر کے مولیٰ ہیں۔ انہیں عبد الرحمن بن عوف کا مولیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۳۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ

۳۹۵: باب صبح اور شام کی

إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى

دعا کے متعلق

۱۳۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ الطَّبَالِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرْفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمِضِيَ اللَّهُ عَلَيَّ قَدْرَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۱۳۱۱: حضرت عثمان بن عفانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو شخص روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات (دعا) پڑھے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی ”بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي... السَّمِيعُ الْعَلِيمُ“ تک (اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ آسمان و زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے) راوی حدیث حضرت ابان کو فالج تھا چنانچہ جو شخص ان سے یہ حدیث سن رہا تھا تعجب سے انکی طرف دیکھنے لگا۔ حضرت ابان نے فرمایا کیا دیکھتے ہو۔ حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تم سے بیان کی اور اس (فالج) کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اس دن یہ دعائیں پڑھی تھی تاکہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر پوری کر دے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۳۱۵: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو شخص شام کے وقت کہے ”رَضِيتُ بِاللَّهِ...“ سے ”نَبِيسًا تَك“ (ترجمہ میں اللہ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمدؐ کے نبی ہونے پر راضی ہوں)۔ تو اللہ پر اس کا حق ہے کہ وہ اس سے راضی ہو۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۱۳۱۶: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ شام کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔ ”أَمْسَيْنَا... عَذَابُ الْقَبْرِ“ (یعنی ہم نے اور پوری کائنات نے اللہ کے لیے شام کی۔ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں راوی کہتے ہیں میرے خیال میں یہ بھی فرمایا کہ اس کیلئے بادشاہت ہے اور تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے اس رات اور اس کے بعد بہتری کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے اس رات کے شر اور اسکے بعد آنے والے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ بزدلی اور بڑھاپے کی برائی سے پناہ

۱۳۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُرَزِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمَسِّي رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرَضِيَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ غُبَيْدٍ عَنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَرَاهُ قَالَ لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَأَعُوذُ بِكَ

مانگتا ہوں۔ پھر جہنم اور عذابِ قبر سے بھی پناہ مانگتا ہوں) اور جب صبح کرتے تو بھی یہی دعا پڑھتے لیکن ”اَمْسِينَا“ کی جگہ ”اَصْبَحْنَا“ فرماتے۔ شعبہ نے یہ حدیث، ابن مسعود سے اسی سند سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔

۱۳۱۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ کو سکھایا کرتے تھے کہ صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرو: ”اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا..... إِلَيْكَ الْمَصِيرُ“ تک (یعنی اے اللہ ہم نے تیرے ہی حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ہی حکم سے شام کی اور تیرے ہی حکم سے جیتے ہیں اور تیرے ہی حکم سے مریں گے پھر تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے) اور جب شام ہو تو یہ دعا پڑھا کرو ”اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسِينَا..... إِلَيْكَ النُّشُورُ“ (یعنی اے اللہ تیرے ہی بھروسے پر شام کی ہے، تیرے ہی بھروسے پر صبح کی تھی۔ تیرے ہی بھروسے پر جیتے ہیں اور تیرے ہی حکم سے مریں گے پھر تیری ہی طرف اٹھنے ہو کر آئیں گے۔) یہ حدیث حسن ہے۔

۳۹۶: باب اسی سے متعلق

۱۳۱۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے صبح و شام کوئی دعا پڑھنے کا حکم دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو ”اللَّهُمَّ عَالِمِ الْغَيْبِ..... وَشَرِّهِمْ“ (یعنی اے اللہ، اے غیب اور کھلی باتوں کے جاننے والے، آسمان و زمین کے پالنے والے، ہر چیز کے مالک اور پروردگار میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں تجھ سے اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور شرک سے پناہ مانگتا ہوں) آپ نے فرمایا: اسے صبح و شام اور سوتے وقت پڑھ لیا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۹۷: باب

۱۳۱۹: حضرت شداد بن اوس کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں استغفار کے سردار کے متعلق نہ بتاؤں وہ

مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلَكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَا سَهْمٌ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسِينَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ وَإِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسِينَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۹۶: بَابُ مِنْهُ

۱۳۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ عَاصِمٍ الشَّقْفِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهِ قَالَ فَلَهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ وَإِذَا أَخَذْتُ مَضَجَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۹۷: بَابُ مِنْهُ

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنُ

یہ ہے ”اللَّهُمَّ..... الْاَنْتَ“ (یعنی اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں اور جہاں تک میری استطاعت ہے تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں، تجھ سے اپنے کاموں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اپنے اوپر تیرے احسانوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں اور تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔) پھر فرمایا کہ اگر کوئی آدمی شام کو یہ دعا پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے مرجائے تو اس کے لیے جنت واجب ہوگی اور جو آدمی صبح کو یہ کلمات کہے اور شام سے پہلے پہلے اسے موت آجائے وہ بھی جنتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ، ابن مسعودؓ، ابن ابزیؓ، اور ہریرہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ عبد العزیز بن حازم سے مراد ابن ابی حازم زاہد ہیں۔

۳۹۸: باب سوتے وقت

پڑھنے والی دعائیں

۱۳۲۰: حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو اگر تم سوتے وقت پڑھ لو تو اگر تم اس رات کو مر جاؤ گے تو فطرت اسلام پر مرو گے اور اگر صبح ہوگی تو وہ بھی خیر پر ہوگی ”اللَّهُمَّ..... أَرْسَلْتَ“ (یعنی اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی، تیری ہی طرف متوجہ ہوا اور اپنا کام بھی تجھے سونپ دیا، و رغبت کی وجہ سے بھی اور تیرے ڈر سے بھی اور میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف پناہ دی کیونکہ تجھ سے بھاگ کر نہ کہیں پناہ ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ۔ میں تیری بھیجی ہوئی کتاب پر ایمان لایا۔) حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا تیرے بھیجے ہوئے رسول پر آپؐ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا تیرے بھیجے ہوئے نبی پر۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیجؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث براء سے کئی سندوں سے منقول ہے،

أَبِي حَازِمٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى سَبِيلِ الْإِسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَأَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَعْتَرِفُ بِذُنُوبِي فَأَغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ لَا يَقُولُهَا أَحَدُكُمْ حِينَ يُمْسِي فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُولُهَا حِينَ يُصْبِحُ فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ أَبِي نَازٍ وَبُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ هُوَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ الزَّاهِدُ.

۳۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّعَاءِ

إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ

۱۳۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الهمداني عن البراء بن عازب أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له ألا أعلمك كلمات تقولها إذا أويت إلى فراشك فإن مث من ليلتك مث على الفطرة وإن أصبحت أصبحت وقد أصبت خيرا تقول اللهم إني أسلمت نفسي إليك وجهت وجهي إليك وفوضت أمري إليك رغبة ورهبة إليك وألجأت ظهري إليك لا ملجأ ولا منجى منك إلا إليك آمنت بك كتابك الذي أنزلت وبنيك الذي أرسلت قال البراء فقللت وبرسولك الذي أرسلت قال قطعن بيده في صدرى ثم قال وبنيك الذي أرسلت هذا حديث حسن صحيح غريب وفي الباب عن رافع بن

منصور بن معتمر اسے سعد سے وہ براء سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جب تم سونے کے لیے آؤ اور با وضو ہو تو یہ کلمات کہو۔

۱۳۲۱: حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی داکمیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھے اور پھر اسی رات میں مر جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ”اللَّهُمَّ..... بِرَسُولِكَ“ (یعنی اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا، اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر لیا۔ اپنی پیٹھ کو تیری پناہ میں دے دیا، اپنے کام تجھے سونپ دے گا۔ کیونکہ تیرے عذاب سے بچنے کا تیرے علاوہ کوئی ٹھکانہ نہیں، میں تیری کتاب اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا۔) یہ حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۳۲۲: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ..... وَلَا مُؤْوَى“ (یعنی تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا ہمیں مخلوق کے شر سے بچایا اور ہمیں ٹھکانہ دیا، بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو نہ کوئی بچانے والا ہے اور نہ ان کا ٹھکانہ ہے۔) یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۳۹۹: باب اسی کے بارے میں

۱۳۲۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سوتے وقت یہ دعا ”اسْتَغْفِرُ اللَّهَ.....“ (ترجمہ: میں اللہ کی مغفرت کا طلبگار ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو زندہ ہے اور سنبھالنے والا ہے، میں اس سے توبہ کرتا ہوں) تین مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکے گناہ معاف فرمادے گا خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا درخت کے پتوں کے برابر یا (صحراء) عالج کی ریت کے برابر یا دنیا کے دنوں

خَدِيحٍ وَقَدَرُوا مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ وَأَنْتَ عَلَى وَضوءٍ.

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍا نَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَحْمَرَ رَافِعِ بْنِ خَدِيحٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اضْطَجَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اسْلُمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجْهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاحَ ظَهْرِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَوْ مِنْ بَيْتَانِكَ وَبِرَسُولِكَ فَإِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيحٍ.

۱۳۲۲: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عُفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَأَوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُوَدِّي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۳۹۹: بَابُ مِنْهُ

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْوُصَّافِيِّ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبِيدِ الْبَحْرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ ذُرِّي الشَّجَرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا هَذَا

کے برابر ہی ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبد اللہ بن ولید وصافی کی سند سے جانتے ہیں۔

۴۰۰: باب اسی کے بارے میں

۱۳۲۴: حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا ہاتھ سر کے نیچے رکھ لیتے اور یہ کلمات کہتے ”اللّٰهُمَّ..... الخ“ (یعنی اے اللہ مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا یا اٹھائے گا۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت اپنے دائیں ہاتھ کو نگیہ بناتے اور یہ کلمات کہتے۔ ”رَبِّ قِنِي..... الخ“ (یعنی اے اللہ مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا یا اٹھائے گا۔) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ثوری نے اسے ابوالحق سے وہ براء سے نقل کرتے ہیں لیکن ابوالحق اور براء کے درمیان کسی راوی کا ذکر نہیں کرتے۔ شعبہ اسے ابوالحق سے نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث ابوالحق سے ابو عبیدہ کے واسطے سے بھی مرفوعاً منقول ہے۔

۴۰۱: باب اسی کے بارے میں

۱۳۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ اگر کوئی سونے لگے تو یہ کلمات کہے ”اللّٰهُمَّ..... الخ“ (یعنی اے اللہ، اے آسمانوں اور زمینوں کے پروردگار، اے ہمارے رب، اے ہر چیز کے رب، اے دانے اور گٹھلی کو چیزنے والے اور اے تورات، انجیل اور قرآن نازل کرنے والے، میں تجھ سے ہر شر پہنچانے والی چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں تو اسے اس کے بالوں سے پکڑنے والا ہے تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں

حَدَّثَنَا حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَبِيبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَافِيِّ.

۴۰۰: بَابُ مِنْهُ

۱۳۲۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ يَسَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ اَوْتَبَعْتُ عِبَادَكَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۳۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَسَّدُ يَمِيْنَهُ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادُكَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ لَمْ يَذْكُرْ بَيْنَهُمَا أَحَدًا وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي غُبَيْدَةَ وَرَجُلٍ آخَرَ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَوَاهُ إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي غُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۰۱: بَابُ مِنْهُ

۱۳۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا عُمَرُو بْنُ عَوْنٍ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذْنَا مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضَيْنِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَّتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ

اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں۔ تو سب سے اوپر ہے تجھ سے اوپر کچھ نہیں اور تو ہی باطن میں ہے تجھ سے مخفی کوئی چیز نہیں۔ (اے اللہ) میرا قرض ادا کر دے اور مجھے فقر سے بے نیاز (غنی) کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۰۲: باب اسی کے بارے میں

۱۳۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بستر پر سے اٹھ کر جائے اور پھر دوبارہ لیٹے لگے تو اسے اپنے ازار کے پلو سے تین مرتبہ جھاڑے کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ اسکے جانے کے بعد وہاں کوئی چیز آئی۔ اور پھر جب لیٹے تو یہ دعا پڑھے ”بِسْمِکَ رَبِّیْ..... صَلَاحِیْنَ“ (اے میرے رب میں نے تیرے نام سے اپنا پہلو رکھا اور تیرے ہی نام سے اسے اٹھاتا ہوں لہذا اگر تو میری جان لے لے تو اس پر رحم کرنا اور اگر چھوڑ دے تو اسکی حفاظت فرما جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔) اور جب جاگے تو یہ کلمات کہے ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ..... الخ“ (یعنی تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے میرے بدن کو عافیت دی، میری روح میری طرف لوٹا دی اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق دی) اس باب میں حضرت جابرؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے۔

۴۰۳: باب سوتے وقت قرآن

پڑھنے کے بارے میں

۱۳۲۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لاتے تو دونوں ہتھیلیاں جمع کرتے پھر سورۃ اخلاص، الفلق اور سورۃ الناس تینوں سورتیں پڑھ کر ان میں پھونکتے اور اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو جہاں تک ہو سکتا بدن پر مل لیتے۔ پہلے سر اور چہرے پر پھر جسم کے اگلے حصے پر اور یہ عمل تین مرتبہ کرتے۔

وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۰۲: بَابُ مِنْهُ

۱۳۲۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سَفِيَّانَ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَفِيَّةٍ إِذَا رَهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَذَرُنِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ فَإِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتَ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَأَرْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلَتْهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي وَآذَنَ لِي بِذِكْرِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۴۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَقْرَأُ

الْقُرْآنَ عِنْدَ الْمَنَامِ

۱۳۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْهَفْصَلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هَذَا حَدِيثٌ

حسن غریب صحیح

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۴۰۴: بَابُ مِنْهُ

۴۰۴: باب

۱۳۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَافَانَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ
 أَنَسًا شُعْبَةً عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ فِرْوَةَ بْنِ
 نَوْفَلٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي
 شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي فَقَالَ أَقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا
 الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْيَانًا
 يَقُولُ مَرَّةً وَأَحْيَانًا لَا يَقُولُهَا.

۳۲۹: حضرت فروہ بن نوفلؓ فرماتے ہیں کہ نوفلؓ نبی اکرم
 ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ
 ﷺ مجھے ایسی چیز سکھائیے جسے میں بستر پر جاتے وقت پڑھا
 کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”سورہ کافرون“ پڑھا کرو۔
 کیونکہ اس میں شرک سے براءت ہے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ ابو
 اسحق کبھی ایک بار (پڑھنے) کا کہتے اور کبھی نہ کہتے۔

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ
 إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ فِرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ
 أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ
 وَهَذَا أَصَحُّ وَرَوَى زُهَيْرٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ
 فِرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَشْبَهُ وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَقَدْ
 اضْطَرَبَ أَصْحَابُ أَبِي إِسْحَاقَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
 وَقَدَّرُوا هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ قَدَّرُوهُ
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ أَخُو فِرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ.

۱۳۳۰: موسیٰ بن حزام نے یحییٰ سے وہ اسرائیل سے وہ ابو اسحق
 سے وہ فروہ سے اور وہ اپنے والد نوفل سے نقل کرتے ہیں کہ وہ
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور پھر اسکے
 ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث مذکورہ بالا روایت سے
 زیادہ صحیح ہے زہیر اسے اسحق سے وہ فروہ سے وہ نوفل سے اور وہ
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں یہ
 روایت شعبہ کی روایت سے شبہ اور اصح ہے۔ ابو اسحق کے
 ساتھیوں نے اس میں اضطراب کیا ہے اور یہ اس کے علاوہ
 اور سند سے بھی منقول ہے۔ عبد الرحمن بن نوفل (فروہ کے
 بھائی) بھی اسے اپنے والد سے مروی نقل کرتے ہیں۔

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ نَا الْمُحَارِ
 بِسُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ تَنْزِيلَ
 السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ وَهَكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ
 هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى زُهَيْرٌ هَذَا
 الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ
 جَابِرٍ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ جَابِرٍ إِنَّمَا سَمِعْتُهُ مِنْ
 صَفْوَانَ أَوْ ابْنِ صَفْوَانَ وَقَدَّرُوا شَبَابَهُ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ
 مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ حَدِيثِ لَيْثٍ.

۱۳۳۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم جب تک ”سورہ المجدہ اور سورہ ملک نہ پڑھ
 لیتے اس وقت تک نہ سوتے۔ ثوری اور کئی راوی اس حدیث کو
 اسی طرح ابو زبیر سے وہ جابر سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ زہیر نے ابو زبیر سے پوچھا
 کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ
 سے سنی ہے تو انہوں نے جواب دیا نہیں بلکہ صفوان یا ابن
 صفوان سے سنی ہے۔ شبابہ بھی مغیرہ سے وہ ابو زبیر سے اور وہ
 جابر رضی اللہ عنہ سے لیث ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے
 ہیں۔

۱۳۳۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورہ زمر اور سورہ امراء پڑھنے سے پہلے نہیں سوتے تھے۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) کہ مجھے امام بخاریؒ نے بتایا کہ ابولبابہ کا نام مروان ہے اور وہ عبدالرحمن بن زیاد کے غلام ہیں۔ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے احادیث سنی ہیں اور ان سے حماد بن زید کا سماع ثابت نہیں۔

۱۳۳۳: حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اس وقت تک نہ سوتے جب تک سَبَّحَ، يُسَبِّحُ اور سبحان سے شروع ہونے والی سورتیں نہ پڑھ لیتے اور فرماتے کہ ان سورتوں میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں سے افضل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۴۰۵

۱۳۳۴: قبیلہ بنو حنظلہ کے ایک شخص کہتے ہیں کہ میں شداد بن اوسؓ سے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ چیز نہ سکھاؤں جو رسول اللہ ﷺ ہمیں سکھایا کرتے تھے۔ ”اللَّهُمَّ عَلَامُ الْغُيُوبِ“ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے کام کی مضبوطی، ہدایت کی مضبوطی، تیری نعمت کا شکر ادا کرنے کی توفیق اور اچھی طرح عبادت کرنے کی توفیق کا طلبگار ہوں اے اللہ میں تجھ سے سچی زبان اور قلب سلیم مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور تجھ سے ہر وہ خیر مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے پھر میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں تو ہی غیب کی چیزوں کا جاننے والا ہے) حضرت شداد بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان سوتے وقت قرآن کریم کی کوئی سورت پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرمادیتے ہیں۔ چنانچہ تکلیف دینے والی کوئی چیز اسکے بیدار ہونے تک اسکے قریب نہیں آتی۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوعلاء کا نام یزید بن عبد اللہ بن شحیر ہے۔

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الزُّمَرُ وَبَنِي إِسْرَائِيلَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَبُو لُبَابَةَ هَذَا اسْمُهُ مَرْوَانُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ وَسَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ سَمِعَ مِنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَجِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنِ الْعَرَبِيَّاتِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ وَيَقُولُ فِيهَا آيَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب ۴۰۵ مِنْهُ

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنْظَلَةَ قَالَ صَحِبْتُ شَدَادَ بْنَ أَوْسٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَلَا أَعْلَمُكَ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا أَنْ تَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيمًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَامُ الْغُيُوبِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَأُ سُورَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ مَلَكَ فَلَا يَقْرُبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهْبَ مَتَى هَبَ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ.

۴۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ

وَالْتَكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ الْمَنَامِ

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا أَرْهَرُ السَّمَانُ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَكْتُ إِلَى فَاطِمَةَ مَجَلَّ يَدَيَّهَا مِنَ الطَّحْنِ فَقُلْتُ لَوَأْتَيْتَ أَبَاكَ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا مَا فَقَالَ إِلَّا أَدْلَكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُولَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مِنْ تَحْمِيدٍ وَتَسْبِيحٍ وَتَكْبِيرٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَلِيٍّ.

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَرْهَرُ السَّمَانُ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو مَجَلَّ يَدَيْهَا فَأَمَرَهَا بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ.

۴۰۷: بَابُ

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبَةَ نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهُمَا يَسِيرُ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيُحَمِّدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهَا بِيَدِهِ قَالَ فَيَلْكَ خُمُسُونَ وَمِائَةً بِاللِّسَانِ وَالْفَتْ وَخُمُسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تَسْبِيحُهُ وَتَكْبِيرُهُ وَتَحْمِيدُهُ مِائَةً فَيَلْكَ مِائَةً بِاللِّسَانِ وَالْأَلْفُ

۴۰۶: بَابُ سَوْتِ وَقْتِ تَسْبِيحٍ، تَكْبِيرٍ، أَوْ

تَحْمِيدِ كَهْنَةِ كَ بَارِے مِیں

۱۳۳۵: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ فاطمہؑ نے مجھ سے اپنے ہاتھوں میں چکی پیسنے کی وجہ سے اپنے ہاتھوں کے آبلوں کی شکایت کی تو میں نے کہا اگر تم اپنے والد سے کوئی خادم مانگ لیتیں تو اچھا ہوتا (وہ گئیں اور غلام مانگا) آپؑ نے فرمایا: میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو تم دونوں کیلئے خادم سے افضل ہے۔ تم سوتے وقت تینتیس مرتبہ الحمد للہ، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ یہ حدیث ابن عون کی روایت سے حسن غریب ہے اور یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۱۳۳۶: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؑ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور اپنے ہاتھوں کے چھل جانے کی شکایت کی تو آپؑ نے انہیں سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ پڑھنے کا حکم دیا۔

۴۰۷: باب اسی سے متعلق

۱۳۳۷: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی مسلمان انہیں اختیار کر لے تو وہ جنت میں داخل ہوگا، وہ دونوں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے کم ہیں، ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپؐ اپنی انگلیوں پر گنا کرتے تھے پھر فرمایا کہ وہ زبان پر ڈیڑھ سوا درمیزان پر ڈیڑھ ہزار ہیں۔ دوسری خصلت یہ بیان فرمائی کہ جب تم سونے کے لیے بستر پر جاؤ تو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔ پس یہ زبان پر تو ایک سو ہیں لیکن میزبان پر ایک ہزار

ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو دن رات میں ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کیسے ان کا خیال نہیں رکھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا جب تم نماز میں ہوتے ہو تو شیطان تمہارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں چیز یاد کرو، فلاں چیز یاد کرو یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے اور اکثر وہ کام نہیں کرتا۔ (جو شیطان نے نماز میں یاد دلایا تھا) پھر جب وہ سونے کے لیے بستر کی طرف جاتا ہے تو شیطان وہاں بھی آتا ہے۔ تو وہ اسے سلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سو جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اسے عطاء بن ابی سائب سے مختصر نقل کیا ہے اور اس باب میں حضرت زید بن ثابتؓ، انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۳۳۸: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ”سبحان اللہ“ انگلیوں پر گنتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث اعمش کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۳۳۹: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ چیزیں ایسی ہیں جو اگر نماز کے بعد پڑھی جائیں تو ان کا پڑھنے والا محروم نہیں ہوتا۔ یعنی ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ - ۳۳ - مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔ یہ حدیث حسن ہے اور عمرو بن قیس ملائی ثقہ اور حافظ ہیں۔ شعبہ یہ حدیث حکم سے نقل کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے جبکہ منصور بن معتمر اسے حکم سے مرفوع نقل کرتے ہیں۔

۴۰۸: باب رات کو آنکھ کھل جانے

پر پڑھی جانے والی دعا

۱۳۴۰: حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

فِي الْمِيزَانِ فَإِنَّكُمْ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ الْفَيْنِ وَخَمْسُ مِائَةِ سِنَةٍ قَالُوا فَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا قَالَ يَأْتِي أَحَدُكُمْ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا حَتَّى يَنْتَقِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتَّى يَنَامَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ هَذَا الْحَدِيثُ وَرَوَى الْأَعْمَشُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ مُخْتَصَرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ نَا عِثَامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعُدُ التَّسْبِيحَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْأَخْمَسِيُّ الْكُوفِيُّ أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمَلَانِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُعَقَّبَاتٌ لَا يَحِبُّ قَائِلُهُنَّ تَسْبِيحَ اللَّهِ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمَلَانِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْحَكَمِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَرَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ فَرَفَعَهُ.

۴۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّعَاءِ

إِذَا انْتَبَهَى مِنَ اللَّيْلِ

۱۳۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ نَا

نے فرمایا: جو شخص رات کو بیدار ہو اور یہ دعا پڑھے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ (یعنی اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے، تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ پاک ہے تعریفیں اسی کیلئے ہیں۔ اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے) پھر کہے کہ یا اللہ مجھے بخش دے یا فرمایا کہ کوئی دعا بھی کرے تو قبول ہوتی ہے۔ اور اگر ہمت کر کے وضو کرے اور نماز پڑھے تو نماز قبول ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۴۱: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے مسلمہ بن عمرو سے نقل کیا ہے کہ مسلمہ کہتے ہیں کہ عمیر بن ہانی روزانہ ایک ہزار سجدے کرتے اور ایک لاکھ مرتبہ سبحان اللہ پڑھتے تھے۔

۴۰۹: باب اسی کے بارے میں

۱۳۴۲: حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس سویا کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کا پانی دیا کرتا تھا۔ پھر بہت دیر تک سنتا رہتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہتے اور ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ پڑھتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۰: باب اسی کے بارے میں

۱۳۴۳: حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے ”اللَّهُمَّ... الخ“ (یعنی اے اللہ میں تیرے نام سے مرتا ہوں اور تیرے نام سے جیتا ہوں) اور جب آپ ﷺ بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ... الخ“ (یعنی تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔ جس نے مجھے مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَعِيُّ ثَنَى عُمَيْرُ بْنُ هَانِيٍّ قَالَ ثَنَى جَنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَى عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتَجِبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۳۴۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ عَمْرِو قَالَ كَانَ عُمَيْرُ بْنُ هَانِيٍّ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ وَيُسَبِّحُ مِائَةَ أَلْفٍ تَسْبِيحَةً.

۴۰۹: بَابُ مِنْهُ

۱۳۴۲: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالُوا نَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ ثَنَى رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ أَيْتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطِيَهُ وَضُوءَهُ فَاسْمَعُهُ الْهُوَّى مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَاسْمَعُهُ الْهُوَّى مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۱۰: بَابُ مِنْهُ

۱۳۴۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدٍ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا أَبِي عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَ أَحْيَى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَى نَفْسِي بَعْدَ مَا أَمَاتَهَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

لوٹ کر جانا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۴۱: مَا جَاءَ مَا يَقُولُ

۴۱۱: باب اس بارے میں کہ رات کو نماز

إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

(تہجد) کیلئے اٹھے تو کیا کہے؟

١٣٢٣: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنَا نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسِ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا
قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ
الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ
أَنْتَ قِيَامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ
رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَ
عْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ
وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ
وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ
وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفِرْ لِي مَا قَدْ مَنُتُ وَمَا أَخْرُتُ
وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَيْتُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۴۴: حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ..... اِنِّیْ (یعنی اے اللہ تو ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے، تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ تو ہی آسمانوں اور زمین کا قائم کرنے والا ہے، تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، تو ہی آسمان وزمین اور ان میں موجود چیزیں کا رب ہے۔ تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے، تیری ملاقات حق ہے، اے اللہ میں تیرے ہی لیے اسلام لایا، تجھ ہی پر ایمان لایا، تجھ ہی پر بھروسہ کیا، تیری ہی طرف رجوع کیا، تیرے ہی لیے لڑا اور تجھے ہی حاکم تسلیم کیا تو میری بخشش فرمادے، میرے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے، میرے ظاہری اور پوشیدہ تمام گناہ معاف فرمادے، تو ہی میرا معبود ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

۴۱۲: بَابُ مِنْهُ

۴۱۲: باب اسی کے بارے میں

١٣٣٥ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عُمَرَ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ ثَنِي قَالَ ثَنِي عَنْ أَبِي لَيْلَى عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْلَةٌ حِينَ فَرَعَ مِنْ صَلَوَتِهِ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قُلُوبِي وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِي وَتَلْهُمَّ بِهَا تَهْدِي وَتَصْلِحَ بِهَا غَائِبِي وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي وَتَزَكِّي بِهَا عَمَلِي وَتُلْهَمُنِي بِهَا عَمَلِي وَتُلْهَمُنِي بِهَا رَشْدِي وَتُرُدُّبَهَا

۱۳۳۵ھ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی اکرم ﷺ کو نماز تہجد سے فراغت کے بعد یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا۔ ”اَللّٰهُمَّ... الخ“ (ترجمہ۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسی رحمت کا سوال کرتا ہوں کہ جس سے تو میرے دل کو ہدایت دے، میرے کام کو جامع بنادے، اس کی برکت سے میری پریشانی کو دور کر دے، میرے غیبی کاموں کو اس سے سنوار دے، میرے موجودہ درجات کو بلند کر دے، مجھے اس سے سیدھی راہ سکھا، میری الفت لوٹا دے اور مجھے ہر برائی سے بچا، اے اللہ مجھے ایسا ایمان یقین عطا فرما جس کے بعد کفر نہ ہو اور ایسی رحمت عطا فرما کہ اس

سے میں دنیا و آخرت میں تیری کرامت کے شرف کو پہنچوں۔ اے اللہ میں تجھ سے قضاء میں کامیابی، شہداء کے مرتبے، نیک لوگوں کی زندگی اور دشمنوں پر تیری مدد کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تیرے سامنے اپنی حاجت پیش کر رہا ہوں اگرچہ میری عقل کم اور میرا عمل ضعیف ہے۔ میں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ اے امور کو درست کرنے والے، اے سینوں کو شفاء عطا کرنے والے میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ کے عذاب سے اسی طرح بچا جس طرح تو سمندر کو آپس میں ملنے سے بچاتا ہے اور ہلاک کرنے والی دعا قبر کے فتنے سے بھی اسی طرح بچا۔ اے اللہ جو بھلائی میری عقل میں نہ آئے میری نیت اور سوال بھی اس وقت تک نہ پہنچا ہو لیکن تو نے اس کا اپنی کسی مخلوق سے وعدہ کیا ہو یا اپنے کسی بندے کو دیے والا ہو تو میں بھی تجھ سے اس بھلائی کو طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کے وسیلے سے مانگتا ہوں اے تمام جہانوں کے پروردگار، اے اللہ اے سخت قوت والے اور اے اچھے کام والے میں تجھ سے قیامت کے دن کے چین اور ہیچگی کے دن مقررین کے ساتھ جنت کا سوال کرتا ہوں۔ جو گواہی دینے والے، رکوع و سجود کرنے والے او وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک تو بڑا مہربان اور محبت کرنے والا ہے۔ تو جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ اے اللہ ہمیں ہدایت یافتہ ہدایت دینے والے بنا، گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے والے نہ بنا، تو ہمیں اپنے دوستوں سے صلح کرنے والا اور دشمنوں کا دشمن بنا۔ ہم تیری محبت کے سبب ان سے محبت کریں جو تجھ سے محبت کریں اور تیری مخالفت کرنے والے سے دشمنی کریں کہ وہ تیرے دشمن ہیں۔ اے اللہ یہ دعا ہے اب قبول کرنا تیرا کام ہے اور یہ کوشش ہے بھروسہ تو تجھ ہی پر ہے۔ یا اللہ میرے دل میں، میری قبر میں، میرے سامنے، میرے پیچھے، میرے دائیں بائیں، میرے اوپر نیچے، میرے کانوں میری آنکھوں، میرے بالوں میں، میرے بدن میں، میرے گوشت میں، میرے خون میں اور میری ہڈیوں

قَلْبِي وَتَعْصِمْنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ اللَّهُمَّ اَعْطِنِي اِيْمَانًا وَبَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ وَرَحْمَةً اَنَالَ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشَّهَادَةِ وَغِيْشَ السُّعْدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَاءِ اللَّهُمَّ اِنِّي اَنْزِلْ بِكَ حَاجَتِيْ وَ اِنْ قَصُرَ اَنْبِيْ وَ ضَعُفَ عَمَلِيْ افْتَقَرْتُ اِلَى رَحْمَتِكَ فَاسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُورِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُورِ كَمَا تُجِيبُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِيبَنِيْ مِنْ عَذَابِ الْمَسْجِرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُورِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُورِ اللَّهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْئَلَتِيْ مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتُهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَاتِيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَاَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اللَّهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَ الْأَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعْدِ وَلِجَنَّةِ يَوْمِ الْخُلُودِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُودِ الرَّكُّعِ السُّجُودِ الْمُؤَفِّيْنَ بِالْعَهْدِ اَنْتَ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ وَاَنْتَ تَفْعَلُ مَا تَرِيْدُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سَلَامًا لَا وَلِيَّائِكَ وَعَدُوًّا لَا غَدَائِكَ نَحْبُ بِحَبِّكَ مَنْ أَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بَعْدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اللَّهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهَذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِيْ نُورًا فِيْ قَلْبِي وَنُورًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُورًا مِنْ بَيْنِ يَدَيِ وَنُورًا مِنْ خَلْفِيْ وَنُورًا عَنْ يَمِيْنِيْ وَنُورًا عَنْ شِمَالِيْ وَنُورًا مِنْ فَوْقِيْ وَنُورًا مِنْ تَحْتِيْ وَنُورًا فِيْ سَمْعِيْ وَنُورًا فِيْ بَصْرِيْ وَنُورًا فِيْ شَعْرِيْ وَنُورًا فِيْ بَشْرِيْ وَنُورًا فِيْ لَحْمِيْ وَنُورًا فِيْ دَمِيْ وَنُورًا فِيْ عِظَامِيْ اللَّهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ نُورًا وَاعْظِيْنِيْ نُورًا وَاجْعَلْ لِيْ نُورًا سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ الْعِزُّ وَقَالَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي

میں میرے لیے نور ڈال دے۔ اے اللہ میرا نور بڑھا دے، مجھے نور عطا فرما اور میرے لیے نور بنادے، وہ ذات پاک ہے جس نے عزت کی چادر اوڑھی اور اسے اپنی ذات سے مخصوص کر دیا، پاک ہے وہ ذات جس نے بزرگی کا لباس پہنا اور کرم ہوا۔ پاک ہے وہ ذات جس کے علاوہ کوئی تسبیح کے لائق نہیں۔ پاک ہے وہ فضل اور نعمتوں والا، پاک ہے وہ بزرگی اور کرم والا اور پاک ہے وہ جلال اور بزرگی والا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ابن ابی سنیٰ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ شعبہ اور سفیان ثوری اسے سلمہ بن کہیل سے وہ کریب سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اس حدیث کا بعض حصہ نقل کرتے ہیں۔ لیکن پوری روایت نقل نہیں کرتے۔

۴۱۳: باب تہجد کی نماز شروع کرتے

وقت کی دعا کے متعلق

۱۳۴۶: حضرت ابوسلمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ تہجد کی نماز پڑھنی شروع کرتے تو کیا پڑھا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھتے تھے ”اللَّهُمَّ ... الخ“ (یعنی اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب، اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے اور اے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو اپنے بندوں کے درمیان ان کے اختلاف کا فیصلہ کرے گا جن کے متعلق ان میں اختلاف تھا۔ مجھے اپنے حکم سے وہ راستہ بتا دے جس میں حق سے اختلاف کیا گیا ہے۔ بیشک تو ہی صراط مستقیم پر ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۱۴: باب

۱۳۴۷: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو فرماتے ”وَجْهٌ وَجْهٌ ... اتُوبُ إِلَيْكَ“ (یعنی میں نے اپنے چہرے کو

لِيسَ الْمَجْدَوِ تَكْرَمَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْهُ بِطَوِيلِهِ.

۴۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّعَاءِ

عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ

۱۳۴۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَغَيْرُهُ وَاجِدٌ قَالُوا: عَمْرُ بْنُ يُوسُفَ نَا عِكْرَمَةَ بْنَ عَمَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ثَنَى أَبُو سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بَاءَ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِأَذْنِكَ إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۱۴: بَابُ مِنْهُ

۱۳۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَوْسُفُ بْنُ الْمَاجَشُونِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ

اسی کی طرف متوجہ کر لیا جو آسمانوں اور زمین کا پالنے والا ہے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے جس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں ماننے والوں میں سے ہوں۔ اے اللہ تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے پس تو میرے تمام گناہ معاف فرما دے۔ اس لیے کہ گناہوں کا بخشنے والا صرف تو ہی ہے اور مجھے اچھے اخلاق عطا فرما۔ اچھے اخلاق صرف تو ہی دے سکتا ہے۔ مجھ سے گناہوں کو دور کر دے اور گناہوں کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے۔ میں تجھ پر ایمان لایا، تو بڑی برکت والا اور بلند ہے۔ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں) پھر آپ ﷺ جب رکوع کرتے تو فرماتے ”اللَّهُمَّ... الخ“ (اے اللہ میں نے، تیرے ہی لیے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا اور تیرا تابع ہوا۔ میرے کان، میری آنکھ، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے اعصاب تیرے لیے جھک گئے) پھر آپ رکوع سے ہر اٹھاتے تو کہتے ”اللَّهُمَّ... مِنْ شَيْءٍ“ (اے اللہ، اے ہمارے رب تیرے ہی لیے تعریف ہے آسمانوں و زمین اور جو کچھ ان میں ہے کے برابر اور جتنی تو چاہے) پھر آپ جب سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے ”اللَّهُمَّ... الخ“ (یا اللہ میں نے تیرے ہی لیے

عَلَيْ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي إِلَى خَيْرِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي إِلَّا خَيْرُهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ آمَنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّكَ رَأَيْتَ رَأْسَهُ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلءُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجْدَةٌ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمَخْيَ وَعَظْمِي وَعَصْبِي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلءُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجْدَةٌ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ فَصُورَةً وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَكُونُ آخِرَ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالسَّلَامِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سجدہ کیا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور تیرا ہی تابع ہوا۔ میرے چہرے نے اس ذات کیلئے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اسکی صورت بنائی اور اس میں کان آنکھ پیدا کئے۔ پس وہ بڑا برکت والا ہے جو سب سے اچھا بنانے والا ہے۔ پھر آپ التحیات کے بعد اور سلام سے پہلے یہ دعا پڑھتے ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي... الخ“ (اے اللہ میرے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما اور ظاہری و باطنی گناہ اور وہ بھی جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی مقدم ہے اور تو ہی مؤخر ہے تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۱۳۳۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ۱۳۳۸: حضرت علی ابن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے ”وَجَّهْتُ وَجْهِي

..... الخ“ (میں نے اپنے چہرے کو اسی کی طرف متوجہ کر لیا جو آسمانوں اور زمین کا پالنے والا ہے۔ میں کسی کجی کی طرف (مائل) نہیں ہوں اور نہ ہی میں مشرکین میں سے ہوں۔ بیشک میری نماز، میری ساری عبادت، میرا جینا اور میرا مرناسب اللہ ہی کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے مسلمان ہوں۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور میں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا تو میرے تمام گناہ معاف فرما دے اس لیے کہ گناہوں کا معاف کرنے والا صرف تو ہی ہے اور مجھے بہترین اخلاق عطا فرما تیرے علاوہ یہ کسی کے بس کی بات نہیں۔ مجھ سے میری برائیاں دور کر دے کیونکہ یہ بھی صرف تو ہی کر سکتا ہے۔ میں تجھ پر ایمان لایا، تو بڑی برکت والا ہے اور بلند ہے۔ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں) پھر آپؐ جب رکوع کرتے تو کہتے (اے اللہ میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا اور تیرے تابع ہوا۔ میرے کان، میری آنکھ، میرا دماغ میری ہڈیاں اور میرے اعصاب تیرے لیے جھک گئے (پھر رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے (اے اللہ ابے ہمارا رب تیرے لیے تعریف ہے، آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے کے برابر اور مزید جتنی تو چاہے)۔ پھر آپؐ سجدہ کرتے تو کہتے (اے اللہ میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھ پر ایمان لایا اور تیرا ہی تابع ہوا۔ میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اسکی صورت بنائی اور اس میں کان آنکھ پیدا کئے، پس وہ بڑا برکت والا ہے جو سب سے اچھا بنانے والا ہے، پھر آخر میں التیحات کے بعد اور سلام سے پہلے یہ دعا پڑھتے (اے اللہ میرے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما اور ظاہر و پوشیدہ گناہ اور وہ بھی جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی مقدم اور موخر ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَيُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونَ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ قَبِي عَمِّي وَقَالَ يُوسُفُ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ ثَنِي الْأَعْرَجُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ خَائِفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي ذَنْبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي إِلَى حَسَنِ الْإِخْلَاقِ لَا يَهْدِي إِلَّا حَسَنُهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبِّكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصْرِي وَعَظَامِي وَعَصَبِي وَإِذَا رَفَعَ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَمِلءَ السَّمَاءَ وَمِلءَ الْأَرْضِ وَمِلءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ فَإِذَا اسْجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ صُورَةً وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَقُولُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّسْهِدِ وَالتَّسْلِيمِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَنُوتُ وَمَا أَخَرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۴۹: حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے قرأت کے اختتام پر رکوع میں جاتے وقت بھی ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی دونوں ہاتھوں کو شانوں تک اٹھاتے لیکن آپ تشہد اور سجدوں کے دوران ہاتھ نہ اٹھاتے (یعنی رفع یدین نہ کرتے) پھر دو رکعتیں پڑھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو بھی دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ اور جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کے بعد یہ کلمات کہتے ”وَجْهْتُ وَجْهِي.... اتُّوبُ إِلَيْكَ“ (میں نے اپنے چہرے کو اسی کی طرف متوجہ کر لیا جو آسمانوں اور زمین کا پالنے والا ہے۔ میں کسی کجی کی طرف (مائل) نہیں ہوں اور نہ ہی میں مشرکین میں سے ہوں۔ بیشک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا امرنا اللہ ہی کے لیے جو تمام جہانوں کا رب ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ اور میں ماننے والوں میں سے پہلے ہوں۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اعتراف کیا تو میرے گناہوں کو معاف فرما دے اس لیے کہ گناہوں کا بخشنے والا صرف تو ہی ہے اور مجھے اچھے اخلاق عطا فرما تیرے علاوہ یہ کسی کے بس کی بات نہیں۔ مجھ سے برائیاں دور کر دے کیونکہ برائیاں تو ہی دور کر سکتا ہے۔ اے اللہ میں حاضر ہوں اور تیری ہی اطاعت کرتا ہوں۔ تیرے عذاب سے صرف تو ہی پناہ دے سکتا ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ پھر آپ قرأت کرتے اور رکوع میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے (اے اللہ میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور تیرا تابع ہوا۔ میرے کان، میری آنکھ، میرا دماغ اور میرے اعصاب تیرے لیے جھک گئے) پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے (اے اللہ، اے ہمارے رب تیرے ہی لیے تعریفیں ہیں۔ آسمانوں و زمین اور جو کچھ ان میں

۱۳۴۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا سَلِيمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْهَاشِمِيَّ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَضَعُ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَضَعُهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ فَكَبَّرَ وَيَقُولُ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بَعْدَ التَّكْبِيرِ وَجْهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَافْغِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِحَسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي إِلَّا حَسَنُهَا إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبِّيكَ وَسَعْدَيْكَ وَأَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ لَا مَنَاجِي مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ اسْتَغْفِرُكَ وَاتُّوبُ إِلَيْكَ ثُمَّ يَقْرَأُ فَإِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهُ فِي رُكُوعِهِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمِنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُحْيَى وَعَظْمِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يُتَبِعُهَا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ فِي سُجُودِهِ

ہے، کے برابر اور مزید جتنا تو چاہے (پھر سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے (اے اللہ میں نے تیرے لیے سجدہ کیا، میں تجھ پر ایمان لایا اور تیرا ہی تابع ہوا۔ میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اس کی صورت بنائی اور اس میں کان آنکھ پیدا کیے۔ پس وہ بڑا برکت والا ہے جو سب سے اچھا بنانے والا ہے) پھر جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے (اے اللہ میرے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما اور میرے ظاہر اور پوشیدہ گناہ اور وہ بھی جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی مقدم اور مؤخر ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمارے بعض اصحاب اور امام شافعی کا اسی پر عمل ہے۔ اہل کوفہ میں سے بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ دعائیں نوافل میں پڑھی جائیں فرائض میں نہیں۔ میں نے ابو اسماعیل ترمذی سے سنا وہ سلیمان بن داؤد دمشقی کا قول نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ حدیث ذکر کی اور فرمایا کہ یہ حدیث ہمارے نزدیک زہری کی سالم سے ان کے والد کے حوالے سے منقول حدیث کے مثل ہے۔

۴۱۵: باب اس متعلق کہ سجود قرأت میں کیا پڑھے

۱۳۵۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ جب میں نے سجدہ کیا تو اس درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا اور میں نے اسے یہ ہتے ہوئے سنا (اے اللہ میرے لیے اسکا اجر لکھ دے اور اس کے سبب مجھ سے میرا بوجھ اتار دے اور اسے میرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ بنا اور اسے مجھ سے اسی طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول کیا تھا) ابن جریج عبید اللہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے سجدہ کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا تو میں نے آپ کو وہی دعا پڑھتے ہوئے سنا جو اس شخص نے درخت کے متعلق بیان کی تھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم

اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اسَلَّمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَيَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَتُّ وَمَا أَخْرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَغْلَنْتُ وَأَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَأَصْحَابِنَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ يَقُولُ هَذَا فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَلَا يَقُولُهُ فِي الْمَكْتُوبَةِ سَمِعْتُ أَبَا إِسْمَاعِيلَ يُعْنِي التِّرْمِذِيُّ يَقُولُ سَمِعْتُ سَلِيمَانَ بْنَ دَاوُدَ الْهَاشِمِيَّ يَقُولُ وَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ هَذَا عِنْدَنَا مِثْلُ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ.

۴۱۵: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

۱۳۵۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أَصْلَبُ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعَتْهَا وَهِيَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وَزُرَّاءُ اجْعَلْهَا لِي عِنْدَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ مِنْ قَوْلِ

اس حدیث کو صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں اور اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۳۵۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کو سجدہ تلاوت کرتے تو یہ دعا پڑھتے (میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی قدرت و طاقت سے اس کے کان اور آنکھیں بنائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۶: باب اس متعلق کہ گھر سے نکلنے کا کیا کہے ۱۳۵۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص گھر سے نکلے وقت یہ کلمات کہے ”بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ اَلْحَمْدُ“ (ترجمہ اللہ کے نام سے میں نے اس پر بھروسہ کیا، گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۴۱۷: باب اسی بارے میں

۱۳۵۳: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھتے ”بِسْمِ اللَّهِ اَلْحَمْدُ“ (اللہ کے نام سے، میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ اے اللہ میں تجھ سے اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں پھسل جاؤں یا بھٹک جاؤں یا میں کسی پہا کوئی مجھ پر ظلم کرے یا میں جہالت میں پڑھاؤں یا کوئی مجھ سے جہالت کرے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۸: باب بازار میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی دعا ۱۳۵۴: سالم بن عبد اللہ بن عمر بواسطہ والد اپنے دادا حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں،

الشَّجَرَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجْدَةً وَجْهِي لِلدُّنَى خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۱۶: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ ۱۳۵۲: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَعْنِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُقَالَ لَهُ كُفِّتَ وَوُقِيتَ وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۴۱۷: بَابُ مِنْهُ

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ اَللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نُضِلَّ أَوْ نُظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۱۸: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ

۱۳۵۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ نَا أَزْهَرُ بْنُ سَنَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقَيْتَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَالِمٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بادشاہت اور تمام تعریفیں صرف اسی کیلئے ہیں، وہی مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے، وہ ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی نہیں مرے گا، خیر اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔) تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہزار، ہزار (یعنی دس لاکھ) نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس سے ہزار، ہزار (یعنی تقریباً دس لاکھ) برائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے ہزار ہزار درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے اس حدیث کو (آل زبیر کے خزانچی) عمرو بن دینار نے سالم بن عبد اللہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

۱۳۵۵: احمد بن عبدہ ضعی، حماد بن زید اور معتمر بن سلیمان سے وہ دونوں عمرو بن دینار سے وہ سالم سے وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ اپنے والد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو بازار میں جائے اور یہ دعا پڑھے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ“ تو اس کے لیے ہزار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ہزار ہزار برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔

۴۱۹: باب کوئی بیمار ہو تو یہ دعا پڑھے

۱۳۵۶: حضرت ابوسعیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے دونوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں۔ اور جو شخص ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ“ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں میں اکیلا ہوں۔ اور جو شخص ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ“ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اکیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں۔ جب بندہ کہتا ہے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے

قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ نَحْوَهُ.

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَ الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِي السُّوقِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۴۱۹: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ الْعَبْدُ إِذَا مَرَضَ ۱۳۵۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حُجَّادَةَ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا أَشْهَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا وَحْدِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ

سوا کوئی معبود نہیں بادشاہی اور تعریف میرے لیے ہے۔ جب بندہ کہتا ہے: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف میری ہی طرف سے ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص بیماری میں یہ کلمات پڑھے اور پھر مر جائے تو اسے آگ نہیں کھائے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو شعبہ نے ابوالحسن سے وہ ایک اعرابی مسلم سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ ابو سعیدؓ سے اسکے ہم معنی غیر مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار نے یہ حدیث محمد بن جعفر سے اور انہوں نے شعبہ سے نقل کی ہے۔

۴۲۰: باب اس متعلق کہ مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہے ۱۳۵۷: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کو مصیبت و آزمائش میں مبتلا دیکھ کر یہ کلمات کہے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَاقَانِي... الخ“ (تمام تعریفیں اسی ذات کے لیے ہیں۔ جس نے مجھے اس مصیبت سے نجات دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی اکثر مخلوق پر فضیلت دی) تو وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت میں کبھی بھی مبتلا نہیں ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور عمرو بن دینار سے بھی روایت ہے۔ آل زبیر کے خزانچی بصریؓ ہیں۔ وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور وہ سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے اکثر ایسی احادیث نقل کرتے ہیں جن میں وہ منفرد ہیں۔ ابو جعفر محمد بن علی کہتے ہیں کہ اگر کوئی کسی کو سخت مصیبت یا بدنی تکلیف میں دیکھے تو دل میں اس سے پناہ مانگے اس کے سامنے نہیں۔

۱۳۵۸: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر یہ دعا پڑھے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَاقَانِي... الخ“ تو وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن

إِلَّا أَنَا إِلَى الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمَهُ النَّارُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهِذَا.

۴۲۰: بَاب مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مُبْتَلَى

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْيَعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَاقَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا إِلَّا غَوَفِي مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ كَأَنَّمَا مَا كَانَ مَا عَاشَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعُمَرُو بْنِ دِينَارٍ قَهْرَمَانَ آلِ الزُّبَيْرِ هُوَ شَيْخُ بَصْرِيٍّ وَلَيْسَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ تَقَرَّدَ بِأَحَادِيثٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ وَلَا يُسْمِعُ صَاحِبَ الْبَلَاءِ.

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ السِّمَنَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مُطَرِّفُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

رَأَى مُتَلَي فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۳۲۱: باب اس متعلق کہ مجلس سے کھڑا ہو تو کیا کہے

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ الْكُوفِيُّ وَاسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيُّ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ نَا الْمُخَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمُولٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تَعْدِلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقُومَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۳۲۲: باب ما يقول عند الكرب

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

۱۳۵۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو باتیں کیں اور پھر اٹھنے سے پہلے یہ کلمت ”سُبْحَانَكَ... الخ“ (تیری ذات پاک ہے، اے اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں) پڑھ لے تو اس نے جو لغو باتیں اس مجلس میں کہی ہوتی ہیں وہ معاف کر دی جاتی ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اسی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو سہیل کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۲۲: باب اس متعلق کہ پریشانی کے وقت کیا پڑھے

۱۳۶۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ... الخ“ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بردبار اور حکیم ہے اسکے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں اور زمین اور عزت والے عرش کا رب ہے۔)

۱۳۶۲: محمد بن بشر بھی ابن عدی سے وہ قتادہ سے وہ ابو عالیہ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں، اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی وجہ سے سخت فکر میں مبتلا ہوتے تو آسمان کی طرف سراٹھا کر کہتے: ”سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ“ اور جب دعا میں زیادہ کوشش فرماتے تو کہتے ”يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ“۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۲۳: باب اس بارے میں کہ جب کسی

جگہ ٹھہرے تو کیا دعا پڑھے

۱۳۶۴: حضرت خولہ بنت حکیم سلیمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (سفر میں) کسی جگہ اترے تو یہ کلمات ”أَعُوذُ... الخ“ (میں مخلوق کے شر سے اللہ کے تمام کلمات کی پناہ مانگتا ہوں) پڑھ لے تو اسے وہاں سے روانہ ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ مالک بن انس رضی اللہ عنہ بھی یعقوب انج سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث ابن عجلان سے بھی یعقوب بن عبد اللہ بن انج کے حوالے سے منقول ہے وہ اسے سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں اور وہ خولہ سے روایت کرتے ہیں۔ لیث کی حدیث ابن عجلان کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۴۲۴: باب اس بارے میں کہ سفر

میں جاتے وقت کیا کہے

۱۳۶۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمَعْبُورِ الْمَخْزُومِيُّ الْمَدِينِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا ابْنُ أَبِي فَدْيِكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُفَضَّلِ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَهَمَّهُ الْأَمْرُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَإِذَا اجْتَهَدَ فِي الدَّعَاءِ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۲۳: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ

إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

۱۳۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ يَعْقُوبَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّحِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ الْحَكِيمِ السُّلَمِيَّةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثَ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْأَشَّحِ فَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّحِ وَيَقُولُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَجْلَانَ.

۴۲۴: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا

خَرَجَ مُسَافِرًا

۱۳۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ نَا

جب سفر کے لیے اپنی سواری پر سوار ہوتے تو اپنی انگلی سے (آسمان کی طرف) اشارہ فرماتے (شعبہ نے بھی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا) پھر فرماتے ”اللَّهُمَّ الخ“ (اے اللہ تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر والوں کا خلیفہ ہے۔ اے اللہ ہم نے تیرے حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ذمہ کو قبول کیا۔ اے اللہ زمین کی (مسافت) کو ہمارے لیے چھوٹا کر دے اور سفر کو آسان کر دے۔ اے اللہ میں تجھ سے سفر کی مشقت اور غمگین اور نامراد لوٹنے سے پناہ مانگتا ہوں۔) سید بن نصر بھی عبد اللہ بن مبارک سے اور وہ شعبہ سے اسی سند سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابن عدی کی شعبہ کے حوالے سے منقول حدیث سے پہچانتے ہیں۔

۱۳۶۶: حضرت عبد اللہ بن سر جس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے ”اللَّهُمَّ الخ“ (اے اللہ تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر والوں کا خلیفہ ہے۔ اے اللہ سفر میں ہمارا رفیق اور ہمارے گھر والوں کی نگہبانی فرما۔ یا اللہ میں تجھ سے سفر کی مشقت اور پریشان یا نامراد لوٹنے سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور ایمان سے کفر کی طرف لوٹنے یا اطاعت سے نافرمانی کی طرف لوٹنے سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر مظلوم کی بددعا اور اہل مال میں کوئی برائی دیکھنے سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ”الْحَوْرُ بَعْدَ الْكُوْنِ“ کے الفاظ بھی منقول ہیں۔ اس سے مراد خیر سے شر کی طرف لوٹنا ہے۔

۴۲۵: باب اس بارے میں کہ سفر سے

واپسی پر کیا کہے

۱۳۶۷: حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر سے لوٹتے تو یہ دعا پڑھتے ”اَيُّوْنَ الخ“

ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ نَا شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشْرٍ الْخُثَعَمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ بِأُصْبَعِهِ وَمَدَّ شُعْبَةً أَصْبَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ أَصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَأَقْلَبْنَا بِذِمَّةِ اللَّهِ أَرْوَلْنَا الْأَرْضَ وَهَوَّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَاءِ نَحْوُهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ.

۱۳۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيِّ نَاحِمًا بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ أَصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُقْنَا فِي أَهْلِنَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنْ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكُوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَمِنْ سُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى الْحَوْرُ بَعْدَ الْكُوْنِ أَيْضًا وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْحَوْرُ بَعْدَ الْكُوْنِ أَوْ الْكُوْرِ وَكَلاهُمَا لَهُ وَجْهٌ وَانَّمَا هُوَ الرُّجُوعُ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْكُفْرِ أَوْ مِنَ الطَّاعَةِ إِلَى الْمَعْصِيَةِ إِنَّمَا يَعْنِي الرُّجُوعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الشَّرِّ.

۴۲۵: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ

إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنَ

(ہم سفر سے سلامتی کے ساتھ لوٹنے والے کو یہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اسکی تعریف کرنے والے ہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ثوری یہی حدیث ابوالفتح سے اور براء سے نقل کرتے ہوئے ربیع بن براء کا ذکر نہیں کرتے۔ شعبہ کی روایت زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، انسؓ اور جابر بن عبد اللہؓ سے بھی روایت ہے۔

۴۲۶: باب اسی کے بارے میں

۱۳۶۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے لوٹتے تو مدینہ کی دیواروں پر نظر پڑنے پر اپنی اونٹنی کو دوڑاتے اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اسے بھی تیز کر دیتے یہ مدینہ کی محبت کی وجہ سے ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۴۲۷: باب اس بارے میں کہ کسی کو

رخصت کرتے وقت کیا کہے

۱۳۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ نہ چھوڑ دیتا۔ پھر فرماتے: ”أَسْتَوْدِعُ.... الخ“ (میں اللہ تعالیٰ کو تیرے دین و ایمان اور آخری عمل کا امین بناتا ہوں۔) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس کے علاوہ دوسری سند سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے۔

۱۳۷۰: حضرت سالم سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ جب کسی کو رخصت کرتے تو فرماتے میرے قریب آؤ تاکہ میں تمہیں اس طرح رخصت کروں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو رخصت کیا کرتے تھے پھر ”أَسْتَوْدِعُ“ سے آخر تک کہتے

عَازِبٌ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ الْيُونُ تَأْيِيُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِلُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ الْبَرَاءِ وَرَوَايَةُ شُعْبَةَ أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَانْسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

۴۲۶: بَابُ مِنْهُ

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدْرَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ ضَعَّ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى ذَابَّةٍ حَرَكَهَا مِنْ حُبِّهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۴۲۷: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ

إِذَا وَدَّعَ إِنْسَانًا

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ السَّلِيمِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو قَتَيْبَةَ سَلَمٌ بْنُ قَتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَهُ بِيَدِهِ فَلَا يَدْعُهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدْعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَّا نَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَنْ أَذِّنْ مِنِّي أَوْ دَعِكْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُودِّعُنَا

فَيَقُولُ اسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

(یعنی میں اللہ تعالیٰ کو تیرے دین و ایمان اور آخری اعمال کا امین بناتا ہوں)۔ یہ حدیث سالم بن عبد اللہ کی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ مِنْهُ ۴۲۸

باب اسی کے بارے میں

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ نَا سَيَّارُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَرَوْ ذُنْبِي قَالَ زَوَّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى قَالَ زِدْنِي قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِي يَا أَبَتِ وَأُمِّي قَالَ وَيَسِّرْ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۳۷۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں سفر کے لیے روانہ ہو رہا ہوں مجھے زادراہ دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادراہ عطا فرمائے اس نے عرض کیا اور زیادہ دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا اور تیرے گناہ معاف کرے۔ اس نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں اور زیادہ دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا تو جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تیرے لیے خیر کو آسان کر دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ مِنْهُ ۴۲۹

باب اسی کے بارے میں

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اللَّهُمَّ اطْوِلْهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۷۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مجھے وصیت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا تقویٰ اختیار کرو، ہر بلندی پر تکبیر (اللہ اکبر) کہو۔ اور جب وہ شخص واپس جانے لگا تو آپؐ نے فرمایا اے اللہ اس کے لیے زمین کی مسافت کو کم کر دے اور اس پر سفر آسان کر۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا ذَكَرَ فِي دَعْوَةِ الْمُسَافِرِ ۴۳۰

باب مسافر کی دعا کے متعلق

۱۳۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

۱۳۷۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں، مظلوم، مسافر اور اولاد کے خلاف باپ کی دعا۔ علی بن حجر نے یہ حدیث اسمعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ہشام دستوائی سے اور انہوں نے یحییٰ سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے ”کہ اسکی قبولیت میں کوئی شک نہیں“۔ یہ

حدیث حسن ہے اور ابو جعفر وہی ہیں جن سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی ہے۔ انہیں ابو جعفر مؤذن کہتے ہیں۔ ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔

هَشَامُ الدَّسْتَوَائِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُؤَذِّنُ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ.

۴۳۱: باب اس بارے میں کہ سواری

۴۳۱: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ

پر سوار ہوتے وقت کیا کہے

إِذَا رَكِبَ دَابَّةً

۱۳۷۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا أَتَى بِدَابَّةٍ لَيْسَ رُكْبُهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرَّكَابِ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّبِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيْ شَيْءٍ ضَحِجْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيْ شَيْءٍ ضَحِجْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيُعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرُكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

۱۳۷۴: حضرت علی بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کے سوار ہونے کیلئے سواری لائی گئی۔ جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو کہا ”بِسْمِ اللَّهِ“... پھر جب اس پر بیٹھ گئے تو پھر کہا ”سُبْحَانَ الَّذِي... الخ“ (پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کر دیا، ہم تو اسے قابو میں کرنے کی قوت نہیں رکھتے تھے اور ہمیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر تین تین مرتبہ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھی ”سُبْحَانَكَ... الخ“ (تیری ذات پاک ہے۔ میں نے ہی اپنے آپ پر ظلم کیا پس تو مجھے معاف کر دے۔ کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا)۔ پھر ہنسنے لگے۔ میں نے پوچھا: امیر المؤمنین آپ کس بات پر ہنسے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا جیسا کہ میں نے کیا۔ پھر آپ ہنس پڑے تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے کس بات پر تبسم فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تیرے رب کو اپنے بندے کا یہ کہنا بہت پسند ہے کہ اے رب مجھے معاف کر دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی سفر کے لیے جاتے اور سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہتے اور پھر سُبْحَانَ الَّذِي... الخ“ کہتے (پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کیا، ہم تو اسے قابو میں کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہمیں اپنے رب کی

الْمُبَارَكِ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَارِقِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّبِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي

طرف لوٹ کر جانا ہے) پھر یہ دعا پڑھتے ”اَللّٰهُمَّ اَلْح“
(اے اللہ مجھے اس سفر میں نیکی، تقویٰ اور ایسے عمل کی توفیق عطا فرما جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ ہمارے لیے چلنا آسان کر اور زمین کی مسافت کو چھوٹا کر دے، اے اللہ تو ہی سفر کا ساتھی اور اہل و عیال کا خلیفہ ہے۔ اے اللہ سفر میں ہماری رفاقت اور اہل و عیال کی حفاظت فرما۔) پھر جب واپس تشریف لاتے تو فرماتے ”اَنِسُوْنَ اَلْح“ (اگر اللہ نے چاہا تو ہم لوٹنے والے، تو بہ کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف بیان کرنے والے ہیں۔) یہ حدیث حسن ہے۔

۴۳۲: باب آندھی کے وقت پڑھنے کی دعا

۱۳۷۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب آندھی دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ”اَللّٰهُمَّ اَلْح“ (اے اللہ میں تجھ سے اس آندھی سے بھلائی اور اس میں موجود خیر کا سوال کرتا ہوں اور میں اسکے ساتھ بھیجی گئی خیر کا بھی طلبگار ہوں۔ پھر میں اس کے شر، اس میں موجود شر اور جس شر کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔) اس باب میں ابی بن کعبؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۴۳۳: باب اس بارے میں کہ بادل کی

آواز سن کر کیا کہے

۱۳۷۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بادل کی گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا پڑھتے ”اَللّٰهُمَّ اَلْح“ (اے اللہ ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کر ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر اور ہمیں اس (یعنی عذاب وغیرہ) سے پہلے معاف فرما دے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۴۳۴: باب اس بارے میں کہ چاند دیکھ کر کیا کہے

۱۳۷۸: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِي هَذَا مِنَ الْبَرِّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا الْمَسِيرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَ الْأَرْضِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُقْنَا فِي أَهْلِنَا وَكَانَ يَقُولُ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ اَنِسُوْنَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۴۳۲: بَاب مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عُمَرَ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رِبْعَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الرِّيحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي كَعْبٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۴۳۳: بَاب مَا يَقُولُ

إِذَا سَمِعَ الرُّعْدَ

۱۳۷۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي مَطَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرُّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِغَضَابِكَ وَغَافِقِمْ لَكَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۴۳۴: بَاب مَا يَقُولُ عِنْدَ رُؤْيَا الْهَلَالِ

۱۳۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو غَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: ”اَللّٰهُمَّ ... اِنِّیْ اَسْأَلُکَ“ (اے اللہ ہم پر اس چاند کو خیر، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔) (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۳۵: باب اس متعلق کہ غصہ کے وقت کیا پڑھے

۱۳۷۹: حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ دو شخص نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے یہاں تک کہ ایک کے چہرے پر غصے کے آثار ظاہر ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ وہ کلمہ کہہ دے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا۔ وہ ”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ“ ہے۔ اس باب میں حضرت سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے۔ محمد بن بشار نے عبد الرحمن سے اور وہ سفیان سے اس کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث مرسل ہے اس لیے کہ معاذ بن جبلؓ سے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کا سماع ثابت نہیں کیونکہ معاذ بن جبلؓ کا انتقال حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ہوا اور اس وقت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی عمر چھ سال تھی۔ شعبہ بھی حکم سے اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ عبد الرحمن نے عمر بن خطابؓ سے بھی روایت کی ہے اور ان کو دیکھا بھی ہے۔ عبد الرحمن کی کنیت ابو عیسیٰ اور ان کے والد ابو لیلیٰ کا نام بیار ہے۔ عبد الرحمن سے منقول ہے کہ انہوں نے انصار میں سے ایک سو بیس صحابہؓ کی زیارت کی ہے۔

سُلَيْمَانُ بْنُ سَفْيَانَ الْمَدَنِيُّ قَالَ ثَبَتَ بِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبَّنَا وَرَبُّكَ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۳۵: بَاب مَا يَقُولُ عِنْدَ الْغَضَبِ

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَاقِيصَةَ نَافِيَانَ عَنِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَمْ قَالَهَا لِلذَّهَبِ غَضَبُهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَافِيَانَ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفْيَانَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَمَاتَ مُعَاذٌ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَتْلَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى غُلَامٌ ابْنُ سَبْتٍ سِنِينَ هَكَذَا رَوَى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَرَأَاهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى يُكْنَى أَبَا عَيْسَى وَأَبُو لَيْلَى اسْمُهُ يَسَارٌ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ أَفْرَكْتُ عِشْرِينَ وَمِائَةً مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

خلاصۃ الابیہ اپ: بندوں کے مقامات میں سے بلند مقام عبدیت (بندگی) کا ہے اور سیدنا حضرت محمد ﷺ اس مقام کے امام ہیں یعنی اس وصف میں سب پر فائق ہیں اور دعاء چونکہ عبدیت کا جوہر اور خاص مظہر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتے وقت (بشرطیکہ حقیقی دعاء ہو) بندے کا ظاہر و باطن عبدیت میں ڈوبا ہوتا ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ کے احوال و اوصاف میں غالب ترین وصف اور حال دعاء کا ہے اور امت کو آپ ﷺ کے ذریعہ روحانی دولتوں کے جو عظیم خزانے ملے ہیں

ان میں سب سے بیش قیمت خزانہ ان دعاؤں کا ہے جو مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ سے خود آپ ﷺ نے کیس یا اُمت کو ان کی تلقین فرمائی ان میں سے کچھ دعائیں ہیں جن کا تعلق خاص حالات یا اوقات اور مخصوص مقاصد اور حاجات سے ہے ان دعاؤں کی قدر و قیمت اور افادیت کا ایک عام عملی پہلو تو یہ ہے کہ ان سے دعاء کرنے اور اللہ سے اپنی حاجتیں مانگنے کا سلیقہ اور طریقہ معلوم ہوتا ہے اور اس باب میں وہ رہنمائی ملتی ہے جو کہیں سے نہیں مل سکتی اور ایک دوسرا خاص علمی اور عرفانی پہلو یہ ہے کہ ان سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی روح پاک کو اللہ تعالیٰ سے کتنی گہری اور ہمہ وقتی وابستگی تھی اور آپ ﷺ کے قلب پر اس کا جلال و مجال کس قدر چھایا ہوا تھا اور اپنی اور ساری کائنات کی بے بسی و لا چاری اور اس مالک الملک کی قدرت کاملہ اور ہمہ گیر رحمت و ربوبیت پر آپ ﷺ کو کس درجہ یقین تھا کہ گویا یہ آپ ﷺ کے لئے غیب نہیں شہود تھا۔ حدیث کے ذخیرے میں رسول اللہ ﷺ کی جو سیکڑوں دعائیں محفوظ ہیں ان میں اگر غور کیا جائے تو کھلے طور پر محسوس ہوگا کہ ان میں سے ہر دعاء مغفرت الہی کا شاہکار اور آپ ﷺ کے کمال روحانی و فدا آشنائی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ ﷺ کے صدق (سچے) تعلق کا مستقل برہان ہے اور اس لحاظ سے ہر ماثور دعاء بجائے خود آپ ﷺ کا ایک روشن معجزہ ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم اور دعاء عبادت کا مغز ہے اور عبادت ہی انسان کی تخلیق کا اصل مقصد ہے تو یہ بات خود بخود متعین ہوگئی کہ انسانوں کے اعمال و احوال میں دعاء ہی سب سے زیادہ محترم اور قیمتی ہے۔ ذکر اللہ اپنے وسیع معنی کے لحاظ سے نماز تلاوت قرآن اور دعاء استغفار وغیرہ سب کو شامل اور یہ سب اس کی خاص شکلیں ہیں لیکن مخصوص عرف اور اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس توحید و تمہید اس کی عظمت و کبریائی اور اس کی صفات و کمال کے بیان اور دھیان کو ذکر اللہ کہا جاتا ہے قرآن و حدیث کے نصوص سے ظاہر ہے کہ نماز سے لے کر جہاد تمام اعمال صالحہ کی روح اور جان ذکر اللہ ہے اور یہی ذکر اللہ کی یاد کا وہ پروانہ و ولایت ہے جس کو عطاء ہو گیا وہ اصل ہو گیا اور جس کو عطاء نہیں ہوا وہ دور اور محروم رہا۔ یہ ذکر اللہ والوں کے قلوب کی غذا اور ذریعہ حیات ہے ذکر ہی سے دلوں کی دنیا کی آبادی ہے اگر دلوں کی دنیا اس سے خالی ہو جائے تو بالکل ویرانہ ہو کر رہ جائے دلوں کو نورانی بنانے اور اوصاف ردیہ کو اوصاف حمیدہ میں تبدیل کر دینے میں سب عبادات سے زیادہ زود اثر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ بیشک ذکر اللہ اس لحاظ سے کہ وہ اصلاً بالذات مقصد اعلیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے تقرب کا سب سے قریبی ذریعہ ہے وہ دوسرے تمام اعمال سے بہتر اور بالاتر ہے اور یہ اس کے منافی نہیں ہے کہ کسی خاص حالت میں اور کسی ہنگامی موقع پر صدقہ اور انفاق لوجہ اللہ یا جہاد فی سبیل اللہ کو زیادہ اہمیت حاصل ہو جائے اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ ایک عمل ایک اعتبار سے اصل و اہم ہو اور دوسرے اعتبار سے کوئی دوسرا عمل زیادہ اہمیت رکھتا ہو۔ دعاء کے آداب میں سے ایک ادب یہ کہ کسی دوسرے کے لئے دعاء کرنی ہو تو پہلے اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے مانگے اس کے بعد دوسرے کے لئے اگر صرف کسی دوسرے کے لئے مانگے گا تو اس کی حیثیت محتاج ساکس کی نہ ہوگی بلکہ صرف سفارشی کی سی ہوگی اور یہ بات دربار الہی کے کسی مسئلہ کے لئے مناسب نہیں ہے اور دعاء میں یا تو ہاتھ اٹھانا اور آخر میں ہاتھ منہ پر پھیرنا رسول اللہ ﷺ سے قریب قریب تواتر سے ثابت ہے۔ ختم تہجد پر آپ ﷺ کی دعاء نہایت جامع ہے اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرماویں بندہ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم اور اس کی حفاظت و نگہبانی کا محتاج ہے اس لئے جب گھر سے قدم باہر نکالے یا باہر سے گھر میں آئے یا سونے لگے یا سوکر اٹھے تو برکت اور استعانت کے لئے خدائے پاک کا نام لے لے اور اس سے دعاء کرے۔

۴۳۶: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى

رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمُدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِمَا رَأَى وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لَا حَدِّثْ بِهَا وَلَا تَضُرَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ الْمَدِينِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ رَوَى عَنْهُ مَالِكٌ وَالنَّاسُ.

۴۳۷: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى

الْبَاكُورَةَ مِنَ الثَّمَرِ

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَامَالِكٌ وَنَافِئَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمِدْنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ وَنَبِيَّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيَّكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيَّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَذْغُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَذْغُوا أَصْغَرَ وَلْيَذْغُوا أَكْبَرَ فَيُعْطِيَهُ ذَلِكَ الثَّمَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۳۸: بَابُ مَا يَقُولُ

۴۳۶: بَابُ اسْأَلِ بَارِئَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ

كُوْنِي بِرَأْوَافِ اللَّهِ

۱۳۸۰: حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ پس اسے چاہیے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے اور خواب لوگوں کو سنائے اور اگر کوئی برا خواب دیکھے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے اور اسے چاہیے کہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور اسے کسی کے سامنے بیان نہ کرے تاکہ وہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ اس باب میں حضرت ابوقادہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابن الہاد کا نام یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن الہاد مدنی ہے۔ یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں اور ان سے امام مالک اور بہت سے حضرات روایت کرتے ہیں۔

۴۳۷: بَابُ اسْأَلِ بَارِئَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ

كُوْنِي بِرَأْوَافِ اللَّهِ

۱۳۸۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے اور آپؐ دعا پڑھتے ”اَللّٰهُمَّ ... الخ“ (اے اللہ ہمارے لیے، ہمارے پھلوں، ہمارے شہر، ہمارے صاع اور ہمارے مد (ناپ تول کے پیمانے) میں برکت پیدا فرما۔ اے اللہ ابراہیم علیہ السلام تیرے دوست، بندے اور نبی تھے انہوں نے تجھ سے مکہ کے لیے دعا کی تھی۔ میں بھی تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ میں تجھ سے مدینہ کیلئے وہی کچھ مانگتا ہوں جو انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے مانگا تھا بلکہ اس سے دو گنا۔) راوی کہتے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ کسی چھوٹے بچے کو جو نظر آتا بلا تے اور وہ پھل اسے دے دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۳۸: بَابُ اسْأَلِ بَارِئَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ

إِذَا أَكَلَ طَعَامًا

کوئی کھانا کھائے تو کیا کہے؟

۱۳۸۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں اور خالد بن ولید نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہؓ کے ہاں داخل ہوئے وہ ایک برتن میں دودھ لے کر آئیں۔ آپؐ نے دودھ پیا۔ میں آپؐ کے دائیں اور خالد بائیں جانب تھے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا: پینے کی باری تمہاری ہے لیکن اگر چاہو تو خالد کو ترجیح دو۔ پس میں نے کہا میں آپ ﷺ کے جھوٹے پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کچھ کھلائے تو اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھے ”اَللّٰهُمَّ ... الخ“ (اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت پیدا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا) اور اگر کسی کو اللہ دودھ پلائے تو وہ کہے (اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت پیدا فرما اور یہ (دودھ) مزید عطا فرما) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دودھ کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں کہ کھانے اور پینے دونوں کے لئے کافی ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض راویوں نے یہ حدیث علی بن زید سے عمر بن حرمہ کے حوالہ سے نقل کی اور بعض انہیں عمرو بن حرمہ کہتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔

۴۳۹: باب اس بارے میں کہ کھانے

سے فراغت پر کیا کہے؟

۱۳۸۳: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپؐ یہ دعا پڑھتے تھے ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا ... الخ“ (یعنی تمام تعریفیں، بہت زیادہ تعریف اور پاک تعریف اسی کے لیے ہے) (اے اللہ) اس میں برکت پیدا فرما ہم اس سے بے پرواہ اور بے نیاز نہیں ہیں۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

۱۳۸۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرماتے یا پانی نوش

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ هُوَ ابْنُ أَبِي حُرْمَلَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَاءَتْنَا بِأَنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ أَثَرْتُ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أَوْثَرُ عَلَى سُورِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزَى مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ حُرْمَلَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عُمَرَوِ بْنِ حُرْمَلَةَ وَلَا يَصِحُّ.

۴۳۹: بَابُ مَا يَقُولُ

إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ نَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُفِعَتْ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُولُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مُودَعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ رِيَاحِ بْنِ

فرماتے تو یہ کلمات کہتے: ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ... الخ“ (یعنی تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔)

۱۳۸۵: حضرت مسہل بن معاذ بن انسؓ اپنے والد (معاذ بن انسؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے گا ”الْحَمْدُ لِلَّهِ...“ (یعنی تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے میری قدرت و طاقت نہ ہونے کے باوجود یہ عنایت فرمایا) تو اسکے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔

۴۴۰: باب اس بارے میں کہ گدھے

کی آواز سن کر کیا کہا جائے

۱۳۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سناؤ تو اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر بولتا ہے اور جب گدھے کی آواز سناؤ ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۴۱: باب تسبیح، تکبیر، تہلیل

اور تحمید کی فضیلت

۱۳۸۷: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین پر کوئی شخص ایسا نہیں جو ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کہے تو اسکے تمام (چھوٹے) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ یہی حدیث ابو یوسف

عُبَيْدَةَ قَالَ حَفْصُ عَنِ ابْنِ أَخِي أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ عَنْ مَوْلَى لَأَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرَبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ.

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرَّبِيُّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو مَرْحُومٍ نَ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ.

۴۴۰: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ

نَهْيَ الْحِمَارِ

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْتَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّسْبِيحِ

وَالْتَكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ

۱۳۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ أَبِي بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدٍ

سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن یہ روایت غیر مرفوع ہے۔ ابولج، یحییٰ بن ابی سلیم ہیں۔ بعض انہیں ابن سلیم کہتے ہیں۔ محمد بن بشار بھی ابن عدی سے وہ حاتم سے وہ ابولج سے وہ عمرو بن میمون سے وہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ پھر محمد بن بشار ہی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ ابولج سے اس کی مثل غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔

۱۳۸۸: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں گئے۔ جب ہم واپس آئے تو مدینہ کے قریب پہنچے پر لوگوں نے بہت بلند آواز سے تکبیر کہی۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارا رب بہرہ نہیں اور نہ ہی وہ غائب ہے بلکہ وہ تمہارے اور تمہاری ساریوں کے سروں کے درمیان ہے پھر آپؐ نے فرمایا: اے عبد اللہ بن قیس: کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں وہ ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن بن مل اور ابو نعامة کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے۔ یہ قول کہ ”اللہ تعالیٰ تمہارے اور تمہاری ساریوں کے سروں کے درمیان ہے“ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم اور اس کی قدرت ہے۔

باب: ۴۴۲

۱۳۸۹: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب معراج میں میری ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ اپنی امت کو میرا سلام پہنچا دیجئے اور ان سے کہہ دیجئے کہ جنت کی مٹی بہت اچھی ہے۔ اس کا پانی میٹھا ہے اور وہ ہموار میدان ہے۔ اس کے درخت ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ایوبؓ سے بھی روایت

الْبَخَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي بَلَجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَأَبُو بَلَجٍ نَاسُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَيُقَالُ ابْنُ سُلَيْمٍ أَيْضًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَابِتُ أَبِي عَبْدِ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ أَبِي بَلَجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلَجٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۱۳۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَابِتُ مَرْحُومِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارِ نَابِتُ نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيرَةً وَرَفَعُوا بِهَا أَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَصَمٍّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُءُوسِ رِحَالِكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ قَيْسٍ لَا أُعْلِمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مِلٍّ وَأَبُو نَعَامَةَ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَيْسَى وَمَعْنَى قَوْلِهِ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُءُوسِ رِحَالِكُمْ إِنَّمَا يَعْنِي عِلْمَهُ وَقُدْرَتَهُ.

باب: ۴۴۲

۱۳۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَابِتُ سَيَّارَ نَابِتُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرَى بِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْرَأْتُ أَمْتِكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيَعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَفِي

ہے۔ یہ حدیث اس سند سے یعنی حضرت ابن مسعودؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۳۹۰: حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہم مجلس (صحابہ کرامؓ) سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک ہزار نیکیاں کمانے سے بھی عاجز ہے؟ کسی شخص نے سوال کیا کہ وہ کیسے؟ آپؐ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی سومرتہ سبحان اللہ کہے تو اس کے بدلے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اسکے ایک ہزار (صغیرہ) گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

باب ۴۴۳:

۱۳۹۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ”سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ“ کہتا ہے اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابو زبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ جابرؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۳۹۲: محمد بن رافع اس حدیث کو مؤمل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابو زبیر سے انہوں نے جابرؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل نقل کیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سومرتہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ“ کہا اسکے تمام گناہ معاف کر دیے گئے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۴: حضرت ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان

الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِحِي بْنُ سَعِيدٍ نَا مُوسَى الْجَهَنِّيُّ قَالَ ثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَنْ جَلَسَ بِهِ أَيْعِزُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ أَحَدُكُمْ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ تُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحْطَ عَنْهُ أَلْفُ سَيِّئَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۴۴۳:

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَارُوحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَائِمُ مَلِّ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

پر آسان، میزان پر بھاری اور رحمن کو پسند ہیں۔ (وہ یہ ہیں) سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۹۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ“ قَدِير ”روزانہ سو مرتبہ پڑھے گا۔ اس کے لیے سو نیکیاں غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔ اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ اسکے سو گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور یہ اس کے لیے اس روز شام تک شیطان سے پناہ کا کام دے گا اور قیامت کے دن اس سے اچھے اعمال صرف وہی شخص پیش کر سکے گا جو اس کو اس سے زیادہ پڑھتا رہا ہوگا۔ اس سند سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی منقول ہے کہ جس نے سو مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ پڑھا اسکے تمام گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: ۴۴۴

۱۳۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح و شام ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ سو مرتبہ پڑھے گا۔ قیامت کے دن اس سے افضل عمل وہی شخص لا سکے گا جو اس سے زیادہ مرتبہ یا اتنی ہی مرتبہ پڑھے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۹۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا: کہ سو مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ پڑھا کرو اس لیے کہ جو شخص اسے ایک مرتبہ پڑھتا ہے اسکے لیے دس نیکیاں لکھ دی

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنِ نَامَالِكٍ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةِ مَرَّةٍ كَانَ لَهُ عِدْلٌ عَشْرٍ قَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَ لَهُ حِزْبًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَ ذَلِكَ حَتَّى يُمَسَّى وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَيْدِ الْبَحْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب: ۴۴۴

۱۳۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمَسِّي سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْزَادَ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۳۹۷: حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى نَا دَاوُدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَانَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ قُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ مَنْ

جاتی ہیں۔ پھر جو دس مرتبہ پڑھتا ہے اسکے لیے سوار جو سومرتبہ پڑھتا ہے اسکے لیے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جو اس سے زیادہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ بھی اسے زیادہ عطاء فرمائیں گے اور جو اللہ سے مغفرت مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب: ۴۴۵

۱۳۹۸: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک سومرتبہ صبح اور ایک سومرتبہ شام ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ پڑھا گویا کہ اس نے سو حج کیے اور جس نے صبح و شام سو سومرتبہ ”اَلْحَمْدُ لِلَّهِ“ کہا گویا کہ اس نے سو مجاہدوں کو گھوڑوں پر سوار کرایا یا فرمایا گویا کہ اس نے سو جہاد کیے۔ اور جس نے صبح و شام سو سومرتبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہا گویا کہ اس نے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے سو غلام آزاد کئے اور جس نے صبح و شام سو سومرتبہ ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ پڑھا۔ قیامت کے دن اس سے بہتر اعمال وہی پیش کر سکے گا جس نے اس سے زیادہ مرتبہ اس کے برابر پڑھا ہوگا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۹۹: حسین بن اسود عجمی، یحییٰ بن آدم سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے ابو بشر سے اور وہ زہری سے اس حدیث کو نقل کرتے ہیں۔ زہری کہتے ہیں کہ رمضان المبارک میں ایک مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہنا رمضان المبارک کے علاوہ ہزار مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہنے سے افضل ہے۔

باب: ۴۴۶

۱۴۰۰: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دس مرتبہ ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلَهًا وَاحِدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفْوًا“ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس

قَالَهَا مَرَّةً كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهُ أَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللَّهُ وَمَنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ غُفِرَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب: ۴۴۵

۱۳۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ نا أَبُو سُفْيَانَ الْجَمِيرِيُّ عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ حُمْرَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشْيِ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ مَرَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشْيِ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ قَالَ غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ وَمَنْ هَلَّلَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشْيِ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشْيِ لَمْ يَأْتِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرِ مِمَّا أَتَى إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْزَادَ عَلَى مَا قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۳۹۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْعَجَلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ تَسْبِيحَةٌ فِي رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ فِي غَيْرِهِ.

باب: ۴۴۶

۱۴۰۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نا اللَّيْثُ عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مَرَّةٍ عَنْ أَزْهَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلَهًا وَاحِدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفْوًا

اَحَدَ عَشَرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ اَرْبَعِينَ اَلْفَ حَسَنَةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْحَلِيلُ بْنُ مُرَّةٍ لَيْسَ بِالْقَوِيَّ عِنْدَ اصْحَابِ الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ هُوَ مُتَكْرِرُ الْحَدِيثِ.

کے لیے چار کروڑ نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ خلیل بن مرہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔

۱۴۰۱: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نا عَلِيُّ بْنُ مَعْبِدٍ نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَ الرَّقِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي اَنَيْسَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ اَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِي ذُبْرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رَجُلِيهِ قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِي غَنَةٌ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَهُ ذَلِكَ كُلُّهُ فِي حَرِّ مِنْ كُلِّ مَكْرُوهِ وَحَرِّ مِنْ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِدَنْبٍ اَنْ يُدْرِكَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ اِلَّا الشَّرَكَ بِاللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۴۰۱: حضرت ابو زررہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جو شخص فجر کی نماز کے بعد اس طرح بیٹھ کر (جیسے نماز میں تشهد میں بیٹھتا ہے) کسی سے بات کیے بغیر دس مرتبہ ”لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ پڑھے گا اسکے لیے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے اور وہ اس دن ہر برائی سے محفوظ رہے گا اور اسے شیطان کی پہنچ سے دور کر دیا جائے گا اور اسے اس دن شرک کے علاوہ کوئی گناہ ہلاک نہیں کر سکے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۴۴۷: باب جامع دعاؤں

کے بارے میں

۱۴۰۲: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُمَرَ اَنَّ النَّعْلِيَّ الْكُوفِيَّ نا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعُولٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللَّهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَدْ سَالَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمُ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهِ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطِيَ قَالَ زَيْدٌ فَذَكَرْتُهُ لَزُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَنَيْنٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو اسْحَاقَ عَنْ

۱۴۰۲: حضرت بریدہ اسلمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ان الفاظ سے دعا مانگتے ہوئے سنا ”اَللّٰهُمَّ..... كُفُوًا اَحَدٌ“ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے اس وسیلے سے مانگتا ہوں کہ میں نے گواہی دی ہے کہ تو اللہ ہے؟ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو تنہا اور بے نیاز ہے۔ جو نہ خود کسی کی اولاد دے اور نہ ہی کوئی اس کی اولاد دے اور نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس نے اللہ سے اسم اعظم کے وسیلے سے دعا کی ہے۔ اگر اس کے وسیلے سے دعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے اور اگر کچھ مانگا جائے تو عطاء کیا جاتا ہے۔ زید کہتے ہیں

مَالِكُ بْنُ مَعْمُورٍ قَالَ زَيْدٌ ثُمَّ ذَكَرْتُهِ لِسُفْيَانَ
فَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ
عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ وَانَّمَا أَخَذَهُ أَبُو اسْحَقَ عَنْ
مَالِكِ بْنِ مَعْمُورٍ.

کہ میں نے کئی سال کے بعد یہ حدیث زہیر بن معاویہ کے
سامنے کی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ حدیث ابواسحق نے مالک
بن مغول کے حوالے سے سنائی تھی۔ پھر میں نے سفیان کے
سامنے بیان کی تو انہوں نے بھی مالک بن مغول سے روایت کی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شریک اس حدیث کو ابواسحق سے وہ ابن بریدہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ ابواسحق
نے یہ حدیث مالک بن مغول سے روایت کی ہے۔

۱۴۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَاعِيْسِي بْنُ يُونُسَ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ الْقَدَّاحِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ
أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَالْهَكْمُ إِلَهُ وَاحِدٌ لَا
إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَفَاتِحَةِ آلِ عِمْرَانَ أَلَمْ اللَّهُ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۰۳: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان
دو آیات میں ہے ”وَالْهَكْمُ إِلَهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ“ اور سورۃ آل عمران کی ابتدائی آیت ”
أَلَمْ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

باب ۴۴۸:

باب ۴۴۸:

۱۴۰۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ شَرِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هَانِيَةَ
الْحَوَّلَانِيِّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ
بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا إِذْ دَخَلَ
رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْتُ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا
صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَى ثَمَّ
أَذْعُهُ قَالَ ثَمَّ صَلَّيْ رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ
وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي أَدْعُ تَجِبْ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ حَيَّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي هَانِيَةَ
الْحَوَّلَانِيِّ وَأَبُو هَانِيَةَ اسْمُهُ حَمِيدٌ بْنُ هَانِيَةَ وَأَبُو عَلِيٍّ
الْجَنْبِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ.

۱۴۰۴: حضرت فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ
رسول اللہ ﷺ تشریف فرماتے کہ ایک شخص آیا اور اس نے
نماز پڑھی پھر اللہ سے مغفرت مانگنے اور اسکی رحمت کا سوال
کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے نمازی تو نے
جلدی کی۔ جب نماز پڑھ چلو تو اللہ کی اس طرح حمد و ثنایاں کرو
جیسا کہ اسکا حق ہے پھر مجھ پر درود بھیجو اور پھر اس سے دعا
کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص نے نماز پڑھی پھر اللہ
کی تعریف بیان کی پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا۔ تو آپ نے
فرمایا: اے نمازی دعا کرو قبول کی جائے گی۔ یہ حدیث حسن
ہے۔ اس حدیث کو حیوہ بن شریح، ابوہانی سے روایت کرتے
ہیں۔ ابوہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابوعلی الجنبی کا نام عمرو
بن مالک ہے۔

۱۴۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجَمْهِيُّ نَا
صَالِحُ الْمُرِّيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۴۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے
یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور لہو

وہب میں مشغول دل کی دعا قبول نہیں فرماتے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۰۶: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے دیکھا۔ اس نے درود شریف نہیں پڑھا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جلدی کی ہے پھر اسے بلایا اور اسے یا کسی اور کو کہا کہ اگر تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اسکے بعد جو چاہیے دعا کرے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۴۴۹

۱۳۰۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا کیا کرتے تھے ”اللَّهُمَّ عَافِنِي... الخ“ (یعنی اے اللہ میرے جسم کو تندرستی اور میری بصارت کو عافیت عطا فرما اور اسے میرا وارث بنا۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو بردبار اور کریم ہے۔ اللہ کی ذات پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ ہی کے لیے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ حبیب بن ثابت نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

باب ۴۵۰

۱۳۰۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور خادم مانگا آپ نے فرمایا ”اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ... الخ“ (یعنی۔ اے اللہ۔ اے سات آسمانوں اور عرش عظیم کے مالک اے ہمارے اور ہر چیز کے رب۔ اے تورات، انجیل اور قرآن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْعُوا اللَّهَ وَ أَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلَبَ غَافِلٍ لِأِهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ الْمُقَرِّي نَا حَيَوَةَ قَالَ ثَنِي أَبُو هَانِيءٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكِ الْجَنَبِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْ هَذَا تَدْعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لغيرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالشَّاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدَ مَا شَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۴۴۹

۱۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي جَسَدِي وَعَافِنِي فِي بَصُرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ شَيْئًا.

باب ۴۵۰

۱۳۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُولِي اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَةِ

نازل کرنے والے، دانے کو اور گٹھلی کو اگانے والے، میں ہر اس چیز کے فساد سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسکی پیشانی (باگ ذور) تیرے دست قدرت میں ہے۔ تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، تو ہی ظاہر ہے تجھ سے اوپر کچھ نہیں، تو ہی باطن ہے، تجھ سے زیادہ پوشیدہ کوئی نہیں۔ میرا قرض ادا فرما اور مجھے فقر سے مستغنی کر دے) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اعمش کے بعض ساتھی اس حدیث کو اعمش سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ جبکہ بعض حضرات اعمش سے ابو صالح کے حوالے سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ یعنی اس میں حضرت ابو ہریرہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

باب ۴۵۱

۱۴۰۹: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے ”اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ.....“ آخر تک“ (یعنی۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں خوف خدا نہ ہو اور ایسی دعا سے پناہ مانگتا ہو جو قبول نہ ہوتی ہو اور ایسا نفس جو سیر نہ ہوتا ہو اور ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جس سے کوئی فائدہ نہ ہو۔ میں ان چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔) اس باب میں حضرت جابرؓ، ابو ہریرہؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اسی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۴۵۲

۱۴۱۰: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے پوچھا کہ اے حصین تم کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو؟ عرض کیا سات کی، چھ زمین پر اور ایک آسمان پر۔ پوچھا: پھر امید و خوف کس سے رکھتے ہو؟ عرض کیا: اس سے جو آسمان میں ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے حصین اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہیں دوا ایسے کلمات سکھاؤں گا جو تجھے فائدہ پہنچائیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حصین مسلمان ہوئے تو

وَالْاِنْجِيلَ وَالْقُرْآنَ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوْیَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اِخْذُ بِنَا صِیْتِهِ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ اَقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاغْنِنِّی مِنَ الْفَقْرِ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَهَكَذَا رَوٰی بَعْضُ اَصْحَابِ الْاَعْمَشِ عَنْ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ مُّرْسَلًا وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ.

باب ۴۵۱

۱۴۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِیْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

باب ۴۵۲

۱۴۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ شَيْبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِيَّ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ لَهَا قَالَ أَبِي سَبْعَةَ سِتَّةَ فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدٌ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعْبُدُ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلِمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: مجھے دو کلمات سکھائیے جن کا آپ نے وعدہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اللَّهُمَّ... آخِرَتِكَ کہو“ (یعنی اے اللہ مجھے ہدایت دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور عمران بن حصینؓ سے اور سند سے بھی منقول ہے۔

باب: ۴۵۳

۱۴۱۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ... آخِرَتِكَ“ (یعنی۔ اے اللہ میں تجھ سے فرغم، تھکن، سستی، بخل، قرض کی زیادتی اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔) یہ حدیث اس سند یعنی عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۴۱۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے ”اللَّهُمَّ... آخِرَتِكَ“ (یعنی۔ اے اللہ میں سستی، بڑھاپے، بزدلی، بخل، دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: ۴۵۴: انگلیوں پر تسبیح گننے کے بارے میں

۱۴۱۳: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی انگلیوں پر تسبیح گنتے ہوئے دیکھا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے یعنی اعمش کی عطاء سے روایت سے۔ شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے لمبی حدیث نقل کی اور اس باب میں یسیرہ بنت یاسر سے بھی روایت ہے۔

۱۴۱۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک صحابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے وہ پرندے کے بچے

تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللَّهُمَّ الْهَمُّنِي رُشْدِي وَأَعِزَّنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

باب: ۴۵۳

۱۴۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا أَبُو مُصْعَبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي عُمَرَ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدِّينِ وَغَلْبَةِ الرِّجَالِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عُمَرُو بْنِ أَبِي عُمَرَ.

۱۴۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَالْبُحْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب: ۴۵۴: مَا جَاءَ فِي عَقْدِ التَّسْبِيحِ بِالْيَدِ

۱۴۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا عَثَامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ بِيَدِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَرَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ بِطَوِيلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ يُسَيْرَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ.

۱۴۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ نَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَنَا مُحَمَّدٌ

کی طرح لاغر ہو گئے تھے۔ آپؐ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم اللہ سے عافیت نہیں مانگتے تھے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں اللہ سے دعا کیا کرتا تھا کہ اے اللہ جو عذاب تو نے مجھے آخرت میں دینا ہے وہ دنیا ہی میں دے دے۔ آپؐ نے فرمایا: ”سبحان اللہ“ تم اسکی طاقت نہیں رکھتے تھے اور تم میں اتنی استطاعت ہی نہیں۔ پس تم یہ دعا کیوں نہیں کرتے تھے۔ ”اللَّهُمَّ إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ...“ یعنی اے اللہ ہمارے ساتھ دنیا و آخرت میں بھلائی کا معاملہ فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت انسؓ ہی سے منقول ہے وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب ۴۵۵

۱۴۱۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ ... الخ تک“ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، حرام سے احتراز اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۴۵۶

۱۴۱۶: حضرت ابوودراءؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے ”اللَّهُمَّ ... مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ“ تک (یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیری اور ہر اس شخص کی محبت مانگتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔ پھر ہر وہ عمل جو مجھے تیری محبت تک پہنچائے۔ اے اللہ میرے لیے اپنی محبت کو میری جان و مال، اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ عزیز کر دے۔) راوی کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ وہ بندوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بُنِ الْمُتَشَّى نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جَهَدَ حَتَّى صَارَ مِثْلَ فَرْخٍ فَقَالَ لَهُ وَأَمَّا كُنْتَ تَدْعُو مَا كُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ قَالَ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَافِيَنِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجَلَهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّكَ لَا تُطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا كُنْتَ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۴۵۵

۱۴۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنَسًا شُعْبَةً عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَخْوَصِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقْيَ وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۴۵۶

۱۴۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ ثَبِي عَائِدُ اللَّهِ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يَبْلُغُنِي حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَ أَهْلِي مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَعْبَدُ الْبَشَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بَابُ ۴۵۷

بَابُ ۴۵۷

۱۴۱۷: حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَابِئُ أَبِي عَبْدِ عَدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ الْقُرْطَبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبَّهُ عِنْدَكَ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا فَاجَعَلَهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اللَّهُمَّ وَمَا رَزَوْتَنِي عَنْهُ مِمَّا أَحْبَبْتُ فَاجَعَلَهُ فِرَاقًا لِي فِيمَا تُحِبُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ اسْمُهُ غَمِيرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُمَاشَةَ.

۱۴۱۷: حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعائیں یہ کلمات کہا کرتے تھے ”اَللّٰهُمَّ ... آخر تک“ یعنی اے اللہ مجھے اپنی محبت عطا فرما اور اسکی محبت بھی عطا فرما جس کی محبت تیرے نزدیک فائدہ مند ہو۔ اے اللہ جو کچھ تو نے مجھے میری پسند کی چیز عطا کی ہے اسے اپنی پسند کی چیز کے لیے میری قوت بنا دے اے اللہ تو نے میری پسندیدہ چیزوں میں سے جو مجھے عطا نہیں کیا اسے اپنی پسندیدہ چیزوں کے لیے میری فراغت کا سبب بنا دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو جعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے۔

بَابُ ۴۵۸

بَابُ ۴۵۸

۱۴۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَبِي سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ شَتِيرِ بْنِ شَكْلٍ عَنْ أَبِيهِ شَكْلٍ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا اتَّعَوِّذُ بِهِ قَالَ فَاحْذِ بِكَفَيَّ فَقَالَ قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيٍّ يَعْنِي فَرْجَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ ابْنِ يَحْيَى.

۱۴۱۸: حضرت شکیل بن حمید فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے کہ میں اسے پڑھ کر اللہ کی پناہ مانگا کروں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ”اَللّٰهُمَّ مَنِيٍّ“ تک پڑھا (یعنی اے اللہ میں اپنے کانوں آنکھوں، زبان، دل اور منی کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں) منی سے مراد شرم گاہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں یعنی سعد بن اوس، بلال بن یحییٰ سے روایت کرتے ہیں۔

بَابُ ۴۵۹

بَابُ ۴۵۹

۱۴۱۹: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ السَّمَكِيِّ عَنْ طَاوُسِ اليماني عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْلَمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يَعْلَمُهُمُ السُّورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ

۱۴۱۹: حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ دعا اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن کریم کی کوئی سورت یاد کراتے ہوں ”اَللّٰهُمَّ آخر تک (یعنی اے اللہ میں دوزخ، قبر، دجال کے فتنے، زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۴۱۹: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ السَّمَكِيِّ عَنْ طَاوُسِ اليماني عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْلَمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يَعْلَمُهُمُ السُّورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۴۲۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا کیا کرتے تھے ”اَللّٰهُمَّ سے آخر تک“ (یعنی۔ اے اللہ میں تجھ سے دوزخ کے فتنے، دوزخ کے عذاب، قبر کے فتنے، امیری کے فتنے، فقر کے فتنے اور دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے۔ اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس طرح دوری فرما جیسے تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری کر دی۔ اے اللہ میں سستی، بڑھاپے، گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۲۰: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةَ بِنِ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِمْ لَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الطَّلَحِ وَالْبَرَدِ وَاتَّقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا اتَّقَيْتُ الثُّوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَا عَذْبَنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَانَمِ وَالْمَغْرَمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۲۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات کے وقت یہ دعا کرتے ہوئے سنا ”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ... آخر تک“ (یعنی۔ اے اللہ میری مغفرت فرما مجھ پر رحم فرما اور مجھے اعلیٰ دوست (یعنی اللہ تعالیٰ) سے ملادے۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۲۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ نَا عَبْدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ وَقَاتِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَالْحَقْنِيْ بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۴۶۰

باب ۴۶۰

۱۴۲۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ آپ کے ساتھ سو رہی تھی کہ میں نے آپ کو نہ پا کر ہاتھ سے ٹولا تو میرا ہاتھ آپ کے پاؤں مبارک پر پڑا۔ آپ سجدے میں تھے اور یہ دعا کر رہے تھے ”اَعُوذُ..... آخر تک“ (یعنی اے اللہ میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے غصے کے سبب تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری اس طرح تعریف نہیں کر سکتا جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے منقول ہے۔ قمیمہ بھی اس حدیث کو یحییٰ بن سعد سے اسی سند

۱۴۲۲: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَفَزْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَا فَاتِكَ مِنْ غَقُوبَتِكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا

اللَّيْلُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي نِسَاءً عَلَيْكَ.

سے اسی کی مانند نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں ”وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي“ (یعنی میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور تیری اس طرح تعریف نہیں کر سکتا.....)

باب: ۴۶۱

۱۴۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس طرح دعا نہ کرے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما۔ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ بلکہ اے چاہے کہ سوال کو کسی چیز کے ساتھ معلق نہ کرے کیونکہ اسے روکنے یا منع کرنے والا کوئی نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: ۴۶۱

۱۴۲۳: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنَى نَا مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمَ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مَكْرَهَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب: ۴۶۲

۱۴۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ روزانہ رات کو جب تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو دنیا کے آسمان پر آ جاتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اسے قبول کروں اور کون ہے جو مجھ سے مغفرت مانگے تاکہ میں اسے بخش دوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عبد اللہ الاغر کا نام سلمان ہے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ابو مسعود، جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، رفاعہ جہنمی رضی اللہ عنہ، ابو درداء رضی اللہ عنہ اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

باب: ۴۶۲

۱۴۲۴: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنَى نَا مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَاسُ سَلْمَانٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَرَفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَغُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ.

۱۴۲۵: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کوئی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد مانگی جانے والی (دعا)۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابو ذرؓ اور ابن عمرؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رات کو آخری حصے میں مانگی جانے والی دعا افضل ہے اور اسکی قبولیت کی امید ہے۔ اور اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۴۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الشَّقْفِيُّ الْمُرُوزِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَذُبُرُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ الدُّعَاءُ فِيهِ أَفْضَلُ وَأَرْجَى وَنَحْوُ هَذَا.

باب ۴۶۳

۱۴۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَمَصِيُّ عَنْ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ زَيَْادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ أَصْبَحْنَا نَشْهَدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّبُ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِي ذَلِكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

باب ۴۶۴

۱۴۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عُمَرَ الْهَلَالِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُ دُعَاءَ كَ اللَّيْلَةِ فَكَانَ الَّذِي وَصَلَ إِلَيَّ مِنْهُ أَنْتَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي قَالَ فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَكْنَنَ شَيْنًا وَأَبُو السَّلِيلِ اسْمُهُ ضَرِيبُ بْنُ نُفَيْرٍ وَيُقَالُ نُفَيْرٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

باب ۴۶۵

۱۴۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ ابْنِ زَخْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوْهُ بَهْوَ لَاءِ الْكَلِمَاتِ لِأَصْحَابِهِ اللَّهُمَّ أَقْسِمُ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحْوِلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَا صِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا

باب ۴۶۳

۱۴۲۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح یہ دعا پڑھے گا اس کے اس دن کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر شام کو پڑھے گا تو اس رات اس سے سرزد ہونے والے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے ”اللَّهُمَّ رَسُوْلُكَ“ تک (یعنی اے اللہ ہم نے صبح کی ہم تجھے تیرے عرش کے اٹھانے والوں، تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ تو اللہ ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۴۶۴

۱۴۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے آج رات آپ کی دعا سنی چنانچہ جو میں سن سکا وہ یہ ہے ”اللَّهُمَّ“ (یعنی اے اللہ میرے گناہ معاف فرما، میرے گھر میں کشادگی پیدا فرما اور جو کچھ مجھے یاد ہے اس میں برکت پیدا فرما۔) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اس میں دیکھا کہ کوئی چیز چھوٹ گئی ہو۔ ابو السلیل کا نام ضریب بن نفیر ہے انہیں نفیر بھی کہا گیا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۴۶۵

۱۴۲۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی مجلس سے یہ دعا کیے بغیر اٹھے ہوں ”اللَّهُمَّ ... آخر تک (یعنی۔ اے اللہ ہم میں اپنے خوف کو اتنا تقسیم کر دے کہ ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی فرمانبرداری ہم میں اتنی تقسیم کر دے کہ وہ ہمیں جنت تک پہنچا دے اور اتنا یقین تقسیم کر دے کہ ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان

ہو جائیں اور جب تک ہم زندہ رہیں ہماری سماعت، بصر اور قوت سے مستفید کر اور اسے ہمارا وارث کر دے۔ اے اللہ ہمارا انتقام اسی تک محدود کر دے جو ہم پر ظلم کرے۔ ہمیں دشمنوں پر غلبہ عطاء فرما، ہمارے دین میں مصیبت نازل نہ فرما، دنیا ہی کو ہمارا اصل مقصد نہ بنا اور نہ دنیا کو ہمارے علم کی انتہا بنا اور ہم پر ایسے شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔ (یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض حضرات اس حدیث کو خالد بن ابی عمران سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمیر سے نقل کرتے ہیں۔)

۱۳۲۹: حضرت مسلم بن ابی بکرؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے یہ دعا کرتے ہوئے سنا ”اللّٰهُمَّ.....“ تو پوچھا کہ بیٹے یہ دعا تم نے کس سے سنی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ سے۔ فرمانے لگے تو پھر ہمیشہ اسے پڑھتے رہا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ (ترجمہ۔ اے اللہ میں تجھ سے غم، سستی اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۴۶۶

۱۳۳۰: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ اگر تم انہیں پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش فرمادیں اور اگر تمہیں بخش دیا ہو تو تمہارے درجات بلند کریں۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ ”اِلٰهَ الْاِلٰهَةِ.....“ (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بلند اور عظیم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حلیم و کریم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ کی ذات پاک ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے) علی بن خشرم کہتے ہیں کہ علی بن حسین بن واقد بھی اپنے والد سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس میں آخر میں ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ کے الفاظ زیادہ ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ابوالحق کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوالحق، حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں۔

تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تَهْوُونَ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتْنًا بِأَسْمَاءِ عَنَا وَابْصَارَنَا وَقُوَّتَنَا مَا أَحْيَيْنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّمَنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۳۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا سُفْيَانُ الشَّحَامُ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بُكْرَةَ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَآنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ يَابُنَى مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُهُنَّ قَالَ الزَّمُهُنَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُنَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب ۴۶۶

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَعْلِمُكُمْ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مَغْفُورًا لَكُمْ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَآخَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ.

بَابُ ۴۶۷

بَابُ ۴۶۷

۱۴۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ مَرَّةً عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِيهِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ وَهُوَ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ يُونُسَ فَقَالُوا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَ رِوَايَةِ مُحَمَّدٍ بْنِ يُوسُفَ.

۱۴۳۱: حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذوالنون (حضرت یونس علیہ السلام) کی مچھلی کے پیٹ میں کی جانے والی دعا ایسی ہے کہ کوئی مسلمان اسے پڑھ کر دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اسکی دعا قبول فرمائیں گے۔ وہ یہ ہے ”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“ (یعنی تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیری ذات پاک ہے۔ میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔) محمد بن یوسف کبھی یہ حدیث ابراہیم بن محمد بن سعد کے واسطے سے سعد سے نقل کرتے ہیں اور کئی راوی یہ حدیث یونس بن ابوالحاق سے وہ ابراہیم بن محمد بن سعد سے اور وہ سعد سے نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں یہ نہیں کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ پھر ابوالاحمد زبیری اسے یونس سے وہ ابراہیم بن محمد بن سعد سے وہ اپنے والد سے اور وہ سعد سے محمد بن یوسف ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

بَابُ ۴۶۸

بَابُ ۴۶۸

۱۴۳۲: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَادٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ يُوسُفَ وَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۴۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سونام ہیں۔ جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ یوسف، عبد الاعلیٰ سے وہ ہشام سے وہ محمد بن حسان سے وہ محمد بن سیرین سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے۔

بَابُ ۴۶۹

بَابُ ۴۶۹

۱۴۳۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

۱۴۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سونام ہیں جو انہیں یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ ”هُوَ الَّذِي لَا إِلَهَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ أَسْمَاءً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مِنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهِمِّنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُدِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِيفُ الْمُقِيتُ الْحَسِيبُ الْحَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاحِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالَى الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنتَقِمُ الْغَفُورُ الرَّءُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمَغْنَى الْمَنَاعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّورُ الْهَادِي الْبَدِيعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الصَّبُورُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

کرنے والا، بہت مشفق، ملکوں کا مالک، جلال و اکرام والا، عدل کرنے والا، جمع کرنے والا، بے نیاز، غنی بنانے والا، روکنے والا، ضرر پہنچانے والا، نفع بخش ہدایت دینے والا، بے مثال ایجاد کرنے والا، باقی رہنے والا، نیکی کو پسند کرنے والا، صبر و تحمل والا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۴۳۴: حَدَّثَنَا بِهِ غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ وَهُوَ ثَقَّةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ فِي كَبِيرِ شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْأَسْمَاءِ إِلَّا فِي هَذَا

۱۴۳۴: متعدد روایات نے صفوان بن صالح سے نقل کیا۔ ہم اسے صرف صفوان کی روایت سے جانتے ہیں صفوان محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے متعدد سندوں سے مروی ہے لیکن اسماء الہی کا ذکر ہمارے علم کے مطابق صرف اسی روایت میں ہے۔ آدم ابن ابی ایاس نے

دوسری سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اسماء کا ذکر بھی کیا لیکن اسکی سند صحیح نہیں۔

الْحَدِيثُ وَقَدْ رَوَى اَدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَّاسٍ هَذَا الْحَدِيثُ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هَذَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ فِيهِ الْأَسْمَاءُ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَرِيحٌ.

۱۳۳۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا جنت میں داخل ہوگا۔ اس حدیث میں ناموں کا تفصیلی ذکر نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو الیمان نے بواسطہ شعیب بن ابی حمزہ ابو الزناد سے یہ حدیث روایت کی لیکن اس میں ناموں کا ذکر نہیں کیا۔

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَلَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ الْأَسْمَاءِ وَهُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي خَمْرَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْأَسْمَاءُ.

۱۳۳۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم جنت کے باغوں پر سے گزرو تو وہاں چرا کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جنت کے باغ کیا ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مسجدیں۔ میں نے عرض کیا کہ ان میں چرنا کس طرح ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ" کہنا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قُلْتُ وَمَا الرِّتْعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۳۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم جنت کے باغوں پر سے گزرو تو وہیں چرا کرو۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا جنت کے باغ کیا ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر کے حلقے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَى أَبِي قَالَ ثَنَى مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ هُوَ الْبَنَانِيُّ ثَنَى أَبِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا قَالُوا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حَلَقُ الذِّكْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ.

باب ۴۷۰

باب ۴۷۰

۱۳۳۸: حضرت ام سلمہؓ، حضرت ابو سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو اسے چاہیے کہ "اِنَّ اللّٰهَ..... خَيْرٌ" تک پڑھے (یعنی ہم سب اللہ ہی کی ملکیت میں ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ اے اللہ میں اپنی مصیبت کا ثواب تجھ سے چاہتا ہوں۔ مجھے اس

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ

کا اجر عطا فرما اور اس کے بدلے بہتر چیز عطا فرما) پھر جب ابوسلمہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ میری بیوی کو مجھ سے بہتر شخص عطا فرما۔ جب ابوسلمہ فوت ہو گئے تو ام سلمہؓ نے ”إِنَّا لِلَّهِ.... آخِر“ تک پڑھا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ اور سند سے بھی ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی کے واسطے سے منقول ہے۔ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد ہے۔

باب ۴۷۱

۱۴۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دعا افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے رب سے عافیت اور دنیا و آخرت میں معافی مانگا کرو۔ وہ دوسرے دن پھر حاضر ہوا اور وہی سوال کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا۔ وہ تیسرے دن پھر حاضر ہوا اور وہی سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تجھے دنیا و آخرت میں معافی مل گئی پھر تو کامیاب ہو گیا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف سلمہ بن وردان ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۴۴۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ شب قدر کوئی رات ہے تو کیا دعا کروں؟ آپ نے فرمایا ”اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفْوٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي“ (یعنی اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو ہی پسند فرماتا ہے۔ پس مجھے معاف فرما دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

۱۴۴۱: حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایسی چیز بتائیے کہ میں رب سے مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عافیت مانگا کرو۔ میں تھوڑے دن بعد پھر گیا اور وہی سوال کیا تو آپ ﷺ نے

مُصِيبَتِي فَأَجْرُنِي فِيهَا وَابْدِلْنِي مِنْهَا خَيْرًا فَلَمَّا اخْتَصَر أَبُو سَلَمَةَ قَالَ اللَّهُمَّ اخْلُفْ فِي أَهْلِي خَيْرًا مِنِّي فَلَمَّا قُبِضَ قَالَ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ عَنِ اللَّهِ اخْتَسَبَ مُصِيبَتِي فَأَجْرُنِي فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو سَلَمَةَ إِسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ.

باب ۴۷۱

۱۴۳۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى نَا سَلَمَةَ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدَّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ سَلِ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ آتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدَّعَاءِ أَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ آتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيتَ فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ.

۱۴۴۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدَرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفْوٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۴۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللَّهَ قَالَ سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَلَبِثْتُ أَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا

فرمایا: اے عباسؓ اے رسول اللہ ﷺ کے چچا اللہ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے اور عبد اللہ وہ عبد اللہ بن حارث بن نوفل ہیں۔ ان کا حضرت عباسؓ سے سماع ثابت ہے۔

باب ۴۷۲

۱۴۴۲: حضرت عائشہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیا کرتے ”اللّٰهُمَّ..... سے آخر تک“ (یعنی۔ اے اللہ میرے لیے خیر پسند فرما اور میرے کام میں برکت پیدا فرما۔) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف زنفل کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ انہیں زنفل بن عبد اللہ العرفی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ عرفات میں رہائش پذیر تھے۔ زنفل بن عبد اللہ اس حدیث میں منفرد ہیں۔ اور ان کا کوئی متابع نہیں۔

باب ۴۷۳

۱۴۴۳: حضرت ابوما لک اشعرئیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو نصف ایمان ہے۔ ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ“ میزان کو بھر دیتا ہے اور ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ“ آسمانوں اور زمین کو بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے، صدقہ ایمان کی دلیل ہے، صبر روشنی ہے، قرآن (تیری) نجات یا ہلاکت کی جنت ہے اور ہر شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے نفس کو بچ رہا ہوتا ہے پھر یا تو وہ اسے (اطاعت و فرمانبرداری) کی وجہ سے آزاد کرالیتا ہے یا پھر (نافرمانی کر کے) خود کو برباد کر لیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۴۴: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سبحان اللہ“ نصف میزان ہے ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ“ اُسے بھر دیتی ہے اور ”لا الہ الا اللہ“ اور ”اللّٰہ“ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ تک سیدھا پہنچتا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور یہ

باب ۴۷۲

۱۴۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْوَزِيرِ نَا زَنْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَمْرًا قَالَ اللَّهُمَّ خَوْلِي وَاخْتَرِلِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَنْفَلٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَيُقَالُ لَهُ زَنْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَرَفِيُّ وَكَانَ يَسْكُنُ عَرَفَاتٍ وَتَفَرَّدَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يَتَّبَعُ عَلَيْهِ.

باب ۴۷۳

۱۴۴۳: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا أَبَانُ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ نَا يَحْيَى أَنْ زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَامٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايَعُ نَفْسَهُ فَمُعْتَقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۴۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَيْسَ لَهَا دُونَ اللَّهِ حِجَابٌ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَيْهِ هَذَا

سند قوی نہیں۔

۱۳۴۵: قبیلہ بنو سلیم کے ایک شخص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یا میرے ہاتھ پر یہ چیزیں گن کر بتائیں کہ تسبیح (سبحان اللہ) نصف میزان ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ کامل میزان اور ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ آسمان وزمین کے درمیان خلا کو بھر دیتا ہے اور روزہ نصف صبر ہے اور پاکی نصف ایمان ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو شعبہ اور ثوری نے ابوالحق سے نقل کیا ہے۔

باب ۴۷۴

۱۳۴۶: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قوف عرفات کے موقع پر زوال کے بعد اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے کہ ”اللَّهُمَّ..... آخِرُكَ“ (یعنی۔ اے اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں جس طرح تو خود بیان کرے اور ہمارے بیان کرنے سے بہتر۔ اے اللہ میری نماز، میری، میری قربانی زندگی، میری موت اور میرا لوٹنا تیری ہی طرف ہے۔ اے اللہ میری میراث بھی تیرے ہی لیے ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے عذاب قبر، سینے کے دوسے اور (کسی) کام کی پریشانی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے اس شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو ہوالاتی ہے یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور یہ سند قوی نہیں۔

باب ۴۷۵

۱۳۴۷: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت سی دعائیں کیں جو ہمیں یاد نہ ہو سکیں تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے بہت سی دعائیں کیں جنہیں ہم یاد نہ کر سکے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں کہ وہ تمام دعاؤں کو جمع کر دے تم یہ دعا کیا کرو۔ ”اللَّهُمَّ..... آخِرُكَ“ (یعنی اے اللہ ہم تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتے ہیں جس کا رسول اکرم ﷺ نے سوال کیا اور ہر اس چیز

حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ. ۱۳۴۵: حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جُرَيْجٍ النَّهْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّ هُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِي أَوْفَى يَدِهِ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُهُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطَّهْوَرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.

باب ۴۷۴

۱۳۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ نَاعِلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ ثَنِي قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ وَكَانَ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنِ الْأَعْرَبِيِّ الصَّبَّاحِ خَلِيفَةُ بْنُ حَصِينٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَكْثَرُ مَا دَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي الْمَوْقِفِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا تَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ مَابِي وَلَكَ رَبِّ تَرَاتِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَاسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيءُ بِهِ الرَّيْحُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

باب ۴۷۵

۱۳۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ نَاعِمَارُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْبَتِ شَفِيَّانِ الثَّوْرِيِّ نَالِثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا فَلَمَّا يَارَسُولُ اللَّهِ دَعَوْتُ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ ذَلِكَ كُلَّهُ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ

سے پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی، تو ہی مددگار ہے، تو ہی خیر و شر کا پہنچانے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت بھی صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب: ۴۷۶

۱۴۳۸: حضرت شہر بن حوشبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ام سلمہؓ سے پوچھا کہ اے ام المؤمنین رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس اکثر کیا دعا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ”یا مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ علی دینک“ (یعنی۔ اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ) پھر فرمانے لگیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: آپ اکثر یہی دعا کیوں کرتے ہیں؟۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ام سلمہؓ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اس کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو۔ جسے چاہتا ہے (دین حق پر) قائم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے ٹیڑھا کر دیتا ہے۔ پھر حدیث کے راوی معاذ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا الْآیۃ“ (یعنی اے اللہ ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ کر۔)

اس باب میں حضرت عائشہؓ، نواس بن سمعان، انسؓ، جابرؓ، عبد اللہ بن عمرؓ اور نعیم بن حمادؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب: ۴۷۷

۱۴۳۹: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ خالد بن ولید مخزومی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ رات میں کسی وضو سے یا خوف کی وجہ سے سو نہیں سکا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب سونے کے لیے اپنے بستر پر جاؤ تو یہ دعا پڑھا کرو ”اَللّٰهُمَّ آخِرَ تَحَنُّنٍ“ (یعنی۔ اے اللہ اے سات آسمانوں اور ان کے سائے میں چلنے والوں کے رب، اے زمین والوں کو پالنے والے، اے شیاطین اور ان کے گمراہ کیے ہوئے لوگوں کے رب اپنی تمام مخلوق کے شر سے مجھے نجات دے کہ ان میں

مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَوَّذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاءُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب: ۴۷۶

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي كَعْبٍ صَاحِبِ الْحَرِيرِ قَالَ ثَبَتِي شَهْرُ بْنُ حَوْشِبٍ قَالَ قُلْتُ لَأَمَ سَلَمَةَ يَأْمُ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ أَكْثَرَ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ عِنْدَكَ قَالَتْ كَانَ أَكْثَرَ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ ثَبَتِ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَا أَكْثَرُ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ ثَبَتِ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَ يَأْمُ سَلَمَةَ أَنَّهُ لَيْسَ اذِمِّي إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مَعَ أَصَابِعِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَرَاغَ فِتْلًا مُعَاذُ رَبَّنَا لَا تَزُغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالنَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَانْسٍ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَنُعَيْمِ بْنِ حَمَادٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب: ۴۷۷

۱۴۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ نَا الْحَكَمُ بْنُ ظَهْرٍ نَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَكِيَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْأَرَقِّ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْتُ وَرَبِّ الْأَرْضَيْنِ وَمَا أَقْلَلْتُ وَرَبِّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِي جَارًا مِّنْ

سے کوئی مجھ پر زیادتی یا ظلم نہ کرے۔ تیری پناہ میں آیا ہوا غالب ہے۔ تیری ثواب برتر ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، معبود صرف تو ہی ہے۔) اس حدیث کی سند قوی نہیں کیونکہ حکم بن ظہیر سے بعض محدثین نے احادیث نقل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ پھر اسکے علاوہ ایک اور سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے لیکن وہ مرسل ہے۔

۱۳۵۰: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی نیند میں ڈر جائے تو یہ دعا پڑھے ”أَعُوذُ..... بِخَضِرُونَ“ تک (یعنی۔ میں اللہ کے غضب، عقاب، اسکے بندوں کے فساد، شیطانی وساوس اور ان (شیطانوں) کے ہمارے پاس آنے سے اللہ کے پورے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں) اگر وہ یہ دعا پڑھے گا تو وہ خواب اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔ عبدالرحمن بن عمروؓ یہ دعا اپنے بالغ بچوں کو سکھایا کرتے تھے اور نا بالغ بچوں کے لیے لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۴۷۸:

۱۳۵۱: عمرو بن مرہ، ابو وائل سے اور وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں (راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا کہ کیا تم نے خود ابن مسعودؓ سے سنا؟ انہوں نے فرمایا ہاں) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔ اسی لیے اس نے ظاہری اور چھپی ہوئی تمام فواحش کو حرام قرار دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سب سے زیادہ پسند ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے خود اپنی تعریف بیان فرمائی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۴۷۹:

۱۳۵۲: حضرت عبداللہ بن عمروؓ، حضرت ابو بکر صدیقؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ایسی

شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارَكَ وَجَلَّ ثَنَا وَكَ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي وَالْحَكَمُ بْنُ ظَهِيرٍ قَدْ تَرَكَ حَدِيثَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَيُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَرَعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَامَاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَخْضُرُونَ فَأَنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكِّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُقْبِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب ۴۷۸:

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ مَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ وَلِلذَلِكَ حَرَمَ الْفَوَاحِشِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِلذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۴۷۹:

۱۳۵۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَو عَنْ أَبِي بَكْرٍ

دعا بتائیے جو میں نماز میں مانگا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللَّهُمَّ ظَلَمْتُ نَفْسِي آخِرَتِكَ“ (یعنی اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا اور گناہوں کو معاف کرنے والا تیرے علاوہ کوئی نہیں۔ مجھے بھی معاف کر دے اور اپنی طرف سے مغفرت اور رحم فرما کیونکہ تو غفور اور رحیم ہے) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوالخیر کا نام مرہد بن عبداللہ یزنی ہے۔

باب: ۴۸۰

۱۳۵۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ پر کوئی سخت کام آن پڑتا تو یہ دعا کرتے ”يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْتَعِثْ“ تک (یعنی اے زندہ اور (زمین و آسمان) کو قائم رکھنے والے تیری رحمت کے وسیلے سے فریاد کرتا ہوں) اسی سند سے یہ ارشاد بھی منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا ”يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ کو لازم پکڑو (یعنی اے بڑائی اور بزرگی والے) یہ حدیث غریب ہے اور انسؓ سے اور سند سے بھی منقول ہے۔

۱۳۵۴: محمود بن غیلان اس حدیث کو مؤمل سے وہ حماد بن سلمہؓ سے وہ انس بن مالکؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم لوگ ”يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ پڑھتے رہا کرو۔ یہ حدیث غریب ہے اور غیر محفوظ ہے۔ حماد بن سلمہ سے بھی حمید کے حوالے سے حسن بصری سے مرفوعاً منقول ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ مؤمل نے اس میں غلطی کی ہے وہ حمید کے واسطے سے انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا کوئی متابع نہیں۔

۱۳۵۵: حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اس طرح دعا مانگتے ہوئے دیکھا ”اللَّهُمَّ إِنِّي النِّعْمَةُ“ تک (یعنی اے اللہ میں تجھ سے پوری نعمت مانگتا ہوں) تو آپؐ نے پوچھا کہ پوری نعمت کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے ایک بہتری کی دعا کی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: اس سے مراد دوزخ سے نجات اور جنت میں داخل ہونا ہے

الصَّدِيقِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمْنِي دُعَاءَ أَذْغُوَابِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثٌ لَيْثٌ بِنِ سَعْدٍ وَأَبُو الْخَيْرِ اسْمُهُ مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيُّ.

باب: ۴۸۰

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ نَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ الرَّحِيلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ أَخِي زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَرِهَ أَمْرًا قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اظْطُؤْا بِذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا مُؤْمَلٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اظْطُؤْا بِذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ وَأَمَّا يُرْوَى هَذَا عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ وَ مُؤْمَلٌ غَلَطَ فِيهِ فَقَالَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَلَا يَتَّبَعُ فِيهِ.

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَرِيزِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ تَمَامَ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا أَرْجُو أَبْهَا الْخَيْرِ قَالَ فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ وَالْفُورُ

پھر آپؐ نے ایک اور شخص کو ”يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ کہتے ہوئے سنا تو فرمایا: تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے لہذا سوال کرو۔ پھر آپؐ نے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ سے صبر مانگتے ہوئے سنا تو فرمایا یہ تو بلاء ہے اب اس سے عافیت مانگو۔ احمد بن منبج بھی اسماعیل سے اور وہ جریری سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب : ۳۸۱

۱۳۵۶: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے بستر پر سونے کے لیے پاک ہو کر جائے اور نیند آنے تک اللہ کا ذکر کرتا رہے وہ رات کے کسی بھی حصے میں اللہ سے دنیا اور آخرت کی جو بھلائی بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ ضرور اسے عطا فرمائیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور شہر بن حوشب سے منقول ہے وہ ابو ظبیہ سے وہ عمرو بن عبسہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

باب : ۳۸۲

۱۳۵۷: ابوراشد حمرانی کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپؐ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ انہوں نے مجھے ایک ورق دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے لکھوایا تھا۔ میں نے اسے دیکھا تو اس میں یہ تحریر تھا۔ ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے صبح و شام پڑھنے کے لیے کوئی دعا بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا یہ پڑھا کرو: ”اَللّٰهُمَّ ... آخِرُكَ“ (یعنی۔ اے اللہ۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو ہی ہر چیز کا رب اور مالک ہے۔ میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور شرک

مِنَ النَّارِ وَ سَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدْ اسْتَجِيبَ لَكَ فَسَنَلُ وَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ سَأَلْتَ اللَّهَ الْبَلَاءَ فَاسْأَلْهُ الْعَافِيَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهَذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

باب : ۳۸۱

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اَوْتِيَ اِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى يَذُرَّكَ النَّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللَّهُ اِيَّاهُ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا اَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ عَبْسَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب : ۳۸۲

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْخُمَرَانِيِّ قَالَ اَتَيْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرُو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنَا مِمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَقَى اِلَيَّ صَحِيفَةً فَقَالَ هَذَا مَا كَتَبَ لِيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَنَظَرْتُ فِيْهَا فَلَمَّا فَتَنَّا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْنِيْ مَا اَقُولُ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ قُلِ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَ

شُرِكِهِ وَأَنْ أَتَرَفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجْرُهُ إِلَى مُسْلِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ خود کو کوئی برائی کروں یا اسے کسی مسلمان سے کراؤں (یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرْقِ فَصَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَازَرُ الْوَرْقُ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَتُسَاقِطَ مِنْ ذُنُوبِ الْعَبْدِ كَمَا تُسَاقِطُ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِلأَعْمَشِ سَمَاعًا مِنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّهُ قَدَرَاهُ وَنَظَرَ إِلَيْهِ.

۱۳۵۸: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے سوکھ چکے تھے۔ آپ ﷺ نے اس پر اپنی لاٹھی ماری تو اس کے پتے جھڑنے لگے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: ”الْحَمْدُ لِلَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ سے اسی طرح گناہ جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ اعمش نے انسؓ سے کوئی حدیث سنی یا نہیں۔ البتہ اعمش نے انسؓ کو دیکھا ہے۔

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْجَلَّاحِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَيْبٍ السَّيِّئِ عَنِ الْقَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى أَثَرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللَّهُ لَهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ مُوجِبَاتٍ وَمَحَى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ مُؤِيقَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ قَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَارَةَ بْنِ شَيْبٍ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۵۹: حضرت عمارہ بن شعیب سبائی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ... قَدِيرٌ“ تک مغرب کے بعد دس مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لیے فرشتے مقرر کر دیں گے جو اس کی صبح تک شیطان سے حفاظت کریں گے۔ اس کے لیے دس رحمت کی نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ اس کے دس برباد کر دینے والے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اسے دس مسلمان غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جائے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف لیث بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ عمارہ بن شعیب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنایا نہیں۔

خلاصۃ الابیاب: (۱) نیا پھل اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اس کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعاء کرنا سنت ہے (۲) نبی کریم ﷺ دائیں جانب سے ہر کام شروع کرنا پسند فرماتے تھے اس لئے ابن عباسؓ کو اکابر صحابہؓ پر ترجیح دی (۳) سبحان اللہ انسان اپنا پیٹ بھرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ کرم نوازی کا معاملہ فرماتے ہوئے گزشتہ گناہ (صغیرہ) معاف فرمادیتے ہیں (۴) گدھے کی آواز سب آوازوں سے منکر یعنی بری ہوتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور والوں کے قریب ہوتا ہے اس کے برعکس مرغ تمام حیوانات کے نسبت ذاکرین کے قریب ہے اس لئے کہ وہ تمام نمازوں کے اوقات کی نگہداشت کرتا ہے اور نماز کے لئے جگاتا ہے اس کی آواز سن کر اللہ تعالیٰ سے فضل کا سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے (۵) قرآن اور

احادیث مبارکہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آہستہ آواز سے ذکر کرنا چاہئے بلا وجہ اور جن مقامات میں اونچی آواز سے ذکر کرنا شریعت سے ثابت نہیں وہاں پر ذکر بالجہر مکروہ ہے (۶) اللہ تعالیٰ کے ذکر کی بہت برکت ہے کہ معمولی سی محنت پر اتنا عظیم ثواب کا وعدہ ہے (۷) رسول اللہ ﷺ سے جو دعائیں ماثور اور منقول ہیں وہ تین قسم کی ہیں ایک وہ جن کا تعلق نماز سے ہے دوسری وہ جن کا تعلق خاص اوقات یا مواقع اور حالات سے ہے تیسری وہ جن کا تعلق نہ نماز سے ہے نہ خاص اوقات یا مواقع سے بلکہ وہ عمومی قسم کی ہیں ان میں سب سے زیادہ تر مضامین کے اعتبار سے ہمہ گیر اور جامع قسم کی ہیں اسی لئے ائمہ حدیث نے اپنی کتب میں ان دعاؤں کو جامع الدعوات کے زیر عنوان درج کیا ہے یہ دعائیں اُمت کے لئے رسول اللہ ﷺ خاص الخاص عطیہ اور بیش بہا تحفہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم امتیوں کو قدر شناسی اور شکر کی توفیق دے جس بندے کو یہ توفیق مل گئی اُسے سب کچھ مل گیا۔

۴۸۳: باب توبہ اور استغفار کی فضیلت

۴۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَ

اور اللہ کی اپنے بندوں پر رحمت

الِاسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ لِعِبَادِهِ

۱۴۶۰: حضرت زربن حبیشؓ فرماتے ہیں کہ میں صفوان بن عسالؓ کے پاس گیا تاکہ ان سے موزوں کے مسح کے بارے میں پوچھوں۔ وہ کہنے لگے: زریکوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا علم حاصل کرنے کیلئے۔ انہوں نے فرمایا فرشتے طالب علم کی طلب علم کی وجہ سے اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ میں نے کیا۔ میں ایک صحابی ہوں میرے دل میں قضائے حاجت کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے متعلق تردد ہوا کہ کیا مسح کیا جاتا ہے یا نہیں؟ چنانچہ میں تم سے یہی پوچھنے کے لیے آیا تھا کہ کیا اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ کہنے لگے: ہاں آپ ہمیں سفر کے دوران تین دن ورات تک موزے نہ اتارنے کا حکم دیا کرتے تھے البتہ غسل جنابت اس حکم سے مستثنیٰ تھا۔ لیکن قضائے حاجت یا سونے کے بعد وضو کرنے پر یہی (یعنی مسح کا) حکم تھا۔ میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ سے محبت کے متعلق بھی کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک اعرابی آیا اور زور سے پکارنے لگا: یا محمد ﷺ۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی اسے اسی آواز سے حکم دیا کہ آؤ۔ ہم نے اس سے کہا: تیری بربادی ہو اپنی آواز کو پست کر۔ تو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہے اور تمہیں اس طرح آواز بلند کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ وہ اعرابی کہنے لگا اللہ کی قسم میں آواز دھیمی نہیں کروں گا۔ پھر کہنے لگا کہ ایک آدمی ایک قوم سے محبت کرتا

۱۴۶۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي الْجُودِ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا زُرِّ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْبَحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ قُلْتُ أَنَّهُ حَكٌّ فِي صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَسَاطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتُ أَمْرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي ذَلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لَكِنْ مِنْ غَايِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوَى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَغْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٌّ يَا مُحَمَّدُ فَاجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَحْوِ مَنْ صَوْتُهُ هَاؤُمْ فَقُلْنَا لَهُ وَاعْظُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بُهِتَ عَنْ هَذَا فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَعْظُضُ قَالَ الْأَغْرَابِيُّ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا

ہے حالانکہ وہ ان سے اب تک ملا بھی نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن ہر شخص اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر صفوان مجھ سے باتیں کرتے رہے اور مجھے بتایا کہ مغرب کی جانب ایک دروازہ ہے جسکی چوڑائی چالیس یا ستر برس کی مسافت ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ وہ دروازہ شام کی جانب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اسی دن پیدا کیا تھا جس دن آسمان وزمین بنائے تھے اور وہ توبہ کے لیے اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

يَلْحَقُ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى ذَكَرَ أَبَا مَنْ قَبْلَ الْمَغْرِبِ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ عَامًا عَرَضَةً أَوْ يَسِيرُ الرَّكْبُ فِي عَرَضِهِ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ قَبْلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوحًا يَعْنِي لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶۱: حضرت زر بن حبیشؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے پوچھا کہ کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ علم کی تلاش میں۔ انہوں نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ فرشتے طالب علم کے عمل سے راضی ہوتے ہوئے اس کے لئے پر بچھاتے ہیں۔ حضرت زر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا موزوں پرچ کے بارے میں میرے دل میں شبہ پیدا ہو گیا ہے کیا آپ کو نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں کچھ یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ ہم سفر میں ہوتے یا (فرمایا) ہم مسافر ہوتے تو ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم جنابت کے سوا پیشاب یا پاخانہ سے تین دن تک موزے نہ اتاریں۔ حضرت زر کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ سے محبت کے متعلق بھی کچھ یاد ہے۔ انہوں نے فرمایا ہاں ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے تو مجلس کے آخر سے ایک بے سمجھ سخت اعرابی نے بلند آواز سے پکارا۔ اے محمد (ﷺ) صحابہ کرامؓ نے کہا چپ کر اس طرح پکارنا منع ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ادھر متوجہ ہو کر فرمایا ہاں آؤ۔ اس نے کہا ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ابھی تک ان سے مل نہیں سکا۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (قیامت کے دن) ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ دنیا

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّيْنِ حُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِي مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ بَلَّغْنِي أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّهُ حَاكَ أَوْ حَكَّ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِينَ أَمَرْنَا أَنْ لَا نَخْلَعُ خِفَافَنَا ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَوَى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَسَادَاهُ رَجُلٌ كَانَتْ فِيهِ آخِرُ الْقَوْمِ بِصَوْتِ جَهْوَرِيٍّ أَعْرَابِيٍّ جَلَفٌ جَافٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَهْ إِنَّكَ قَدْ نَهَيْتَ عَنْ هَذَا فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَحْوِ مِنْ صَوْتِهِ هَاؤُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَكِنَّا يَلْحَقُ بِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ قَالَ زُرَّيٌّ فَمَا بَرِحَ يُحَدِّثُنِي حَتَّى

حَدَّثَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرَضَهُ مَسِيرَةً سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا إِلَّا يَهْدَىٰ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

میں محبت کرتا ہوگا۔ حضرت زفر فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان نے باتیں کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کا دروازہ بنایا۔ جسکی چوڑائی چالیس یا ستر برس کی مسافت ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ وہ دروازہ شام کی جانب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اسی دن پیدا کیا تھا جس دن آسمان و زمین بنائے تھے اور وہ توبہ کے لیے اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے ”یَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ“ (یعنی جس دن تیرے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہوں گی تو کسی نفس کو اس کا ایمان فائدہ نہیں پہنچائے گا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: ۴۸۴

۱۴۶۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ الْجُمَيْصِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ بْنِ ثُوْبَانَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغْرِغْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتٍ بْنِ ثُوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۱۴۶۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتے ہیں جب تک اسکی روح حلق تک نہ پہنچے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو محمد بن بشار، ابو عامر عقدی سے وہ عبد الرحمن سے وہ اپنے والد ثابت سے وہ مکحول سے وہ جبیر بن نفیر سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔

باب: ۴۸۵

۱۴۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَآئِلِهِ إِذَا وَجَدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۴۶۳: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں۔ جو اپنا اونٹ کھونے کے بعد پانے پر خوش ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، نعمان بن بشیر اور انس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب: ۴۸۶

۱۴۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصٍ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ

۱۴۶۴: حضرت ابو ایوبؓ سے منقول ہے کہ جب انکی وفات کا وقت قریب ہوا تو فرمایا: میں نے تم لوگوں سے ایک بات

چھپائی تھی وہ یہ ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم لوگ گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرے گا تاکہ وہ گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن کعب بھی ابو ایوبؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ قتیہ نے یہ حدیث عبد الرحمنؓ سے انہوں نے غفرہ کے مولیٰ عمروؓ سے انہوں نے محمد بن کعب قرظیؓ سے انہوں نے ابو ایوبؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل نقل کی ہے۔

باب ۴۸۷

۱۴۶۵: حضرت انس بن مالکؓ نبی اکرم ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم تو جب تک مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے مغفرت کی امید رکھے گا۔ میں تجھے معاف کرتا رہوں گا۔ خواہ تیرے گناہ آسمان کے کناروں تک ہی پہنچ جائیں۔ تب بھی اگر تو مجھ سے مغفرت مانگے گا تو میں تجھے معاف کر دوں گا۔ اے ابن آدم مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اگر تو زمین کے برابر بھی گناہ کرنے کے بعد مجھ سے اس حالت میں ملے گا کہ تو نے شرک نہیں کیا تو میں تجھے اتنی ہی مغفرت عطا کروں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۴۸۸

۱۴۶۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں اور ان میں سے صرف ایک رحمت اپنی مخلوق میں نازل فرمائی جسکی وجہ سے لوگ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔ باقی ننانوے رحمتیں اللہ رب العلمین کے پاس ہیں۔ اس باب میں حضرت سلمانؓ اور جندب بن عبد اللہ بن سفیانؓ بکلی سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

قَالَ جِبْنُ حَضْرَتِهِ الْوَفَاةُ قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْكُمْ تَذْبُونُونَ لِخَلْقِ اللَّهِ خَلْقًا يَذْبُونُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى عُفْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

باب ۴۸۷

۱۴۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا كَثِيرُ بْنُ قَائِدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيَّ يَقُولُ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أَبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أَبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تَشْرُكَ بِي شَيْئًا لَا تَشْكُ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

باب ۴۸۸

۱۴۶۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَرَضَعَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ يَتَرَا حَمُونَ بِهَا وَعِنْدَ اللَّهِ تِسْعَةٌ وَتِسْمُونَ رَحْمَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَجُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَفْيَانَ الْبَجَلِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۳۸۹

بَابُ ۳۸۹

۱۳۶۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مومن یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کتنا عذاب ہے تو وہ جنت کی طمع نہ کرے اور اگر کافر اللہ کی رحمت کے متعلق جان لے کہ کتنی ہے تو وہ بھی اس سے ناامید نہ ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف علاء بن عبد الرحمن کی روایت سے جانتے ہیں وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمَعَ فِي الْجَنَّةِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ الْجَنَّةِ أَحَدٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

بَابُ ۳۹۰

بَابُ ۳۹۰

۱۳۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے ہاتھ سے اپنی ذات کے متعلق تحریر فرمایا: کہ میری رحمت میرے غضب (غصے) پر غالب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حِينَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک شخص نماز پڑھنے کے بعد دعا کرتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا کہ (اے اللہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو ہی احسان کرنے والا، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا اور عظمت و کرم والا ہے) پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ اس نے کن الفاظ سے دعا کی ہے؟ اس نے اسم اعظم (کے وسیلے) سے دعا کی ہے۔ اگر اس (کے وسیلے) سے دعا کی جائے تو دعا قبول کی جاتی ہے اور اگر سوال کیا جاتا ہے تو عطا کیا جاتا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور ایک اور سند سے بھی حضرت انسؓ سے ہی منقول ہے۔

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي ثَلَجٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَغْدَادَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ زُرَيْبٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَرَجُلٌ قَدْ صَلَّى وَهُوَ يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اتَذَرُونَ بِمَا دَعَا اللَّهُ دَعَا اللَّهُ دَعَا اللَّهِ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَنَسٍ.

بَابُ ۳۹۱

بَابُ ۳۹۱

۱۳۷۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو۔ جس کے پاس میرا

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ نَارِبَعِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جسکی زندگی میں رمضان آیا اور اسکی مغفرت ہونے سے پہلے گزر گیا اور اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو جس کے سامنے اس کے والدین کو بڑھاپا آئے اور وہ ان کے ذریعے جنت میں داخل نہ ہو سکے۔ عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آپؐ نے یہ بھی فرمایا (والدین یا دونوں میں سے کوئی ایک)۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ربیع بن ابراہیم، اسماعیل بن ابراہیم کے بھائی ہیں۔ یہ ثقہ ہیں، انکی کنیت ابوعلیہ ہے۔ ان سے منقول ہے کہ ایک مجلس میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا کافی ہے۔

۱۳۷۱: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب: ۴۹۲

۱۳۷۲: حضرت عبد اللہ بن ابی اونی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے ”اَللّٰهُمَّ... اَخْرِکْ“ (یعنی اے اللہ میرے دل کو برف اور ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈا کر دے، اے اللہ میرے دل کو گناہوں سے اس طرح پاک و صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب: ۴۹۳

۱۳۷۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے لیے دعا کے دروازے کھولے گئے اس کے

سَعِيدِ الْمَقْبُرِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَذْرَكَ عِنْدَهُ أَبْوَاهُ الْكَبِيرِ فَلَمْ يَذْخُلْهُ الْجَنَّةُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأُظْنُّهُ قَالَ أَوْ أَحَدُهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَبِيعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ هُوَ أَخُو اسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ ثِقَّةٌ وَهُوَ ابْنُ عَلِيَّةٍ وَيُرْوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فِي الْمَجْلِسِ أَجْزَأَ عَنْهُ مَا كَانَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ.

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

باب: ۴۹۲

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ نَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِي بِالثَّلْجِ وَابْرِدْ وَابْرِدِ الْمَاءِ الْبَارِدِ اللَّهُمَّ نَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

باب: ۴۹۳

۱۳۷۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ

لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے عافیت مانگنا ہر چیز مانگنے سے زیادہ محبوب ہے اور فرمایا: دعا اس مصیبت کے لیے بھی فائدہ مند ہے جو نازل ہو چکی ہے اور اس کے لیے بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئی لہذا اے اللہ کے بندو دعا کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبدالرحمن بن ابی بکر قریشی کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ مکی ملکی ہیں اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ بعض محدثین ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔ اسرائیل نے یہ حدیث عبدالرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کی ہیں۔ قاسم بن دینار کوئی یہ حدیث اسحق بن منصور سے اور وہ اسرائیل سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۷۴: حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ راتوں کو نمازیں پڑھنے کی عادت بناؤ کیونکہ یہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور یہ کہ اس سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے، گناہوں سے دوری پیدا ہوتی ہے یہ برائیوں کا کفارہ ہے اور جسمانی بیماریوں کو دور کرتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو بلالؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند صحیح نہیں۔ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے سنا کہ محمد القرشی، محمد بن سعید شامی بن ابوقیس محمد بن حسان ہیں۔ ان سے احادیث روایت کرنا ترک کر دیا گیا۔ معاویہ بن صالحؒ یہ حدیث ربیعہ سے وہ ابودریس سے وہ ابوامامہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۷۵: ہم سے روایت کی محمد بن اسماعیل نے عبداللہ بن صالح کے حوالے سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے ربیعہ سے

عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَتَحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابَ الدُّعَاءِ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سَأَلَ اللَّهُ شَيْئًا يُعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزَلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالدُّعَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ وَهُوَ الْمَكِّيُّ الْمَلِكِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رَوَى إِسْرَائِيلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا سَأَلَ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَافِيَةِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكُوفِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ بِهِذَا.

۱۳۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو النَّضْرِ نَابِكُرُ بْنُ حُنَيْشٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَابُّ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَإِنْ قِيَامُ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللَّهِ وَمَنْهَاجٌ عَنِ الْإِثْمِ وَتَكْفِيرٌ لِلْسَّيِّئَاتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ بِلَالٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا يَصُحُّ مِنْ قَبْلِ إِسْنَادِهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ مُحَمَّدُ الْقُرَشِيُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الشَّامِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَبِي قَيْسٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانٍ وَقَدْ تَرَكَ حَدِيثَهُ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنِي مُعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ

انہوں نے ابوامامہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: رات کا قیام لازم پکڑو وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے، قرب خداوندی، برائیوں کا کفارہ اور گناہوں سے رکاوٹ ہے۔ یہ روایت ابودائس کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے جو انہوں نے بلال سے نقل کی ہے۔

باب ۴۹۴

۱۳۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر (سال) کے درمیان ہوں گے۔ بہت کم لوگ اس سے آگے بڑھیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن عمرو اس حدیث کو ابوسلمہ سے وہ ابو ہریرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں لیکن یہ اور سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ سے منقول ہے۔

باب ۴۹۵

۱۳۷۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے ”رَبِّ اعْنِي“ سے آخر تک (یعنی اے میرے رب میری مدد کر میرے خلاف دوسروں کی نہیں، میری نصرت فرما، میرے خلاف دوسروں کی نہیں۔ میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف کسی کی تدبیر کا رگزنہ ہو۔ مجھے ہدایت دے اور ہدایت پر چلنا میرے لیے آسان کر دے، مجھ پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے رب مجھے اپنا ایسا بندہ بنا کہ تیرا ہی شکر کرتا رہوں، تیرا ہی ذکر کروں تجھ ہی سے ڈروں، تیری ہی اطاعت کروں، تیرے ہی سامنے آہ و زاری کروں اور تیری ہی طرف رجوع کروں اے رب میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھو دے، میری دعا قبول فرما، اور میری حجت کو ثابت کر، میری زبان کو (برائیوں سے) روک دے، میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینے سے حسد کو نکال دے۔ محمود بن غیلان، محمد بن بشر

يَزِيدُ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ ذَابُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلْسَيِّئَاتِ وَمَنْهَاجٌ لِلْإِثْمِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ بِلَالٍ.

باب ۴۹۴

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ قَالَ ثَبِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ وَأَقْلَهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

باب ۴۹۵

۱۳۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو يَقُولُ رَبِّ اعْنِي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ لِي الْهُدَى وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَا عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَارًا لَكَ ذَكَارًا لَكَ رَهَابًا لَكَ مَطْوَعًا لَكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوْهَا مُنِيًّا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاعْغِسلْ حَوْبَتِي وَاجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسِدِّ ذُلْسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ

حَسَنَ صَحِيحٍ. عبدی سے اور وہ سفیان ثوری سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: ۴۹۶

۱۴۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ظالم کے لیے بددعا کردی اس نے بدلہ لے لیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابو حمزہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم نے ان کے حافظے پر اعتراض کیا ہے۔ یہ میمون اعور ہیں۔ قتیبہ یہ حدیث حمید سے وہ ابواحوص سے اور وہ ابو حمزہ سے اسی سند سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں۔

باب: ۴۹۶

۱۴۷۸: حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ فَقَدْ انْتَصَرَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي حَمْزَةَ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَبِي حَمْزَةَ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَهُوَ مَيْمُونُ الْأَعْوَرِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيُّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

باب: ۴۹۷

۱۴۷۹: حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دس مرتبہ ”لا الہ الا اللہ...“ سے قدیر“ تک پڑھا اسے اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔ یہ حدیث ابویوب رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔

باب: ۴۹۷

۱۴۷۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَتْ لَهُ عِدْلُ أَرْبَعِ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَقَلَّ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ مَوْفُوفًا.

باب: ۴۹۸

۱۴۸۰: حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میرے پاس چار ہزار کھجور کی گٹھلیاں تھیں جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ان گٹھلیوں پر تسبیح پڑھی ہے۔ کیا میں تمہیں ایسی تسبیح نہ بتاؤں جو ثواب میں اس سے زیادہ ہو؟ عرض کیا کیوں نہیں؟ آپؐ نے فرمایا ”سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ“ پڑھا کرو (یعنی اللہ کی ذات

باب: ۴۹۸

۱۴۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَاهَاشِمٌ هُوَ ابْنُ سَعِيدِ الْكُوْفِيِّ ثَنَا كِنَانَةُ مَوْلَى صَفِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيَّ أَرْبَعَةُ آلَافٍ نَوَافٍ أَسْتَبِحُ بِهَا قَالَ لَقَدْ سَبَّحْتَ بِهِذِهِ الْأَعْلَمُكَ بِأَكْثَرِ مِمَّا سَبَّحْتَ بِهِ فَقُلْتُ بَلَى عَلِمَنِي

پاک ہے اسکی مخلوق کی تعداد کے برابر) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صیفیہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں یعنی ہاشم بن سعید کوئی کی روایت سے۔ اسکی سند معروف نہیں اور اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۳۸۱: حضرت جویریہ بنت حارثؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اپنی مسجد میں تھی۔ پھر دوپہر کے وقت دوبارہ گزرے تو پوچھا کہ ابھی تک اسی حال میں بیٹھی ہو۔ (یعنی تسبیح پڑھ رہی ہو) عرض کیا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں کچھ کلمات سکھاتا ہوں تم وہ پڑھا کرو ”سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ“ تین مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ رَضِيَ نَفْسِهِ“ (اللہ پاک ہے اسکے نفس کی چاہت کے مطابق) تین مرتبہ، ”سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ“ (اللہ پاک ہے۔ اسکے عرش کے وزن کے برابر) یہ بھی تین مرتبہ اور پھر فرمایا ”سُبْحَانَ اللَّهِ مِزَادَ كَلِمَاتِهِ“ (یعنی اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اسکے کلمات کی سیاہی کے برابر بیان کرتا ہوں) یہ بھی تین مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبد الرحمن، آل طلحہ کے مولیٰ ہیں۔ یہ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔ مسعودی اور ثوری نے ان سے یہی حدیث نقل کی ہے۔

باب ۴۹۹

۱۳۸۲: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حیا دار اور کریم ہے۔ جب کوئی بندہ اسکے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ اسے خالی اور نامراد واپس کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض حضرات یہ حدیث غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔

۱۳۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

فَقَالَ قَوْلِي سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ صَفِيَّةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ هَاشِمِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيِّ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمَعْرُوفٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي مَسْجِدِ هَائِمَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَا زِلْتِ عَلَى خَالِكَ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ إِلَّا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهَا سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَضِيَ نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَضِيَ نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَضِيَ نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِزَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِزَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِزَادَ كَلِمَاتِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ وَهُوَ شَيْخٌ مَدِينِيٌّ ثِقَةٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ الْمُسَوْدِيُّ وَالثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ.

باب ۴۹۹

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ صَاحِبُ الْأَنْمَاطِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّ هُمَا صَفْرًا خَائِئِنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى نَا

ایک شخص اپنی دو انگلیوں سے دعا مانگ رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سے دعا کرو، ایک سے دعا کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی دعا مانگتے ہوئے شہادت کے وقت (یعنی تشہد میں) صرف ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

دعاؤں کے بارے میں مختلف احادیث

۱۳۸۴: حضرت رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر کھڑے ہو کر رونے لگے پھر فرمایا: (ہجرت کے) پہلے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب منبر پر کھڑے ہوئے تو روئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت مانگا کرو کیونکہ یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر بہتر کوئی چیز نہیں۔ یہ حدیث اس سند یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۳۸۵: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے گناہ کے بعد استغفار کیا اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اگرچہ اس نے ایک دن میں ستر مرتبہ ایسا کیا ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابونصیر کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں۔

۱۳۸۶: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نئے کپڑے پہن کر یہ دعا پڑھی: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ..... حَیَاتِی“ تک (یعنی تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے ستر ڈھانپنے اور زندگی سنوارنے کے لیے کپڑے پہنائے) اور پھر فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس نے نیا کپڑا پہننے پر یہ دعا پڑھی اور پھر پرانا کپڑا صدقے میں دے دیا وہ اللہ کی حفاظت، اسکی پناہ اور پردے میں رہے گا خواہ

مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِأَصْبُعَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِذْ أَحَدَ هَذَا حَدِيثِ حَسَنٍ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ إِذَا أَشَارَ الرَّجُلُ بِأَصْبُعَيْهِ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الشَّهَادَةِ لَا يُشِيرُ إِلَّا بِأَصْبُعٍ وَاحِدَةٍ.

أَحَادِيثُ شَتَّى مِنْ أَبْوَابِ الدَّعَوَاتِ

۱۳۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو غَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا زُهَيْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُقَيْلٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْأَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ.

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو يَحْيَى الْجَمَّانِيُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ وَقْدٍ عَنْ أَبِي نُصَيْرَةَ عَنْ مَوْلَى لِأَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْرَ مَنْ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَهُ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي نُصَيْرَةَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي.

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَسَفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ الْمَعْنِيُّ وَاحِدٌ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا الْأَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ نَا أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ لَيْسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَاتَّجَمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَيْسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَاتَّجَمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى

وہ زندہ رہے یا مر جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ یحییٰ بن ایوب اس حدیث کو عبید بن زحر سے وہ علی بن یزید سے وہ قاسم سے اور وہ ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۸۷: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نجد کی طرف لشکر بھیجا۔ وہ لوگ بہت مال غنیمت لوٹنے کے بعد جلد واپس آ گئے۔ چنانچہ ایک شخص جو ان کے ساتھ نہیں گیا تھا کہنے لگا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی لشکر اتنی جلدی واپس آئے اور اتنا مال غنیمت ساتھ لائے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ان سے بھی جلد لوٹنے والوں اور ان سے افضل مال غنیمت لانے والوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اور پھر آفتاب طوع ہونے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ لوگ ان سے بھی جلد واپس آنے والے اور افضل مال غنیمت لانے والے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ حماد بن ابی حمید کا نام محمد بن ابی حمید اور کنیت ابو ابراہیم ہے۔ یہ انصاری، مدینی ہیں اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۱۳۸۸: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرے کے لیے جانے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھائی ہمیں بھی اپنی دعا میں شریک کرنا بھولنا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۸۹: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک غلام انکے پاس حاضر ہوا جو زکات ادا کرنے سے عاجز ہو گیا تھا اور عرض کیا کہ میری مدد فرمائیے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے تھے اگر تمہارے اوپر شہر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو بھی اللہ

الثَّوْبَ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقْ بِهِ كَانَ فِي كَفِّهِ اللَّهُ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي سِتْرِ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ.

۱۳۸۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ عَنْ حَمَادِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعَثًا قَبْلَ نَجْدٍ فَعَنِمُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً وَأَسْرَعُوا الرُّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ مَارَيْنَا بَعَثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هَذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَذْلِكُكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلَ غَنِيمَةً وَأَسْرَعَ رَجْعَةً قَوْمٌ شَهِدُوا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولَئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَمَادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَهُوَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ الْمَدِينِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ.

۱۳۸۸: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ أَيُّ أَخِي أَشْرَ كُنَا فِي دُعَايِكَ وَلَا تَنْسَنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي وَإِلٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ مَكَاتِبًا جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعْنِي قَالَ أَلَا أَعْلِمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

تعالیٰ تیری طرف سے ادا کر دے گا۔ یوں کہا کرو کہ ”اَللّٰهُمَّ..... الخ“ (یعنی اے اللہ مجھے حلال مال دے کر حرام سے باز رکھ اور مجھے اپنے فضل سے اپنے علاوہ دوسروں سے بے نیاز کر دے) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۹۰: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہوا تو نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میں کہہ رہا تھا کہ اے اللہ اگر میری موت آگئی ہے تو مجھے راحت دے اور اگر کچھ تاخیر ہے تو تندرستی عطا فرما اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا فرما۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا علیؓ تم نے کیا کہا: فرماتے ہیں میں نے دوبارہ وہی کلمات کہے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنے پاؤں سے مارا اور دعا کی کہ یا اللہ اسے عافیت عطا فرمایا فرمایا کہ اسے شفا دے۔ (شعبہ کو شک ہے)۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اسکے بعد کبھی مجھے اس مرض کی شکایت نہیں ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۱: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے ”اَذْهَبِ الْبَاسُ..... الخ“ (یعنی اے اللہ مرض کو دور کر۔ اے لوگوں کے رب شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے۔ ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی مرض باقی نہ رہے) یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۹۲: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ..... الخ“ (یعنی اے اللہ میں تیرے غصے سے تیری رضا کی اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری اس طرح تعریف نہیں کر سکتا جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ صَبْرٍ دَيْنًا اَذَاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اَكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْ حَصَرَ فَاَرْحِنِيْ وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِرًا فَاَرْفَعْنِيْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءٌ فَصَبِّرْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ قَالَ فَصَبْرُهُ بِرَجْلِهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ وَاَوْشِفِهِ شُعْبَةُ الشَّاكِ قَالَ فَمَا اسْتَكَيْتُ وَجَعْنِيْ بَعْدَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ اَدَمَ عَنْ اِسْرَاطِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَادَ مَرِيْضًا قَالَ اَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاَشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءُكَ لَا يُعَادِرُ سَقَمًا هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَرَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ وَتْرِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِمُعَا فَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ لِنَاءَ عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَتَّيْتُ عَلَى نَفْسِكَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هَذَا الْوُجْهِ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

۵۰۰: بَابُ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَوُّذِهِ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ

۵۰۰: باب نبی اکرم ﷺ کی دعا اور فرض نماز کے بعد تعوذ کے متعلق

۱۳۹۳: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ اپنے بیٹوں کو یہ دعا اس طرح یاد کرایا کرتے تھے جس طرح کوئی استاد اپنے شاگردوں کو اور بتاتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کو پڑھ کر پناہ مانگا کرتے تھے۔ ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْدَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا الخ“ (یعنی۔ اے اللہ میں بزدلی، بخل، بڑھاپے کی عمر، دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں) امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابواسحق ہمدانی اس حدیث میں اضطراب کرتے تھے۔ چنانچہ کبھی کہتے کہ عمرو بن میمون، عمر سے نقل کرتے ہیں۔ اور کبھی کچھ اور کہتے۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح ہے۔

۱۳۹۴: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ایک عورت کے پاس گیا اسکے سامنے گھٹلیاں یا کنکر پڑے ہوئے تھے اور وہ ان پر شیج پڑھ رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اس سے آسان یا افضل چیز بتاتا ہوں۔ ”سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ ... سے آخر تک“ (یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے آسمان اور زمین کی مخلوقات کے برابر پاکی ہے۔ پھر جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جس چیز کو وہ قیامت تک پیدا کرے گا اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اسکی تعریف بھی اتنی ہی تعداد میں اور اتنی ہی مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ) یہ حدیث سعد کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا زَكْرِيَّا ابْنُ عَبْدِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَ ذُبْرِ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْدَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَبُو إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ يَضْطَرُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ يَقُولُ عَنْ غَيْرِهِ وَيَضْطَرُّ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ خَزِيمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَاقٍ أَوْ قَالَ حَصَاةٌ تُسَبَّحُ بِهَا فَقَالَ إِلَّا أَخْبَرَكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هَذَا وَأَفْضَلُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَعْدٍ.

۱۳۹۵: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُثَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ

کوئی صبح ایسی نہیں کہ اعلان کرنے والا اعلان نہ کرتا ہو کہ ملک قدوس (پاک بادشاہ) کی تسبیح بیان کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۹۶: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ علی بن ابی طالبؓ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان میرے سینے سے قرآن نکلتا جا رہا ہے۔ میں اس کے حفظ پر قادر نہیں رہا۔ آپؐ نے فرمایا: ابوحسن میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں کہ تمہیں بھی فائدہ پہنچائیں گے۔ اور جسے بتاؤ گے اس کے لیے بھی فائدہ مند ہوں گے اور جو کچھ تم سیکھو گے وہ تمہارے سینے میں رہے گا عرض کیا: جی ہاں ضرور سکھائیے۔ آپؐ نے فرمایا: جمعہ کی شب کو اگر تم رات کے آخری حصے میں اٹھ سکو تو یہ گھڑی ایسی ہے کہ فرشتے اس وقت حاضر ہوتے ہیں اور دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے چنانچہ میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے بھی اپنے بیٹوں کو یہی کہا تھا کہ میں عنقریب جمعہ کی رات کو تم لوگوں کے لیے مغفرت کی دعا کروں گا۔ لیکن اگر اس وقت بھی نہ اٹھ سکو تو درمیان ہی حصے میں اٹھ جاؤ اور اگر اس وقت بھی نہ اٹھ سکو تو رات کے پہلے تہائی حصے میں ہی چار رکعت نماز پڑھو۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یٰسین دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ دخان، تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ہم سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ ملک پڑھو۔ پھر جب (قعدہ اخیر میں) التحیات سے فارغ ہونے کے بعد خوب اچھے طریقے سے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرو۔ پھر اسی طرح مجھ پر اور تمام انبیاء پر درود بھیجو۔ پھر تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لیے مغفرت مانگو، پھر ان بھائیوں کے لیے بھی جو تم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔ اور اس کے بعد یہ دعا پڑھو "اَللّٰهُمَّ ارح" (یعنی اے اللہ مجھ پر جہنک میں زندہ ہوں اس طرح اپنا رحم فرما کہ میں ہمیشہ کے لیے گناہ چھوڑ دوں اور لا یعنی باتوں سے پرہیز کروں، مجھے اپنے پسندیدہ امور کے متعلق خوب غور و فکر

اَبِي حَكِيمٍ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ إِلَّا مُنَادِيًا دُعَى سَيِّحُو الْمَلِكِ الْقَلُوسَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ۱۳۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَعِكْرِمَةَ مَوْلَى بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا بَنِي آتَتْ وَآمَى تَفَلَّتْ هَذَا الْقُرْآنُ مِنْ صَدْرِي فَمَا أَجِدُنِي أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَفَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عِلْمَتُهُ وَيَنْفَعُ مَا تَعَلَّمْتَ فِي صَدْرِكَ قَالَ أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلِمْنِي قَالَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقُومَ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُودَةٌ وَالِدُعَاءِ فِيهَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ أَحْمَدُ يَعْقُوبُ لِبَنِيهِ سَوْفَ اسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي يَقُولُ حَتَّى تَأْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي وَسْطِهَا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي أَوَّلِهَا فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ يَسَ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحَمْدَ الدُّخَانِ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالْم تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ وَفِي الرُّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفْضَلُ فَإِذَا فَرَعْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللَّهَ وَأَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللَّهِ وَصَلِّ عَلَى وَاحِسِينَ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تُؤَاوِيَنَّكَ الدِّينَ سَبْقُوكَ بِالْإِيمَانِ ثُمَّ قُلْ فِي آخِرِ ذَلِكَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَ

کرنا عطا فرما۔ اے اللہ، اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے عظمت اور بزرگی والے اور اے ایسی عزت والے کہ جس کی کوئی اور خواہش نہ کر سکے، اے اللہ، اے رحمن میں تجھ سے تیرے جلال اور تیرے چہرے کے نور کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ میرے دل پر اپنی کتاب (قرآن مجید) کا حفظ اس طرح لازم کر دے جس طرح تو نے مجھے یہ کتاب سکھائی ہے اور مجھے تو فقیہ دے کہ میں اسکی اسی طرح تلاوت کروں جس طرح تو پسند کرتا ہے۔ اے آسمانوں اور زمین کے خالق، اے ذوالجلال ولاکرام اور اے ایسی عزت والے جسکی کوئی خواہش بھی نہیں کر سکتا۔ اے اللہ، اے رحمن تیری عظمت اور تیرے چہرے کے نور کے وسیلے سے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری نظر کو اپنی کتاب سے پر نور کر دے اسے میری زبان پر جاری کر دے۔ اس سے میرا دل اور سینہ کھول دے اور اس سے میرا بدن دھو دے اس لیے کہ حق پر میری تیرے علاوہ کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ صرف تو ہی ہے جو میری مدد کر سکتا ہے۔ (کسی گناہ سے بچنے کی طاقت یا نیکی کرنے کی قوت بھی صرف تیری ہی طرف سے ہے جو بہت بلند اور عظیم ہے) پھر آپ نے فرمایا: اے حسن تم اسے تین، پانچ یا سات جمعہ تک پڑھو۔ اللہ کے حکم سے تمہاری دعا قبول کی جائے گی۔ اور اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کیساتھ بھیجا ہے۔ اسے پڑھنے والا کوئی مومن کبھی محروم نہیں رہ سکتا۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ پانچ یا سات جمعے گزرنے کے بعد حضرت علیؓ ویسی ہی مجلس میں دوبارہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: میں پہلے چار آیتیں یاد کرتا تو جب پڑھنے لگتا بھول جاتا اور اب چالیس آیتیں یاد کرنے کے بعد بھی پڑھنے لگتا ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قرآن میرے سامنے ہے۔ اسی طرح جب میں کوئی حدیث سنتا تھا تو جب پڑھنے لگتا تو وہ دل سے نکل

أَرْحَمَنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْزِيْنِي وَأَرْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِّعِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَأَرْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِّعِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصِيرَتِي وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي وَأَنْ تُشْرَحَ بِهِ صَدْرِي وَأَنْ تُغْفِلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا يَعْزِيْنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَا أَبَا الْحَسَنِ تَفَعَّلْ ذَلِكَ ثَلَاثَ جُمُعٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا تُحِبُّ بِإِذْنِ اللَّهِ وَالَّذِي بَعْثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأُ مُرْمِنًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَوْلُ اللَّهِ مَا لَيْتَ عَلَيَّ إِلَّا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ فِيمَا خَلَا لَا أَخْذُ إِلَّا أَرْبَعَ آيَاتٍ أَوْ نَحْوَهُنَّ فَإِذَا قَرَأْتَهُنَّ عَلَى نَفْسِي تَفَلَّتَنَ وَأَنَا أَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ أَرْبَعِينَ آيَةً وَنَحْوَهَا فَإِذَا قَرَأْتُهَا عَلَى نَفْسِي فَكَأَنَّمَا كَتَبَ اللَّهُ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيثَ فَإِذَا رَدَّدْتُهُ تَفَلَّتُ وَأَنَا الْيَوْمَ أَسْمَعُ الْأَحَادِيثَ فَإِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ أَخْرِمُ مِنْهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبُّ الْكُفَّةِ أَبَا الْحَسَنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ.

جاتی۔ اور اب احادیث سنتا ہوں تو بیان کرتے وقت اس میں سے ایک حرف بھی نہیں چھوٹتا۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا رب کعبہ کی قسم ابو حسن مومن ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ولید بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۴۹۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اسکا فضل مانگا کرو کیونکہ وہ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور افضل عبادت دعا کی قبولیت کا انتظار کرنا ہے۔ احمد بن واقد بھی یہ حدیث اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ حماد بن واقد کا حافظہ قوی نہیں۔ ابونعیم یہی حدیث اسرائیل سے وہ حکیم بن جبیر سے وہ ایک شخص سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہی۔ ابونعیم کی روایت اصح ہونے کے زیادہ مشابہ ہے۔

۱۴۹۸: حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ“ (یعنی اے اللہ میں سستی، عجز اور بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں) اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھاپے اور عذاب قبر سے بھی پناہ مانگا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۹۹: حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اللہ سے دعا کرے اور اللہ اسے وہی چیز عطا نہ کرے۔ یا اس سے اس کے برابر کوئی برائی دور نہ کرنے بشرطیکہ اس نے کسی گناہ یا قطع رحمی کے لیے دعا نہ کی ہو۔ اس پر ایک شخص نے پوچھا کہ اگر ہم بہت زیادہ دعائیں کرنے لگیں تو؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ اس سے بھی زیادہ قبول کرنے والا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب صحیح ہے۔ ابن ثوبان کا نام، عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان عابد شامی ہے۔

۱۵۰۰: حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے کے لیے بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو جس طرح نماز کے لیے وضو کرتے ہیں۔ اسی طرح وضو کرو پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹو اور یہ دعا پڑھو ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ“ (یعنی اے اللہ

۱۴۹۷: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ أَنْتَظَارُ الْفَرَجِ هَكَذَا رَوَى حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ لَيْسَ بِالْحَافِظِ وَرَوَى أَبُو نَعِيمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ أَبِي نَعِيمٍ أَشْبَهُ أَنْ يَكُونَ أَصَحَّ. ۱۴۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا عَاصِمُ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْعَجْزِ وَالْخُلِّ وَبِهَذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۹۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ نَفِيرٍ أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٍ يَدْعُو اللَّهَ تَعَالَى بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِمَا تَمَّ أَوْ قَطِيعَةً رَحِمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِذَا نَكَّرَ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَابْنُ ثَوْبَانَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ بْنُ ثَوْبَانَ الْعَابِدُ الشَّامِيُّ.

۱۵۰۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ ثَنَّى الْبَرَاءُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ

میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کیا، اپنا کام تجھ کو سونپا اور تجھ ہی کو امید اور خوف کے وقت اپنا پشت پناہ بنایا اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں کیونکہ تجھ سے فرار ہو کر نہ کوئی ٹھکانہ ہے اور نہ نجات۔ میں تیری نازل کی ہوئی کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔ پھر اگر تم اس رات مر جاؤ گے تو دین اسلام پر مرو گے، براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میں نے یہ کلمات یاد کرنے کے لیے دہرائے تو ”اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ“ کہہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کہو میں تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔ ”اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ“ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے براء بن عازبؓ سے منقول ہے لیکن وضو کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے۔

۱۵۰۱: حضرت عبداللہ بن خبیبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم برسات کی اندھیری رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش کے لیے نکلے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کریں۔ چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر لیا۔ آپؐ نے فرمایا: کہو میں خاموش رہا۔ آپؐ نے پھر فرمایا کہو۔ میں اس مرتبہ بھی خاموش رہا تو آپؐ نے تیسری مرتبہ بھی فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا۔ کیا کہوں؟ آپؐ نے فرمایا سورہ اخلاص سورہ خلق اور سورہ ناس روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھا کرو۔ یہ تمہاری ہر چیز کے لیے کافی ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے اور ابوسعید براد کا نام اسید بن ابی اسید ہے۔

۱۵۰۲: حضرت عبداللہ بن بسرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ میرے والد کے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپؐ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا پھر کھجوریں لائی گئیں۔ چنانچہ آپؐ کھاتے اور گٹھلی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے رکھ دیتے شعبہ کہتے ہیں کہ آپؐ کا ان دو انگلیوں سے گٹھلیاں رکھنا میرا گمان ہے اور انشاء اللہ صحیح ہوگا۔ پھر کوئی پیٹنے کی چیز لائی گئی وہ بھی آپؐ نے پی اور پھر اپنے دائیں طرف والے کو دے دی۔ پھر میرے والد نے آپؐ کی سواری کی لگام

ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ اسَلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَانُّ ظَهَرُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنَاجِمَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ فَاِنْ مِتُّ فِي لَيْلَتِكَ مِتُّ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدُّهُمْ لَا سِتْدَ كَرِهَ فَقُلْتُ اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا نَعْلَمُ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْوُضُوْءِ اِلَّا فِي هَذَا الْحَدِيْثِ.

۱۵۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ نَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْبَرَادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطْيُورَةٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا قَالَ فَاذْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعْوَدُ تَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو سَعِيدٍ الْبَرَادُ هُوَ أَسِيْدُ بْنُ أَبِي أَسِيْدٍ.

۱۵۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي فَقَالَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَآكَلَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوْءَ بِأَصْبَعِيْهِ جَمَعَ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّي فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَالْقِي النَّوْءَ بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِيْنِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَآخَذَ

پکڑ کر عرض کیا کہ ہمارے لیے دعا کیجئے۔ چنانچہ آپؐ نے یہ دعا کی ”اَللّٰهُمَّ..... اِنِّیْ“ (یعنی اے اللہ انہیں جو کچھ تو نے عطا کیا ہے اس میں برکت پیدا فرما انکی مغفرت کر اور ان پر رحم فرما)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۰۳: حضرت زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص ”اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ..... اَتُوبُ اِلَيْهِ“ تک پڑھ کر مغفرت مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیں گے خواہ وہ جہاد ہی سے بھاگا ہو۔ (ترجمہ۔ میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ اور کائنات کو قائم رکھنے والا ہے اسکے سامنے توبہ کرتا ہوں)۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۵۰۴: حضرت عثمان بن حنیفؓ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے لیے عافیت کی دعا کریں۔ آپؐ نے فرمایا: اگر چاہو تو میں دعا کرتا ہوں اور اگر چاہو تو اسی (نابینا پن) پر صبر کرو، اور یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا۔ آپؐ میرے لیے دعا ہی کیجئے چنانچہ آپؐ نے اسے حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کرنے کے بعد اس طرح دعا کرو ”اَللّٰهُمَّ..... اِنِّیْ“ (یعنی۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے واسطے سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میرے بارے میں انکی شفاعت قبول فرما)۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اس سند سے ابو جعفر کی روایت سے جانتے ہیں۔ یہ خطمی کے علاوہ کوئی اور ہیں۔

۱۵۰۵: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کے آخری حصے میں بندہ اپنے رب سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اگر تم اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں سے ہو کو تو ایسا کر لیا کرو۔ یہ

بِلِحَامِ دَائِبِهِ اَدْعُ لَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَاَرْحَمْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الشَّيْثِيُّ ثَنَى أَبِي عُمَرَ بْنُ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ يَسَارٍ بْنَ زَيْدٍ ثَنَى أَبِي عَنْ جَدِّي سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ اللَّهُ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَرَمِنْ الزُّخْفِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَنِيفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرِبَ الْبَصْرَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ فَهُوَ خَيْرُ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوهُ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَاتَّوَجَّعُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلَى رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هَذِهِ لِتَقْضِیَ لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیْ هَذَا حَدِیْثٍ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ أَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ غَیْرُ الْخَطْمِیِّ.

۱۵۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَى مَعْنُ ثَنَى مُعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ عَنْ صُمْرَةَ بْنِ حَبِیْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَمَامَةَ يَقُولُ ثَنَى عُمَرُو بْنُ عَبْسَةَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْرُبْ

حدیث اسی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۰۶: حضرت عمارہ بن زکریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ وہ ہے جو مجھے اپنے مد مقابل سے قتال (جنگ) کرتے وقت یاد کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں۔

۱۵۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنِي غَفِيرُ بْنُ مَعْدَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا دَوْسٍ الْيَحْضَبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ أَبِي عَائِدٍ الْيَحْضَبِيِّ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ زَعْكِرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ عَبْدِي كُلَّ عَبْدِي الَّذِي يَذْكُرُنِي وَهُوَ مُلَاقٍ قَرْنَهُ يَغْنَى عِنْدَ الْقِتَالِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اسْنَادُهُ بِالْقَوِي.

۱۵۰۷: حضرت قیس بن سعد بن عبادہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت پر مامور کیا تھا۔ ایک مرتبہ میں نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو آپ میرے پاس سے گزرے اور مجھے اپنے پاؤں سے مار کر فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے متعلق نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا "لَا خَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ"۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورَ بْنَ زَادَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ بَنِي عَبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا خَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۰۸: حضرت یسیرہ جو مہاجرین میں سے تھیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ تم لوگ تسبیح، تہلیل، اور تقدیس یعنی "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" یا "سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ" پڑھتی رہا کرو اور انگلیوں کے پوروں پر گنا کرو۔ اس لیے کہ قیامت کے دن ان سے سوال کیا جائے گا اور وہ بولیں گی۔ پھر غافل نہ ہونا کیونکہ اس سے تم اسباب رحمت بھول جاؤ گی۔ اس حدیث کو ہم صرف حانی بن عثمان کی روایت سے پہنچاتے ہیں۔ محمد بن ربیعہ نے بھی حانی بن عثمان سے روایت کی ہے۔

۱۵۰۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ هَانِيَّ بْنَ عُثْمَانَ عَنْ أُمِّهِ حُمَيْصَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ جَدِّهَا يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنُكَ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفَلْنَ فَتَنْسِينَ الرَّحْمَةَ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هَانِيَّ بْنِ عُثْمَانَ وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ هَانِيَّ بْنِ عُثْمَانَ.

۱۵۰۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۱۵۰۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي

صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں یہ دعا کرتے تھے ”اللّٰهُمَّ... الخ“ (یعنی اے اللہ تو ہی میرا قوت بازو اور میرا مددگار ہے۔ میں صرف تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۱۰: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ بہترین دعا وہ ہے جو عرفات کے دن مانگی جائے اور میرا اور پچھلے تمام انبیاء کا بہترین قول یہ ہے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“..... آخر تک۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ حماد بن ابی حمید، محمد بن ابوجمید ہیں اور محمد بن ابوجمید، ابوالبراہیم انصاری مدینی ہیں۔ یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

باب ۵۰۱:

۱۵۱۱: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا: ”اللّٰهُمَّ... الخ“ (یعنی اے اللہ میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا کر اور میرا ظاہر نیک کر دے۔ اے اللہ تو لوگوں کو جو مال اور اہل و عیال عطا فرماتا ہیں اس میں سے میں تجھ سے بہترین چیزیں مانگتا ہوں جو نہ خود گمراہ ہوں اور نہ کسی کو گمراہ کریں۔) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں ہے۔

۱۵۱۲: حضرت عاصم بن کلیب جرمی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ دائیں

أَبِي عَنِ الْمُشَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَى قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَصْدِي وَأَنْتَ نَصِيرِي وَبِكَ أَقَاتِلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۵۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو الْحَدَّاءُ الْمَدِينِيُّ قَالَ ثَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَهُوَ أَبُو بَرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ الْمَدِينِيُّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِي عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

باب ۵۰۱:

۱۵۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الْجَرَّاحِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ سِرِّي رَيْ خَيْرًا مِنْ غَلَانِيَّتِي وَاجْعَلْ غَلَانِيَّتِي صَالِحَةً اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي.

۱۵۱۲: حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ نَا سَعِيدُ بْنُ شَفِيَّانَ الْحَجْدَرِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْدَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَكَدَّ

ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر تھا۔ مٹھی بند کی ہوئی تھی اور شہادت کی انگلی پھیلا کر یہ دعا کر رہے تھے: ”يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ.....“ آخر تک یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۱۵۱۳: حضرت محمد بن سالم، ثابت بنانی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اے محمد بن سالم اگر کہیں تکلیف ہو تو اس جگہ ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھا کرو ”بِسْمِ اللَّهِ..... هَذَا“ تک (یعنی اللہ کے نام سے میں اس درد کے شر سے اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں۔) پھر ہاتھ ہٹا لو اور یہی عمل طاق تعداد میں کرو۔ (پھر فرمایا کہ حضرت انس بن مالکؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ عمل بیان فرمایا تھا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۵۱۴: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی ”اللَّهُمَّ... الخ“ (یعنی اے اللہ یہ تیری رات کے آنے اور دن کے جانے کا وقت ہے اور تجھے پکارنے والوں کی آواز کا اور تیری نماز کے حاضر ہونے کا بھی وقت ہے۔ لہذا میں تجھ سے اپنی مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ حصہ بنت ابی کثیر راوران کے والد کو ہم نہیں جانتے۔

۱۵۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اخلاص کے ساتھ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہتا ہے اسکے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ (کلمہ) عرش تک پہنچ جاتا ہے اور یہ اسی صورت میں ہوتا ہے کہ کبار سے بچتا رہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۵۱۶: حضرت زیادہ بن علاقہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ ”اللَّهُمَّ... الخ“

وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ وَبَسَطَ السَّابَّةَ وَهُوَ يَقُولُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۱۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ثَنِي أَبِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ ثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِذَا اشْتَكَيتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكَى ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مَنْ وَجَعَنِي هَذَا ثُمَّ أَرْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ أَعِدْ ذَلِكَ وَتَرَا فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۱۴: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ابْنُ الْأَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهَا أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ هَذَا اسْتِغْبَالُ لَيْلِكَ وَاسْتِذْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَايِكَ وَحُضُورُ صَلَوَاتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَفْصَةُ بِنْتُ أَبِي كَثِيرٍ لَا نَعْرِفُهَا وَلَا آبَاها.

۱۵۱۵: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ابْنُ يَزِيدَ الصَّدَائِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ قَاسِمٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى تَقْضَى إِلَى الْعَرْشِ مَا حَسِبَ الْكَبَائِرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۱۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كَانَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَمُّ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ هُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(یعنی اے اللہ میں تجھ سے بری عادات، برے اعمال اور بری خواہشات سے پناہ مانگتا ہوں۔) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور زیاد بن علاقہ کے چچا کا نام قطبہ بن مالک ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔

۱۵۱۷: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے ”اللَّهُ أَكْبَرُ..... أَصِيلًا“ تک پڑھا، (یعنی اللہ بہت بڑا ہے، تمام اور بہت سی تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور اللہ صبح وشام پاکی والا ہے) آپؐ نے (نماز کے بعد) پوچھا کہ کس نے یہ کلمات کہے تھے؟ ایک شخص نے عرض کیا: میں نے یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا: مجھے تعجب ہوا کہ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ سے سنی۔ یہ کلمات کبھی نہیں چھوڑے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ حجاج بن ابی عثمان، حجاج بن میسرہ صواف ہیں۔ انکی کنیت ابوصلت ہے اور یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۱۵۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَائِلِ كَذَاوَكَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فَبَحَثْ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكْنَهُنَّ مِنْهُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ هُوَ حَجَّاجُ بْنُ مَيْسَرَةَ الصَّوَوَّافِ وَيُكْنَى أَبَا الصَّلْبِ وَهُوَ ثِقَّةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۱۵۱۸: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کی تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان۔ اللہ کو کونسا کلام زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے پسند کر رکھا ہے ”سُبْحَانَ رَبِّيَ وَبِحَمْدِهِ“، سُبْحَانَ رَبِّيَ وَبِحَمْدِهِ“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ نَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ الْعَقَمِيِّ عَنْ أَبِي إِيَّاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا

۱۵۱۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا در نہیں کی جاتی۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ پھر ہم اس وقت کیا دعا کریں؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے

دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔

یہ حدیث حسن ہے۔ یحییٰ بن یمان نے اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا تو ہم اس وقت کیا دعا کریں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔

۱۵۲۰: محمود بن غیلان بھی وکیع اور عبد الرزاق سے وہ ابواحمد اور ابو نعیم سے وہ سفیان سے وہ زید سے وہ معاویہ سے وہ انسؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ ابواسحق ہمدانی نے بھی یہ حدیث بریدہ بن ابی مریم سے انہوں نے انسؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کی ہے۔ یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔

باب ۵۰۲

۱۵۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلکے پھلکے لوگ آگے نکل گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ذکر الہی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ذکر ان پر سے گناہوں کے بوجھ اتار دیتا ہے۔ لہذا وہ قیامت کے ہلکے پھلکے ہو کر حاضر ہوں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ کہنا مجھے ان سب چیزوں سے عزیز ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (یعنی دنیا و مافیہا سے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی دعائیں رد نہیں ہوتی۔ روزہ دار کی افطار کے وقت اور عادل حاکم کی اور مظلوم کی دعا۔ اللہ تعالیٰ مظلوم

يُرْدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَالُوا قِمَاذَا نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَأَى يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هَذَا الْحَرْفَ قَالُوا قِمَاذَا نَقُولُ قَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

۱۵۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو أَحْمَدَ وَأَبُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ لَا يَرُدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَهَكَذَا رَوَى أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ أَبِي مُرَيْمٍ الْكُوفِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا وَهَذَا أَصَحُّ.

باب ۵۰۲

۱۵۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ الْمُفْرَدُونَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمُفْرَدُونَ قَالَ الْمُسْتَهْتَرُونَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۵۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدَانَ الْقُبَيْي عَنْ أَبِي مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مُدَلَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا

کی بددعا کو بادلوں سے بھی اوپر اٹھاتا ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری عزت کی قسم میں ضرور تمہاری مدد کروں گا اگرچہ تھوڑے عرصے کے بعد کروں۔ یہ حدیث حسن ہے اور سعدان قتی سے مراد سعدان بن بشر ہیں۔ عیسیٰ بن یونس، ابو عاصم اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ابو مجاہد کا نام سعد طائی ہے اور کنیت ابو مدلہ ہے یہ ام المؤمنین حضرت عائشہ کے مولیٰ ہیں۔ ہم انہیں اسی حدیث سے جانتے ہیں۔ یہ حدیث ان سے اس سے زیادہ طویل اور مکمل مروی ہے۔

۱۵۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اَللّٰهُمَّ... اِنِّیْ“ (یعنی اے اللہ جو کچھ تو نے مجھے سکھایا اس سے مجھے فائدہ عطا فرما اور مجھے مزید علم عطا فرما۔ ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اور میں دوزخیوں کے حال سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۱۵۲۵: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نامہ اعمال لکھنے والوں کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں جب وہ کسی جماعت کو ذکر الہی میں مشغول پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آجاؤ۔ چنانچہ وہ آتے ہیں اور انہیں دنیا کے آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ اللہ پوچھتے ہیں کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا۔ فرشتے کہتے ہیں کہ ہم نے انہیں تیری تعریف، تیری بزرگی بیان کرتے اور تیرا ذکر کرتے چھوڑا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں۔ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ لوگ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ شدت سے تحمید و بزرگی بیان کرنے اور اس سے زیادہ شدت

ثُمَّ لَا تَرُدُّ دَعْوَتَهُمْ الصَّائِمِ حِينَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامِ الْعَادِلِ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعَزَّتِي لَا نُصْرَتِكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَسَعْدَانُ الْقَبِيُّ هُوَ سَعْدَانُ بْنُ بَشْرٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو عَاصِمٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَأَبُو مُجَاهِدٍ هُوَ سَعْدُ الطَّائِي وَأَبُو مُدَلَّةٍ هُوَ مَوْلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ وَإِنَّمَا نَعْرِفُهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَيُرْوَى عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ أَطْوَلَ مِنْ هَذَا وَآتَمَّ.

۱۵۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ فَضْلًا عَنْ كُتَابِ النَّاسِ فَإِذَا وَجَدُوا أَقْوَامًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَيَّ بُغْيَتِكُمْ فَيَجِئُونَ فَيُخْفُونَ بِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ اللَّهُ أَيُّ شَيْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُونَ فَيَقُولُونَ تَرَكْنَا هُمْ يَحْمَدُونَكَ وَيَمَجِّدُونَكَ وَيَذْكُرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْرَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْرَأَوْكَ لَكُنَّاوْا أَشَدَّ تَحْمِيدًا وَأَشَدَّ تَمْجِيدًا وَأَشَدَّ لَكَ ذِكْرًا قَالَ فَيَقُولُ وَأَيُّ شَيْءٍ يَطْلُبُونَ قَالَ فَيَقُولُونَ يَطْلُبُونَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُولُ فَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ

سے ذکر کرنے لگیں۔ پھر اللہ پوچھتے ہیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں کہ تیری جنت کے طلبگار ہیں۔ اللہ پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں۔ اللہ فرماتے ہیں اگر وہ جنت دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ دیکھ لیں تو اور زیادہ شدت اور حرص سے اسے مانگیں گے۔ پھر اللہ پوچھتے ہیں کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے دوزخ دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں۔ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ دوزخ دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اس سے زیادہ بھاگیں زیادہ ڈریں اور پہلے سے بھی زیادہ پناہ

فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا لَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا وَأَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا وَأَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا قَالَ فَيَقُولُ إِنِّي أَشْهَدُكُمْ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُونَ إِنَّ فِيهِمْ فَلَانًا الْخَطَاءَ لَمْ يَرُدَّهُمْ إِنَّمَا جَاءَهُمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى لَهُمْ جَلِيسٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

مانگیں۔ چنانچہ اللہ فرماتے ہیں میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو معاف کر دیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ایک شخص ان میں ایسے ہی اپنے کسی کام سے آیا تھا اور انہیں دیکھ کر بیٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ (یعنی ذکر کرنے والے) ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ سے اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔

۱۵۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ زیادہ پڑھا کرو یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے مکحول کہتے ہیں کہ جو شخص ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ضرر کے ستر دروازے دور کر دیتے ہیں۔ ان میں سے ادنیٰ ترین فقر ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ مکحول کا حضرت ابو ہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں۔

۱۵۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کی ایک ”اختیاری“ دعا قبول کی جاتی ہے۔ میں نے اپنی دعا امت کی شفاعت کے لیے رکھ چھوڑی ہے۔ اور یہ انشاء اللہ ہر اس شخص کو ملنے والی ہے جو اس حالت میں مرا کہ وہ اللہ کیساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتا تھا۔ یہ حدیث حسن

۱۵۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَزَّازِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مِنْ قَوْلٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُولٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الصُّرَادَا هُنَّ الْفُقَرُ هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۵۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَأُمْتِي وَهِيَ نَاهِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا هَذَا

صحیح ہے۔

حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ.

۱۵۲۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت کے سامنے اسے یاد کرتا ہوں اور اگر کوئی بندہ میری طرف ایک باشت آتا ہے تو میں اسکی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور اگر وہ چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر آتا ہوں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اعمش سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کہ ”میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں“ سے مراد یہ ہے کہ میں اپنی رحمت و مغفرت اسکے ساتھ کر دیتا ہوں۔ بعض علماء محدثین بھی اسکی یہی تفسیر کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری سے تقرب ڈھونڈتا ہے اور اس کے مامورات اور احکام بجالاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر رحمت و مغفرت نازل ہوتی ہے۔

۱۵۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے جہنم کے عذاب سے پناہ مانگا کرو۔ اس طرح عذاب قبر، دجال کے فتنے اور زندگی اور موت کے فتنے سے بھی پناہ مانگا کرو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۵۰۳

۱۵۳۰: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شام کو تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا ”اَعُوذُ..... خَلَقَ“ تک تو اسے اس رات کو کوئی زہرا اثر نہیں کرے گا۔ سہیل کہتے ہیں کہ ہمارے گھر والے اسے سکھایا کرتے اور ہر رات پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ان

۱۵۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شَيْئًا اقْتَرَبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرًّا وَلَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنِ الْأَعْمَشِ فِي تَفْسِيرِهِ هَذَا الْحَدِيثُ مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَيْئًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا يَعْنِي بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَهَكَذَا فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ قَالُوا إِنَّمَا مَعْنَاهُ يَقُولُ إِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ الْعَبْدُ بِطَاعَتِي وَبِمَا أَمَرْتُ تَسَارِعَ إِلَيْهِ مَغْفِرَتِي وَرَحْمَتِي.

۱۵۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَاسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۵۰۳

۱۵۳۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمَسِّي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ حَمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ سُهَيْلٌ

میں سے کسی لڑکی کو کسی چیز نے ڈنگ مارا تو اسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ مالک بن انس اس حدیث کو سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ عبید اللہ بن عمر اور کئی راوی یہ حدیث سہیل سے روایت کرتے ہوئے اس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کرتے۔

باب ۵۰۴

۱۵۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی تھی۔ میں اسے کبھی نہیں چھوڑتا ”اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي ... الخ“ (یعنی اے اللہ مجھے تو فیق دے کہ میں تیرا شکر ادا کروں، تیرا زیادہ سے زیادہ ذکر کروں، تیری نصیحت کی اتباع کروں اور تیری وصیت کو یاد رکھوں) یہ حدیث غریب ہے۔

باب ۵۰۵

۱۵۳۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اسکی دعا ضرور قبول کی جاتی ہے خواہ دنیا ہی میں اسے وہ چیز عطا کر دی جائے یا اسے اس کے لیے آخرت میں ذخیرہ بنا دیا جائے یا پھر اس دعا کی وجہ سے اس کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو جاتا ہے بشرطیکہ اسکی دعا کسی گناہ یا قطع رحم کے لیے نہ ہو اور وہ جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: جلدی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا یہ کہ میں نے اللہ سے دعا کی لیکن اس نے قبول نہیں کی۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۱۵۳۳: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ اپنے ہاتھ یہاں تک بلند کرے کہ اس کے بغل کھل جائیں اور پھر اللہ سے جو کچھ مانگتا ہے وہ عطا فرماتا ہے جب تک کہ جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرام نے پوچھا کہ جلدی کس طرح کرے گا؟ فرمایا اس طرح کہنے

فَكَانَ أَهْلُنَا تَعْلَمُونَهَا فَكَانُوا يَقُولُونَ هَذَا كُلُّ لَيْلَةٍ فَلَدِغَتْ جَارِيَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَهِيلٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

باب ۵۰۴

۱۵۳۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا وَكَيْعُ نَا أَبُو قُضَّالَةَ الْفَرَجُ ابْنُ قُضَّالَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءَ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدْعُهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَعْظَمُ شُكْرَكَ وَأَكْبَرُ ذِكْرَكَ وَاتَّبِعْ نَصِيحَتَكَ وَأَحْفَظْ وَصِيَّتَكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

باب ۵۰۵

۱۵۳۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا اللَّيْثُ هُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو اللَّهَ بِدُعَاءٍ إِلَّا اسْتَجِيبَ لَهُ فَإِمَّا أَنْ يُعْجَلَ لَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِمَّا أَنْ يُدْخَلَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يُكْفَرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوبِهِ بِقَدَرٍ مَا دَعَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ أَوْ يَسْتَعْجِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْتَعْجِلُ قَالَ يَقُولُ دَعَوْتُ رَبِّي فَمَا اسْتَجَابَ لِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَسْأَلَ اللَّهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا إِيَّاهُ مَا لَمْ يَعْجَلْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ عَجَلْتَهُ قَالَ يَقُولُ قَدْ

لگے کہ میں نے بہت مانگا لیکن مجھے کچھ نہیں دیا گیا۔ یہ حدیث زہری بھی ابو عبیدہ ابو ہریرہؓ اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ جلدی نہ کرے یعنی یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہیں ہوئی۔

۱۵۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا اللہ تعالیٰ کی بہترین عبادت ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

باب ۵۰۶

۱۵۳۵: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ دیکھے کہ وہ کیا تمنا کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اسکی تمناؤں میں سے کیا لکھ دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب ۵۰۷

۱۵۳۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے ”اللَّهُمَّ..... آخِرُكَ (یعنی اے اللہ مجھے میری سماعت اور بصارت سے فائدہ پہنچا اور انہیں میرا وارث کر دے)۔ (یعنی میری زندگی تک باقی رکھ) اور مجھ پر جو ظلم کرے اسکے خلاف میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے۔ (یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۵۰۸

۱۵۳۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے رب سے اپنی ہر حاجت مانگے یہاں تک کہ اگر جوتے کا

سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ فَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولْ دَعْوَتَ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي.

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ نَا صَدَقَةُ ابْنُ مُوسَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ سَمِيرِ بْنِ نَهَارٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللَّهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

باب ۵۰۶

۱۵۳۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْظُرَنَّ أَحَدُكُمْ مَا الْإِذَى يَتَمَنَّى فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي مَا يُكْتَبُ لَهُ مِنْ أُمْنِيَّتِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب ۵۰۷

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا جَابِرُ بْنُ نُوحٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فَيَقُولُ اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا لَوَارِثٍ مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ يَظْلِمُنِي وَخُذْ مِنْهُ بِتَارِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

باب ۵۰۸

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ السَّجَزِيُّ ثَنَا قُطْنُ الْبَصْرِيِّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ أَسْأَلُ

أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلُّهَا حَتَّى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَنَسٍ.

تمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی رب سے مانگے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ کئی راوی اس حدیث کو جعفر بن سلیمان سے وہ ثابت بنانی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ اور اس سند میں وہ حضرت انس کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسْأَلُ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ حَتَّى يَسْأَلَ الْمِلْحَ وَحَتَّى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ قُطَيْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ.

۱۵۳۸: حضرت ثابت بنانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص کو اپنی تمام ضروریات اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہئیں۔ یہاں تک کہ نمک اور جوتے کا تمہ بھی اگر ٹوٹ جائے تو یہ بھی اس سے مانگے۔ یہ حدیث قطن کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ جو انہوں نے جعفر بن سلیمان سے نقل کی ہے۔

خلاصۃ الابیواب: دعاء کی ایک خاص قسم استغفار و توبہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں اور خطاؤں کی معافی اور بخشش مانگنا ہے توبہ گویا اس کے لوازم میں سے ہے۔ توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ جو گناہ اور نافرمانی یا ناپسندیدہ عمل بندے سے سرزد ہو جائے اس کے برے انجام کے خوف کے ساتھ اس پر اسے دلی رنج و ندامت ہو اور آئندہ کے لئے اس سے بچنے اور دور رہنے کا اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اس کی رضا جوئی کا وہ عزم اور فیصلہ کرے۔ مطلب یہ ہے کہ خطا اور لغزش تو گویا آدمی کی سرشت میں ہے آدم کا کوئی فرزند اس سے مستثنیٰ نہیں لیکن وہ بندے بڑے اچھے اور خوش نصیب ہیں جو گناہ کے بعد نادم ہو کر اپنے مالک کی طرف رجوع ہوں اور توبہ و استغفار کے ذریعہ اس کی رضا و رحمت حاصل کریں (۲) فرض نمازوں کے بعد مختلف قسم کی دعائیں آنحضرت ﷺ سے ثابت ہیں ایسی دعائیں بہت نافع اور قبولیت کے بہت قریب ہیں (۳) حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا مقصد اپنے باطن اور اپنی زندگی کو ذکر کے رنگ میں رنگنا ہو اس کو کثرت ذکر کا طریقہ اختیار کرنا چاہئے اور جس کا مقصد ذکر سے صرف ثواب اخروی حاصل کرنا ہو اس کو ایسے کلمات ذکر کا انتخاب کرنا چاہئے جو معنوی لحاظ سے زیادہ فائق اور وسیع تر ہوں جیسے کہ حضرت سعد کی حدیث میں مذکور ہے۔ ان کی حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عہد نبوی میں تسبیح کا رواج تو نہیں تھا لیکن بعض حضرات اس مقصد کے لئے گھٹلیاں یا سنگریزے استعمال کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس سے منع نہیں فرمایا۔ ظاہر ہے کہ اس میں اور تسبیح کے دانوں کے ذریعہ شمار میں کوئی فرق نہیں بلکہ تسبیح دراصل اس کی ترقی یافتہ اور سہل شکل ہے جن حضرات نے تسبیح کو بدعت قرار دیا ہے بلاشبہ انہوں نے شدت اور غلو سے کام لیا ہے۔

چند اہم کتب احادیث کے تراجم

صحیح مسلم شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا عزیز الرحمن

سنن ابوداؤد شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

سنن ابن ماجہ شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا قاسم امین

سنن نسائی شریف ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

ریاض الصالحین ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

نزہۃ المتقین شرح ریاض الصالحین ﴿اردو﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار دلاہود O پاکستان